

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# فہرست عنوانات

صفحہ نمبر	موضوع	نمبر شمار
	بقیۃ کتاب الإجارة باب الاستیجار علی الطاعات الفصل الأول فی الاستیجار علی التعلیم وغیرہ (تعلیم، اعکاف اور فتویٰ پر اجرت لینے کا بیان)	
۲۵	تعلیم قرآن پر اجرت	۱
۲۷	ایضاً	۲
۲۸	اعکاف پر اجرت	۳
۲۹	فتویٰ پر اجرت	۴
۳۰	نماز پر کئے گئے لوگوں کو دینا کی اجرت	۵
	الفصل الثانی فی الاستیجار علی التلاوة وإهداء ثوابها لمنیت (تلاوت اور ایصالِ ثواب پر اجرت لینے کا بیان)	
۳۲	تلاوت قرآن کریم پر اجرت	۶

۴۱	قرآن پر اجرت کا حوالہ	۷
۴۱	یضاً	۸
۴۷	اجرت پر قرآن خوانی	۹
۴۸	انجاری کے لئے اجرت کی شرط اور مرجع قرآن خوانی	۱۰
۵۱	اجرت فی الترتیب	۱۱
۴۲	حقانے عربیوں کے لئے آیات قرآن پر اجرت لینا	۱۲
۴۳	ایضاً ثواب کے لئے اجارہ	۱۳
۴۶	میت کے لئے اجرت پر تسبیح و تہلیل	۱۴
۴۷	ایضاً ثواب کرنے والوں کو کچھ مزید دینا	۱۵
۴۸	ایضاً ثواب پر پست لینا	۱۶
۴۹	دعوت کے لئے چھوٹی خدمت	۱۷
<p>الفصل الثالث فی الاستیجار علی الإمامة والأذان (امامت اور اذان کی اجرت لینے کا بیان)</p>		
۵۰	امام کے لئے مشہور	۱۸
۵۱	اجرت پر نماز غیبی کی امامت کرنا	۱۹
۵۳	امامت کی اجرت میں صرف کھانا	۲۰
۵۳	امام یا کوئی شخص جو کسی مسجد کی زمین دے	۲۱
۵۵	اپنی عیال میں دوسرا امام دے کر چلے جائے والے امام کی خدمت	۲۲
۵۵	جو امام یا غیبی نہ کرے اس کا جواز	۲۳
۵۶	امام کا اختطی دینے کے بعد استحقاقی نحوہ کے لئے محمدیہ معاہدہ	۲۴
۵۷	امام کی نحوہ اور کھانا حرام ہونے سے	۲۵
۵۸	امام کا دوسرے دار رکھنا	۲۶

۳۷	۵۹	ایمان سے سونہرے دھڑکے غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۳۸	۶۰	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۳۹	۶۱	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۴۰	۶۱	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۴۱	۶۲	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۴۲	۶۳	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۴۳	۶۴	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۴۴	۶۵	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۴۵	۶۶	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۴۶	۶۷	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۴۷	۶۸	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۴۸	۶۹	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۴۹	۷۰	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۵۰	۷۱	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۵۱	۷۲	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۵۲	۷۳	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۵۳	۷۴	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۵۴	۷۵	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۵۵	۷۶	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۵۶	۷۷	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۵۷	۷۸	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۵۸	۷۹	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۵۹	۸۰	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے
۶۰	۸۱	مسیح کی آمد کی بے ایمانی کی غیر مٹا دی گئی تھیں اور سب سے

## الفصل الرابع فی الاستیجار علی ختم التواویح

(ختم تراویح پر اجرت لینے کا بیان)

۳۲	۶۳	تراویح میں ختم قرآن پر اجرت
۳۳	۶۴	تراویح میں قرآن شانے کی اجرت
۳۴	۶۵	تراویح میں شانے کی اجرت
۳۵	۶۶	تراویح میں قرآن شانے کی اجرت
۳۶	۶۷	اجرت تعلیم اور تراویح میں قرآن شانے کی اجرت
۳۷	۶۸	تراویح میں قرآن شانے کی اجرت
۳۸	۶۹	قرآن شریف شانے کی اجرت اور اس کا تعلیم
۳۹	۷۰	تراویح میں قرآن شریف شانے کی اجرت
۴۰	۷۱	ختم قرآن پر اجرت یا ہدیہ
۴۱	۷۲	ختم قرآن پر ہدیہ یا ہدیہ
۴۲	۷۳	ایمان تراویح کی خدمت کرنا
۴۳	۷۴	تراویح پر اجرت
۴۴	۷۵	تراویح اور بیچ کا نامت اور تعلیم قرآن کی اجرت میں فرق
۴۵	۷۶	ختم قرآن پر اجرت
۴۶	۷۷	ختم قرآن پر ہدیہ

۴۰	..... الختم آیت اتم بخاری پر اجرت کی بابت	۴۰
	<b>الفصل الخامس فی الاستیجار علی الوعظ</b>	
	<b>(وعظ و خطابت پر اجرت لینے کا بیان)</b>	
۴۱	..... وعظ کی اجرت	۴۱
۴۲	..... وعظ کو پیش کرنا	۴۲
۴۳	..... وعظ کی عادت	۴۳
۴۴	..... وعظ پر نذرانہ	۴۴
۴۵	..... ایضاً	۴۵
۴۶	..... عادت و روضہ پر اجرت	۴۶
	<b>الفصل السادس فی الاستیجار علی خطبة النکاح</b>	
	<b>(نکاح پڑھانے پر اجرت لینے کا بیان)</b>	
۴۷	..... نکاح خوان کی اجرت	۴۷
۴۸	..... ایضاً	۴۸
۴۹	..... نکاح پڑھانے کی اجرت	۴۹
۵۰	..... نکاح خوان کی اجرت کس پر ہے؟	۵۰
۵۱	..... نکاح خوان کی اجرت	۵۱
	<b>الفصل السابع فی الاستیجار علی التعویذ</b>	
	<b>(تعویذ پر اجرت لینے کا بیان)</b>	
۵۲	..... تعویذ آندے اور دیکھنے والے پر	۵۲
۵۳	..... تعویذ پر اجرت	۵۳

۱۰۱	تذکرہ احمدیہ کی حجت	۱۰۱
۱۰۲	تذکرہ احمدیہ کی حجت	۱۰۲
۱۰۳	پیش رویت کے معنی پر ملاحظہ	۱۰۳
۱۰۴	تذکرہ احمدیہ کی حجت	۱۰۴

## باب الاستیجار علی المعاصی

### (بہ نیکو کاموں پر اجرت لینے کا بیان)

۱۰۵	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۰۵
۱۰۶	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۰۶
۱۰۷	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۰۷
۱۰۸	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۰۸
۱۰۹	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۰۹
۱۱۰	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۱۰
۱۱۱	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۱۱
۱۱۲	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۱۲
۱۱۳	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۱۳
۱۱۴	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۱۴
۱۱۵	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۱۵
۱۱۶	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۱۶
۱۱۷	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۱۷
۱۱۸	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۱۸
۱۱۹	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۱۹
۱۲۰	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۲۰
۱۲۱	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۲۱
۱۲۲	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۲۲
۱۲۳	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۲۳
۱۲۴	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۲۴
۱۲۵	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۲۵
۱۲۶	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۲۶
۱۲۷	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۲۷
۱۲۸	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۲۸
۱۲۹	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۲۹
۱۳۰	بہ نیکو کاموں پر اجرت	۱۳۰



۱۴۹	سیرداد کی کیا زمین	۹۷
۱۵۰	دوسرے کی زمین کا شت کرنے سے کیا مانگہ دی جائے گا	۹۸
۱۵۲	ماصہ کا قبضہ بنانے کے لئے قس کرنا	۹۹
۱۵۳	محکمہ کوئی کو حذر بنانا	۱۰۰
۱۵۳	نرایہ کے مکان پر قبضہ	۱۰۱
۱۵۶	شجرہ منحصہ کا چھل	۱۰۲
۱۵۷	کیا بارش کے پانی کو دوسرے کے مکان کے قس سے روکنا درست ہے	۱۰۳

## کتاب الشفعة

(شفعہ کا بیان)

۱۵۸	حق شفعی تفصیل	۱۰۴
۱۶۰	اجتناب شفیع کے حیدر پر بخاری کا اعتراض	۱۰۵

## کتاب المزارعة

(مزارعت کا بیان)

۱۶۳	مزارعت کی مختلف صورتیں	۱۰۶
۱۶۷	زمین مزارعت کے لئے اوصیاء بنانا	۱۰۷
۱۶۸	بیج دے کر نصف پیداوار پر کھیت دینا	۱۰۸
۱۶۸	بیکار ماضی نصف پیداوار پر بیٹے اور بھوکھ پیداوار پر بیٹے کا حکم	۱۰۹
۱۷۰	بیج دہاں میں سے مخصوص حصہ متعین کرنا	۱۱۰
۱۷۱	زمین کا کرایہ نقد، غلہ کی صورت میں یا پیداوار کا حصہ متعین کرنا	۱۱۱
۱۷۳	بیمیدار کا حصہ متعین کر کے مزدور اہل اور بیج کا خرچہ کا شکار پر رکھنا	۱۱۲

۱۱۳	مزارعت میں آکر تا امن اور قنوس پر ہو کر	۱۱۳
۱۱۴	سوال جواب کے درود کے متعلق سوال	۱۱۴
۱۱۵	سکھن زمین کو زراعت کے لئے دینا	۱۱۵
۱۱۶	خاکری زمیندار کا شکار کرنا ملک جانچ کر	۱۱۶
۱۱۷	موردی زمین کسی ملک کا شکار کرنے سے شکار کے لئے قنوت ملک	۱۱۷
۱۱۸	موردی زمین اور قنوس میں کھائی	۱۱۸
۱۱۹	غیر مسخری موردی میں	۱۱۹
۱۲۰	زمین کو ایک ہفتی سے دھمائی کر سب	۱۲۰
۱۲۱	موردی اور زمین کاری کی آمدنی	۱۲۱
۱۲۲	حقارت زمین کی الزام سے تقسیم	۱۲۲
۱۲۳	مزارع کو شہوت کا نتیجہ	۱۲۳
۱۲۴	زمیندار کی زمین میں مکان خرید کر	۱۲۴
۱۲۵	سرخ زمین سے شکار کا نفع	۱۲۵
۱۲۶	موردی زمین میں بھٹی کرنا	۱۲۶
۱۲۷	کا شکار و چار بیلہ میں سے زمیندار کے حق زمین والوں کو	۱۲۷
۱۲۸	غیر مسخری زمین میں بھٹی سے ملکیت	۱۲۸
۱۲۹	سوال - موردی کی ملک میں	۱۲۹

## کتاب الصيد والذبائح

### باب الصيد

(شکار کرنے کا بیان)



۱۳۱	تشریح کے لئے شکار کھیلنا	۲۰۱
۱۳۲	بانیہ رات شکار میں مت متابع کرنا	۲۰۳
۱۳۳	شکار میں غماز قضا کرنا	۲۰۳
۱۳۴	بے غمازی کا شکار، راس کے ساتھ اٹھانا	۲۰۴
۱۳۵	زندہ میز کو کالے میں پھنسا کر شکار کرنا	۲۰۵
۱۳۶	بھٹی زندہ جانے کے بعد پانی سے باہر مرنے والے کتھ کا حکم	۲۰۵
۱۳۷	پانی کے اندر مٹی سے مچھل مار کر مرنے کے بعد پھرنے کا حکم	۲۰۶
۱۳۸	شب دریا طبعی بنایا اس میں مچھلیاں آئیں اس کا دوسرے کو پھرنے کا حکم	۲۰۷
۱۳۹	مکھڑے میں سے مچھلی پھرنے کا حکم	۲۱۲
۱۴۰	سر کے خون سے آلودہ جسم سے شکاری کے زخمی کئے ہوئے جانور کا حکم	۲۱۳
۱۴۱	جسم شکار ذبح سے پہلے جدا ہو گیا	۲۱۴
۱۴۲	کئے کے ذریعہ شکار	۲۱۵
۱۴۳	بچے کا شکار کو پھرنے کا حکم	۲۱۶
۱۴۴	کئے کو جسم اللہ پر نہ کر ہرن پر پھرنے والے کو پھرنے کا حکم	۲۱۷
۱۴۵	کئے کے سوا سے گوشت پھرنے کا حکم	۲۱۸
۱۴۶	بچے کے ذریعہ مچھلی کا شکار	۲۱۹
۱۴۷	بچے کے ذریعہ شکار	۲۲۰
۱۴۸	زندہ دیندہ سے شکار	۲۲۱
۱۴۹	ہندوئی کے شکار کا حکم	۲۲۲
۱۵۰	ہندوئی سے شکار	۲۲۳
۱۵۱	ہندوئی کی موی سے شکار	۲۲۴

## باب الذبائح

الفصل الاول فی من یصح ذبحہ ومن لا یصح  
(ذبح کرنے والے کا بیان)

۲۲۵	..... اور چترائی کا ذبیحہ	۱۵۲
۲۲۶	..... بچے کے ذبیحہ کا حکم	۱۵۳
۲۲۶	..... بے لہر زنی اور نشہ کرنے والوں کا ذبیحہ	۱۵۴
۲۲۸	..... آیا تارک صوم کا ذبیحہ حرام ہے؟	۱۵۵
۲۲۸	..... عورت کا خود اپنا قربانی کے جانور کو ذبح کرنا	۱۵۶
۲۲۹	..... عورت کا ذبیحہ	۱۵۷
۲۳۰	..... حافظہ نفس دار جب سکے ذبیحہ کا حکم	۱۵۸
۲۳۰	..... کھنکھرنے والے کا ذبیحہ	۱۵۹
۲۳۱	..... مشیقین اور سیہوئی کا ذبیحہ	۱۶۰
۲۳۲	..... ذبیحہ بیہوش کا	۱۶۱
۲۳۵	..... شیعوں کا ذبیحہ	۱۶۲
۲۳۶	..... مرد و فقر کا ذبیحہ کی قسمی	۱۶۳
۲۳۷	..... غیر مسلم کا ذبیحہ شرعیہ کی طرف سے کرنا	۱۶۴
۲۳۷	..... دو شخصوں کا ذبیحہ کرنا	۱۶۵

## الفصل الثانی فی منن الذبیح و آدابہ و مکروہاتہ

## (ذبح کی سنتیں، آداب اور مکروہات کا بیان)

۲۳۹	..... قربانی کے انت اسم اللہ، اللہ اکبر کہنا	۱۶۶
-----	--	-----





## کتاب الأضحیۃ

### باب من یجب علیہ الأضحیۃ ومن لا یجب

(قرآنی کے وجوب و عدم وجوب کا بیان)

۳۰۹	قرآنی اس پر واجب ہے؟ کیا قیمت کا سودہ کرنا حلال ہے؟	۲۰۷
۳۱۰	قرآنی اس پر واجب ہے؟	۲۰۸
۳۱۱	نیا گھر کے سب آدمیوں کی طرف۔ عہد قرآنی لازم ہے؟	۲۰۹
۳۱۲	سب صحران کی طرف سے ایک کمرے کی قرآنی	۲۱۰
۳۱۳	مشترک کو دو پارسلے جب انفرادی صاحب نصاب نہ ہوں تو قرآنی واجب نہیں	۲۱۱
۳۱۴	صغیر اولاد کی طرف سے قرآنی ہر ایک ہمارے	۲۱۲
۳۱۵	بکھڑا اور نہ کھڑے ہوتی: انوں پر قرآنی	۲۱۳
۳۱۶	جانور خریدنے سے قرآنی کا وجوب	۲۱۴
۳۱۷	قرآنی کا دوسرا ہر نور خریدنے پر سیلا کم شدہ میں سے	۲۱۵
۳۱۸	قرآنی کا دوسرا ہر نور سے کیا واجب سناؤ تو بچا ہے؟	۲۱۶
۳۱۹	قرآنی کے لئے جانور خریدے رقتے ہوئے	۲۱۷
۳۲۰	ہر ایک کے لئے جانور۔ میں قرآنی کی نیت	۲۱۸
۳۲۱	کامیاب کی قرآنی	۲۱۹
۳۲۲	دوسرے کی طرف سے قرآنی کرنا	۲۲۰
۳۲۳	نسی کی طرف سے یا حق قرآنی کرنا	۲۲۱
۳۲۴	سناؤ بیٹے کی طرف بغیر میں کی اہل بیت کے قرآنی کرنا	۲۲۲
۳۲۵	باب کی طرف سے قرآنی	۲۲۳

۳۲۵	میرے دل طرف سے قربانی	۲۲۰
۳۲۶	سیرت کی طاعت قربانی پر میریت	۲۲۵
۳۲۷	اپنی قربانی نہ کرو، میرے دل طرف سے قربانی کرو	۲۲۶
۳۲۸	سیرت کی طاعت سے قربانی کے بعد ہونے والا عیب	۲۲۷
۳۲۹	اپنی قربانی میں زیادہ شائبہ ہو یا نہ ہو، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے؟	۲۲۸

## باب فی افضل الضحایا و فیما یجوز

### منہا وما لا یجوز

(قربانی کے لئے افضل اور جائز و ناجائز جانور کا بیان)

۳۳۰	میں جانور کی قربانی افضل ہے؟	۲۲۹
۳۳۱	کسی بھی جانور کے لئے قربانی کو ترک کر کے کوئی اور جانور کرنا	۲۳۰
۳۳۲	ایک قربان کر کے کسی قربانی نہ کرنا، یا اس سے قیمت میں زیادہ جانور کی قربانی کرنا	۲۳۱
۳۳۳	اللہ تعالیٰ کی آغوش سے پیار سے قربانی کے لئے جانور کی قربانی کرنا	۲۳۲
۳۳۴	جانور کو دیکھ کر کسی قربانی افضل ہے؟	۲۳۳
۳۳۵	بھینس یا گھوڑی قربانی پر حرم	۲۳۴
۳۳۶	بھینس کی قربانی	۲۳۵
۳۳۷	سب جانور حلال ہیں یا نہیں؟	۲۳۶
۳۳۸	جانور کی قربانی کی قربانی کی قربانی سے متعلق کاشی کاشی کی قربانی پر اتفاق	۲۳۷
۳۳۹	جانور کی قربانی کا ثبوت	۲۳۸
۳۴۰	جانور کی قربانی کے بارے میں کاشی کاشی کی قربانی کرنا	۲۳۹
۳۴۱	بھینس کی قربانی کا ثبوت یا نہیں؟	۲۴۰

۴۴۸	ان کی قربانی کی نوعیت اور اس سے نمٹنے کے	۴۴۸
۴۴۹	ایضاً	۴۴۹
۴۵۰	ان کی قربانی	۴۵۰
۴۵۱	ان کی قربانی کو ختم	۴۵۱
۴۵۲	حق فرما رہا ہے اس کے جوش کا یہ اثر ہے کہ قربانی کرے	۴۵۲
۴۵۳	وہ جس بات سے یا جس بات کی قربانی	۴۵۳
۴۵۴	ایک فیصلہ ہے کہ قربانی کی	۴۵۴
۴۵۵	وہ جس بات کی قربانی	۴۵۵
۴۵۶	وہ جس بات کی قربانی	۴۵۶
۴۵۷	وہ جس بات کی قربانی	۴۵۷
۴۵۸	وہ جس بات کی قربانی	۴۵۸
۴۵۹	وہ جس بات کی قربانی	۴۵۹
۴۶۰	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۰
۴۶۱	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۱
۴۶۲	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۲
۴۶۳	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۳
۴۶۴	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۴
۴۶۵	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۵
۴۶۶	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۶
۴۶۷	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۷
۴۶۸	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۸
۴۶۹	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۹
۴۷۰	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۰
۴۷۱	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۱
۴۷۲	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۲
۴۷۳	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۳
۴۷۴	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۴
۴۷۵	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۵
۴۷۶	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۶
۴۷۷	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۷
۴۷۸	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۸
۴۷۹	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۹
۴۸۰	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۰
۴۸۱	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۱
۴۸۲	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۲
۴۸۳	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۳
۴۸۴	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۴
۴۸۵	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۵
۴۸۶	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۶
۴۸۷	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۷
۴۸۸	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۸
۴۸۹	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۹
۴۹۰	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۰
۴۹۱	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۱
۴۹۲	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۲
۴۹۳	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۳
۴۹۴	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۴
۴۹۵	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۵
۴۹۶	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۶
۴۹۷	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۷
۴۹۸	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۸
۴۹۹	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۹
۵۰۰	وہ جس بات کی قربانی	۵۰۰

### فصل فی سن الاضحیہ

#### (قربانی کے باروں کی عمر کا بیان)

۴۵۹	وہ جس بات کی قربانی	۴۵۹
۴۶۰	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۰
۴۶۱	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۱
۴۶۲	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۲
۴۶۳	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۳
۴۶۴	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۴
۴۶۵	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۵
۴۶۶	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۶
۴۶۷	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۷
۴۶۸	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۸
۴۶۹	وہ جس بات کی قربانی	۴۶۹
۴۷۰	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۰
۴۷۱	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۱
۴۷۲	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۲
۴۷۳	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۳
۴۷۴	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۴
۴۷۵	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۵
۴۷۶	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۶
۴۷۷	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۷
۴۷۸	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۸
۴۷۹	وہ جس بات کی قربانی	۴۷۹
۴۸۰	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۰
۴۸۱	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۱
۴۸۲	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۲
۴۸۳	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۳
۴۸۴	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۴
۴۸۵	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۵
۴۸۶	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۶
۴۸۷	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۷
۴۸۸	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۸
۴۸۹	وہ جس بات کی قربانی	۴۸۹
۴۹۰	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۰
۴۹۱	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۱
۴۹۲	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۲
۴۹۳	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۳
۴۹۴	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۴
۴۹۵	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۵
۴۹۶	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۶
۴۹۷	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۷
۴۹۸	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۸
۴۹۹	وہ جس بات کی قربانی	۴۹۹
۵۰۰	وہ جس بات کی قربانی	۵۰۰

۳۶۰	قرآن مجید کے الفاظ و اشیاء کا مجموعہ	۳۶۰
۳۶۱	تفسیر قرآن مجید	۳۶۱
۳۶۲	مکمل احادیث قرآن مجید	۳۶۲
۳۶۳	مکمل احادیث قرآن مجید	۳۶۳
<b>باب مایکون عیباً فی الأضحیة ومالا</b>		
<b>(قرآنی میں عیب کا بیان)</b>		
۳۶۴	تفسیر قرآن مجید	۳۶۴
۳۶۵	تفسیر قرآن مجید	۳۶۵
۳۶۶	تفسیر قرآن مجید	۳۶۶
۳۶۷	تفسیر قرآن مجید	۳۶۷
۳۶۸	تفسیر قرآن مجید	۳۶۸
۳۶۹	تفسیر قرآن مجید	۳۶۹
۳۷۰	تفسیر قرآن مجید	۳۷۰
۳۷۱	تفسیر قرآن مجید	۳۷۱
۳۷۲	تفسیر قرآن مجید	۳۷۲
۳۷۳	تفسیر قرآن مجید	۳۷۳
۳۷۴	تفسیر قرآن مجید	۳۷۴
۳۷۵	تفسیر قرآن مجید	۳۷۵
۳۷۶	تفسیر قرآن مجید	۳۷۶
۳۷۷	تفسیر قرآن مجید	۳۷۷
۳۷۸	تفسیر قرآن مجید	۳۷۸
۳۷۹	تفسیر قرآن مجید	۳۷۹
۳۸۰	تفسیر قرآن مجید	۳۸۰



۳۸۷	قریبانی سے پہلے جانور بیمار ہو گیا۔	۳۸۷
۳۸۸	قریبانی کے لئے کھرا خرید دو جانور ہو یا اب کیا کرے؟	۳۸۸
۳۸۹	خدا قریبانی کا حکم اپنا بیوجائے تو کیا فراموش کرنے سے نہ قبول ہوگی؟	۳۸۹
۳۹۰	قریبانی کا جانور بیمار ہو گیا تھا و بعد سے پہلے اس کی قریبانی	۳۹۰
۳۹۱	قریبانی کا جانور بیمار ہو گیا تھا و بعد سے پہلے اس کی قریبانی	۳۹۱
۳۹۲	قریبانی کا جانور بیمار ہو گیا تھا و بعد سے پہلے اس کی قریبانی	۳۹۲
۳۹۳	قریبانی کا جانور بیمار ہو گیا تھا و بعد سے پہلے اس کی قریبانی	۳۹۳
۳۹۴	قریبانی کا جانور بیمار ہو گیا تھا و بعد سے پہلے اس کی قریبانی	۳۹۴
۳۹۵	قریبانی کا جانور بیمار ہو گیا تھا و بعد سے پہلے اس کی قریبانی	۳۹۵
۳۹۶	قریبانی کا جانور بیمار ہو گیا تھا و بعد سے پہلے اس کی قریبانی	۳۹۶
۳۹۷	قریبانی کا جانور بیمار ہو گیا تھا و بعد سے پہلے اس کی قریبانی	۳۹۷
۳۹۸	قریبانی کا جانور بیمار ہو گیا تھا و بعد سے پہلے اس کی قریبانی	۳۹۸
۳۹۹	قریبانی کا جانور بیمار ہو گیا تھا و بعد سے پہلے اس کی قریبانی	۳۹۹
۴۰۰	قریبانی کا جانور بیمار ہو گیا تھا و بعد سے پہلے اس کی قریبانی	۴۰۰
۴۰۱	قریبانی کا جانور بیمار ہو گیا تھا و بعد سے پہلے اس کی قریبانی	۴۰۱
۴۰۲	قریبانی کا جانور بیمار ہو گیا تھا و بعد سے پہلے اس کی قریبانی	۴۰۲
۴۰۳	قریبانی کا جانور بیمار ہو گیا تھا و بعد سے پہلے اس کی قریبانی	۴۰۳
۴۰۴	قریبانی کا جانور بیمار ہو گیا تھا و بعد سے پہلے اس کی قریبانی	۴۰۴
۴۰۵	قریبانی کا جانور بیمار ہو گیا تھا و بعد سے پہلے اس کی قریبانی	۴۰۵
۴۰۶	قریبانی کا جانور بیمار ہو گیا تھا و بعد سے پہلے اس کی قریبانی	۴۰۶
۴۰۷	قریبانی کا جانور بیمار ہو گیا تھا و بعد سے پہلے اس کی قریبانی	۴۰۷

## باب الشركة فی الاضحیۃ

(قریبانی میں شرکت کا بیان)

۴۰۸	ایک اہل بیت میں سے دو سکتے ہیں؟	۴۰۸
۴۰۹	ایک اہل بیت کا حصہ میں شرکت کی تحصیل	۴۰۹
۴۱۰	جانور خرید کرچہ حصہ اور شریک کرنا۔	۴۱۰
۴۱۱	قریبانی کے لئے جانور خرید کرچہ اس میں دوسری کو شریک کرنا۔	۴۱۱
۴۱۲	جانور خرید کرچہ اس میں دوسری کو شریک کرنا۔	۴۱۲
۴۱۳	قریبانی میں شریک کے انتقال سے اس کا حصہ دوسرا آدمی خرید سکتا ہے یا نہیں؟	۴۱۳
۴۱۴	ایک شریک کے مرنے پر اس کے حصہ کی قریبانی کا حکم۔	۴۱۴
۴۱۵	فقیر شریک کا قریبانی خرید سے پہلے مر جانا۔	۴۱۵
۴۱۶	قریبانی میں شرکت کی اجازت و تکلیف کا بیان۔	۴۱۶

۲۹۷	چھ شریکوں نے ایک حصہ حضور آرمہ صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کیا	۲۹۷
۲۹۸	پانچوں ایک حصہ قربانی کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے مزین	۲۹۸
۲۹۹	ایک حصہ والدین کے لئے نصف نصف رکھنا	۲۹۹
۳۰۰	ایک قربانی حصہ کو ثواب متعدد موات نمونہ ہو گا	۳۰۰
۳۰۱	ایک جانور میں ایک شخص کی طرف سے چھ حصہ قربانی شیعہ مع جواب اشرف ائمہ اہل	۳۰۱
۳۰۲	شرکاء کی جرئت کے بغیر قربانی سے جانوروں کو روکتا کر	۳۰۲
۳۰۳	ایک قربانی میں شریعت درست نہیں	۳۰۳
۳۰۴	قربانی قربانی میں شریعت	۳۰۴
۳۰۵	قربانی میں دلیر	۳۰۵
<h2>باب فی قسمة اللحم ومصرفه وبيعه</h2> <p>(قربانی کے گوشت کی تقسیم، مصروف اور بیع کا بیان)</p>		
۳۰۶	قربانی کے گوشت، اپنے اور مرنے والے تقسیم	۳۰۶
۳۰۷	قربانی کے گوشت کی تقسیم	۳۰۷
۳۰۸	قربانی کا گوشت آئینہ میں قول کر تقسیم کرنا چاہئے	۳۰۸
۳۰۹	قربانی کا گوشت سے حصہ داروں کو توہم استہزاء ہوتا ہے	۳۰۹
۳۱۰	سب قربانوں کے گوشت کو بیع کر کے تقسیم کرنا	۳۱۰
۳۱۱	بے سوائے کا قربانی کے گوشت حصہ داروں کو کرنا	۳۱۱
۳۱۲	قربانی کے گوشت کا تیسرا حصہ صدقہ کرنا	۳۱۲
۳۱۳	قربانی کا گوشت پانچ روز تک	۳۱۳

۳۳۳	قربانی کا گوشت بندہ یا غاروب کو دینا	۳۳۳
۳۳۳	قربانی کا گوشت بھرتی کر دینا	۳۳۳
۳۳۴	غیر مسلم قربانی کا گوشت دینا	۳۳۴
۳۳۵	قربانی اور حقیقہ کا گوشت غیر مسلم کو دینا	۳۳۵
۳۳۶	خدمت نژاد میں قربانی کا گوشت دینا	۳۳۶
۳۳۷	میت کی طرف سے قربانی کا گوشت	۳۳۷
۳۳۷	قربانی کا گوشت سے ایصال ثواب اور مرہونہ کا حق	۳۳۷
۳۳۸	قربانی کا گوشت شکنہ کرنا یا رکھنا	۳۳۸
۳۳۹	قربانی میں گوشت فروخت کرنا یا نہ کرنا	۳۳۹
۳۴۰	قربانی کے بعد اپنا حصہ فروخت کرنا	۳۴۰
۳۴۱	قربانی کا گوشت تقسیم کرنے اور تقاسم کو فروخت کر دینا	۳۴۱
۳۴۲	قربانی کا گوشت فروخت کرنا	۳۴۲

## باب فی ایام الأضحية و وقتها وقضائها

(قربانی کے دن، وقت اور قضاء کا بیان)

۳۴۳	قربانی کے کتنے دن ہیں	۳۴۳
۳۴۳	کیسے قربانی چاروں دن ہے؟	۳۴۳
۳۴۴	قربانی کس دن افضل ہے؟	۳۴۴
۳۴۵	کون سے دن قربانی کا وقت	۳۴۵
۳۴۶	شرعی نماز میں سے پہلے قربانی	۳۴۶
۳۴۷	شرعی کی گاہ میں قربانی	۳۴۷
۳۴۸	نماز میں سے پہلے قربانی کی ایک صورت	۳۴۸

۳۳۳	نہایت قریبی	۳۳۳
۳۳۴	تہذیب و تمدن کی صورت میں آئے اشیاء	۳۳۴
۳۳۵	خاص سے بے وضاحتی کی حالت کے بعد قریبی	۳۳۵
۳۳۶	اتحاد قریبی	۳۳۶
<b>باب فی مصرف جلد الاضحیہ</b> <b>(قریبی کی حالت کے مصرف کا بیان)</b>		
۳۳۷	قریبی کی حالت میں	۳۳۷
۳۳۸	قریبی کی حالت میں	۳۳۸
۳۳۹	قریبی کی حالت میں	۳۳۹
۳۴۰	قریبی کی حالت میں	۳۴۰
۳۴۱	قریبی کی حالت میں	۳۴۱
۳۴۲	قریبی کی حالت میں	۳۴۲
۳۴۳	قریبی کی حالت میں	۳۴۳
۳۴۴	قریبی کی حالت میں	۳۴۴
۳۴۵	قریبی کی حالت میں	۳۴۵
۳۴۶	قریبی کی حالت میں	۳۴۶
۳۴۷	قریبی کی حالت میں	۳۴۷
۳۴۸	قریبی کی حالت میں	۳۴۸
۳۴۹	قریبی کی حالت میں	۳۴۹
۳۵۰	قریبی کی حالت میں	۳۵۰
۳۵۱	قریبی کی حالت میں	۳۵۱

۳۵۱	پہلے صدقہ الخلفیہ ہے یا اس وقت اور .....	۳۵۱
۳۵۳	ایم کوہلی کی قیمت نوں کی قیمت میں .....	۳۵۳
۳۵۴	نہج کوہلی سے اجڑوں کی .....	۳۵۴
۳۵۵	قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۵۵
۳۵۶	قیمت پر کوہلی اور کوہلی .....	۳۵۶
۳۵۷	پہلے کوہلی کی قیمت پہلے کوہلی .....	۳۵۷
۳۵۸	پہلے پہلے کوہلی سے چاندی .....	۳۵۸
۳۵۹	کوہلی سے .....	۳۵۹
۳۶۰	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۶۰
۳۶۱	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۶۱
۳۶۲	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۶۲
۳۶۳	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۶۳
۳۶۴	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۶۴
۳۶۵	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۶۵
۳۶۶	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۶۶
۳۶۷	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۶۷
۳۶۸	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۶۸
۳۶۹	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۶۹
۳۷۰	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۷۰
۳۷۱	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۷۱
۳۷۲	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۷۲
۳۷۳	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۷۳
۳۷۴	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۷۴
۳۷۵	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۷۵
۳۷۶	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۷۶
۳۷۷	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۷۷
۳۷۸	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۷۸
۳۷۹	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۷۹
۳۸۰	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۸۰
۳۸۱	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۸۱
۳۸۲	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۸۲
۳۸۳	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۸۳
۳۸۴	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۸۴
۳۸۵	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۸۵
۳۸۶	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۸۶
۳۸۷	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۸۷
۳۸۸	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۸۸
۳۸۹	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۸۹
۳۹۰	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۹۰
۳۹۱	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۹۱
۳۹۲	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۹۲
۳۹۳	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۹۳
۳۹۴	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۹۴
۳۹۵	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۹۵
۳۹۶	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۹۶
۳۹۷	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۹۷
۳۹۸	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۹۸
۳۹۹	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۹۹
۴۰۰	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۴۰۰

## باب فی مستحبات الاضحیة وادبها

(کوہلی کی مستحبات اور ادب کوہلی)

۳۹۳	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۹۳
۳۹۴	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۹۴
۳۹۵	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۹۵
۳۹۶	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۹۶
۳۹۷	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۹۷
۳۹۸	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۹۸
۳۹۹	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۳۹۹
۴۰۰	کوہلی کی قیمت پہلے سے چاندی .....	۴۰۰



# کتاب العقیقة

(تحقیق کا بیان)

۳۸۴	انصاف اور برائی کے مابین کی حقیقت	۵۰۷
۳۸۵	حقیقت کی مدت	۵۰۸
۳۸۶	یہ حقیقت ہمیں روزِ بعد بھی ہے	۵۰۹
۳۸۷	ہی عمر میں حقیقت	۵۱۰
۳۸۸	ان کو حقیقت اور اس کے ہاں کا غم	۵۱۱
۳۸۹	حقیقت کو ہائی میں فرق	۵۱۲
۳۹۰	قرآن میں حقیقت کا تصور اور رتوں کی رعایت	۵۱۵
۳۹۱	حقیقت ہم سے کہنے کی صورت میں ہے کہ ہاں کو کہنے کا غم	۵۱۶
۳۹۲	حقیقت کے ہاں کو کہنے کا غم	۵۱۷
۳۹۳	وہ کہنے کا غم حقیقت	۵۱۸
۳۹۴	قرآن کے ساتھ حقیقت	۵۱۹
۳۹۵	قرآن کے ساتھ حقیقت	۵۲۰
۳۹۶	قرآن کے ساتھ حقیقت	۵۲۱
۳۹۷	قرآن کے ساتھ حقیقت کے ساتھ	۵۲۲
۳۹۸	قرآن کے ساتھ حقیقت	۵۲۳
۳۹۹	قرآن کے ساتھ حقیقت ایک ہی میں	۵۲۴
۴۰۰	قرآن کے ساتھ حقیقت کا غم	۵۲۵
۴۰۱	حقیقت کی ہائی کو کہنے	۵۲۶

۵۶۳	مکتوبہ اربعہ کتابت و تصانیف	۵۶۳
۵۶۴	مکتوبہ اربعہ کتابت و تصانیف	۵۶۴
۵۶۵	مکتوبہ اربعہ کتابت و تصانیف	۵۶۵
۵۶۶	مکتوبہ اربعہ کتابت و تصانیف	۵۶۶
۵۶۷	مکتوبہ اربعہ کتابت و تصانیف	۵۶۷
۵۶۸	مکتوبہ اربعہ کتابت و تصانیف	۵۶۸
۵۶۹	مکتوبہ اربعہ کتابت و تصانیف	۵۶۹
۵۷۰	مکتوبہ اربعہ کتابت و تصانیف	۵۷۰
۵۷۱	مکتوبہ اربعہ کتابت و تصانیف	۵۷۱
۵۷۲	مکتوبہ اربعہ کتابت و تصانیف	۵۷۲



## بقیۃ کتاب الإجارة

### باب الاستیجار علی الطاعات

#### الفصل الاول فی الاستیجار علی التعلیم وغیرہ

(تعلیم، ایجابی اور ثنوی پراجزت یہ نکات ہیں)

تعلیم قرآن پراجزت

مسئلہ [۱۰۷]: تعلیم قرآن پراجزت (تخوفاً) کیلئے کس قدر عبادت واجبہ ہے؟  
 جواب: قرآن میں ہر نکتہ پر (۱۰۰) غزلیت اور (۱۰۰) غزلیت اور (۱۰۰) غزلیت ہے (۱۰۰) غزلیت اور (۱۰۰) غزلیت ہے۔  
 لے کر یہ دیکھو کہ یہ کس قدر ہے؟  
 جواب: جامعہ کو دیکھو!

یہی فی الواقع ہے کہ اس میں ہر نکتہ پر (۱۰۰) غزلیت اور (۱۰۰) غزلیت ہے۔  
 غزلیت میں ہر نکتہ پر (۱۰۰) غزلیت اور (۱۰۰) غزلیت ہے۔  
 میں مشغول رہتا ہوں، جو انہی کے ساتھ ہے۔  
 انہی کے ساتھ ہے، جو انہی کے ساتھ ہے۔  
 انہی کے ساتھ ہے، جو انہی کے ساتھ ہے۔

۱۔ اے غزلیت میں (۱۰۰) غزلیت اور (۱۰۰) غزلیت ہے۔  
 ۲۔ اے غزلیت میں (۱۰۰) غزلیت اور (۱۰۰) غزلیت ہے۔  
 ۳۔ اے غزلیت میں (۱۰۰) غزلیت اور (۱۰۰) غزلیت ہے۔

۴۔ اے غزلیت میں (۱۰۰) غزلیت اور (۱۰۰) غزلیت ہے۔  
 ۵۔ اے غزلیت میں (۱۰۰) غزلیت اور (۱۰۰) غزلیت ہے۔  
 ۶۔ اے غزلیت میں (۱۰۰) غزلیت اور (۱۰۰) غزلیت ہے۔



قدست دین کو روپیہ کمانے کا ذریعہ بنایا جائے، بلکہ اصل مقصد خدمت دین و ہدایت رہے۔ لہذا اگر کسے حق میں خاتم و مخالفین کے درمیان میں ہو (۱۔ جزوالثانی، حصہ التمسک من السطح فی الایمان فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد المذنب و خیر دار العلوم و دینہ ۱۳۶۰ھ/۱۹۴۰ھ

### تعلیم قرآن پر اجرت

سوال (۱۸۷۴۳): قرآن پائے کی تعلیم میں بچوں سے، جمعرات لینے اور تنخواہ بھی لینے کیز ہے اور جو بچہ نہ لے ان کو تنخواہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً و مصلیاً:

مدرسہ کی حق سے نہ قطعاً ملازمت یہ سمجھ کر لے کر میں اپنی آنکھوں کو دکھانا اور یہ نصیحت کوانے سے پہلے ہوں نا، جس کا دل پاپا ہے بچہ کو اس سے پرہیز کرائے، لیکن اعلیٰ مقام یہ ہے کہ ایسا کرے بلکہ سب کو یہ حق ہے، جمعرات لینے والے کو نہ کھائے (۲۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد المذنب و خیر دار

(۱) "حسن صلا الفراء مکسباً زحرفۃ یسعر بها۔ و صار للقرای منهم لا یقر الا للاجرة، و هو الربا المحض الذی ہو اداء العمل لغير الله، فمن ین یحصل له انتوہب الذی طلب المستاجر ان یتہدیه کسبه۔ وقد قال الإمام فاضل حان: ان احدا لا یر فی مقابلة الذکر یمنع استحقاق الدوام۔ و متلف فی فتح القدیر: "صرح عقود رسم المصلی، ص: ۳۸، میر محمد کتب خانہ کراچی)

او کذا فی رد المحتار: کتاب الاجارة: ۵۶۶، باب الاجارة الفاسدة، مطلب تحریر مہم فی حکم الاستیجار عنی (ملاو، سعید)

(۲) "والفتویٰ لیوم علی جواز الاستیجار لتعلیم القرآن، و هو مذهب المتأخرین من مشایخ بلخ، استحوذوا لک: بیسی الحنفی: ۱۱۷۶، باب الاجارة الفاسدة، دار الکتب العلمیہ بیروت)

او کذا فی رد المحتار: ۵۵۶، باب الاجارة الفاسدة، سعید)

او کذا فی الفتاویٰ العاتکہیہ: ۳۸/۳، الباب الخامس عشر، الفصل الرابع فی نساء الاجارة، رشیدیہ،

او کذا فی الہدایہ، کتاب الاجارة: ۳۰۱، ۳۰۲، ہدایہ ملتان)

او عد فی تنبیح الفتاویٰ الحنفیہ: ۱۳۷۲، مطلب الفتویٰ علی جواز الاجارة علی تعلیم القرآن، مکتبہ عمیدیہ مصر)



## فتویٰ ہجرت لینا

سوال (۱۵۷): ہوی کردہ اجرت گرفتار جانتا ہے یا نہ؟

الجواب حامداً و موثقاً:

باجرت فتویٰ گرفتن دو صورت دارد۔ یکے پر یہ جواب سول دہن، و بر آن جرت گرفتن بلا شرط اجازہ و بلا پابندی وقت روا نیست۔

دوم۔ بشرطی جواب استفتاء دادن، و آن بلا شرطه رواست، زیرا کہ آن اجرت نوشتن است، و بر معنی نوشته جواب دادن، از جانب شروع واجب نیست، پس بر آن اجرت گرفتن روا خواهد بود حتی دیگر کار و بار نوشتنی مگر مقتضای غایت فتویٰ آنست کہ اگر مقدرہ بود، صرف برائے خدا این خدمت مانجام رساند۔ و اجرت نگردد پس اجرت گرفتار رحمت است، کہ مرنکبش قبل علامت رحمت۔ و اجرت نگرفتن عریض است کہ عامش لائق تحسین، کہ فی رد المحتار (۱)۔ فقط اللہ بخیرتہ تالی ام۔

ترجمہ امیر کرمہ فتویٰ محمدی رحمۃ اللہ علیہ، معنی مفتی محمد رضا برہم پور، ۱۳۰۳ھ/۱۹۸۵ھ۔

ایضاً: حج سہیہ، و مقترلاً، حج: میرزا طیف۔

۱۔ فہدال۔ العلامة المحقق فی رحمۃ اللہ تعالیٰ "وسیع الجہات علی کتاب الوفاق فیہ" و موجود مغیرہ کتاب مفتی۔ لہذا یہ مسئلہ جہ العمل علی کتاب الفتوی، لہذا واجب علیہ اجواب باللسان دون انکیزہ باللسان۔ ومع هذا الکثر قولی حشر: "أعن القیل والقال وصیانۃ لعماد التوحید عن الاستدلال" (نذر المختار، ۹۲/۱، مسائل شی، ۱، کتاب الاجازہ، معید)

و کذا فی خلاصۃ العتای، ۳۸/۳، کتاب القضاء، الفصل العاشر فی المعطل والإباحۃ، امجد کلمی (دھور)

و کذا فی الفتاویٰ فیروز آباد علی عامش فتاویٰ العالمگیریہ، ۳۶/۵، کتاب الاجازات، فی الاعمال فی التصحیح لاجزایہا و تصحیح و ضبطہا

اسوال۔ فتویٰ: تالیفات کتبہ و کتبہ

جواب۔ تالیفات کے مآخذ فتویٰ ہے کی، (مترجمی میں) درہانی سوال: جواب و احوال: اجرت لینا۔





## الفصل الثانی فی الاستیجار علی التلاوة وإهداء ثوابها للمیت

( تلاوت اور ایصالِ ثواب پر اجرت لینے کا بیان )

تلاوت قرآن کریم پر اجرت

سوال ۱۸۹ :- ہمارے قصبہ میں اور اس علاقہ میں پڑھتے سمجھنے والوں میں بھی نئی عادت اپنے لوگوں میں جو قرآن مجید پڑھنا نہیں جانتے مگر یہ عقیدہ سب کا ہے کہ اگر میں قرآن مجید کی تلاوت تواریس کر اور کسی کو بلا کر تلاوت کرنا میں اپنی اولیٰ علیٰ کفر ہے۔ ورنہ اس نے دینا مگر میں تو ہفت صلاوات سونکا اس لئے سال میں کم از کم ایک دن مدرسہ کے طالب علم یا گاؤں کے میاں جی اور مولوی کی دعوت کرتے ہیں۔ یہ لوگ ان جو دعوت شہدہ کے مکان میں قرآن خوانی آجرت میں جو میسر ہو سکتا ہے اور شہداء سے فخر کر کے دین دیتے ہیں۔

وقت رخصت بہت سے تھوڑے سے پہلے یہ سوچ کر کہ یہ خریدے ہیں اور ان محمدیہ کتب پر ہر شخص میں صرف کئے ہیں ان کو پھر قرآن دے دیتے ہیں۔ قرآن خوانی سے پہلے رقم کوئی دیکھیں دے گا ان کی تعداد مقرر ہے اور کوئی بھی اس میں دین و قرآن خوانی کا عوض تصور نہیں کرتے ہیں۔

ہاں یہ ہے کہ اگر طرح قرآن خوانی کرنا اور اس طرح رقم لینا جائز ہے یا نہیں؟ یہاں اس بات پر فقہانے دین و دین میں دو مابوں میں اختلاف ہو گیا۔ فیصلہ جو آپ کر رہے ہیں اس پر عمل کریں گے۔

الحجاب حامد و مصلیاً

قرآن پاک کی تلاوت اخراج کے ساتھ: جو بہت بڑی قرأت اور عبارت ہے ( )۔ جو شخص تلاوت

والاعمال فی امی موبدۃ عن ابیہ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

یسعی الخیر ما بہ القامہ کالرجل الشاحب، فقول: لا الذی أسہوت لک و أعطت نهارک: من

اس ماہ، ص ۲۹۔ ثواب الآداب، باب ثواب القرآن، فلسفی



میں مشغول رہنے کی وجہ سے دعا بھی نہ کر سکتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو دعا کرنے والوں سے زیادہ اجر دیتے ہیں (۱)۔ حنفی میں فقہاء نے تعلیم قرآن کی اجرت کو منقطع کیا ہے اس لئے کہ ان کے زمانے میں بیت انمال سے معلمین کو وظائف دیئے جاتے تھے وہ دیکھوئی کے ساتھ تعلیمی و تدریسی خدمات انجام دیا کرتے تھے (۲)۔

پھر حسبِ بیت المال شراب ہو کر بادشاہ کی ملکیت قرار دیا گیا تو وظائف سب بند ہو گئے۔ فقہائے تمام نے دیکھا کہ اگر یہ معلمین تعلیم و تدریس میں لگتے ہیں تو نفقات و اجبہ کے پورا ہونے کی کوئی صورت نہیں، وہ خود اور ان کی بیوی بچے تیسے زوارہ کریں گے۔ آخر نفقات و اجبہ کی تحصیل میں مشغول ہوتے ہیں تو تعلیم و تدریس کی خدمت انجام نہیں دے سکتے، مسلمان تعلیم قرآن سے محروم رہ جائیں گے، ان کا دین ضائع ہو جائے گا اس لئے مجبوراً اپنی زندگی کا چارہ کا معاملہ کر لیا جائے (۳)۔

(۱) "عن ابی سعید وحسب اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "يقول الرب تبارک وتعالی: (من شغل القرآن عن ذکری ومستلئ، أعطیتہ افضل ما أعطی السائلین، وفضل کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ علی خلقه)". (مشکوٰۃ المصابیح، ج ۱، ص ۱۸۶۔ کتاب فضائل القرآن، القدیمی)

(۲) "وقد روی عن عمر بن خطاب وحسب اللہ تعالیٰ عنہ أنه کان یروی عن المعلمین ثم أسد عن ابراهیم بن سعد عن لمیہ أن عمر بن الخطاب وحسب اللہ تعالیٰ عنہ كتب إلى بعض عماله أن: أعط الناس علی تعلیم القرآن". (نصب الرایۃ، لأحدث الهدایۃ للزہلی، ۱۴۷/۲، ردالمحتدر: ۶۸۲۱، ۶۸۲۲)۔ کتاب (جاریۃ، موسمۃ الریان للطباعة بیروت لبنان)

(۳) "اعلم أن عامة كتب المذهب من متون وشروح متفقة علی أن الاستیجار علی الطاعات لا یصح عناداً، واستثنى المتأخرون من مشایخ بلخ تعلیم القرآن، فجوزوا الاستیجار علیہ، وغلبوا ذلك بما مر، وبالضرورة وهي عروف متباغ القرآن، لأنه حيث انقطعت المطالب من بیت المال وعدم الحرص علی الدفع بطریق الحمیة، یشتغل المعلمون بمعاشهم ولا یعتدون أحدًا ویتضح القرآن، ففتی المتأخرون بالجواز لذلك". (تنفیح القضاوی العامیة: ۱۳۷/۲، کتاب الإجازة، مکتبہ مبینیہ مصر)

و کذا فی رد المحتار، کتاب الإجازة، باب الإجازة الفاسدة، مطلب: تحریر مؤہم فی عدم جواز الاستیجار علی الدلاۃ: ۵۱، ۵۵، ۵۶، سعید

و کذا فی الهدایۃ، کتاب الإجازة: ۳۰۱، ۳۰۳، مکتبہ شرکت غلبہ ملتان

ایک صنف طامعہ دار کی تشریح قدوری گذرے ہیں، ان کو اشتباہ ہو گیا کہ بعد کے فقہاء نے تلاوت قرآن پر اجارہ کی اجازت دی اور اس کو اجتہاد کیا ہے، انہوں نے قدوری کی شرح السراج البہاج اور البحرۃ النیرۃ میں لکھ دیا ہے کہ بخلاف قول کے مطابق تلاوت قرآن پر اجارہ درست ہے (۱) اور اسی کو فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے (۲)۔

علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے درالمستحار، جلد خامس (۳) اور تفسیر النہای الاحمدیہ (۴) اور شرح عقود رسم المفسر میں اس کی خوب تردید کی اور لکھا ہے کہ ”حدادی و علی نقی ہوتی“ (۵)۔ بلکہ اس پر مستقل رسالہ ”شفاء العلیل“ تصنیف کیا جس میں دلائل قویہ نقل کئے ہیں۔ نیز علامہ برکلی نے الضریفۃ المحمدیہ میں تردید تخیط کی ہے کہ لوگ اس کو اعظم قریات میں سے سمجھتے ہیں، حالانکہ

۱) الجوہرۃ النیرۃ علی مختصر القدوری للإمام شیخ الإسلام أبی بکر بن علی من محمد العدادی، ص ۳۶۷، ۳۶۸، کتاب الإجازۃ، (بندۃ ملتان)

(۲) ”واختلغوا فی الاستیعاج علی قراءۃ القرآن علی القصر مدۃ معلومۃ، قال بعضهم لا يجوز، وقال بعضهم يجوز، وهو المختار، کذا فی السراج الزہاج“، الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الإجازۃ، الباب الخامس عشر، الفصل الرابع فی قیاد الإجازۃ، ۳۳۹/۳، (رحمۃ)

(۳) ”ظہر لک بهذا عدم صحۃ ما فی الجوہرۃ من قولہ: واختلغوا فی الاستیعاج علی قراءۃ القرآن مدۃ معلومۃ، قال بعضهم لا يجوز، وقال بعضهم يجوز، وهو المختار۔ والصواب أن یقال: علی تعلیم القرآن، فإن الخلاف فیہ کما علمت، لای القراءۃ المجردۃ، فإنه لا ضرورة لیبیاء، فإن کان ما فی الجوہرۃ من قلم، فلا کلام، وإن کان عن عمد مخالف لکلامہم فاطیۃ فلا یقل“، رد المحتار، کتاب الإجازۃ، باب الإجازۃ الفاسدۃ، ۵۶۶، (سید)

(۴) ”وأما قول صاحب الجوہرۃ: إن المختار جواز الاستیعاج علی تلاوة القرآن، فهو مخالف لکتاب المصلحیہ، کما علمت، والظاهر أنه سبق قلم، لأن الذي اختاره المتأخرون هو جواز الاستیعاج علی تعلیم القرآن لا علی تلاوته، فقد سبق قلمہ من التعلیم إلی التلاوة، وقد اعترض بکلامہ کثیر من المتأخرین“، (تنقیح الفتاویٰ الاحمدیہ، کتاب الإجازۃ، ۱۳۹/۲، مکتبہ مہمند مصر)

(۵) (شرح عقود رسم المفسر، بعد الطبعة السابعة طبقات الفقهاء، طبعة المجلدين، ص: ۳۹، ۴۰، میر محمد کتب خانہ کراچی)

یہ معامی میں سے ہے (۱)۔

علامہ حبیب اللہ ہوتی چ ہے، جو بیخ مشہور و معروف ہو جاتی ہے اس کے لئے زبان سے ذکر کرنا ضروری نہیں سمجھا جاتا، مسعودی کا تفسیر و ط (۲)۔ قرآن کے اس طرح پڑھنے والے بھی اپنے ذہن میں رکھتے ہیں کہ ہم کو طے کا اور پڑھانے والے بھی اپنے ذہن میں رکھتے ہیں کہ ہم کو پڑھاؤں گا، چاہے وہ کتنا ہی چاہے شربت ہو، مثلاً: "وَقَدْ كَرِهَ الْأَغْرِبِيُّ وَكَرِهَ الْبُحْرَىٰ"۔ جو لوگ اس کو سمجھتے ہیں کہ ہم نے ان کے ساتھ صلہ و احسان کیا ہے اس کی بھی تردید علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کی ہے (۳)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حرر داعیہ محمودیہ، دارالعلوم، بی بی پور، ۱۳۰۰ھ۔

(۱) قال الإمام البرکوی قدس سرہ: الفصل الثالث فی أمور متبادعة باطلۃ اکتب الناس علیہا علی ظن أنها قریب مفصولة، وهذه کثیرة، فلندکر أعطیہا، منها وقف الأوقاف سیمما الخلود لعلالة القرآن العظیم، أو لأن یصلی الموالی، أو لأن یقبل، أو لأن یمنح ... وبعطى لوانها لروح الرائق أو لروح من أراحمه. ومنها: باتخاذ الطعام والضيافة یوم موته، أو بعد، وبإعطاء ذراهم معدودة لمن یستقر القرآن لرحمة ... فكل هذه بدع منكرات، والوقوف والرضیة باطلان، والمأخوذ منها حرام للأجل، وهو عاص بالتلوة والدكر لأجل الدنيا. والطريقة المحمدية والسيرة الأحمديّة، ص: ۱۵۸، تفتیل الثالث فی الأمور المتبادعة، مطبع دمن گیر، لاہور۔

(۲) المعروف كالمشروط، رد المحتار، ۱۳۰۶، كتاب النکاح، باب النذر، مطلب: مسئلة الغرهم، سعید (و كذا فی الانساب والظائر، الفن الأول: ۱/۲۷۹، إدارة القرآن کراچی)۔

(۳) وكذا فی شرح المحلة لسليمان رستم باز، رقم المادة: ۴۳، المقالة الثانية فی بیان الفوائد الفقیه: (۱) ۳، مكتبة حنبلية، كونه۔

(۳) نفس حمله كلامه: قال تاج الشريعة فی شرح الهداية: إن القرآن بالأجرة لا یستحق الثواب، لا للمبیت ولا للفقاری وقال المصنف فی شرح الهداية: و یمنع الفقاری للدنيا، والأخذ والعطى انسان ... وفيه ابتداء ومن صرح بذلك أيضاً الإمام البرکوی قدس سرہ فی آخر الطريقة المحمدية، فقال: الفصل الثالث فی أمور متبادعة باطلۃ اکتب الناس علیہا علی ظن أنها قریب مفصولة فان: ومنها: الرضیة من البیت باتخاذ الطعام والضيافة یوم موته أو بعد بإعطاء ذراهم لمن یستقر القرآن لرحمة أو یصلی الموالی، وكلها بدع منكرات باطله، والمأخوذ منها حرام للأجل، وهو عاص بالدعوة والمذكر لأجل الدنيا. رد المحتار، كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ۱/۳۶، ص: ۳۶، سعید۔

قرأت قرآن براجرت کا حیلہ

سیدنا (ع) نے کسی کے واسطے ایک ختم قرآن پڑھ دیا وہ اس شخص پر بخوبی نجات ہے کہ اس ختم قرآن کے عوض میں ہمیں پیادہ روپیہ دیا اور اس طرح بریلینا جائز ہے یا نہیں؟

الْحَمْدُ

سوال (۱۹) ۱۸۔... اور مسئلہ وہی میں یہ حیل کرتا ہے کہ میں جو یہ بتا ہوں قرآن پڑھنے کے عوض میں نہیں پڑھوں۔ لہذا اب وقت پر غلہ فروغ کیا اور ہمارے کام کا نقصان ہوا اس وجہ سے میں یہ روپیہ و عوض لینے والوں پر حیل کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

النجوب حَامِلَةٌ مَصْلِيَةٌ:

۱۔ یہ لڑنا مجھ سے نا جائز اور پینا مجھ سے ناجائز ہے۔ یعنی والدین سے والہ اور اولاد سے اولاد کے

تلك الناحية التشريعية فهو شرح الهداية من الجوانب التي لا تحذف ولا يستحق التواب، لا تفتت ولا تستقار. وقال العيني في شرح الهداية: «ويتمتع الفقهاء بالهداية والاحتذاء والمقصود التمام»<sup>١٠٠</sup>

۲۔ جن مسائل میں فقہاء نے حلیہ زنت کی اجازت دی ہے، یہ مسئلہ ان میں سے نہیں ہے۔ نہ کہ میں ضرورت ہے، جس کا یہ وہ اجازت ہی جائے، علامہ شامی اس پر بحث نہ کر کے خیر فرماتے ہیں۔

- وكذلك في السراج الزهري لمحمد الزهرى الصغير: ١٩١، كتاب الإجازة، نص في الاستبصار للفرغ، دار المعرفة، بيروت.

(١) رتبه امتحان: عطف - تحریر: مهدی علی محمد حجازی - استبعاد: علی البزاز - ٥٦٦، ٥٦٧، ٥٦٨، ٥٦٩، ٥٧٠، ٥٧١، ٥٧٢، ٥٧٣، ٥٧٤، ٥٧٥، ٥٧٦، ٥٧٧، ٥٧٨، ٥٧٩، ٥٨٠، ٥٨١، ٥٨٢، ٥٨٣، ٥٨٤، ٥٨٥، ٥٨٦، ٥٨٧، ٥٨٨، ٥٨٩، ٥٩٠، ٥٩١، ٥٩٢، ٥٩٣، ٥٩٤، ٥٩٥، ٥٩٦، ٥٩٧، ٥٩٨، ٥٩٩، ٦٠٠، ٦٠١، ٦٠٢، ٦٠٣، ٦٠٤، ٦٠٥، ٦٠٦، ٦٠٧، ٦٠٨، ٦٠٩، ٦١٠، ٦١١، ٦١٢، ٦١٣، ٦١٤، ٦١٥، ٦١٦، ٦١٧، ٦١٨، ٦١٩، ٦٢٠، ٦٢١، ٦٢٢، ٦٢٣، ٦٢٤، ٦٢٥، ٦٢٦، ٦٢٧، ٦٢٨، ٦٢٩، ٦٣٠، ٦٣١، ٦٣٢، ٦٣٣، ٦٣٤، ٦٣٥، ٦٣٦، ٦٣٧، ٦٣٨، ٦٣٩، ٦٤٠، ٦٤١، ٦٤٢، ٦٤٣، ٦٤٤، ٦٤٥، ٦٤٦، ٦٤٧، ٦٤٨، ٦٤٩، ٦٥٠، ٦٥١، ٦٥٢، ٦٥٣، ٦٥٤، ٦٥٥، ٦٥٦، ٦٥٧، ٦٥٨، ٦٥٩، ٦٦٠، ٦٦١، ٦٦٢، ٦٦٣، ٦٦٤، ٦٦٥، ٦٦٦، ٦٦٧، ٦٦٨، ٦٦٩، ٦٧٠، ٦٧١، ٦٧٢، ٦٧٣، ٦٧٤، ٦٧٥، ٦٧٦، ٦٧٧، ٦٧٨، ٦٧٩، ٦٨٠، ٦٨١، ٦٨٢، ٦٨٣، ٦٨٤، ٦٨٥، ٦٨٦، ٦٨٧، ٦٨٨، ٦٨٩، ٦٩٠، ٦٩١، ٦٩٢، ٦٩٣، ٦٩٤، ٦٩٥، ٦٩٦، ٦٩٧، ٦٩٨، ٦٩٩، ٧٠٠، ٧٠١، ٧٠٢، ٧٠٣، ٧٠٤، ٧٠٥، ٧٠٦، ٧٠٧، ٧٠٨، ٧٠٩، ٧١٠، ٧١١، ٧١٢، ٧١٣، ٧١٤، ٧١٥، ٧١٦، ٧١٧، ٧١٨، ٧١٩، ٧٢٠، ٧٢١، ٧٢٢، ٧٢٣، ٧٢٤، ٧٢٥، ٧٢٦، ٧٢٧، ٧٢٨، ٧٢٩، ٧٣٠، ٧٣١، ٧٣٢، ٧٣٣، ٧٣٤، ٧٣٥، ٧٣٦، ٧٣٧، ٧٣٨، ٧٣٩، ٧٤٠، ٧٤١، ٧٤٢، ٧٤٣، ٧٤٤، ٧٤٥، ٧٤٦، ٧٤٧، ٧٤٨، ٧٤٩، ٧٥٠، ٧٥١، ٧٥٢، ٧٥٣، ٧٥٤، ٧٥٥، ٧٥٦، ٧٥٧، ٧٥٨، ٧٥٩، ٧٦٠، ٧٦١، ٧٦٢، ٧٦٣، ٧٦٤، ٧٦٥، ٧٦٦، ٧٦٧، ٧٦٨، ٧٦٩، ٧٧٠، ٧٧١، ٧٧٢، ٧٧٣، ٧٧٤، ٧٧٥، ٧٧٦، ٧٧٧، ٧٧٨، ٧٧٩، ٧٨٠، ٧٨١، ٧٨٢، ٧٨٣، ٧٨٤، ٧٨٥، ٧٨٦، ٧٨٧، ٧٨٨، ٧٨٩، ٧٩٠، ٧٩١، ٧٩٢، ٧٩٣، ٧٩٤، ٧٩٥، ٧٩٦، ٧٩٧، ٧٩٨، ٧٩٩، ٨٠٠، ٨٠١، ٨٠٢، ٨٠٣، ٨٠٤، ٨٠٥، ٨٠٦، ٨٠٧، ٨٠٨، ٨٠٩، ٨١٠، ٨١١، ٨١٢، ٨١٣، ٨١٤، ٨١٥، ٨١٦، ٨١٧، ٨١٨، ٨١٩، ٨٢٠، ٨٢١، ٨٢٢، ٨٢٣، ٨٢٤، ٨٢٥، ٨٢٦، ٨٢٧، ٨٢٨، ٨٢٩، ٨٣٠، ٨٣١، ٨٣٢، ٨٣٣، ٨٣٤، ٨٣٥، ٨٣٦، ٨٣٧، ٨٣٨، ٨٣٩، ٨٤٠، ٨٤١، ٨٤٢، ٨٤٣، ٨٤٤، ٨٤٥، ٨٤٦، ٨٤٧، ٨٤٨، ٨٤٩، ٨٥٠، ٨٥١، ٨٥٢، ٨٥٣، ٨٥٤، ٨٥٥، ٨٥٦، ٨٥٧، ٨٥٨، ٨٥٩، ٨٦٠، ٨٦١، ٨٦٢، ٨٦٣، ٨٦٤، ٨٦٥، ٨٦٦، ٨٦٧، ٨٦٨، ٨٦٩، ٨٧٠، ٨٧١، ٨٧٢، ٨٧٣، ٨٧٤، ٨٧٥، ٨٧٦، ٨٧٧، ٨٧٨، ٨٧٩، ٨٨٠، ٨٨١، ٨٨٢، ٨٨٣، ٨٨٤، ٨٨٥، ٨٨٦، ٨٨٧، ٨٨٨، ٨٨٩، ٨٩٠، ٨٩١، ٨٩٢، ٨٩٣، ٨٩٤، ٨٩٥، ٨٩٦، ٨٩٧، ٨٩٨، ٨٩٩، ٩٠٠، ٩٠١، ٩٠٢، ٩٠٣، ٩٠٤، ٩٠٥، ٩٠٦، ٩٠٧، ٩٠٨، ٩٠٩، ٩١٠، ٩١١، ٩١٢، ٩١٣، ٩١٤، ٩١٥، ٩١٦، ٩١٧، ٩١٨، ٩١٩، ٩٢٠، ٩٢١، ٩٢٢، ٩٢٣، ٩٢٤، ٩٢٥، ٩٢٦، ٩٢٧، ٩٢٨، ٩٢٩، ٩٣٠، ٩٣١، ٩٣٢، ٩٣٣، ٩٣٤، ٩٣٥، ٩٣٦، ٩٣٧، ٩٣٨، ٩٣٩، ٩٤٠، ٩٤١، ٩٤٢، ٩٤٣، ٩٤٤، ٩٤٥، ٩٤٦، ٩٤٧، ٩٤٨، ٩٤٩، ٩٥٠، ٩٥١، ٩٥٢، ٩٥٣، ٩٥٤، ٩٥٥، ٩٥٦، ٩٥٧، ٩٥٨، ٩٥٩، ٩٦٠، ٩٦١، ٩٦٢، ٩٦٣، ٩٦٤، ٩٦٥، ٩٦٦، ٩٦٧، ٩٦٨، ٩٦٩، ٩٧٠، ٩٧١، ٩٧٢، ٩٧٣، ٩٧٤، ٩٧٥، ٩٧٦، ٩٧٧، ٩٧٨، ٩٧٩، ٩٨٠، ٩٨١، ٩٨٢، ٩٨٣، ٩٨٤، ٩٨٥، ٩٨٦، ٩٨٧، ٩٨٨، ٩٨٩، ٩٩٠، ٩٩١، ٩٩٢، ٩٩٣، ٩٩٤، ٩٩٥، ٩٩٦، ٩٩٧، ٩٩٨، ٩٩٩، ١٠٠٠، ١٠٠١، ١٠٠٢، ١٠٠٣، ١٠٠٤، ١٠٠٥، ١٠٠٦، ١٠٠٧، ١٠٠٨، ١٠٠٩، ١٠١٠، ١٠١١، ١٠١٢، ١٠١٣، ١٠١٤، ١٠١٥، ١٠١٦، ١٠١٧، ١٠١٨، ١٠١٩، ١٠٢٠، ١٠٢١، ١٠٢٢، ١٠٢٣، ١٠٢٤، ١٠٢٥، ١٠٢٦، ١٠٢٧، ١٠٢٨، ١٠٢٩، ١٠٣٠، ١٠٣١، ١٠٣٢، ١٠٣٣، ١٠٣٤، ١٠٣٥، ١٠٣٦، ١٠٣٧، ١٠٣٨، ١٠٣٩، ١٠٤٠، ١٠٤١، ١٠٤٢، ١٠٤٣، ١٠٤٤، ١٠٤٥، ١٠٤٦، ١٠٤٧، ١٠٤٨، ١٠٤٩، ١٠٥٠، ١٠٥١، ١٠٥٢، ١٠٥٣، ١٠٥٤، ١٠٥٥، ١٠٥٦، ١٠٥٧، ١٠٥٨،

أكد على منع المغشى والسائل في ضمن مجموعة رسائله المشكوك. ما يتعلق بطرقه الخفية ومحددة  
 الخدوش والمغشى ١٦٦٠ لإزالة الشك في كواحي.

روايت: النسب: صاحب الأحرار علي بن عبد الله القزويني: ١٦٩/١٧٠. إدارة القرآن الكريم: ١

(و كذا في مجمع الأنهر ٥٣٨: ٣، باب الإحراق الفاسدة، غفاريه كونه)

أو إنما في ذلك في العنبر، ص ٢٨٠، الإحارة لفائدة، ص ٢٨٠.











۳۔ اس رقم کا نصف ۱۱۱ اور سب سے وراثت و کفار ہے اس کو واپس کر دینا چاہیے:

”فتاویٰ نواح العربیۃ، فی شرح التہذیبۃ: بن القرآن بالاحقرۃ لا یسحق ثواب ولا لیس فی وفاء العربیۃ فی شرح التہذیبۃ: و یصح فقاری للمعبود والاخذ والمعطى ثمان“  
رد المحتار (۶)

۴۔ نیز اس میں کہا: یا حبیب اللہ! اللہ تعالیٰ

حرر العبد محمد بن غفرلہ واراد اطلوع وبع بدلتہ ۱۲/۶/۱۳۵۲ھ

اشرت علی القراءۃ

سوال (۱۸۱/۱)۔ خالہ گری، ۵۶۶/۳ کی اس عبارت سے جو کتاب الاحقرۃ میں ہے:

”واحتسبوا فی الاستحجار علی قرآن القرآن علی الفقیر مدۃ معدودۃ“

قال بعضهم: لا یجوز، و قال بعضهم: یجوز، و ہذا المختار (۲)۔

سے غلط ہوتا ہے کہ جرت علی القراءۃ سے جائز ہے، حالانکہ فقہی تقریرات اس کے برخلاف ہیں۔

مؤدودہ عبارت کو اس سے کہہ کر زیادت قبول کے وقت ایساں ثواب نہ کہے۔ یہاں جائز ہوگا؟

۳۔ مضمیٰ القدر، و موبہ جہر أحد أحد علی ذلک، موبہ حاصل بہ ضرورۃ بل الضرور صار فی الاستحجار علیہ حیث صار القرآن مکسباً و حرقۃ ینحربہا، و صار الفقاری مہم لا یقرأ شیئاً لوجہ اللہ علی خالصاً بل لا یقرأ إلا بالاحقرۃ، و ہذا الرءاء المحض الخی ہو ارادۃ الحصل للفقیر اللہ تعالیٰ، فمن این یحصل لہ الثواب الذی یمسک استحجار ان یمدہ لعیلہ؟ و قد قال الإمام قاضی خان: ان أحد الآخر فی نقابۃ الذکر یصح تحت خلاف الثواب، و مثله فی فتح القدر..... فتصارو یتوصلون الی جمع المعظام الحرام بوسیلۃ الذکر و فقیر ان، اھ“ (شرح غنود و رسم لہفتی، بعد ذکر الطیفۃ السابعہ من منہات الفقہاء، ص ۳۹، غیر مجمعہ کتب خانہ)

۴: رد المحتار لاس غلابین ارشادی، کتاب الاحقرۃ، باب الاحقرۃ الخامسۃ، مطلب: تحريم مہم عسی

عدم حوز الاستحجار اھ: ۵۶/۴، معیہ گراچی

۵: الفتاویٰ النعلکیم بذک کتاب الاحقرۃ، الفصل الرابع فی مصاد الاحقرۃ، ۳۸۹/۴، رشیدیہ



۲۔ اگر عطا کیے ہوئے سے اور تجرید سے عبارت ہے کہ اسی طرح پڑھنے سے شفا ہو جاتی ہے تو اس پر اجرت لینے درست ہے، بعض صحابہ نے خفاء کے لئے پڑھنے پر اجرت لی ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو درست فرمایا ہے، سعاری شرح باب کتاب الطب، باب الرقی بھاتحۃ الکتاب، ص: ۵۵۰، میں یہ حدیث شریف مذکور ہے (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد المذنب دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عثمانی عن دارالعلوم دیوبند۔

ایضاً ثواب کے لئے اجارہ

سوال (۸۱۸۴): جس شخص کے یہاں میت ہو جاتی ہے۔ دو تین چار مولویوں کو جمع کر کے حنفی کی قبر پر بیٹھا دیتا ہے کہ اسے روزِ قمر کو قبر پر شب و روز حاضر ہو کر قرآن شریف پڑھا ہوگا، اس صلہ میں تم کو روٹی اور اکیڑ دی جائے گی۔ شرعیاً کیا ہے؟ ماذا بدمعہ ص: ۶۳۷ پر ہے۔

”در اجارہ مگر فتن بخواندن قرآن بر قبر میت معین و مختار آن

۱۰ و کذا فی شرح عقود رسم الجفنی۔ بعد الطقة المسابعة من طقات الفقہاء، ص: ۳۶۰، ۳۸، میر محمد کتب خانہ کراچی۔

۱۱۔ ”عن انس بن سعید البخاری روى الله تعالى عنه أن ثامناً من أصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أتوا على جث من أجاء ان عرب، فلم يفر و هم، فسمعهم كذا لك إذا لدع سيد أولئك، فقالوا: هل معكم دواء أيراق؟ فقلوا: نعم، انكم لم تفر ونا، ولا تفعل حتى تجعلوا لنا جعلاً، فحصلوا لهم شطيعاً من الشاء، فجعيل بقرا باق القرآن، وجمع ثرافه، وفضل، فبرأ، فتوا نالشاء فقلوا: لا نأخذه حتى نعمل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، فسالوه، فضحك، وقال: ”ما أدرك أمها رقة، خذوها وخرىوا إلى بسهم“، صحيح البخاری، کتاب الطب، باب الرقی بھاتحۃ الکتاب: ۸۵۳/۲، فدیمی۔

”جزء الرقية بالأخرة ولو بانقر آن، كما ذكره الطحاوی، لأنها ليست عبادةً محضةً، بل من

التداوی“ (رد المحتار: ۵۷۶، باب الإجارة الفاسدة، سعید)

(کذا فی الفتاویٰ المتالمکریة: ۳۵۰، کتاب الإجارة، الباب الخامس عشر، الفصل الرابع، ارشدیہ)







ملاؤ، کہ اوضح بحث نکلے فی شفاء العیال، خد: شامی: (۱/۶۶۱)۔ فقط تقدیماتہ تعالیٰ اعلم۔

زرہ العبد محمود علی اللہ حق، محقق مدرسہ مغاویہ علوم سہارنپور۔

الجواب صحیح: سعید احمد فخر، صحیح عبد اللطیف، ۵۸/۵/۲ھ۔

ایصالِ ثواب کرنے والوں کو کچھ ہدیہ دینا

سوال (۱۸۱۶): کسی شخص نے ایدلِ ثواب کے لئے قرآن پڑھا، پھر اس پڑھنے والے کو کچھ دیکھ

پیر دیر ملائے تو یہ پیر لینا جائز ہے یا ناجائز؟ میں اتنا بردار۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر خاصاً لوہ اللہ قرآن شریف پڑھا اور اس کا ثواب پہنچایا، پڑھنے والے کے ذمہ میں اس کا خیال نہیں تھا کہ یہاں سے کچھ ملے گا نہ پڑھانے والے کے ذمہ میں یہ تصور تھا کہ اس پڑھنے والے کو کچھ دینا ہوگا، نہ اس کا رواج ہے کہ پڑھنے والے کو کچھ دیا جائے، بلکہ بعد میں پھر حسن پڑھنے والے کے ساتھ کر دیا، اگر یہ پیر نہ دیا جائے تا تو پڑھنے والے کو کسی قسم کی گرائی نہ ہوتی تو یہ پیر لینا جائز ہے، درود جائز ہے۔

یونکہ بقاعدہ "المعروف کالمشرع" پر امتیوہ کے حکم میں ہے اور استیجار علی اللہ قرآن ناجائز ہے، اس صورت میں پیر لینے والے اور دینے والے کو گناہ ہوگا، پیر کی داغ بیل ضرور دینی ہے:

"والسبب عندہ ان کل منافع يختص بہ المسلم، والاستحار علیہا مطلق، مجمع الأمير: (۲/۳۸۹)۔ "سواء رآه القرآن و ابدع، ما به نظونا بغير أجره یصل، نیہ، وأما لو أوصی

(۱) رد المحتار: ۳/۲، مطلب فی خلاف الوصیۃ بالعتبات والنیالی، کتاب المصاۃ، سعید،

و کذا فی تنقیح الفتاویٰ الحمادیہ: ۲/۳۸۱، مطلب فی حکم الاستیجار علی اللہ، کتاب الإجارة،

مکتبہ مہینہ مصر،

(۲) کذا فی مجمع الأمير: ۳/۳۳۳، باب (الإجارة الفاسدة، غفاریہ گوشتہ)

(و کذا فی رسائل اس عابدین: ۲ - ۱، باب اللہ شفاء لعلیل ویل لعلیل، مسیحی اکیڈمی لاہور)

(۳) مجمع الأمير: ۳/۲۳۳، باب (الإجارة الفاسدة، غفاریہ گوشتہ)

و کذا فی لہدایہ: ۳/۳۰، باب الإجارة الفاسدة، مکتبہ شریعت علیہ ملتان

۱۔ عقل شریعہ میں ممانعت سے بے اثر نظر آئے ہیں۔ علامہ محمد زکریا دہلوی نے فرمایا: "عقل شریعہ میں ممانعت سے بے اثر نظر آئے ہیں۔"

۲۔ عقل شریعہ میں ممانعت سے بے اثر نظر آئے ہیں۔ علامہ محمد زکریا دہلوی نے فرمایا: "عقل شریعہ میں ممانعت سے بے اثر نظر آئے ہیں۔"

۳۔ عقل شریعہ میں ممانعت سے بے اثر نظر آئے ہیں۔ علامہ محمد زکریا دہلوی نے فرمایا: "عقل شریعہ میں ممانعت سے بے اثر نظر آئے ہیں۔"

۴۔ عقل شریعہ میں ممانعت سے بے اثر نظر آئے ہیں۔ علامہ محمد زکریا دہلوی نے فرمایا: "عقل شریعہ میں ممانعت سے بے اثر نظر آئے ہیں۔"

ایک سوال پر فرمایا:

سوال (۸۱۸): "مطلوبہ جہانہ چھ کریمہ قریب کی ذمہ داری ہے یا قرآن شریف پر؟"

پیر نے فرمایا: "مطلوبہ جہانہ چھ کریمہ قریب کی ذمہ داری ہے یا قرآن شریف پر؟"

دعوت کے لیے پیچھے کی ضرورت

سوال (۸۱۸): "مطلوبہ جہانہ چھ کریمہ قریب کی ذمہ داری ہے یا قرآن شریف پر؟"

پیر نے فرمایا: "مطلوبہ جہانہ چھ کریمہ قریب کی ذمہ داری ہے یا قرآن شریف پر؟"

مطلوبہ جہانہ چھ کریمہ قریب کی ذمہ داری ہے یا قرآن شریف پر؟"

پیر نے فرمایا: "مطلوبہ جہانہ چھ کریمہ قریب کی ذمہ داری ہے یا قرآن شریف پر؟"

مطلوبہ جہانہ چھ کریمہ قریب کی ذمہ داری ہے یا قرآن شریف پر؟"

الحوائج حامداً ومصلياً

الحوائج حامداً ومصلياً

الحوائج حامداً ومصلياً

الحوائج حامداً ومصلياً

الحوائج حامداً ومصلياً

الحوائج حامداً ومصلياً

الحوائج حامداً ومصلياً

الحوائج حامداً ومصلياً

الحوائج حامداً ومصلياً





## الفصل الثالث فی الاستیجار علی الإمامۃ والاذان

(امت اور اذان کی اجرت لینے کا بیان)

امام کے لئے مشاہیر

سوال [۱۰۰۰]: ہمارے محلہ کی مسجد میں عرصہ دراز سے کوئی امام بظاہر مقرر نہیں ہے جب کہ وقتی طور پر مناسبت کوئی کی امامت میں فرض نمازیں ہوئی جاتی رہی ہیں۔ اب مصلحان مسجد کے دیگر وہ لوگ ہیں ایک گروہ کو کہتے ہیں کہ ہم حسب ہوا امام صاحب کو قلم کیا جائے ان کو چھو یا نہ مشاہیر دینا چاہیے۔ دوسرے گروہ کو کہتے ہیں کہ گواہی دے کے امام کو چھپے نہ دے۔ ان میں سے اور بڑے بڑے لوگ اس کے خلاف سے کوئی دوسرا شخص کیا تو یہ ہے۔ اس میں کوئی شرعی عصمت ہوگی۔

جواب: یہ گروہ کی جانب سے جس امام کی شاعتی کی جارہی ہے، ان کا بھی بجا یہ قائل ہونا چاہیے کہ وہ اپنے زمانہ کا مشہور شرعی، ہونانی، چوتھے امامی محلہ میں کچھ ان میں سے چھپے ہوئے نہیں بھی دلائل نہیں۔ ان کا امام صاحب کے خلاف دینے سے کہا ایک گروہ دینا نہیں خوب مذاق لے کر کہہ رہے ہیں کہ یہ تو حسب وادعیٰ منکر منکر کا شراب پی کر شرع کو روکا، چھپا کر انہوں نے دلائل منکر و لونی، شراب بھی پی، ہمہ گیر لوگوں کے سمجھانے پر، درست ہوئے۔ یہ ایک گروہ ان کا امام مقرر کرنا چاہتا ہے اور ایک مخالف ہے۔ شرعی مایہ نغمہ ہے! الجواب حامداً ومصلیاً

آپ اخیر محترم دارالامام مقرر کئے جو نے ہمارے گھر امامت مسجد میں موقوف ہے اور یہ کچھ ادا یہ آدمی نماز پڑھتا ہے جو کہ امامت کے قریب ہوا کر چھوڑنا پسند نہیں ہے اور جگہ متعدد آدمی ہیں کہ کبھی کسی نے نماز پڑھادی اور کبھی کسی نے اور ان میں کوئی بدشعور ہی نہ ہوئی ہو تو یہ کچھ دارالامام مقرر کرنے کی ضرورت نہیں، یہ تمام مقررہاں سے لئے بعد میں مقرر کیا جائے گا کہ اپنی تعمیر دے سکے۔

گھر نماز پڑھنا نہ جماعت نہیں ہوتی اور وقت پڑھنا آدمی میر نہیں آتا جو حق کر سکے، اس سے





## امامت کی اجرت میں صرف کھانا دینا

سوائی (۸۱۹۱): زید ایک مسجد میں امامت کرتا ہے اور اس کو مسجد کی جانب سے صرف کھانا دیا جاتا ہے۔ تو یہ معاملہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر اجرت میں صرف کھانا ہی دیا جاتا ہے تو یہ معاملہ فاسد ہے اور اگر اجرت میں کھانے کے علاوہ کوئی فتنش یا کثیر کٹوتہ بھی ہو تو معاملہ درست ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "وکل إجارة فیه رزق أو علف، فهو فاسد۔" (۱۶)۔

اور ثامی (۳۹/۵) میں ہے:

"(قولہ: وكشروط ضاعه عبود علف ذابہ) فی الظہیریۃ: استأجر عبداً أو ذابۃً عنی أن یكون عسفیاً عنی المستأجر، ذكر فی الكتاب: أنه لا يجوز، وقال الفقہ ثبوتاً فی الذابۃ: تأخذ بطون العسفیۃ، أما فی زماننا فالتعبد بأكمل من مانع المستأجر عادةً، (۲۱)۔ وقار الحموی: "أی فیصح اشتراؤه، واغترضه بقوله: لفرق بین الأكمل من حال المستأجر بلا شرط، ومنه بشرط، (۱۸)۔ أقول: المعروف كالشروط، وبه يتبرع كلام الفقہ، كمالاً بخلفی علی السبہ (۳)۔ والتدبیحات قولی (۱۸)۔ حریم العبد محمود وقرآن، (۱۸) العلوم دلیہ، ۲۴/۶، ۹۸/۵۔"

= المصباح: ۳/۵۸/۸، کتاب الآداب، باب المصافحة والمعاذلة، رشیدیہ

(۱) الفتاویٰ العالیہ المکبریۃ: ۳/۳۳۳، الباب الخامس عشر فی بیان ما يجوز من الإجارة وما لا يجوز، الفصل الثاني فیما یفسد العقد لیه لیکن الشرط، رشیدیہ

(۲) الدلو المختار مع رد المحتار ۳/۴۶، باب الإجارة الفاسدة، سعیدہ

(۳) "وكذا لو شرط علف الذابۃ علی المستأجر، وإن لم یعط حتى مات، لا یضمن؛ لأنه لم یس علیه."

(الفتاویٰ المیزانیہ علی هامش الفتاویٰ العالیہ المکبریۃ: ۵/۲۱۱، مسائل الإجارة علی شرط، کتاب الإجارة، رشیدیہ)

امام یا مؤذن کو تنخواہ میں مسجد کی زمین دینا

سوال (۱۸۵۵): مسجد کے لئے زمین دینا حسب یہ فتوہ منہ حسب کو تنخواہ میں دینا لکھا ہے؟ مثلاً پانچ بیگہ زمین، یا مؤذن کو دیا اور کبر دیا کہ آپ کو مسجد کی خدمت کے عوض میں پانچ بیگہ زمین دیا، آپ اپنی ضرورت کو اس سے پوری کریں، خواہ اس زمین سے امام یا مؤذن کو کافی ہو یا نہیں؟ نیز یہ بھی تحریر فرمایا کہ ہندوستانی زمین شری ہے یا نہیں؟ وہ مسے یہاں، درست شرعیہ والے ہندوستان کی زمین کو شری کہتے ہیں جو کہ درست معلوم نہیں ہوتا۔ اگر شری نہیں ہے تو کوئی شخص سمجھ کر دے تو کیا اس کو بدعت کہیں گے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس میں ہر امام یا مؤذن رضامند ہو جائے اور مسجد کو وقف نہ ہو تو یہ بھی درست ہے (۱)۔ جو زمین حکومت ہند کی ملک قرار پائی، پھر اس کی طرف سے جس کو بھی دی گئی وہ شری نہیں رہتی، ان پر عذر کو واجب کہنا غلط ہے۔ ایسا نہیں! جو زمین کسی بیع ادارہ میں سے بطور صدقہ حسب حیثیت دیدیا کریں تو موجب ثواب اور باعث خیر و برکت ہے۔

شرعی زمین وہ ہے جس کو امام المسلمین نے بذریعہ حرب فتح کر کے غازیوں میں تقسیم کر دیا ہو اور پھر اس پر براہر ملک مسلم خلی آدمی ہو، غیر مسلم کا اس پر بھی لگانا نہ قبلہ نہ ہو اور کھنڈا فی رد المحتار (۲)۔ غلط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ الحدیث و تفریب، دارالعلوم دیوبند

۱: لسان العلامة المحقق، رحمہ اللہ تعالیٰ، "وکل ما صلح لعمام، فی مدلولی البیع، صلح آخری: لا یجوز نحن المصلحة"، والدر المختار، "قد عین فیہ الأعبان، لانہا تصلح بدلولی المصلحة، فیصلح آخری: رد المحتار: ۳۰۶، کتاب الإجارة، سعید

دوکتہ فی الفقہ فی المالگیریہ، ۳۰۳-۳۰۴، کتاب الإجارة، الباب الأول، رشیدیہ

دوکتہ فی شرح المحنہ سلیم وستم، ۲۱-۲۲، رقم العادۃ: ۶۳، کتاب الإجارة، حصہ ثانیہ

(۴): "والصالح الی الذی قسحت عنقریب، فی ذکر الکفار علیہا، لا یوظف علیہم إلا الخراج، ورن قسمت بین المسلمین، لا یوظف علیہم إلا العشر، وإن سقت بماء النهر، والصحیح انہ ما کان علیہ بد الکفر، نو حرماء فہو، رما سوا عشری"، رد المحتار: ۱۸۵۳، کتاب الجہاد، ہم العشر والخراج والجرید، سعید -









یہی سبب صاف چاہتی ہے جو کھانے کی پابیت بہت ہی محدود کرتی ہے۔ اور کھانا پر حلالی جاتی ہے تو وہ بھی اس قدر آسانی سے۔ لہذا صورت میں انعام اور عذاب کیا نہیں ہیں؟ ان دونوں صورتوں میں بہت صورت کوئی ہے، آپ صرف پوری متعلقہ کی جانے اور کھانے کو بھیجی ہو گی کہ ہے! (تجربہ صورت بہت ہی خوب فرما لیں۔)

الحجواب خامخام و مشبها:

[illegible]

تاریخ: ۰۵/۰۵/۱۳۹۷

امام کا دیر سے تعلق اور تحفہ ملیش

سوال (۱۹۹۱) | زید ایک دوسرے کا ازواج ہے اور ایک مسجد میں امامت کرتا ہے، امام صاحب نے فرمایا کہ میں اوقات کی پابندی کو ملحوظ رکھتا ہوں، اگرچہ صحت کے لیے ہوں۔ اگر اوقات نماز میں دیر سے آتے ہیں۔ کیا امام صاحب کا یہ حرج صحیح دینا جائز ہے؟

الجنوب حامداً ومصلحاً:

اہل مسجد کی طرف سے کرام صاحب کی کٹنگ کی تقریب کا انعقاد ہوا اور ان کا فیہ سے خوشگوار فیہ ہوا۔

(۱) کمال نرسا، و کتابس الجواهر النعیمی الیہ ام افندہ و علیہ السلام حر اول لایفیدہ لا انکمل، عالمہ پھر دانی

في تلك الحال فصار حيا في رزقه و منتهى مدد الربى كان غلبه هذه الحلاله (و من غلبه هذه الحلاله و لا يكلل و لا يكلل)

الخضاري، فدايى كرىم، كتاب الحكماء، الجزء الثاني عشر في احوال العلماء والفقهاء، ص ٢٣٠، وخيدى:

وَمَا فِي ثَمَرِهِ غَايَةٌ وَلَا يَصْرِفُهُ قَدْرُهَا وَلَا يَمْدُهَا فَكَيْفَ يُزَكَّىٰ

[illegible][illegible]

اہم صاحب کے یہ فتوہ درست ہے (۱)، درندہاں کا یہ طریقہ نلہ ہے، اس کی علاج کی ضرورت ہے۔ فتا  
والہذا۔

ترجمہ المعتمد الخلیفہ، دارالعلوم، عہدہ۔

اہم سے "عابدہ کر" غیر حاضری کی تجویز دینے کی جائے "درست ہے

سوال [۸۱۸]: ماہ صاحب کو ان کا مواضع مسجد اقدس لایا جاتا ہے لیکن اہم بہادر یہ ایک  
چوتھائی اوقات میں شریف نہیں آتے۔ مقتدیوں کے اعتراض پر کہ ہم صاحب کے نوٹوں کو سمجھا کر آتے ہر  
نہ ہر کر رہا ہو میں، نہ وقت، یہ اس سے تم نہ تو ان کی چوٹی کو اوتارنے سے جو صبح کھڑے ہو کر  
جاتی ہے۔ کچھ شرف لایا ہے، نہ وقت سے زائد غیر حاضری ہو تو شرف لایا ہے کیا یہ عابدہ کر ہے؟  
اکثر مقتدی اس طریقہ کو صحیح نہیں سمجھتے کیونکہ اول تو یہ مدخل مسجد اقدس ہے، دوسرے یہ در علم ہر کار  
مقتدیوں کی قلمی قدر اس عابدہ سے ان کی کئی یا شرف لایا ہے کہ وہ صاحب اس تمام اوقات سے مستور خلف طریقوں  
سے رکھتے پر غیہ ہوں، وہاں ہے تو وہ وقتانی غیر حاضری کو ان کی شرف لایا ہے؟  
انجواب صافہ و مصلیٰ:

اس شرط کا حامل بھی درست ہے (۲)، مقتدی قیمت کیے کر اس پر خاموش نہ جائیں (۳)، بہتیم

۱: "بشرط فی صحیحہ لإحارۃ نفسی لعقدین" اشرح المحلۃ لسلیم و منہ سزا، رقم المسند: ۳۸۸۔

کتاب الإحارۃ، الفصل لیل: ۲۵۰، مکتبہ حنفیہ کونہ،

ارکذا فی الخزانۃ العالمگیریۃ، کتاب الإحارۃ، باب الأول: ۴، رضویہ

۲: "الأجبر الحد من یستحق الآخر إذا کان فی مدۃ الإحارۃ حاضراً للمعین" ولكن لس لسان

بمنع عن الفعل" إذا امتنع، لا یستحق الآخر" اشرح المحلۃ لسلیم و منہ سزا، رقم المسند: ۳۸۵،

کتاب الإحارۃ: ۳۹، مکتبہ حنفیہ کونہ،

ارکذا فی الدر المنثور، کتاب الإحارۃ: ۴، مکتبہ

۳: "بشرط فی صحیحہ لإحارۃ نفسی للعقدین" وبشرط فی الإحارۃ أن نکون المعتد معروضاً

اشرح المحلۃ لسلیم و منہ سزا، رقم المسند: ۳۸۸-۳۵۱، کتاب الإحارۃ: ۲۵۴، مکتبہ حنفیہ

کونہ،

صاحب سے درخواست کریں کہ ان کی طبعی حالت کی کونجی بنا کر دوسرے کو وقفہ نماز میں ایسا اہم سے گزار دینا چاہیے۔  
مذہبی رہنما تو یہ ہیں جس سے صحیح علم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اعلم۔

حیدر العبد المذنب وغیرہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۸/۱۰/۱۳۵۵ھ۔

مسجد کی آمدنی سے امام کی غیر جائزہ کی تنخواہ وضع کرنے کا قانون

سوال [۱۸۱۹]: مسجد کا لازم جو اذان دینے کی وجہ سے موقوف کیا جاتا ہے مسجد کی صفائی بھی کرتا ہے اور پانی کو نکال دینا بھی کرتا ہے، نیز دوسرے کام مسجد سے کرتا ہے، جس کی تنخواہ دوسرے سے ہے اس کے پاس قابل و ثابت تعزیری زمین بھی ہے، غریب بونے سے، صحت وہ چھوٹا بیوپاری بھی کرتا ہے۔ آراء مسجد کے کام سے غیر جائزہ دوسرے کو دینا یا کاموں کے علاوہ اور دوسری محنت نہ دینی یا دینا و ناش اختیار کرے تو ان غیرہ ضرر یا مالکات کی تنخواہ مسجد سے سرمایہ سے لینے کا حق ہے کہ نہیں۔ یہ مسجد کی مجلس مشعلہ کو یہ غیر جائزہ یا مال کی تنخواہ دینے کا اختیار ہے کہ نہیں؟ جبکہ اس امام کو روزانہ معاش کی ضرورت نہ پڑے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

مشعلہ کی مجلس کو لازم ہے کہ اس کے لئے مجلس کا مال یا تنخواہ دینے والے، مثلاً ایک ماوش ایک روز، دو روز، یا مال خیر میں پندرہ روز یا ایک ما (جیسا عبادت کے من سب دیا) ان کو رخصت سے نکلے، وہ اس سے۔ وہ غیر جائزہ ہے (تنخواہ وضع ہوگی) (۱) مسجد داروہ چاہے محل خرق کرنے کا اختیار نہیں (۲) فقہ واللہ تعالیٰ اعلم۔  
حیدر العبد المذنب وغیرہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۳/۱۰/۱۳۵۵ھ۔

۱۔ روکذا ہی الفتاویٰ العالیہ ص ۳۱۰۳، کتاب الاحیاء، ابواب الاولیٰ، رتبہ ۱۰

۲۔ "وَلَمْ يَكُنْ يَدْرِي سَمَّى الْأَبَاءُ فِي هَذِهِ الْمَدِينَةِ وَبَعْضُهُمْ فِي الْأُخْرَى، لَا يَسْتَحْيِي عَشِيْمًا مَسَامِيًا وَحَكِيمًا مُنْعَلِمًا وَمُعْتَمِرًا فِي مَسْجِدَيْنِ مُوَدَّ وَ سَقَدَ مِنْ قَوْلِهِ "لَا يَسْتَحْيِي عَشِيْمًا مَسَامِيًا" أَنَّهُ يَسْتَحْيِي بِنْدَارِ عَمَمِهِ، وَهِيَ كَثِيرَةٌ الْوُجُوْعُ فِي أَمْعَادِ الْوُطَائِفِ فِي دِهَانِ، الْحَوَارِثِ، كَذَبَ الْمَوَدَّ" (۳۵۹:۵، رتبہ ۱۰)

۳۔ "وَلَا يَدْرِي بِصُرْفِ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ، إِلَى إِمَامِ الْمَسْجِدِ أَوْ إِلَى مُزِدَّنِ الْمَسْجِدِ، فَلَيْسَ لَهُ ذَلِكَ، إِلَّا أَنْ كَانَ الْوَقْفُ سَرًا، ذَلِكَ حَيْثُ الْوَقْفُ"، الفتاویٰ العالیہ ص ۳۱۰۳، کتاب الوقف، باب الحدادی عشر فی المسجد الخ، الفصل السی فی الوقف علی المسجد الخ، ۱۳۲:۲، رتبہ ۱۰

میں سے ہوتے ہی تھوڑا سا بڑا ہے

سوال (۱۶۰۰) : میں صاحب بنی و ختمہ و پرائیم اور دوسرے نثری قوافی میں ہیں مگر پکڑ بھی اہم  
سبب کہتے ہیں کہ انہوں نے نماز اور پڑھنے، اور ختم ہوتے ہی تھوڑا سا بڑا ہے۔ کیا یہ سبب یہ کہ ان  
دوست ہیں؟

الجواب حامداً و معصیاً :

نماز، دست و پاؤں اور تہائی پیسہ و تاش کو بیٹھ کر ہے۔ جسے درستی میں کی جائے گا اور صحیح  
جائزہ دی جائے گی۔ (نیز کوئی شخص کو بیٹھ کر ہے۔ مقتدران کو بھی خیال رکھنا ہے) (۲)۔ لکھنا اور قلم  
تیرا لکھنا۔

نماز و نماز پر دست و پاؤں اور تہائی

سوال (۱۶۰۱) : میں نے کسی نماز پر تہائی اور تہائی لکھنا دیکھا ہے۔ یہ تہائی لکھنا۔

الجواب حامداً و معصیاً :

اس میں ہے کہ نماز پر تہائی لکھنا، یعنی تہائی لکھنا، یہ ضرورت نہیں ہے کہ تہائی لکھنا

۱۔ ارکھا فی القاریۃ، کتاب لوظ، مسائل وقف مسجد، فیم المسجد، ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۶۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۸۔ ۱۴۹۹۔ ۱۵۰۰۔ ۱۵۰۱۔ ۱۵۰۲۔ ۱۵۰۳۔ ۱۵۰۴۔ ۱۵۰۵۔ ۱۵۰۶۔ ۱۵۰۷۔ ۱۵۰۸۔ ۱۵۰۹۔ ۱۵۱۰۔ ۱۵۱۱۔ ۱۵۱۲۔ ۱۵۱۳۔ ۱۵۱۴۔ ۱۵۱۵۔ ۱۵۱۶۔ ۱۵۱۷۔ ۱۵۱۸۔ ۱۵۱۹۔ ۱۵۲۰۔ ۱۵۲۱۔ ۱۵۲۲۔ ۱۵۲۳۔ ۱۵۲۴۔ ۱۵۲۵۔ ۱۵۲۶۔ ۱۵۲۷۔ ۱۵۲۸۔ ۱۵۲۹۔ ۱۵۳۰۔ ۱۵۳۱۔ ۱۵۳۲۔ ۱۵۳۳۔ ۱۵۳۴۔ ۱۵۳۵۔ ۱۵۳۶۔ ۱۵۳۷۔ ۱۵۳۸۔ ۱۵۳۹۔ ۱۵۴۰۔ ۱۵۴۱۔ ۱۵۴۲۔ ۱۵۴۳۔ ۱۵۴۴۔ ۱۵۴۵۔ ۱۵۴۶۔ ۱۵۴۷۔ ۱۵۴۸۔ ۱۵۴۹۔ ۱۵۵۰۔ ۱۵۵۱۔ ۱۵۵۲۔ ۱۵۵۳۔ ۱۵۵۴۔ ۱۵۵۵۔ ۱۵۵۶۔ ۱۵۵۷۔ ۱۵۵۸۔ ۱۵۵۹۔ ۱۵۶۰۔ ۱۵۶۱۔ ۱۵۶۲۔ ۱۵۶۳۔ ۱۵۶۴۔ ۱۵۶۵۔ ۱۵۶۶۔ ۱۵۶۷۔ ۱۵۶۸۔ ۱۵۶۹۔ ۱۵۷۰۔ ۱۵۷۱۔ ۱۵۷۲۔ ۱۵۷۳۔ ۱۵۷۴۔ ۱۵۷۵۔ ۱۵۷۶۔ ۱۵۷۷۔ ۱۵۷۸۔ ۱۵۷۹۔ ۱۵۸۰۔ ۱۵۸۱۔ ۱۵۸۲۔ ۱۵۸۳۔ ۱۵۸۴۔ ۱۵۸۵۔ ۱۵۸۶۔ ۱۵۸۷۔ ۱۵۸۸۔ ۱۵۸۹۔ ۱۵۹۰۔ ۱۵۹۱۔ ۱۵۹۲۔ ۱۵۹۳۔ ۱۵۹۴۔ ۱۵۹۵۔ ۱۵۹۶۔ ۱۵۹۷۔ ۱۵۹۸۔ ۱۵۹۹۔ ۱۶۰۰۔ ۱۶۰۱۔ ۱۶۰۲۔ ۱۶۰۳۔ ۱۶۰۴۔ ۱۶۰۵۔ ۱۶۰۶۔ ۱۶۰۷۔ ۱۶۰۸۔ ۱۶۰۹۔ ۱۶۱۰۔ ۱۶۱۱۔ ۱۶۱۲۔ ۱۶۱۳۔ ۱۶۱۴۔ ۱۶۱۵۔ ۱۶۱۶۔ ۱۶۱۷۔ ۱۶۱۸۔ ۱۶۱۹۔ ۱۶۲۰۔ ۱۶۲۱۔ ۱۶۲۲۔ ۱۶۲۳۔ ۱۶۲۴۔ ۱۶۲۵۔ ۱۶۲۶۔ ۱۶۲۷۔ ۱۶۲۸۔ ۱۶۲۹۔ ۱۶۳۰۔ ۱۶۳۱۔ ۱۶۳۲۔ ۱۶۳۳۔ ۱۶۳۴۔ ۱۶۳۵۔ ۱۶۳۶۔ ۱۶۳۷۔ ۱۶۳۸۔ ۱۶۳۹۔ ۱۶۴۰۔ ۱۶۴۱۔ ۱۶۴۲۔ ۱۶۴۳۔ ۱۶۴۴۔ ۱۶۴۵۔ ۱۶۴۶۔ ۱۶۴۷۔ ۱۶۴۸۔ ۱۶۴۹۔ ۱۶۵۰۔ ۱۶۵۱۔ ۱۶۵۲۔ ۱۶۵۳۔ ۱۶۵۴۔ ۱۶۵۵۔ ۱۶۵۶۔ ۱۶۵۷۔ ۱۶۵۸۔ ۱۶۵۹۔ ۱۶۶۰۔ ۱۶۶۱۔ ۱۶۶۲۔ ۱۶۶۳۔ ۱۶۶۴۔ ۱۶۶۵۔ ۱۶۶۶۔ ۱۶۶۷۔ ۱۶۶۸۔ ۱۶۶۹۔ ۱۶۷۰۔ ۱۶۷۱۔ ۱۶۷۲۔ ۱۶۷۳۔ ۱۶۷۴۔ ۱۶۷۵۔ ۱۶۷۶۔ ۱۶۷۷۔ ۱۶۷۸۔ ۱۶۷۹۔ ۱۶۸۰۔ ۱۶۸۱۔ ۱۶۸۲۔ ۱۶۸۳۔ ۱۶۸۴۔ ۱۶۸۵۔ ۱۶۸۶۔ ۱۶۸۷۔ ۱۶۸۸۔ ۱۶۸۹۔ ۱۶۹۰۔ ۱۶۹۱۔ ۱۶۹۲۔ ۱۶۹۳۔ ۱۶۹۴۔ ۱۶۹۵۔ ۱۶۹۶۔ ۱۶۹۷۔ ۱۶۹۸۔ ۱۶۹۹۔ ۱۷۰۰۔ ۱۷۰۱۔ ۱۷۰۲۔ ۱۷۰۳۔ ۱۷۰۴۔ ۱۷۰۵۔ ۱۷۰۶۔ ۱۷۰۷۔ ۱۷۰۸۔ ۱۷۰۹۔ ۱۷۱۰۔ ۱۷۱۱۔ ۱۷۱۲۔ ۱۷۱۳۔ ۱۷۱۴۔ ۱۷۱۵۔ ۱۷۱۶۔ ۱۷۱۷۔ ۱۷۱۸۔ ۱۷۱۹۔ ۱۷۲۰۔ ۱۷۲۱۔ ۱۷۲۲۔ ۱۷۲۳۔ ۱۷۲۴۔ ۱۷۲۵۔ ۱۷۲۶۔ ۱۷۲۷۔ ۱۷۲۸۔ ۱۷۲۹۔ ۱۷۳۰۔ ۱۷۳۱۔ ۱۷۳۲۔ ۱۷۳۳۔ ۱۷۳۴۔ ۱۷۳۵۔ ۱۷۳۶۔ ۱۷۳۷۔ ۱۷۳۸۔ ۱۷۳۹۔ ۱۷۴۰۔ ۱۷۴۱۔ ۱۷۴۲۔ ۱۷۴۳۔ ۱۷۴۴۔ ۱۷۴۵۔ ۱۷۴۶۔ ۱۷۴۷۔ ۱۷۴۸۔ ۱۷۴۹۔ ۱۷۵۰۔ ۱۷۵۱۔ ۱۷۵۲۔ ۱۷۵۳۔ ۱۷۵۴۔ ۱۷۵۵۔ ۱۷۵۶۔ ۱۷۵۷۔ ۱۷۵۸۔ ۱۷۵۹۔ ۱۷۶۰۔ ۱۷۶۱۔ ۱۷۶۲۔ ۱۷۶۳۔ ۱۷۶۴۔ ۱۷۶۵۔ ۱۷۶۶۔ ۱۷۶۷۔ ۱۷۶۸۔ ۱۷۶۹۔ ۱۷۷۰۔ ۱۷۷۱۔ ۱۷۷۲۔ ۱۷۷۳۔ ۱۷۷۴۔ ۱۷۷۵۔ ۱۷۷۶۔ ۱۷۷۷۔ ۱۷۷۸۔ ۱۷۷۹۔ ۱۷۸۰۔ ۱۷۸۱۔ ۱۷۸۲۔ ۱۷۸۳۔ ۱۷۸۴۔ ۱۷۸۵۔ ۱۷۸۶۔ ۱۷۸۷۔ ۱۷۸۸۔ ۱۷۸۹۔ ۱۷۹۰۔ ۱۷۹۱۔ ۱۷۹۲۔ ۱۷۹۳۔ ۱۷۹۴۔ ۱۷۹۵۔ ۱۷۹۶۔ ۱۷۹۷۔ ۱۷۹۸۔ ۱۷

ہے، یہ مس اہمیت نماز ٹی (وقت بھی ہے):

وغيره من مصادره (في الحاشية) على تعيين الترتيب، والفقهاء، والامامة، والادب.

$$= \frac{1}{\sqrt{\pi}} \int_{-\infty}^{\infty} e^{-t^2} dt = \frac{1}{\sqrt{\pi}} \cdot \sqrt{\pi} = 1$$

۱۔ یہ نفع است بھوجا اجرت ہے اور است لازماً جزاء کو کہتا ہے۔ مستحق نہیں ہے، بلکہ محض اس کو است  
 ۲۔ اذت لینا و ازتیں (۲) لینا واحد لینا تہا و اخر۔

تحریر: عبدالغفور شہیدی، مکتبہ مفتی محمد رفیع رحمان، سیالکوٹ۔ ۱۰۲۲ھ۔

جواب صحیح معتمدہ مفتعلیٰ، صحیح عبداللطیف، مدبرین مظاہر، ۳۰ سہ ماہیہ، ۲۳، ستمبر، ۱۳۵۰ء۔

بجائے کہ ان میں اقبال پر کچھ پیش کرنا

سورانی [۱۸۶۰]: بچہ چھوٹے کے بعد ان بچے کے کان میں پڑھو اور کچھ عرصے تک یہ اہم بات یاد

۴۔ اگرچہ ان کے حوالے کے بعد جو کچھ تھا، اس پر کچھ میسر نہ رہا۔ انے اپنی خوشی سے، تو کیسا ہے؟

الحجوة أب حادو مصعباً؛

سُن پڑی پامٹھا پہ ملے (۳) مکان پر آنے والے کے احقر! میں جو کھڑا رہے میں

\* في المدار المحتوي، \* ٥٥٠٠، باب الاحوال في الفميلة، سعيد

توزيع كذا في جميع المحطات ١٤٩٠ : باب الإحصاء والمالية ، المكتبة العلمية بيروت

و كذا في البيهقي: ٣: ٣٤١. باب الإحراق العامة. مُركب عمهه مستأنف

٢٠٠ وقد انفتحت كنسيتهم جميعاً على التشريح بأهل المذهب من عبدة الحوائط، ثم انشروا بعد ذلك  
عشرته، فيها أدق ما كان على سماعه على أن المعنى به ليس هو حوز الامتياز على محل طاعة، بل  
على ما ذكره و حفظ معارفهم، وأما قوله في شرح الحروف عن أصل المذهب من عبدة الأصنام  
في المبحث ٢٥٩، فإن الإضافة لعدة.

١- قال العلامة ابن عابد بن الأصيل أن كل ما كان من جنس مضاف إليه لا يجوز الاستيعار عليه عندنا. فيقول عليه السلام: "فرعوا للفرق ولا تذكروا". للاستيعار على الطاعات مطلقاً لا يصبح عند أمته شاملاً. انى جسدوا ابن يوسف ومحمد وحمته الله تعالى: "يتبع الظناري الحامدية". ١٣٤١ مطلب

مضائق (۱)۔ فقہ واند سجادہ تعالیٰ اعظم۔

حررہ العبد محمد رفیع اللہ دار العلوم دیوبند، ۱۳۸۳ھ۔

☆.....☆ .. ☆.....☆

www.ahlehaq.org

= رد المحتار ۵/۲۶، باب الإجارة الفاسدة، سعید

و کذا فی مجمع التامیم: ۳/۵۳۳، باب الإجارة الفاسدة، غفرلہ کوئٹہ

(۱) "عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "من كان يؤمن

بالله واليوم الآخر، فليكره حبه"، مشکوٰۃ المصابيح، كتاب الأطعمة، ص. ۳۲۸، باب النجاسة،

الفہم - الاول، قادیانی







## تراویح میں نہ سنے کی اجرت

مسئلہ ۱۲۰: کیا قرأت میں ملائے دین کے مسئلہ میں رمضان شریف میں نہ سنے کی اجرت تراویح میں اگر سہ قرأت سن کر ہے یا نہ سنے کی؟  
الجواب: حامداً ومصباحاً!

محقق ترمذی میں قرآن شریف ملائے پر اثر ہے اور ایسا جائز نہیں (۱)۔ سنے والے کو لینے اور  
ملنے کی اجرت ملے گا اور آپ سے تحریر میں ہے۔ آخر لاجزات ملائے والا نہ سنے قرآن کریم سے  
ترک کر دینا (۲)۔

۱۔ عنہ السلام: "فإن لم يقرأ ولا تلاوة" لا استجار علی الطاعت مطلقاً لا یصح عندنا  
الاجرة ولا التکلیف علی التلاوة لیسجد من التلاوة من أعظم الطاعات لیس یطرب بالکفر ولا  
یصح الاستیجار علیها: لأن الاستیجار مع التلاوة لیس للذاتی متعلقاً بکماله ولا یصح مع  
الاجرة لیس علی من التلاوة مع التلاوة لیس علی من التلاوة لیس علی من التلاوة لیس علی من التلاوة  
لیس علی من التلاوة لیس علی من التلاوة لیس علی من التلاوة لیس علی من التلاوة لیس علی من التلاوة  
لیس علی من التلاوة لیس علی من التلاوة لیس علی من التلاوة لیس علی من التلاوة لیس علی من التلاوة

روکد فی رد المحتار ۵۶۳، باب الاحرف العشر: عید:

روکد فی مجمع الزجر ۵۶۳، باب الاحرف العشر: عید:

روکد فی مجمع الزجر ۵۶۳، باب الاحرف العشر: عید:

(۱) مسئلہ: کیا تراویح میں اگر سہ قرأت سن کر ہے یا نہ سنے کی؟  
الجواب: حامداً ومصباحاً!

تراویح میں اگر سہ قرأت سن کر ہے یا نہ سنے کی؟  
الجواب: حامداً ومصباحاً!

## تراویح میں قرآن سننے کی اجرت

سوال [۸۲۰]: حافظ قرآن کو تراویح میں قرآن سن کر روپیہ ملے جو ان کی کوئی سورت ہے۔  
 نہیں "مثلاً اگر نفا عاب صبحے اور اس کو پڑھنے کے واسطے روپیہ کما حقہ نہیں آتا اور وہ چاہتا ہے کہ اس  
 روپیہ سے روپیہ بنادے اور اس سے زیادہ سورتوں کی خرید کر لے، کیونکہ بقیہ کتب کے علم و فہم و شہرہ  
 ہے اور اپنے والدین کی غیر ضرورت کے لیے ہمدردی۔

ترجہ: علم میں اشتقاق کرنا کافی تھا اگر اہتمام کی وجہ سے جزیب والا کو بھی تکلیف دہ نہ تھی  
 یہم تو حرام۔

الحق ظفر احمد مدظلہ۔

## الجواب حامداً ومصلحاً:

صورت مسئلہ میں روپیہ جو روپیہ پانچ لپٹے اور بیس روپیہ دو سو روپیہ (۱۰۰) اس کے  
 جواب: صحیح اور ان کی بے کمالات کے لیے نہ لپٹے ہوئی اور ان کے روپیہ کے لیے لپٹے ہوئے ہیں۔  
 پڑھنے کی سورت اور ان کے لیے لپٹے ہوئے ہیں۔

کفایت النبی: ۳/۴۳، کتاب الصلاة، باب نماز تراویح، خانہ لإشاعت کراچی

۱۰: بقولہ تعالیٰ: "وَلَا تَسْتَوُوا" یعنی نہ فی الاصل، سورۃ النور: ۳۲

"عن تریفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ عنہ وسلم: "من قرأ القرآن  
 بشاکیۃ الناس، جاء يوم القيامة روحہ عظمہ نہیں عبد الحق" رواہ ابی یوسف (مشکوۃ المصابیح، ص:  
 ۱۹۳، کتاب فضائل القرآن، الفصل ثالث، حدیثی)

"قال العیسیٰ فی شرح الہدایۃ: ومنع الفقہاء للہبہ والاحد والمعدی النہی  
 اعدا بوقامعہ ۵۵، ۵۶، باب إحصاء الفاسد، ص ۵۵

او کذا فی نفع الفتویٰ الحمدیہ: ۳۸۳، مطلب فی حکم الاستیعاج عنی الفتاویٰ مشکوۃ ص ۳۸

او کذا فی رسائل ابن عابدین: ۱۶۷، ۱۶۸، رسالة سقاء العلیل وبن العلیل فی حکم المہنة  
 والخصومات والیتامیل، سبیل احمدی لاہور

"قال فی الہدایۃ الأصل أن کل طاعة یحبہا المسلم لا یجوز الاستیعاج عنہا عند







جیہ ریاض ہے یہ بڑا درخت نہیں (۱) لکھنے والے سب تکبار ہوتے ہیں مگر رقم کی واپسی نہ ہوتی ہے،  
نہ فی الدنیا (۲)۔ لفظ واللہ سبحانہ تعالیٰ ہم۔

حرر و اعید محمد انور۔

## قرآن شریف سنائے کنی اجرت اور اس کا حیلہ

سوال (۱۶۰۹)۔ حکماء و عثمان میں قرآن شریف سنائے گئے تھے ویرے بلانے والے تھے اور  
تھو قرآن کے بعد اسے کسی پر بھروسہ نہ کیا، بلکہ اسے حضرت جابر قرآن کو یاد دلا دیا اور کتب و دیہ و اپنے  
پس کا یہ نام لے کر دیندار بناتے ہیں۔ کھانہ حرامت سے بچنے کے لئے اگر وہ قرآن صرف تروتنے کے  
لئے پڑھا جائے تو اس پر عذاب کیا جائے اور سے تروتنے کے لئے پڑھانے کے حیلہ سے پہلے سے کوئی  
نئے شرع و رقم کی بات تو اس پر کیا جائے کہ حیلہ سے بڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً و مصلياً:

میں میں نہیں شے ہے، اس کی صورت یہ کہ جو کچھ نامہ کے لئے امام و مشرک و زلیاں نے اور رقم

۱۰۲۴۔ کتاب الہدیۃ، مسئلہ، ممکنہ حلیہ ممکنہ،  
۱۰۲۴۔ کتاب الہدیۃ، مسئلہ، ممکنہ حلیہ ممکنہ،

۱۰۲۴۔ کتاب الہدیۃ، مسئلہ، ممکنہ حلیہ ممکنہ،  
۱۰۲۴۔ کتاب الہدیۃ، مسئلہ، ممکنہ حلیہ ممکنہ،

۱۰۲۴۔ کتاب الہدیۃ، مسئلہ، ممکنہ حلیہ ممکنہ،

۱۰۲۴۔ کتاب الہدیۃ، مسئلہ، ممکنہ حلیہ ممکنہ،  
۱۰۲۴۔ کتاب الہدیۃ، مسئلہ، ممکنہ حلیہ ممکنہ،  
۱۰۲۴۔ کتاب الہدیۃ، مسئلہ، ممکنہ حلیہ ممکنہ،  
۱۰۲۴۔ کتاب الہدیۃ، مسئلہ، ممکنہ حلیہ ممکنہ،

مقررہ طے کر لی جاتے (فقہاء نے اس کی اجازت دی ہے) لیکن تراویح بھی پڑھو گے (۱)۔ فقہاء ائمہ سنیانہ  
تقریباً

حررہ العبد محمد شاکر علی بن عبد اللہ بن محمد بن مفتی مدظلہ سہ ماہیہ پشاور ۲۵/۲/۵۸ھ۔

الجواب: سید احمد خطاب، مجمع میرا لطیف، ۲۵/۲/۵۸ھ۔

تراویح میں قرآن شریف سننے پر کچھ لینا دینا

سوال (۱۰۱۰): حافظہ قرآن پاک وغیرہ سن کر دینی چاہتا ہے، حرام ہے یا طہر؟  
بالتفصیل مع جواب بیان فرمائیں

۲۔ اگر مسجد کے داخلہ والے ٹکس یا کوئی خاص امیر آدمی حافظہ کی خدمت کرے آخر قرآن پڑھ دے  
درمیان میں: کیا ہے؟ ان کا خیال قرآن کی حیرت دینے کا نہیں اور نہ قطعی خیال حافظہ کا ہو کہ تراویح  
قرآن کے لئے ہوں۔ دینی تار است ہے یا نہیں؟

۳۔ اگر حافظہ قرآن مجدد شائے کی اجازت مشرک کرے، درست ہے یا نہیں؟ ہر سال کا جواب  
تجدیداً دینا۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

۱۔ تم ہے، القرون لعنہ: ﴿وَلَا تَشْرُوا بِآيَاتِي نَسْأَ قَلِيلاً﴾ (۲)۔

۱۰۱۰۔ اقل المعالمة الحاصلة رحمہ اللہ عدلی "ابو یوسف" یوم بصحتها لتعليم القرآن، والفقه، والإمامة  
والأدب، (اندر المختار)، وقال في حاشيته: "رحمہ اللہ عدلی، "قال في الهداية وبعض مشايخ  
رحمہم اللہ سألني: استحسنوا الامتناع على تعبد القرآن ليوم، لظهور التواني في الأمور الدينية،  
فمن الامتناع تنبى حفظ القرآن، وعبد القوي" (رد المحتار، كتاب الإجارة، باب الإجارة  
الفاسدة، ۵۵۰۶، بعد)

(روايت في الهداية ۳/۳۰۱، باب الإجارة الفاسدة، شركت غلبيہ ملتان)

(روايت في تنقيح الحامدية، كتاب الإجارة، ۱۳۵۰۲، مطلب الفتوى على حواش الإجارة على تعليم  
القرآن، مكتبة ميمية مصر)

(۲) (موردة البقرة ۲۱)







[illegible]

شرعی تقسیم کرنے کو لازم سمجھا جاتا ہے۔ بغیر شرعی کے تقسیم نہیں ہو سکتا۔ یہ تقسیم کے اصول نہیں۔ یہی وجہ تھی کہ اس تقسیم کے شرعی کے لئے چند دلائل کو پیش کیا گیا کہ یہ تقسیم شرعی ہے۔ دلائل کو سامنے لایا جاتا ہے اور نقل و نفاذ کیا گیا ہے۔ اپنے پیروں کی شرعی کو کے لئے بھی یہ انکسار (۳) کیا گیا اور تقسیم شرعی کے لئے دلائل کو سامنے لایا گیا۔

امام تراویح کی خدمت میں

سوال (۱۲۰۳): جوک دین وغیرہ میں کیا آئیں یہ فرماتے ہیں مسلمان علماء میں سے کون:

وَقَالَ اللَّهُ لَهَا لِمَ كُنْتَ فَاتِيَةً بِهَذَا الْحَبْلِ الَّذِي ذَرَأْتَ عَلَى الْمَنَافِقِ ۖ وَكَأَنَّهَا تُبْدِي كَيْدَ الْفَارِاسِ الَّذِي يَرُدُّ بَرْدَهُ عَلَى النَّارِ ۚ وَمُتَوَلِّ ۚ إِنَّ إِلَٰهَ لَنَا لَإِذَا ۚ

١٠) قال في ليدانه الأصل أن كان طاعة يختص به اسمه، لا يجوز أن لا يتجاوز عليها حدس، لقوله  
 رحمه الله تعالى: "أمرنا بالقرآن ولا تأكلوا مما" فالاستبحار على الطاعة مطلقاً لا يصح عند تمت الطاعة  
 (والشك أن الدلالة المجردة عن الشيء من أفعاله نفعاً على ما يطلب بها التوفيق، فلا يصح  
 الاستبحار عليها، لأن الاستبحار مع المنافع وليس له أن يمتد إلى التوفيق، ولا يصح مع الشراب  
 وقال العيني في شرح ليدانه مع ما قاله في بعضه: "ويصح للزاد لشدب" ولا عند السعطي "أعان"  
 تحقيقه الشارح الحامد ٢٠٠٣، مطلب في حكم الاستبحار على الدلالة، مكتبة مصطفى هادي

وكانت النتيجة في النهاية 1 - 2. باب الحارة القديمة، صعيد:

١٢٠- "فليس سي حرد في ذلكمى عن محمد: ريس المذلى عنه عن رسول الله صلى الله تعالى عليه - - -  
 "١٢١- لا يحل من اذى معصوم لا يضرب بغيره - - - الحسن الحلي في المصنف ٢: ٢٠٩ - - - زبدة الحاشية  
 ٥٦٦: ٢٠٢ - - - جاب القليل من الكتب المصنوعة بوزن"

[illegible]



”لو قسم من شیء یثبت تبعاً لغيره وإن كان لا یثبت قصداً، ألا تری أن الاستیعاب بالحمل لا یجوز، ویجوز تبعاً لآیہ، وکذا یبع الجنب لا یجوز، ویجوز تبعاً لآیہ (۱)۔“  
لیکن بالتحریج صورت مسئلہ کا حکم کہیں نظر سے نہیں گزرا۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔  
حرر والعبید محمد کنکوی عقائد اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہارِ نپور۔

تراویح پر اجرت

سوال (۸۲۱۳): تراویح میں حافظ کے لئے گاؤں وغیرہ میں جو چندہ ہوتا ہے اس میں چندہ دینا اور اس حافظ کو لینا جائز ہے یا نہیں اور اس حافظ کے پیچھے تراویح پڑھنا کیسا ہے؟  
الجواب حامداً أو معصداً:  
یہ چندہ دینا اور لینا صحیح ہے، ایسے حافظ کے پیچھے تراویح نہیں پڑھنا چاہئے جو بغیر پیسے کے تراویح نہ پڑھائے (۲)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

(۱) ”لقد یثبت من الحكم تبعاً ما لا یثبت مقصوداً، كالتسبیح فی المنیح، والبناء فی الولف، زود للمحتار: ۳۶۱/۳، مطلب فی وقف المنقول تبعاً للمعار، مکتب الوفاء، سعید“  
”تتابع تابع، فہدایع السحیران فی خطہ حبیب، دخل الجن فی البیع تبعاً“، (شرح المجلة نسیم وستم باز: ۳۹۹/۱، (رقم القاعدہ: ۱۶)، دار الکتب العلمیہ بیروت)  
(و کذا فی قواعد الفقه لسید محمد عجم الاحسان، ص: ۶۷، (رقم القاعدہ: ۱۶۹)، صدقہ پبلیشرز کراچی)

(و کذا فی شرح الأنباہ والفتاوی: ۳۳۵/۱، رقم القاعدہ: ۸۱۶)، (ادارۃ القرآن کراچی)  
(۲) قال اللہ تعالیٰ: ”و لا تشرُوا بما بیعتمنا قلیلاً“ (سورۃ البقرہ: ۲۷۵)  
”عن یزید ورضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”من قرأ القرآن یسأل بہ الناس، جاء یوم القيامة ووجہه عظیم لیس علیہ لعن“، ووالہ البیہقی، ”مشکوٰۃ المصابیح، ص: ۱۹۳، کتاب فضائل القرآن، الفصل الثالث، باب الثالث، قدیمی

”قال العینی فی شرح التہذیب: ویجمع الفتاویٰ للحدیث، والأخذ والمعطى الثمان، اہ:“  
ورد المحتار: ۵۲/۵، ۵۶، باب الإحتیاط، القاعدہ، سعید

تراویح اور چنگا نہ نامت اور تعلیم قرآن کی اجرت میں فرق

سیدان (۱۵/۸)۔ قرآن شریف پڑھانے پر اجرت لینے میں درمندان شریف میں قرآن نہ لے  
میں اجرت۔ لیکن میں یہ فرق ہے۔ اگر کوئی اجرت دینا چاہتا ہے تو اس کی اجرت متولی نہیں سے دینا  
نہ لہذا یہ کیا جائے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

اصل یہ ہے کہ اجرت پر اجرت لینا حرام ہے، مگر فقہائے متاخرین نے بذریعہ اجتہاد و غرض معائن  
شرعیہ مطلوبہ کے امامت اور تعلیم قرآن شریف پر اجارہ کی ایازت سے دی اور یہ مصالح شرعیہ و مصلحت میں  
قرآن شریف نہ لے میں موجود نہیں، لہذا اس کی اجرت ناجائز ہے۔ اور حقیقت میں کہ نہ لے میں یہ مصالح  
امامت اور تعلیم قرآن شریف میں نہیں، اس لئے انہوں نے اس کی اجرت بھی نہیں لی تھی (۱)۔

- او کذا فی تسلیح النصارى العامیة: ۱۳۸، مطلب فی حکم الاستیجار علی الطاعة، مکتبہ  
مبیین مصر

دو کذا فی رسائل ابن عبدین: ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، رسالة: قضاء العلیل وبل العلیل فی حکم الوصیة  
بالحیات والنہال۔ سبیل کدھی لاہور

"قال فی ہدایة الاصل او کل طاعة یحتسب بها المسلم، لا یجوز الاستیجار علیها عندنا،  
لغیرہ علیہ السلام، "الفرق الثانی ولا تکتوب" لالاستیجار علی الطاعات قطعاً لا یصح عندنا  
لخلافہ ولا شک أن الفلانة الممارة علی تعلیم من اعظم الطاعات التي یطلب بها الثواب،  
فلا یصح الاستیجار علیہا، لأن الاستیجار مع الصانع، وبس للثانی منفعة موی الثواب، ولا یصح بیع  
الثواب، وقال العسی فی شرح الہدایة معرباً بکلمات، وبیع الثواب فی الدنیا، والأحد والنفع علی  
التمسک، ونفع الفتاویٰ العامیة: ۱۳۸، کتاب الإجارة، مطلب فی حکم الاستیجار علی الطاعة،  
مکتبہ مبیین مصر،

دو کذا فی رد المحتار: ۵۹۶، باب الإجارة القاسدة، بعد

دو کذا فی مجمع المہر: ۵۳۳، باب الإجارة القاسدة، غفرلہ توفیہ

۱، قال العلامة محرم الدین الرہطی رحمہ اللہ تعالیٰ: "والفتاویٰ الیوم علی جواز الاستیجار بمعلوم-



شیرین کے طور پر" باب و متعارفین ہر دو کیا جائے اور غریبہ و احباب کو کہہ کر آجائے تو یہ اس نعمت کی قدر و اقدار کی  
- یہ نعمت کی قدر ہے کہ انہیں پاک و دوسروں کو بھی ایسا کا شوق مطلق ہے کہ اگر یہ انہیں تو غریب و فقیر میں معین  
و ہائے (ابن عمر سے مروی) ہر قسم کے نعمتوں کے لئے یہ سب ضروری ہے۔ یہ وہ نعمت ہے جو ایک آدمی کے لئے انہیں و

ثعلبہ القرانی و عیہ" ابن ابی عبد الرحمن السلمی کہتا ہے کہ "اذا غلب علیہ الحزنم القرآن" احب  
بس مدہ و وضع یدہ علی راسہ۔ و قال لہ: یا ہذا! اتق اللہ فما اعرف احدا حجرا متکا ان عملت بالشی  
عمیلت۔ و روی مسند عن عائشہ قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "الماہر  
مالقرآن مع الصغیر الکراہ البرء، و اللدی شرف القرآن و تمنع منہ و هو علیہ صدق لہ اجر" و روی  
ابن سعدی عن ابی ہریرۃ عن انس بن مالک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: "یحییٰ صاحب القرآن یوم القیامۃ  
فیقول رب حلہ فیلس ماح لکم امۃ، ثم یقول یا رب اذہب فیلس حلہ لکرامہ، ثم یقول: یا رب ارض  
علہ فیرضی عنہ۔ فیقال لہ: قرأ و فی ویراہ بکل آیت حسنۃ"۔ ہل حدیث صحیح و روی ابو داؤد عن  
عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "یقال لصاحب  
القرآن قرأ و یقال لکما سمعت لولائ فی الدنیا، قال: مر لک عبد آخر آیتہ تقرؤھا"

و اتبع حدیث اس حدیث میں سے عن انس بن سعد الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "یقال لصاحب القرآن اذا دخل الجنة: المرأ واضعہ و غیر او بیہد، بکل آیتہ  
درجۃ، حتی یقرأ آخر علی"۔ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم: "من قرأ القرآن و تلاہ و حفظہ اذ حیہ اللہ لحدہ و شفعہ فی عشرۃ من امرئ بنہ کما قد  
و حیث نہ گذر"۔ الجامع لأحكام القرآن للقرطبی، باب ذکر حمل من فضائل القرآن، و انہ غیب فیہ،  
و فیصل طالیہ و انہ نہ مستندہ و انہ نہ ۱۰۹-۱۰۸: در احیاء شرات لغریب بیروت:

۱۰۸: "و یستحب لہ اذہب حتی القرآن فی جمیع افعالہ، ذکر لہ بیکر الانشادی: انما انورس، حدیثا حلف حدیثا  
در کج عن معمر بن ثناء: ان لیس یں مالک کان فی جنم القرآن جمیع افعالہ و دعا و احیانا دریس حدیثا  
حلف حدیثا: ۱۰۹: و عن معمر عن شحکبہ قال: کان صاحبہ و عدلہ من امرئ شامہ و تم جہر جہر  
الستاحف، فاذا انشأ فی جمیع و جہر الیٰنا اجترابا، فان الرحمة تزل عند غنم القرآن: "الجامع ۱۰۸"







کمرے والے اصلاً اور اتھارپہ چڑھیں جھانکنا، یا برکس ہو تو دیکھو، ہوئی؟ نہیں؟  
الاستیجار: مولوی عید اسلام صاحب۔

الجواب جامعاً و مفصلاً :

ختم بخاری شریف بطور علاقہ اور قید کئے ہے جس پر اجرت لینا درست ہے (۱)۔ اور ختم قرآن ایصالِ ثواب کے لئے ہے اور جب اجرت مقصود ہو تو تلاوت کچھ پر ثواب نہیں ملتا، یہ بات ہے، تفصیل دوسری کتاب الإحزاب ۷۶، تفسیر شرح غفرہ رسمہ المغنی میں ہے (۳)۔ فتیۃ اللہ تعالیٰ اعظم۔

(۱) "وما استدعى به بعض المحسنين على الجواز بحديث البخاري في التدبير، فهو خطأ، لأن المستمعين المستمعين الاستیجار مطلقاً جو زوال الرقبة بالآخرة ولو بالقرآن، كما ذكره الطحاوي، لأنها ليست عبادة معصية، بل من التبادي" (رد المحتار، كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة: ۱۵۵، ص ۵۷۶)  
(۲) "وقد أفتى صاحب تبيين المحارم مستنداً إلى القول الصريحة، فمن جملة كلامه: قال تاج التبريد في شرح الهداية، إن القرآن بالآخرة لا يستحق الثواب، لا للعبث ولا للقرى وقال القيني في شرح الهداية: ويصح القاري للذليل، والأخذ بالمعنى الثابت". (رد المحتار، باب الإجارة الفاسدة: ۵۷۶، ص ۵۷۶)

(۳) قال ابن عسدين رحمه الله تعالى "فقد انقضت البلوغ عن أتمعت أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمه الله تعالى أن الاستیجار على الطاعات باطل، لكن جاء من بعضهم من المجتهدين الذين هم أهل الصحاح والمراجع، شاعروا بمصلحة تعليم القرآن للضرورة، فإنه كان للمعلمين عطفاً من بيت المال، وامتنعت، فلو لم يصح الاستیجار وأخذ الأجرة، لصاع القرآن، وفيه حياح الدين، لا حياح المعلمين إلى الاكتساب، وألقى من بعدهم تبعاً من امتثالهم بصفة الأذان والإمامة وقد أطفئت المنون والشروح والقاروى على منافعهم بطلان الاستیجار على الطاعات، إلا فيما ذكر، وعلموا ذلك بالضرورة، وهى خوف هياح الدين، وصرحوا بذلك التعليل، فكيف يصح أن يقال: إن منع المستمعين صحة الاستیجار على التلاوة المحرمة مع عدم الضرورة المذكورة، فإنه لو منى الضرر له يستأجر أحد أحد على ذلك، لم يحصل به ضرر، بل الضرر صار في الاستیجار عليه حيث صار -

”رہا اہل حق و حقہ، انرا معلوم ہو جائے۔“

www.ahlehaq.org

= القرآن مکس و حریفہ بنعربیہ، و صار تقاری سہم لا فراء مبالجہ اللہ تعالیٰ خالصہ، بل لا یفر إلا  
لما یجوزہ و عباد الربیاء المحض الذی ہو وادو العین نعیر اللہ تعالیٰ، فہن این یحتیل لہ الثواب اندی طلب  
المستاجر۔ یہودہ لہدہ و لد فہن و ماعہ فہن حان: ان أحد الآخر فی مقادیر الذکر سبب استحقاق  
التم ام۔ و مثله فی صح الخدیمر عصاروا بنو صلیون فی صح: لحصاد الحرمہ ہو سلة الذکر  
والشران، اہذا: اشرح علو دار سمہ المنفی، بعد الطغہ المابعدہ طغات الفیغاء، فبقیۃ المذہب، و من  
ذلک مسئلہ الاستیعاب، ص ۳۸، ۳۹: ہر محصل کتب غایہ، کریمی !

و کذا فی تبیین الحقائق، ص ۱۰۰، باب الإحارۃ الفاسدہ، و انکفب العلمیہ بیروت





## وعظ فی طاعت

سوال (۸۶۲۱): واعظین کو اجرت معین کر کے وعظ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الرسالہ: محمد قطب الدین، مجتہد مدرسہ نجیہ، بنغالہ۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر باقاعدہ و کامیاب دینی تعلیم کی صورت نہ ہو تو کفر و ایمان یا اسلام و منکر و کرہ کی جانے کو ضرورتاً درست ہے:

"ولا تأجل الطاعات مثل الأذن، والحج، والإمامة، وتعليم القرآن، والفقه، وبغنى اليوم صحتها لتعليم القرآن، والفقه، والإمامة، والأذن، الهدى، حر مختار۔" "وراء بعضهم الإقامة ولو عظم، الهدى، شامی (۱)۔ فتاویٰ القاضی، نقلاً عن۔

ترجمہ العبد محمد شوقی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ علوم بہار پور، ۱۳/ جمادی الاولیٰ، ۱۴۱۷ھ۔

الجواب صحیح۔ حمید احمد غفرلہ، مفتی مدرسہ ظاہر علوم بہار پور، ۱۵/ ۱۴۱۷ھ۔

۱۔ ما بحرم كائناً في الإلهيات والبيوات وحيث يتخالفه فافزع وظن السوء بالمؤمنين. ففي الحديث: "بين الله تعالى حرم من المسلم دمه وعرضه وأن يظن به ظن السوء". وعن عائشة رضي الله تعالى عنها مرفوعاً من: "أنه سأل النبي، فقد ساء به الظن، إن الله تعالى يقول: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ عَنْ الظَّنِّ﴾، وبشرط هي حرمه هذا أن يكون المعتقد به مفسد من شهود من التستر والملاح وأوبست منه الأمانة. ولم من يتعاطى الريب والمجاهرة بالخدائت كالدخول والخروج إلى حانات الخمر وحمية العوائق الفاجرة وإدخال المظفر إلى المرد، فلا يحرم ظن السوء فيه، وإن كان الظان لم يرد بشرب الخمر ولا يربى ولا يمتدح بالشائب". (روح المعاني، مودة الصحراء: ۱۵۶/۲۶، في إحياء التراث العربي بيروت).

۲۔ (الدر المختار، كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة: ۵۵۱، سعيد).

۳۔ قال الإمام الغزالي: "والتأخرون على جوازها: والحية أن يسافر المعلم مدّة معلومة، ثم يأمره بتعليم ولده". (الفتاوى النزاهة على هامش الفتاوى المأخوذة: ۳۸، ۳۷، ۳۶، نوع في تعليم القرآن والحرف، كتاب الإجارة، رشديه).

۴۔ (و كذا في فتح الفتاوى العلمية: ۳، ۲، ۱، مطلب، استأجره لزم له، كتاب الإجارة، مكتبة ميمية مصر).

۵۔ (و كذا في رسائل ابن عابدین، وسائله: تنقاه العلل: ۱/ ۲۹۱، سهيل الكيدمي لاهور).





ہا محو جہ برکتی ہے۔ چنانچہ ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً و مصلحاً؛

کہا یہ بلائے دلوں کے ذمہ لازم ہے ہی (۱)۔ مذراہ چند دینے والوں کی جانب سے ہو تو بلا ساس  
بہ۔ اعلیٰ مقام یہ ہے کہ نہ کر، یہ کیا ہے اور نہ ذرا نہ، بکرا اپنے کرایہ سے یا کہ حسبہ اللہ و حفظہ کہ ہے، روا نشاء  
العدۃ یادہ و شریعتاً، یا پھر مشہور اور مشہور علم پر طے کر لیا ہے تاکہ اپنی ہر وہی نکلی ہو جائے دشمنی میں اگر سے نہ کر کی  
پہرت دئی ہے (۲)۔ مشہور کی صورت یہ ہے کہ اگر کسی مرتبہ مثلاً پر بقہ کو روز اشائیک نماز کے بعد دعا کہتا ہوگا،

(۱) اراعتہ پتہ کر، نے والوں کے لئے نہ کر کہ ہے، البتہ اس کا سفر فری بھی نہیں ہے، زم، درگ، جیس، کہ مشرب کا سفر فری بل  
تجارت سے پتہ کر ہے۔

"وإذا سافر ولو يوماً، فقتلته و شوانه و كسوفه و ركوبه - يلحق المرأة ما يركب - ولو بكراء  
و كمال ما يحتاجه عاده - أي في عاده الحاج بالسفر و في ما يلحقه في صحبته - - - و إن عمل في  
المستمر سواء، و لدا به أو اتخذه داراً، ففتن في عائلته كدوائه على نظاهر، أما إذا بوى الإقامة بمصر  
و لم يتخذ داراً، فله النفقة - - - (در المحتار)

قدار من عابدس رحمه الله تعالى - - - (قوله ولو يوماً): لأن العلة في وجوب النفقة حبس نفسه  
لأجلها، فعمم أنه ليس السراء بالسفر الشرعي، بل العمود أن لا يسكنه الحبس في منزله، فإن لم يكن أنه  
يعود إليه في ليلة، فهو كالمصغر لا نفقة له، بحر - - - (رد المحتار، كتاب السفرية، باب المضطرب  
بضارب، فصل في المضطرب، ۵/۵۶۵، سعيد)

(۲) "وزاد في متن المجمع، الإمامة، وكذا في متن العلق و در البعوا، و زاد بعضهم الأذن والإقامة  
و الموعظ - - - (رد المحتار: ۵۵۶، كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، مقلب: تحرير مہم فی علم  
جواز الاستجار عی التلاوة، سعيد)

"ولا لأجل استطاعت مثل الأذن والحج والإمامة، و يفتى اليوم بصحتها لتعليق لقرآن  
و الشقه والإمامة والأذان - - - وزاد بعضهم الأذن والإقامة والوعظ، وبحر المسافر على دفع  
مقابل، فوجب المسمى بمقد، وأجر مثل إذا لم تدبر مدقة" (در المختار: ۵۵۶، ۵۶، باب  
الإجارة الفاسدة، سعيد)

(۳) وكذا في الفتاوى العالمگیریہ: ۸/۳۷۶، باب الإجارة الفاسدة، الفصل الرابع، وشبهه























ہو جائے۔ (۱)۔ یہ سچ ہے جو محمد و آلہ کے لئے ہے تو یہ سچ ہے جس کے لئے ہے (۲)۔ اے اللہ جو تیری رحمت

تیرے لئے ہے وہ سچ ہے جو محمد و آلہ کے لئے ہے۔

ابو یوسف محمد بن اسماعیل بن علی بن ابی شیبہ۔

تعلیق پر ہجرت

مسئلہ ۱۰۴: (۱)۔ اگر کوئی آدمی توحید کے لئے ہجرت کرے تو اس کو اس کے لئے

سے اور اس کے لئے ہجرت کر کے درجہ اولیٰ اور اس کے لئے توحید کے لئے ہجرت کرے

ابو یوسف محمد بن اسماعیل بن علی بن ابی شیبہ۔

نور، ہجرت کے لئے ہجرت کر کے درجہ اولیٰ اور اس کے لئے توحید کے لئے ہجرت کر کے

توحید کے لئے ہجرت کر کے درجہ اولیٰ اور اس کے لئے توحید کے لئے ہجرت کر کے

توحید کے لئے ہجرت کر کے درجہ اولیٰ اور اس کے لئے توحید کے لئے ہجرت کر کے

توحید کے لئے ہجرت کر کے درجہ اولیٰ اور اس کے لئے توحید کے لئے ہجرت کر کے

توحید کے لئے ہجرت کر کے درجہ اولیٰ اور اس کے لئے توحید کے لئے ہجرت کر کے

توحید کے لئے ہجرت کر کے درجہ اولیٰ اور اس کے لئے توحید کے لئے ہجرت کر کے

توحید کے لئے ہجرت کر کے درجہ اولیٰ اور اس کے لئے توحید کے لئے ہجرت کر کے

توحید کے لئے ہجرت کر کے درجہ اولیٰ اور اس کے لئے توحید کے لئے ہجرت کر کے

توحید کے لئے ہجرت کر کے درجہ اولیٰ اور اس کے لئے توحید کے لئے ہجرت کر کے

توحید کے لئے ہجرت کر کے درجہ اولیٰ اور اس کے لئے توحید کے لئے ہجرت کر کے

توحید کے لئے ہجرت کر کے درجہ اولیٰ اور اس کے لئے توحید کے لئے ہجرت کر کے

توحید کے لئے ہجرت کر کے درجہ اولیٰ اور اس کے لئے توحید کے لئے ہجرت کر کے

توحید کے لئے ہجرت کر کے درجہ اولیٰ اور اس کے لئے توحید کے لئے ہجرت کر کے

توحید کے لئے ہجرت کر کے درجہ اولیٰ اور اس کے لئے توحید کے لئے ہجرت کر کے

توحید کے لئے ہجرت کر کے درجہ اولیٰ اور اس کے لئے توحید کے لئے ہجرت کر کے



[illegible]

تمس الحبيب العظيم دنيا على أن يحوز الأحرار عبي الترقى والطلب. كما قاله الشاعر  
ومالك وأبو حنيفة وأحمد رحمهم، فقال المجهود شرح أبي داود: (٢٠) -  
فقد والله يومئذ في الغمر.

7. اے محمد بن عبد اللہ! میں نے اس شخص سے سنا ہے کہ وہ علمِ شریعت پر غور کیا اور فرمایا: "الحرم، الحرم، الحرم۔"  
 الجواب صحیح: سعید احمد فاضل۔ "الحرم، الحرم، الحرم۔"

٣ - وكذا في الفتاوى العالكية رقم: ١٣٠٥١، باب الإحارة العامة، الفصل الرابع: في ضلالتهم.

(وكتذابي حلالة الفتاوى، مكتب الإحادة- ١٦٣، باب الإجازة القاسية، امجد الكفعمي.)

(۱) (من ابی دآد، گنانه الطب: ۳، ۸، ۹، ۱۰، باب کیف الرقی، مکتبه اهدادیه ملتان)

(و) صحيح البخاري ٨٤٣٠٢، كتاب الطب، باب انرفى بقلحة الكتاب، لدايمى.

"ويستحق به ما مكان بالدكتور والمدعاء الحائز، وكذلك غير المذكور معا لا يتخالف ما في المذكور

وأما البرقي، بما سوى ذلك، فليس في الحديث ما يثبت ولا ما ينفي، وسبب ذلك في كتاب الطب: "فتح الباري شرح صحيح البخاري" ٢٤٠٦ ماب، يعطى في الترجمة على أحياء العرب نقلا عن الكتاب، دار المعرفه للنشر.

(۲) اہل السجود ۱۰۵: ۱۱۵ کھ ارفی، بعد الحبل کر اچھا













انجواں - حامد و مصعب:

خالد دشتی امر کے قتل کے تحت سے اطلاعات لاہور کا قاتل قویہ ہے کہ ان کے دو بیٹے ایک کشتی میں جا رہے ہیں۔ ان کے اہلکار ان کی تصدیق کی تھی کہ وہ قتل ہوئے ہیں۔ ان کے دو بیٹے ایک کشتی میں جا رہے ہیں۔ ان کے اہلکار ان کی تصدیق کی تھی کہ وہ قتل ہوئے ہیں۔

ہم فیض کیا ہے کہ وہ نور کے روپ میں سما گیا، اسے نور میں اور یہ وہ ہیں دونوں وہ مسکراتانہ قبضہ جس کے بعد اسلوب سے باہر مست سائیں والے نور نے مجھے جس قوم میں یہ پرتختانی عطا ہوئی، نشانہ کریں، بلکہ جس جگہ سے نور کو کاغذ پر خط کر لیا اور سائیں والے و مستطابہ نور، و جم میں یہی نشانہ کے درویش و نہ شاکر نے کیا کہ ہم معنی اور فعل حرام پر، وچہ یعنی دینے کا سوال پھر ہوا۔

جنوبی افریقہ اور برطانیہ کے درمیان جنگ ہوئی اور آخر کار برطانیہ نے جنوبی افریقہ کو فتح کر لیا۔











اسی طرح قرطبی، ابن جریر، شافعی (مجموعہ تہذیب) نے تصدیق کی ہے (۱)۔

عقل اگر برائی بہت میں بہت ثبوت سے ختم لفظ میں ملے گا یہ ہے۔ شافعیہ یہاں ہم وہی ہے۔ اسی عبارت میں ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے تھے۔ یہ عبارت نہیں۔ البتہ وہاں یہی لفظ ہے۔

حررہ امیر محبوبہ خاتہ الدین، راجہ مولوی بدر الدین، ۱۸۸۰ء

نہا پتھی، مولانا محمد امین خاں، مولانا محمد امین خاں، ۱۸۸۰ء

تو اس میں یہ ہے

میں نے (۱۸۸۰ء) یہ ایک کتاب ہے جو کہ بہت سے لوگوں نے پڑھی ہے۔

مولانا محمد امین خاں، مولانا محمد امین خاں، ۱۸۸۰ء

الجواب جامعاً ومصلیاً:

تو اس میں کتاب کے آداب اور اس کے بارے میں کچھ باتیں لکھی ہیں (۲)۔

وہاں اعلیٰ حضرت، مولانا محمد امین خاں، مولانا محمد امین خاں، ۱۸۸۰ء

مولانا محمد امین خاں، مولانا محمد امین خاں، ۱۸۸۰ء

مولانا محمد امین خاں، مولانا محمد امین خاں، ۱۸۸۰ء

مولانا محمد امین خاں، مولانا محمد امین خاں، ۱۸۸۰ء

مولانا محمد امین خاں، مولانا محمد امین خاں، ۱۸۸۰ء

مولانا محمد امین خاں، مولانا محمد امین خاں، ۱۸۸۰ء

مولانا محمد امین خاں، مولانا محمد امین خاں، ۱۸۸۰ء

مولانا محمد امین خاں، مولانا محمد امین خاں، ۱۸۸۰ء

مولانا محمد امین خاں، مولانا محمد امین خاں، ۱۸۸۰ء

مولانا محمد امین خاں، مولانا محمد امین خاں، ۱۸۸۰ء

مولانا محمد امین خاں، مولانا محمد امین خاں، ۱۸۸۰ء

نہوں کا لپٹا تو ایسے ہی بلا باب اطلاق ہیں، بے شرمی، بے غیرتی اور غیرت سے آشفاتی پیدا کرنے کا یہ محرک ہے۔ (۱) فقط و بعد اطلاق ہی میں۔

ترجمہ: امیر محمودیہ، مدظلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۴۰۸ھ۔

الجواب صحیح، شدہ الفاظ ہمارے ہی غلطی سے، دارالعلوم دیوبند، ۱۴۰۸ھ۔

### تصویر کی اجرت

سوال (۱۹۰۰): میں ٹیکہ دہی کا کام کرتا ہوں، رنگ، نو، پانچ، و غیرہ ٹیکہ لگائی ہوئی ہے، ذرا ہے جسے، جسے لوگ مجھ سے تصویر بھی بنواتے ہیں۔ تو اس کی کوئی میرے لئے جواز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً و موصلیاً:

چند بار کی تصویر خود بنانا، دوسروں کے ذریعے بنوانا، آخری ہر قسم پر وعدہ، اپنی مرضی سے یا کہ بد کی مرضی سے ہر طرح کا کام کرنا، یہ افعالہ و افعالہ ہر قسم کی غیر مسلم کی کی خاطر اپنا دست کش ہے (۲)۔

۱۔ المانکوریۃ، کتاب الإجارة، الباب الخامس عشر فی بیان میجوز من الإجارة وما لا یجوز، ۳۵۰۶۔

لھذا فی فساد الإجارة، رشیدیہ

و کذا فی البحر الرائق: ۳۵۰۸، باب الإجارة الفاسدة، رشیدیہ

و کذا فی المبسوط للسر حمی، ۳۰۰، باب الإجارة الفاسدة، دارالکتب، الفیض بیروت

۲۔ وقال العلامة الحصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ: "و لا لأهل المعاصی حال: الفحشاء والنوح والملاہی، ولو

أحد ملامرطہ، بیاض"، (رد المحتار) وقال ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ: "قولہ والملاہی، کالمعاصیر

و الخلیل۔" (رد المحتار، ۳۵۰۶، کتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، سعد)

و کذا فی البحر الرائق، ۳۵۰۸، باب الإجارة الفاسدة، رشیدیہ

۳۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یقول: "أشد الناس عداۃ عند اللہ لمصورون"، (مفق عنہ) (ملکۃ المصابیح، ص: ۳۹۵، کتاب

الاداب، باب المصایر، للمبہ)

"و قلنا کلام ثوری فی شرح مسلم الإجماع علی تحريم تصوير الجنان، وقال: وسواء

صعدوا یا سجدوا، و لعمرو، فصنعہ حرام یکون، لأن فیہ مضاعفۃ لعلق اللہ تعالیٰ"، (رد المحتار، ۳۰۰



پھر جیگر گزارہ کا اور ہذا روید بھی قیاد میں ہے تو اس کو پہل ترک کر دیں (۱)۔ نقطہ اندر جو مذکور ہے۔

درود اعلیٰ و سزا شد علیہ و اراہلوم و یوسر ۹۰/۳: ۹۰/۳۔

الجواب سبج بندہ نظام الدین علی مریدہ و اراہلوم و یوسر ۹۰/۳: ۹۰/۳۔

حرام آمدنی سے کھانا اور تنخواہ لینا

سوال (۱۸۲۳): میں اپنے بھائی صاحب کی دوکان میں ملازم کی حیثیت سے دو سو روپیہ ماہانہ تنخواہ پاکہ کر رہا ہوں، ہذا کی سے بھائی صاحب کے دوکان میں رہائش اور دوشل ہے اور وہی کشل ہے میں۔ بھائی صاحب قادیانی قیامت نام ہے اور دوکان میں سالانہ تقاریب کی ہے جو کہ کرایہ پونے چارے میں اور یہ سالانہ بھی اسی حرام مال سے خریدی گیا ہے۔

یہ جزا اپنے لئے حلال کی نظر میں ہے، اس لئے باوجود پوشش اور پوشش کے مجھے تربیت بننے کے باوجود میں کر رہا ہوں اور اگر میں ملازمت چھوڑ دوں تو فی زہد دوسری ملازمت منانہ بہت دشوار ہے، انہیں ہے بھائی صاحب کی کے دوکان میں زندگی گذر رہی ہے۔ اور میں ابھی تک غیر شادی شدہ ہوں، اس لئے مجھ کو، بنا بھی بظاہر دیکھتے۔ ان حالات میں ان کے گھر کا کچا کھانا میرے لئے جائز ہے یا نہیں؟

دوسرے امر میں ماہانہ کچھ رقم بطور خوراک دے دیں تو اس صورت میں کیا قہم ہوگا؟ مال ہی میں بھائی صاحب نے وہ جائیداد میں بیچا ہے روپیہ زائد دینے کی پیشکش کی جسے اس وقت قبول نہیں کیا تھا۔ اگر میں ان سے یہ کہہ دوں کہ میری ماہانہ تنخواہ میں جو ہے بیچاں روپے کے اضافہ کے میری خوراک کے موافق میں داخل کر لی جائے تو کیا اس صورت میں اس گھر کا کچھ کھانا میرے لئے جائز ہوگا؟ اور جو صورت میں جناب نے فی ثریب

(۱) لا یجوز للمعاصی مثل الغناء، والسج، والسلاسی، ولز احدث لا یجوز۔

(المذنب المستلزم)، قال العلامة ابن عابدین: "القولہ والملاحی" کما امر امر واصل (رد المحتار،

کتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة: ۳۵: ۶، ص ۵۵)

و کذا فی الفتاویٰ العدلیہ، کتاب الإجارة: ۳۹: ۴، الفصل الرابع فی فساد الإجارة، رشیدیہ

و کذا فی البحر الرائق: ۳۵: ۹، باب الإجارة الفاسدة، رشیدیہ

و کذا فی تبیین الحقائق، کتاب الإجارة: ۱۸: ۱، باب الإجارة الفاسدة، دار الفکر، علیہ بیروت

مطہر کے حکم سے مطہر فرما کر اس کا جز کو آخرت کے بگاڑ سے بچالیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

آپ کی تحریر میں ”ما بان قاریب“ مجمل و مبہم نقطہ ہے اس کا مطلب سمجھتا ہوں۔ ”شامیان، میز، کری، تیس، فرش، وغیرہ، ان اشیاء کو کرایہ پر دینا اور کرایہ وصول کرنا حرام نہیں ہے۔ اگرچہ کرایہ پر لینے والے اپنی محفل میں کچھ نطفہ قسم کے کام بھی کرتے ہوں، مگر اس کی وجہ سے وہ کرایہ کی آمدنی حرام نہیں، ایسی آمدنی سے کھانا اور تنخواہ لینے میں مضائقہ نہیں ہے، دونوں طرح درست ہے (۱)۔ اگر آمدنی حرام ہونے کی کوئی اور صورت ہے تو صاف نکلے۔ فقہ و افتہ بجا نہ تعالیٰ اعلم۔

حرر العبد محمود رضا اللہ عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۲/۹/۹۰ھ۔

کارخانہ شراب کی ملازمت

سوال [۸۲۴]: کارخانہ شراب جہاں کئی بزرگ شراب روزانہ شیرہ وغیرہ سے پک کر تیار ہوتی ہے اور یہاں سے ہندوستان کے اکثر شہروں میں بڑے بڑے براطی (۲) اور دیگر ذرائع سے روانہ کی جاتی ہے، اس میں مسلمانوں کو بطور مزدور، محرر، مثلاً: شراب کی مشین چلاتا، بوتلیں صاف کرتا، شراب کے لئے صندوق، ڈپ، کنستر بناتا (۳)۔

اپنی لادری، جمیلہ، تھل، گاڑی، یا سر پرلا کر قرطبہ و جوار، یا مثلاً دہلی، حصار، لاہور، انبالہ، غیرہ لے جاتا

(۱) "ولا استأجر المسلم من الصليب داراً يسكنها، فلا بأس بذلك، وإن شرب فيها الخمر، أو غلب فيها الصليب، أو أدخل فيها الخنازير، ولم يلمح المسلم في ذلك بأساً، لأن المسلم لا يؤاجرها لذلك، وإنما أجرها للكنيسة." (الفتاوى العالمگیریۃ، کتاب الإجارة، الباب الخامس عشر في میان مايجوز من الإجارة وما لايجوز: ۳/۳۵۰، الفصل الرابع في فساد الإجارة، وشيخہ)

(۲) وکذا فی نسائی قاضی حمان علی هامش الفتاوی العالمگیریۃ، کتاب الإجارة: ۳۳۴/۲، باب الإجارة الفاسدة، وشيخہ)

(۳) وکذا فی المبسوط للرخس: ۳۳/۱۲، باب الإجارة الفاسدة، حکمہ بطاربعہ کولتہ)

(۴) "تبرائی: براءہ جہرئی بارکہ فاسی حملا مان"۔ (فیروز اللغات، ص: ۱۹۳، فیروز سنز، لاہور)

(۵) "کنستر: ٹھن کا ٹیکس، چپا"۔ (فیروز اللغات، ص: ۳۵-۱، فیروز سنز لاہور)



ابن حبان نے کہا کہ اگر یہی ہو تو اسے اس حدیث سے روکنا چاہیے۔ غیبی الحدیث، وغیرہ۔  
جب غیبی الحدیث میں قید نہ ہو، تو اسے اس حدیث سے روکنا چاہیے۔ غیبی الحدیث، وغیرہ۔  
حدیث الحدیث، معنی: حدیث الحدیث، غیبی الحدیث، وغیرہ۔  
حدیث الحدیث، معنی: حدیث الحدیث، غیبی الحدیث، وغیرہ۔

اسی ملازمت جس میں سو کا حساب ہی ہو

مسئلہ ۱۸۴: میں سرکاری ملازمتوں میں سے کاروبار اختیار کروں گا اور اپنی ذمیتہ ملازمت میں  
سرکاری تنخواہ پر ملازمت اور غیر تنخواہ پر ملازمت میں سے کون سا چنوں؟  
میرے پاس ایک زمین ہے جس پر سو کا حساب ہے۔ اگر میں اس زمین پر سو کا حساب لگاتا ہوں تو  
میں اس طرح سو کی اجرائی کروا سکتا ہوں۔ سو کا حساب لگاتا ہوں تو سو کا حساب لگاتا ہوں۔  
سو کا حساب لگاتا ہوں تو سو کا حساب لگاتا ہوں۔ سو کا حساب لگاتا ہوں تو سو کا حساب لگاتا ہوں۔  
سو کا حساب لگاتا ہوں تو سو کا حساب لگاتا ہوں۔ سو کا حساب لگاتا ہوں تو سو کا حساب لگاتا ہوں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

”پہلی اصل آدمی توجہ دے، جس نے آپ کو اپنی ملازمت میں تجویز کا کام ہی کرنا چاہیے  
جس کی شایانہ ذمیت نہیں۔ چار کام کے متعلق میں سرور کا کام ہے تو اپنی ملازمت ترک نہ کریں۔ اگر چاہیں  
تو سرور کا کام نہ لیں۔ سو کا حساب لگاتا ہوں تو سو کا حساب لگاتا ہوں۔ سو کا حساب لگاتا ہوں تو سو کا حساب لگاتا ہوں۔  
سو کا حساب لگاتا ہوں تو سو کا حساب لگاتا ہوں۔ سو کا حساب لگاتا ہوں تو سو کا حساب لگاتا ہوں۔

۱۰: الفرائض، کتاب الفرائض، الفصل فی النسی، کتاب الفرائض، الفصل فی النسی:

۱۱: الفرائض، کتاب الفرائض، الفصل فی النسی، کتاب الفرائض، الفصل فی النسی:

۱۲: الفرائض، کتاب الفرائض، الفصل فی النسی، کتاب الفرائض، الفصل فی النسی:

۱۳: الفرائض، کتاب الفرائض، الفصل فی النسی، کتاب الفرائض، الفصل فی النسی:

۱۴: الفرائض، کتاب الفرائض، الفصل فی النسی، کتاب الفرائض، الفصل فی النسی:

۱۵: الفرائض، کتاب الفرائض، الفصل فی النسی، کتاب الفرائض، الفصل فی النسی:

کونٹ کر دیں (۱)۔ اعتقاد یہ حال کرتے رہیں، نیز اللہ پاک سے حوال سب معاش کی دعا میں ملے رہیں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا قبول فرمائیں گے۔ اللہ واللہ بحالتی علی علم۔

خود، الحمد للہ عفا اللہ عنہ، درالہ (۱۰) دہم دہم دہم۔

چٹنی کی ملازمت

سوال [۸۴۲۶]: ایک شخص چٹنی چٹنی کا داروغہ ہے، اس کی کھم سے لطف مل صدقات میں ہے؟ ایک حدیث نرویی کہ: "مضوا کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: "جس شخص کے پاس کوئی عذر کرے، درود قبول نہ کرے تو اس کو تھامنا، دتا ہے جتنا کہ چٹنی کے وصول کر نیوالوں کو" (۲)۔ اب داروغہ بہت پریشان ہے کہ چٹنی کی ملازمت کرے یا نہ کرے۔

الجواب حامداً ومصلياً:

شریعت نے نکم کو حرام قرار دیا ہے اور نکم وصول کرنے والے کے لئے سخت وعید ہے، اس کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی، آجکل چٹنی کا حال بھی تقریباً ایسا ہی ہے اس لئے جب دوسری ملازمت کو پالے، یا گڑا رو کی صورت ہو جائے تو چٹنی کی ملازمت نہ کی جائے۔ اگر ملازمت کر لی ہے اور دوسری چ ملازمت اس سے بہتر

۱۰ اشعار لا تجوز الا للضرورة، (الاشياء والنظائر: ۱/ ۲۶، رقم القاعدہ: ۵۹۸، إدارة القرآن کراچی)

"الحاجة تنزل منزلة الضرورة، عامة كانت أو خاصة، ولهذا جواز الإجارة على حلال القياس

للمعاجة" اشرح الأشياء والنظائر: ۱/ ۲۶، رقم القاعدہ: ۶۰، إدارة القرآن کراچی)

"الضرورات تبيح المحظورات: أي الأشياء المستوحدة تعامل وقت الضرورة"، (شرح

المجلة لسليبي وسيد باز: ۱/ ۲۱، رقم القاعدہ: ۳۱، المقالة الثمانية في بيان القواعد الفقهية، مركبة

جمعية كوتہ)

(۱) "الضرورة تنقذ بقدرها"، (شرح المجلة لسليبي وسيد باز: ۱/ ۳۰، رقم القاعدہ: ۳۲، المقالة

الثمانية في بيان القواعد الفقهية، مركبة حنفية كوتہ)

و كذا في شرح الأشياء والنظائر: ۱/ ۵۱، الفصول الأولى، القاعدة الخامسة، إدارة القرآن کراچی)

و كذا في قواعد الفقه، ص: ۸۹، رقم القاعدہ: ۱۷، المصداق بيلشور کراچی)

(۲) هفتاد صدقات، فصل ثلث، تحت رقم الآية: ۱۳، ص: ۲۹، كتيب خانة بعضي لاهور)



موجود ہے تو چٹائی کی ملازمت تک نہ کروں جائے (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعظم۔

ترجمہ المعجم: عفا اللہ عنہ دارالعلوم دیوبند، ۲۹/۴/۸۹ھ۔

### نسبندی کی ملازمت

سوال (۱۲۳۷): ۱۔ نسبندی کی ملازمت کرنا اور صرف غیر مسلموں کی سمندری کرنا، دوسراں کیا نہ

کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نکاح سے کے لئے درخت کو کرایہ پر لینا

سوال (۱۲۳۸): ۲۔ بحجور کے درخت کا پانی جو صوم موسم میں نکالا جاتا ہے جس کو "تازی" کہتے

ہیں جس میں شرب ہوتا ہے تو پانی کا لٹے کی وجہ سے مالک درخت کا کھروپہ لینا کیسا ہے اور درخت ایسے شخص کو دینا جائز ہے یا نہیں جو تازی کا کھروپہ دیتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

۱۔ جو کام ناجائز ہے اس کا مافی نوکری بھی ناجائز ہے اور سزا دینا محض عذر سرے اور اس

(۱) "عن حفص بن غاصر عن رسول اللہ تعالیٰ عہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يقول: "لا بدع من الدعة صاحب مکس" یعنی العشار۔ (مسند الإمام أحمد: ۱: ۳۹۵، رقم الحديث ۱۶۸۳۳۔ دار احیاء التراث العربی بیروت)

"وقوله دفع الدعة والظلم عن نفسه: الثانية: ما ينوبه من جهة السلطان من حق أو مطلق أو غیرہ۔۔۔ و لیسر ان دفع ما كانت غیر حق، ولذا عطف انظلم نفسه۔" (رد المحتار: ۳۳۶/۲، باب العشر، معید)

فقال الصلوة المحکمہ رحمہ اللہ تعالیٰ: "کذا ثبت کراهة تسبیحہا ثبت کراهة بيعها وسعيها، كما فيه من الإغارة على ما لا يجوز، وكن ما أدى إلى ما لا يجوز، لا يجوز"۔ (رد المحتار: ۳۹۶/۲، فصل فی المنس، کتاب المعطر والإباحة، معید)

"وینکرہ بيع الأمر من فاسق، نعم أنه بعضی: ۷۔ لانه إغارة على المعصية" (فتاویٰ قاضی حن علی شامسر الشناری العدلمکیرہ: ۲۵۱، فصل فيما يخرج عن ضمان في اتباع القاصد وليع المکرر، رسیدہ)





الحوب حامداً ومصلياً.

یہ بھی گناہ ہے ان کی آمدنی بھی غریب ہے (۱)۔ فقط واحد سبحانہ تعالیٰ اعظم۔

۱۔ وہ جب تلوۃ کعبیۃ فقر الفوجہ۔

www.ahlehaq.org

## باب المتفرقات

کرایہ دار کا مالک کی زمین میں مکان بنانا

س ۱۸۱ (۱۸۰۵): ایک شخص نے شیخ محمد غنیمت کی خدمت سے کرایہ پر ایک مکان لیا ہے۔ وہ وہاں رہتی ہیں یہاں کہ مسئلہ کاغذ کے ظاہر ہے مگر شوہر کے انتقال کے بعد ان کے لاکے کے شاہدین کا قبضہ ہے جو دوسرے شریعت میں ہیں۔ مکان کے دو بیٹے کی کوئی شے نہیں تھی۔ اس کے ان کی جائز سے سوائے ان کے زمین پر کچھ حصہ اپنے قریبی سے قریب کرایہ اور کرایہ مقررہ برابر ذکر کیا۔ یہ وہ شخص صاحب کے مکان کے بعد ان کے زمین پر رہا جس نے دوسرے شوہر کے لیے ایک مکان لیا ہے۔ تین دن کے بعد شیخ محمد غنیمت اور مکان پر اسے دیا۔

تقریباً چار ہجرت زمین ایک بی بی بی بی اور منہ۔ مکان کا ایک مالک مکان اور کچھ مالک کے لئے جسے جب شیخ بدلتا ہے۔ یہ سترہ سو عرصہ پر کہا کہ ہم کوک دوا نہیں سکتے۔ زمین اپنے بی بی بی کے لئے ہے۔ آپ نے انوائے اور رہنے۔ دو تقریباً انہوں سے سورت پر رہے۔ جب سے اپنے لئے ہونے مکان میں رہنے لگا۔ کرایہ دینے لگا۔ وہ ہے۔ مکان جسے وقت میں نے بالوا۔ طاعت اور بی بی اور دوسرے مکان کے بھی مکان بننے ہونے لگا۔ مگر انہوں نے دوا نہیں کیا۔ اور نہ رکاوٹ ڈالی۔

اب شیخ محمد غنیمت مرحوم کے لڑکے کہتے ہیں کہ مکان وہاں ہے۔ کیونکہ وہاں زمین پر ہے۔ اس کے دان تک یہ کرایہ اس کے لئے کے بعد اگر کچھ قریبی جائے گی تو ہم یہاں کے مکان پر چڑھ سکتے۔ حاجی کرایہ دار و قریب کھنڈ مکان کہنا ہے۔ مکان وہاں ہے۔ ایک میں ہوں۔ زمین آپ کے ہے۔ آپ سے زمین کا کرایہ سہ سکتے ہیں۔ مکان سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ شریعت کے اعتبار سے کوئی نظریہ نہیں ہے۔ مکان کا مالک ہونا ہے۔ ہرے کا؟

اعجواب حامداً و مصلحاً:

مکان کرایہ دار نے بنایا ہے۔ وہ قریب کا۔ کہ ہے۔ زمین کے مالک مرحوم کے دوا ہیں۔ یا تو زمین کا



ملازمت امام سے طے کر لیا جائے جیسا کہ بعض جگہ نکاح کا کلمہ اور سہی کی صفائی وغیرہ امور طے کر لئے جاتے ہیں تو درست ہے (۱) مگر بلا ضرورت قرض لینا اور کسی کو مجبور کر کے قرض دینا (۲) اور بلا وجہ اوائے قرض میں تاخیر کرنا شرعاً منع ہے (۳) ابعد اس رسم کو ترک کرنا چاہئے۔ آپ فہم نے جتنا توہینا ہے، اگر کسی سے زیادہ لیا جائے تو یہ سود ہے جس کا لینا دینا اور لکھنا موجب لعنت ہے (۴)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعظم۔  
حررہ العبد محمد وعفا اللہ عنہ بکتابہ علوم سہارنپور۔

بائٹکٹ ریل میں سفر کرنا

سوال (۸۴۵۳): ریل سے بائٹکٹ سفر کرنا کیسا ہے؟ اور بعض لوگ بتلاتے ہیں کہ سب رپورٹور مظفر

۔ مالمعل کہ (سورۃ البقرۃ ۲۸۲)

(۱) "وشرطها كون الاجرة والمعمية معتمنتين؛ لان جهاتهما تعضى الى المنازعة ويعلم النفع ببرء لعمدة كالمسكنى والرعاية مدة كذا لى مائة كانت ..... ويعلم النفع ايضاً ببيان العمل كالمصياغة، والصبح، والعياذلة بما يرفع العبدلة، فلامد أن يعين الثوب الذى يصبح، ولون الصغ أحمر أو نحوه، وقد الصبح إذا كان مصنف" (تذکر المختار: ۵/۶، ۱، کتاب الإجارة، ج ۱)  
(و كذا فى فتاوى العالمة كريمة: ۳/۱، ۳، كتاب الإجارة، الباب الأول فى تفسير الإجارة، وشيخه)  
(و كذا فى البحر الرائق: ۹/۸، ۷، كتاب الإجارة، وشيخه)

(۲) "عن أبى حرة الثرقاشى عن عمه رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "ألا لا تظلموا، إلا لا يظن مال امرئ إلا مطب نفس منه" رواه البيهقى فى شعب الإيمان، (مشكوة المصابيح، ص: ۲۵۵، باب الغصب والعارية، الفصل الثانى، قدس)

(۳) "عن أبى هريرة رضى الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال: "مطل العبي ظلم، فإذا اتع أحدكم عنى سعى، فليبيع" متفق عليه، (مشكوة المصابيح، ص: ۲۵۱، كتاب الجوع، باب الإفلاس والإنتظار، قدس)

(۴) "حدثنى عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود عن أبيه رضى الله تعالى عنه قال: لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أكل الربوا و مركله و شاعده و كاتبه" (مسئله داذ: ۳/۲۳، كتاب الجوع، باب فى أكل الربوا، دار الحديث حسان)







## نتیجہ سے پہلے کرایہ وصول کرنا

سوال نمبر ۸۲۵۔ ۱۹۳۸ء میں ہندو نے اپنا مکان بیڑیہ (پٹنہ) کے قریب کر دیا اور بیڑیہ کے مکان کے خزانہ گروہی، چنانچہ زیر اس مکان میں رہنے لگا، چوبیس ماہ بعد یعنی ۱۹۳۸ء میں ہندو نے زیر سے دروازہ توڑ کر مکان کے بیڑیہ کو گروہی کر کے کرایہ کے نام پر بیڑیہ کو گروہی کر دیا۔ زیر نے ۱۹۳۸ء میں ۱۰ روپے مکان کو عمارت کے نام پر ایک ہزار روپے میں فروخت کر دیا۔

اس فروخت کی کیفیت سن کر مسجد کے متولی نے زیر سے کہا کہ میں تجھے ایک چار روپیہ دیتا ہوں، تو اپنے اس مکان کو خالی کر کے میرے حوالہ کر دے، چنانچہ زیر نے متولی کے یہ قول کو تسلیم کر لیا۔ متولی نے قیس سے ایک ہزار روپیہ سے کم کر دیا اور زیر نے مکان خالی کر کے متولی کے متولی کر دیا اور متولی نے قیس کو کرایہ پر اس مکان کو دیا۔ قیس نے کرایہ پر لے لیا۔

حادثہ نے مسجد کوٹ کے درویش قیس پر دھوکا کر دیا، متولی نے قیس کو ایک سو روپے عمارت کے نام پر دیا۔ قیس نے کہا کہ یہ مکان مسجد کی ملک پر ہے۔ کوٹ کے مصنف نے قیس کو قسم دی کہ عمارت کے حادثہ کے حوالہ کر دیا جائے، کیونکہ مذکور مکان مسجد کی ملکیت نہیں ہے، بلکہ زیر کا ہے، زیر نے جب حادثہ کو دیکھا تو قیس سے حادثہ اس کا، ملک نہ لیا۔

پھر قیس نے متولی و دونوں نے دعویٰ بیخ کوٹ میں لیا کہ مکان مسجد کی ملکیت ہے، زیر کا نہیں ہے۔ پھر بیخ کوٹ نے بھی قیس سے فیصلہ کر دیا کہ مکان زیر کا ہے مسجد کا نہیں ہے، قیس نے مکان خالی کر کے حادثہ کے حوالہ کر دیا۔

عدالت کی طرف سے فیصلہ ہونے تک قیس کرایہ رسد کی تحریک سے عاریتاً رہا، کرایہ رسد ہم اور قیس نے انہوں کوٹ کے تمام اخراجات برداشت کئے جب کہ کوٹ نے گھر خالی کر کے حادثہ کے حوالہ کرنے کے سے فیصلہ کر دیا تو قیس کے مطابق قیس نے گھر خالی کر کے حادثہ کے حوالہ کر دیا، اس کے بعد حادثہ کے

۱- احوال: ۱۹۳۸ء، اسماعیل، کتابہ فی بیان القواعد الفقہیہ، مکہ، صفحہ ۱۰۰

۲- "محرم: ۱۹۳۸ء، ماحد مل احمد، "سب شرعی" (مجموعہ فقہ، ص ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲)

بہترین کراچی

پاس رہے۔ اس کے بعد حادثہ کے پاس سے تیس کی بڑی نے اس مکان کو خرید لیا اور پڑھنے کو اس مکان کو تیس کی بیوی کے ہوالہ کر دیا گیا۔

اب سوال یہ ہے کہ مکان مذکورہ کی حیثیت ثابت ہونے سے پہلے تیس نے جو تریا بنامہ لکھ کر دیا تھا، اس کے متعلق متولی زبردستی تریا و سولی کرنا چاہتے ہیں۔ مسجد اولیٰ کا تیس سے کرنا یہاں مطالبہ کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں، اس کے شرعی احکام کیا ہیں؟

الاجواب حامداً ومعلیاً:

بندہ نے جب مکان اپنے بیٹے زید کو بیہ کر دیا اور رجسٹری کر کے اس کے حوالہ کر دیا، یعنی اپنا قبضہ ختم کر کے بیٹے کا قبضہ کر دیا تو وہ بیہ بالکل مکمل ہو گیا اور مکان زید کی ملکیت میں آ گیا۔ پھر بندہ نے عرض کرتے ہوئے اس کو مسجد کے نام کر دیا تو یہ مسجد میں دین صحیح نہیں ذرا، بلکہ بدستور زید ہی کی ملکیت میں رہا (۱)۔ پھر جب زید نے اس مکان کو حادثہ کے نامزد کر دیا تو وہ مکان حادثہ کا ہو گیا (۲)۔

اس کے بعد جب متولی نے زید سے ایک ہزار روپیہ میں اپنا قبضہ ختم کرنے کا حق نہیں تھا (۳)۔ لیکن اگر حادثہ نے اپنا قبضہ ختم کر کے زید کو جائزہ دینا اور زید نے وہ مکان متولی کے حوالہ کر دیا

(۱) "من وجہ لاسولہ و فیروہ، او لایحہ او آحت او لاو لادھما، او لہجہ او لہجہ، او لہلہ او لہلہ، شہنا، فیسر لہ، کر جوع"، و شرح المحلہ لسیب و مستوباز، ۲۷۱، ۲۷۲، (رقم المادہ: ۸۹۶)، کتاب الہیہ، الباب ثالث فی احکام الہیہ، مکتبہ حنفیہ ممبئی،

قال صاحب الہدیۃ: "وہو وجہ ہیۃ ندی۔ جو محرم، لہو رج فیہا، لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "لا کانت الہیۃ لذی رحمہ محرم، لہو رج فیہا"، رواہ البیہقی، "والہدیۃ: ۳، ۲۸، کتاب الہیہ، باب ما یصلح، رجوعہ و ما لا یصلح، مکتبہ شریعت غفریہ ملتان،

(۲) "وہما حکمہ، قوت الملک فی لہجہ للمشتری، و فی القس للذی اذا کان المبیع باناً، و نہ کان موافقاً، قوت الملک فیہما عند الإجازہ"، و الفتاویٰ العالمگیریۃ، ۳۱۳، کتاب البیوع، الباب الأول، فی تعریف البیع و رکنہ و شرطہ، و شہدہ،

و کذا فی الدرر المعجز: ۱۸، ۵، کتاب البیوع، سعد،

(۳) "لا یجوز أن یصح فی ملک غیرہ مالا ذلہ"، و شرح المحلہ لسیب و مستوباز، ۲۷۱، (رقم المادہ: ۸۹۶)،

اور دانت نے یہ کہتے تھے کہ یہ تو چر یہ بیخ و برست ہوئی (۱) اور مٹوں یا تمیں کو کرایہ پر دینا بھی صحیح سمجھا۔ اور  
دانت نے اپنا مصلحت نہیں کیا اور یہ کہ انہوں نے اپنی اپنی بات کے اتالی کے ماتحت فراموش کر دیا تو یہ بیخ و برست  
ہوئی حارثہ پر متورما کتب ہے (۲)۔

پھر دانت نے کہیں کی روٹی کے خریدنے کو دوائے مہمہ الحس نے جو روپیہ غلط طریقہ پر اپنی  
پابانہ اس نے وہ دوا میں اسب و مہمہ کا نہیں تھا تو نہیں سے دایہ حق مہمہ وصولی کر دے درست نہیں  
نقد و ان حکم۔

ایک ہی دوکان سے دوسرے کو نقصان پہنچے تو اس کی ذمہ داری کس پر ہوگی؟

سب ان (۱۵۶) : دنی حق ائمہ صاحب نے دعویٰ کیا کہ وہ لوگوں کا قائم کرتے وقت لازم  
رہا تھا اس امر کے ساتھ کہ وہ اپنی مال پناہ دوکان پر نہ رکھیں گے اور نہ اپنے نام سے اپنی نامی بیع کریں گے۔  
دوکان سے اس نام پر دوکان پر رکھ دیا وہی پر اپنی بھی کرتے رہے۔ اس امر میں میں انہوں نے اپنے لئے  
خیر، شیعہ ہی سمجھا اپنے دکان کی حیثیت سے دوکان پر مال رکھ دیا۔ حارثہ صاحب پر فوج کا حملہ ہوتے ہی حارثہ  
نہ صاحب نے اپنے ذمے کو شیعہ کے نام سے لیا میں بیع کر دے شروع کر دیں۔ اب مسئلہ اپنا کا دہا بھی شروع کر دیں  
ہے خرید و فروخت کا۔ اس سے میرے کاروبار کو نقصان پہنچ رہا ہے کیا حارثہ صاحب دانت سے کہ

۹۹۔۔ نقد النجاشی فی بیان الفوائد الفقیہہ، مکتبہ حنفیہ کونہ۔

نو کتا فی اندر المختار ۲۰۰۶۔ کتاب العقب، سعید

۱۰۰۔ نو لاصیر و الاموال فی حق المذنبین، بیع جدید فی حق عبور حارثہ، (الہدایہ: ۳۷، باب  
الإفلاک، کتاب النبیوع، مکتبہ حنفیہ کونہ، ملتان)۔

رو کتا فی النجاشی، العالمگیری: ۱۲۳، ۱۲۴۔ الباب الثالث عشر فی الإفلاک، کتاب النبیوع، (شعبہ)

و نکل فی اندر المختار ۲۰۰۶، باب الإفلاک، کتاب النبیوع، سعید

(۲)۔ لا یحضر فی شرح غیرہ ما: إذہ ولا لایہ، نذر المختار ۲۰۰۶، کتاب  
العقب، سعید،

رو کتا فی شرح المسحودہ لسنہ ۱۰۰۱۔ رقم العادۃ ۹۹، النجاشی الثانیہ فی بیان الفوائد  
الفقیہہ، مکتبہ حنفیہ کونہ۔

سازمت اور کاروبار اپنے ساتھ نہیں کر سکتے ؟

۲۔ حامد علی صاحب کا طمانانہ کہ میں دوسرے کا پابند ہوں، لیکن یہ پابندی میرے لئے نہ خود شہ پر نہ نہیں ہوتی۔ میرا کہنا ہے کہ یہ کاروبار آپ کو رہے ہیں، اگر یہ فرض کر لیا جاوے تو بھی آپ کا لڑکا ان شرائط کا پابند ہے جو آپ سے کہے گئے تھے، اس لئے کہ سازمت کی حیثیت ایک ہے۔

۳۔ صہد کی سازمت کی شکل میں رقم کا مطالبہ کریں تو شرعاً جائز ہوگا ؟

۴۔ ۱۰۔ حامد علی صاحب کو ۱۹۵۳ء میں ایک سو پچاس روپے ملے تھے۔ ۱۹۵۷ء میں دوسروے ملے گئے، ۱۹۶۲ء میں چہتر سو روپے تنخواہ کو لی، یکدم ت ۱۲ روپے کے اضافہ پر احتجاج کرنا شروع کر دی اور انہیں کی۔

۵۔ دوسری طرف خورشید علی سلمہ کی تنخواہ ۱۹۵۳ء میں ساٹھ روپے تھی، ۱۹۵۷ء میں سو روپے ہو گئی، ۱۹۵۷ء میں ایک سو پچاس روپے ہو گئی، ۱۹۶۰ء میں دوسروے ہو گئی، ۱۹۶۵ء میں تین سو روپے ہو گئی۔ میرے احتجاج کے باوجود تنخواہ میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، لیکن ان کی اور کسی لڑکے کی۔ دوسرے نفع کی رقم میں کمی نہ ہوتے جا رہے ہیں۔

۶۔ ۱۰۔ ۱۹۶۷ء سے اپنے دوسرے لڑکے شعیب علی کو بھی سو روپے ماہوار پر دوکان میں نوکر رکھ لیا بغیر میری اجازت کے، جب کہ تین آدمی دوکان پر کام کر رہے ہیں، چہ تھے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔

۷۔ ۱۰۔ داری کتا شیا جوکان پور سے طبع ہو کر دوکان منھو جایا کرتی تھیں، وہ اب حامد علی صاحب لکھنؤ ٹی میں طبع کرتے تھے جب کہ مجھے پریس کو چھانے میں دشواری ہو رہی ہے۔ اکثر کاغذ نہ ہونے کی وجہ سے مشین بند رہتی ہے، وہ ہمارے کسی کا دوسرے پریس میں کر دیا ہے ہیں (اپنی کہیں چہ پتے ہیں اور اس کی بکری کرتے ہیں، وہ صہد ہے)۔ کیا یہ میری حق تلفی نہیں ہے ؟

۸۔ ۱۰۔ فی صورت حال انہوں نے مجھے پریشان کرنے کے لئے یہ پیدا کر دی ہے کہ اختتام سال میں کمپن کا اسٹاک دائرہ موجود ہونے کے لئے نہ دھاتے ہیں تاکہ اس طرح مجھ کو کم نفع مل سکے۔ ان کے ہر فعل کو شرعی اصطلاح میں کیا کہا جائے گا ؟ جو واقعات قلم بند کئے گئے ہیں وہ حلقہ صحیح ہیں۔ منتظر۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

۱۔ یہ شرط صحیح ہے کہ حامل صاحب اپنا مال حاجی فنی احمدی دوکان پر نہیں رکھیں گے لیکن اپنے نام سے کرائیں طبع نہ کرانے کا مطلب اُمر یہ ہے کہ وہ اپنے روپیہ سے جدا کا طبع نہیں کر انہیں گے تو یہ شرط صحیح نہیں ہے (۱) اس شرط کی پابندی لازم نہیں، بلکہ اس شرط کو ختم کر دینا ضروری ہے (۲)۔ اُمر یہ مطلب ہے کہ حاجی صاحب کے روپے۔ چاہے نام سے طبع نہیں کر انہیں گے تو یہ شرط صحیح ہے، اس کی پابندی لازم ہے (۳)۔ غیر صحیح شرط کی پابندی نہ کرنے سے گمراہ دہار کو معاف نہ ہو، نچے تو اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

۲۔ اس کا جو ب نمبر ۱۰ سے واضح ہے۔ اُمر اپنے بڑے کو اصل مالک کی اجازت سے طائرہ رکھا ہے، یا طائرہ رکھنے پر مالک نے رضامندی دیدی ہے تو یہ طائرہ مست صحیح ہے (۳) اور اس سے بھی اُمرا کرائیں (۴)۔ باقی رہے کہ یہ ہمیں اس وقت ہے کہ جب حقیقی طبع مخلوق نہ ہو، لیکن اُن حقوق میں مختل نہ گئے ہوں تو اس صورت میں اس کو اپنے نام سے صحیح کرنا جائز نہیں۔

”بلرم مراعاة الشرط بقدر الإمكان، وأعلم أن الشرط ثلاثة أقسام: شرط جائز، و شرط لازم، و شرط لغو. فالأول هو ما يخصصه العقد، ويلتزمه كالمبيع بشرط أن يتأتى بحسب الصبيح واستيفاء الثمن، أو جرى الحرف به. “ورد لشرع بجوازها. “وشرح المحلة لسليم رستم: ۵۳/۱، (وقم المادة: ۸۳)، “المقالة الثانية في بيان القواعد الفقهية، حنفية كونه،

(۲) یہ کسی مقدس کوئی شرط قائم نہ ہونے تو اس مقدمہ کو صحیح کرنا: جب ۵۳/۱ ہے:

”أو لأصل فيه أن كل شرط لا يفضيه العقد هو غير ملزم له، ولم يرد الشرع بجوازه ولم يجر التماس فيه، وفيه حجة لأهل الاستعانة بمسند لما روي: “رتبني المحقق، كتاب البوع، باب البيع الفاسد: ۳۹۹/۲، دار الكتب العلمية بيروت

(وگذا فی وہ المختار، کتاب البوع، باب البيع الفاسد: ۸۳/۵، ۸۵، معید)

(۳) مقدمہ دہار میں شرائط صحیحہ کی پابندی لازم ہوتی ہے جہاں جہر کوہ ۳۲ کی شرائط کے خلاف شرط نہ کرنے کا حق نہیں۔ ۵۳ یحوز التصرف فی مال غیرہ بلا اذنتہ، ولا ولائتہ، (الذکر المختار: ۲۰۶/۹، کتاب القصب، معید)

(وگذا فی شرح المسحقة لسليم رستم: ۶۱/۱، (وقم المادة: ۹۲)، المسألة الثانية في بيان القواعد الفقهية، مكتبة حنفية كونه،

(۴) “تتبعه إجازة الفصولي موقوفة على إجازة المتصرف، “الذکر المختار: ۲۰۶/۵، کتاب البوع، ۸۰

ہے نہ سے طبع ذکر، نہ کی شرف کی کمی تو اس کا دل بھی وہی ہے جو خود مد علی ص حب کا ہے۔

۳۰۔ ملازمت سے علیحدگی کی شکل میں کمر یا بھی قرار دیا جائے تو بھی ہے (۱) یا عرف عام میں پھر قرار دیا ہے تو اس کی رعایت کی جائے، ورنہ تو اس (رقم) کے لئے حد لپکا کا حق نہیں، تاہم مالک برضا و رغبت دے دے تو لینا منع بھی نہیں۔

۳۱۔ ایک سو پچاس پر غالباً مالک بھی رخصت دے دے اور ۴۰۰ مار پر بھی رخصت دے دی، علوم بوقی ہے، البتہ ۳۰۰ کا یہاں نشانے مالک کے خلاف ہے جس کے لئے کافی نہیں، قرآن میں احتیاج کے باوجود اگر لینے کی اجازت دے دی تو لینا درست ہے، اگر اجازت نہیں دی، بالکل منظور کیا، لینے درست نہیں (۲)، یعنی رقم باہدار کے حساب (زر) قدر میں آتی ہے اس کی واپسی لازم ہے (۳)۔

۳۲۔ یہاں بھی اجازت و رضامندی پر توقف ہے (۴)۔

#### ۴۔ فصل فی الفضولی، سابعہ

(۱) واضح رہے ملازمت کی مدت میں کچھ دنے کمر اور اگر غیر ملازمت سے ہوئی ہو تو بیاض ہوئی ہے، ورنہ اگر بطور دھرم کچھ دنے کا کم ہو تو بھی حرام ہے، یہ کچھ دنے چاہئے، ورنہ حق نہیں۔

قال الله تعالى: ﴿وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ﴾، ابن النعمان: كان مستولاً (سورة الإسراء: ۳۴)؛

”يعبر وبراہمی کلی ما اشترط العاقدان فی تعجل الأجرة أو تأجيلها“، ”إذا كانت

الأجرة موقوفة بوقت معين، كالسهرية أو السفرية، يلزم إيفاءها عند انقضاء ذلك الوقت“ (شرح المجلة لسلم، مشہد: ۱/۲۶۶، ۲۶۵، رقم المادة: ۳۳، ۳۲، ۳۱، کتاب الإجارة، مکتبہ حقہ کوئٹہ)

(۲) عن أنس حذو الرافعي عن عبد رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم:

”ألا لا تظلموا، ألا لا يحل مال امرئ إلا بهيب نفس منه“، الحديث، (المن: الذكرى للبيهقي:

۳/۳۸، رقم الحديث: ۵۳۴)۔ باب شعب الإيمان، دار الكتب العلمية بيروت

(۳) ”تيسر لأحد أن يأخذ مال غيره بلا مال شرعي، وإن أخذه ولو على ظن أنه ملكه، وحده عليه

ودعا“ (شرح المجلة لسلم، رسم: ۱/۶۲، رقم المادة: ۹۷، المقالة الثانية في بيان القواعد الفقهية،

حنفية كونه)

(وكونه: في الدر المختار: ۲/۲۰۰، كتاب الغصب، سابعہ)

(۴) ”تعهد إجارة الفضولي موقوفة على إجازة الممسرأ“، (الدر المختار: ۵/۱۰۶، كتاب التبرع،

۶۔ اس کی طرز سے محافلِ نجفی نور شیعہ کی بارگاہِ حیات (۱)۔

۱۰۔ آپ کی کتابیں بغیر آپ کی ہدایت کے، دوسری تہذیب کے نامے کا یہ نوحہ نہیں، بلکہ ان کی تعریف ہے۔ ان لوگوں میں ان کا اثر اعلیٰ ہے کہ ان کا یہ نوحہ نہیں (۱۰)۔

۶۔ اگر وہ اپنے تئیں "مذہب" کہے تو کہیں کہیں "مذہب" کے الفاظ سے اس کا تعلق باطنی امور

[illegible]

انجام شد. بدین نظام اید از سخن عن در اضمم به بنویسد ۹۹:۵۰۰-۵۰۰

۱۱۔ مجبوری کے لئے دارو کا استعمال:

[illegible]

هـ- قضاة المحاكم الشرعية في الكويت

الاستعداد، ج ١، استخدام، ص ١٠٠، قوله تعالى: {الذين آمنوا وابتغوا الصالحات}، الآية ١٠١، كتاب التفسير.

التبعا ٤ من التخصيص لم . سبعا ١١

[illegible]

لهم في عبادتهم ينشطون أنفسهم ولا يملكون في العبادات أنفسهم من طاعتهم ولا ينفعهم.

وَسَبَّحُ لِلَّهِ الَّذِي فِي يَدَيْهِ الْمَصِيرَاتُ

المحور الثاني: الميراث بعد وفاة الميراث

۸۳. استفادہ کیا ہے یاں لخواہ، لکھنؤ۔ حصہ دوم،

في بحور التنوير في مال غير: ستة. ولا لثمنه. والدي صبحار: ...

$$x = x_0 + \frac{1}{2} \Delta x^2$$

والتحذير في شرح المحلة المسلم رحمه الله، رقم العدد ٤٦، في صفحة الكفاية في بيان التعليل.

الحقبة، مكتبة حبيب كركم.

٣. قل: انا عبد الله ورسوله: يعني ان تعاضى عنه ان: رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ورسوله لاني انا عبد الله تعالى

الإصلاح، فليس ما، وفي غف فليس ما : الحديث : التصحيح للمصنفين \* ١٠٠. كتاب التفسير، باب

هو... ليس على الله تعالى حجة في العلم من عند الله تعالى.



مکان میں تو پہنچا تو پرانے گریز کرو (جو تقریباً بیس سال سے رہ رہا تھا) ہے یا کسی اور کو گورنر یا مقررہ کسی تحریر فرم کریں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

یاد رہے شرعی گریز اور گویا کسی کو بھی تکلیف دینا چاہئے نہیں (۱)، اگر مصلحِ مسجد سے تعجب نظر کرتے ہوئے اس کو بجا لگاتے تو یہ ظہم ہے اس کی مثالاً لازم ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

نور و الجہد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۲۰/۱۰/۱۴۰۱ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین اعظمی، دارالعلوم دیوبند، ۲۱/۱۰/۱۴۰۱ھ۔

فیکس دینے سے نقصان ہو تو کیا کرے؟

سید ابی (۱۸۲۵۹): میں تجارت کرتا ہوں، سی تجارت کو دوسرے لوگ بھی کرتے ہیں، میں پورا فیکس اور کرتا ہوں ۱۰۰۰ روپے فیکس کو پورا فیکس کرتے، مجھ کو نقصان ہوتا ہے غیر فوائد۔ مجھے ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

آپ دینت داری کے ساتھ تجارت کرتے ہیں۔ کسی کا حق چاہئے لازم باقی نہ رہے وہیں اس کا حق آپ کے لئے نہیں کو پورا پورا اور میریں اور جو نقصان ہو لطف پر ہر شاگرد ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔  
خبر و الجہد محمود غفرلہ۔

چٹائی کا حصول

سید ابی (۱۸۲۵۹): احقرت، مسفرنوں نے متفرق وقتوں میں فرو و فرو دینے کہ کیا کہ حصول چٹائی یعنی، حصول جواش، کی برآمد پر پابندی ہے، یہ کا اور نام چٹائی، مثلاً ایک شخص کسی جواش سے بکری لے کر

(۱) "عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: "المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویبہ"، وصحیح البیہقی، کتاب الإيمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویبہ، ۶/۱، قدیمی۔

"وعبہ فیضاً عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: "الظلم ظلمات ہود"۔  
تجارت، صحیح البخاری، ابواب المقاطع والنقصان، باب الظلم والمظالم، ۳۳۱، قدیمی۔





























کھانہ نہ کھائے۔ آج کا دن ہے۔ آج خود کے لیے ارض کا ٹکٹ نہیں بولی، اللہ، دہلی۔ آئیہ شخص ممکنہ حد میں شہر ہے  
 اور غلیں، یہ سب سے قبل نہ کھائے گا ٹکٹ شہر، آج کوئی اور کھائے گا۔ جس پر تعلق رکھتا ہے دھندلے اور دوسرے

قانونِ شمسِ مجیدہ دہلی کے بموجب ہر شکار خانہ کی طرف سے ایک ایک ہزار روپے کا اشتہار جاری ہوگا جس سے تمام شکاریوں کو معلوم ہوگا کہ وہ اس شکار خانہ میں شکار کر سکتے ہیں۔

ہم ان کے لئے کھینچا ہوا جال بنائے ہیں اور ان کے لئے کھینچا ہوا جال بنائے ہیں۔  
ہم ان کے لئے کھینچا ہوا جال بنائے ہیں اور ان کے لئے کھینچا ہوا جال بنائے ہیں۔

پس اگر روز بروز اس شخص کی حالت بدلتا رہے تب اسے قہراً  
 کہتے ہیں کہ اے اے! اے اے! کیا تجھے میں وحشت کرنے پر مجبور کیا؟ تو اس  
 شخص کو لڑایا جائے کہ وہ لوگوں کے پاس سے ہٹ کر تنہا رہے۔  
 اور اگر ایسا بھی نہ ہو تو اسے قہراً کہتے ہیں کہ اے اے! اے اے! کیا تجھے  
 میں قہراً مجبور کیا ہے؟ اور اگر یہ بھی نہ ہو تو اسے قہراً کہتے ہیں کہ اے اے!  
 اے اے! تو خود تیرے دل سے ہے تو خود تیرے دل سے ہے!

الحق جہاد کا مطلب:

جہاں کسی کی ایلہ و اللہ میں غصب کرے گا، تو اس زمینوں کا ملوک یا کرائے سے نکلے میں سے ہے۔  
جس نے ۵۰ روپیہ شریفہ میں جوڑ دے (۱) اس نے غصب کرنا شروع کر دیا۔

١٠: نحن سعيدون بحدس عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه في قبوله علي بن أبي طالب عليه السلام  
قال: «من الفقه بمرأى، لا من العلم، لأنه لا يوجد الفقيه من غير العلم».

٣٣. من أنى مررت بذي النعماني عند قل فل رعون فف صلى الله تعالى عليه وسلم لا أحد  
أحد غيري من أنى مررت عند لا تحرقه أنا إلى سبع رعون وم الشامة. الصحيح ليلو ٣٠٢.

تَحْنُ مَدَائِمُ عِلْسِ أَبِيهِدِ عَمْسٍ لَهْ تَعَالَى عَمْدُ فَالْ قَالِ رَسُوْلُ اللهِ عَمْسٌ لَقَدْ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمْرُ  
اَمْرٍ، عَمْسُ الْاَمْرِ عَمْسٌ شَيْءٌ يَرَى عَمْدُ، فَالْ يَدُوْهُ الْعِلْمُ اَمْرٌ سَمِعَ اَمْرًا، وَجَدَهُ الْحَقُّ اَمْرًا، وَ

ہر ایک قطعہ اپنے کو بالی قلعہ کے لئے لے کر گیا ہے (الحمد للہ) اور دیکھتے ہوئے خوشی کا اور شہرہ کا کتاب

نہر سے اسی بکھرے قصبہ میں وہ اعانت کا (۲) فیصد دینے والی نظم۔

تَرْجُمَةُ الْعَلَمِ كَمَا فِي الْقُرْآنِ وَدَارُ الْعِلْمِ بِبَغْدَادِ -

انجوائے میں زندہ بچھڑنے سے بہت سی خوشی ہے اور انھیں غصہ ہو جاتا ہے۔

حاضر کا قبضہ ہوئے سے قتل کرنا

سورانی (۱۹۷۷): زید کے بھائی نے زید کا ہائی میں اورچ پیر دھسپ کر لیا ہے، ہائی پشٹونی، بکر

یوں کہ انھیں یہ ہے کہ جو اس سے اس نفع کے لیے جو حاصل ہو سکتا ہے رتہ کر کے فاسق و فاجر اور احمق

لوہی شجرہ حلال ہے۔ نہیں؟

جواب حامداً ومقبلاً:

نہاقل کرنے کے بعد تاحی کو بھی قتل کرنے سے بچنے کا ارادہ کر لیا اور اسے نہ تو اقامت کے

۱۰۰. ایک حرکت پر مبنی ہے۔ (۳) یہ سفاقی و مہربانی پر مبنی ہے۔ (۴) اللہ تعالیٰ محمد

نمبر : ۱۰۸۹۷۲۵۳۴۵۶۷۸۹۰ -

في كتاب هذه الخبي. باب من جاء في سبع أربعم. طبع في

وعن كفة الجديار، ص ١٤٦، باب العتب والغربة، لفتل الثابت، (فديس)

١١ "والأحرار من أنفسهم الحرام حلالاً، وإن كره حرام لغية، كمداد الفير، لا يكره وإن كره لغية.

إِنْ كَانَ دَلِيلُهُ قَصِيًّا، وَإِلَّا فَلَا: السَّيِّئُ الْمَرْءُ الْقِيَسُ ٢٠١ هـ. كَذَّبَ فِيهِ الْبَصِيرُ عَوْنُ الْحَكِيمِ

لہر تدریجی : فیڈبک

”بِاسْحَاطِ الْعَصِيَةِ مَعْرِفُكَ كَانَتْ وَ كِبَرُكَ كَفَرُكَ إِذْ نَبَى كَمْ نَبَى مَعْقِبُهُ بِدَلَالَةِ قِطْعَةٍ

شرح الحاشیہ علی الخزانہ ص ۱۶۱، قہ پور:

وَلَا تَكْفُرْ مِمَّا بَدَأَ مِنَ الْغَيْبِ وَلَئِنْ كُنْتَ تُكْفِرُ مِنْهُ لَإِذَا فِي يَدَيْهِ يَوْمَ يُدْفَعُ الْغَيْبُ بِقَدَرٍ

س. ب. احمد علی نقوی صاحب انکشاف اور ترقی، ص ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲

٣٠ قال المنفالي : وهو بقوله منّا عبيد كذا : في جملة حواشي فيه ، و عبيد الله عبيد . و لكن و أعداء

عبدنا عظيمه: ٩٨



## مصلوٰے کنوئیں کو مندر بنانا

سوال: ۱۶: ایک نئی قبرستان مندر کنوئیں بنانا اور شام قدر میں شاہ سے ۱۰۰۰ روپے خرچ مسجد در کنوئیں تعمیر کیا وہ ماسی پرانا ہے اور وہ آباؤ اجداد کی عزت و رایت اور اب ہم اس پر حق بطور میں تعمیر کیا مسجد میں انہوں نے تعمیر کیا ہے تو کہ یہاں مسجد کے نماز گاہ کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ اب قدرتی طور پر اس کنوئیں کا پانی تقریباً ۲۵،۰۰۰ گالوں سے بند ہو گیا ہے اور کنوئیں خشک ہو گیا۔ اور کنوئیں پانی بند یہ موجود ہے جو گندہ ہو چکا ہے۔ آج سے قدامہ گھاسنے کے لئے جو ٹھوس پھندوں نے اس کنوئیں کی تہہ کو اپنی ملکیت بنوایا ہے جس میں قصبے کے کچھ بستی ملتی بھی شامل ہیں۔

پہلے میں انہوں نے مندر بنی تھی اور پانی بہتا تھا۔ مگر اب بہت طویل ہو گیا۔ کیا اس کنوئیں کو مندر بنی تھی اس کی جگہ ملتی ہے؟ اگر بنایا جاتا ہے تو مسجد اور تھیں کے ساتھ اسے مندر بنی کی زمینیاں بطور سے میں رہیں گی۔ براہ راست اپ شرعی لکھنا کہ اسے فیصلہ اس کے عمل ان کے لئے ہے یا جہاز؟ مسلمانان ہندو اس میں اسے اس کے لئے (۱) اور (۲) اور (۳) کے ہیں یا نہیں؟

## الجواب مراجعہ اور مصلیٰ:

جب وہ کنوئیں آپ نے آباد وہ اور ان ملک ہے آپ اس پر تحقیق و تفتیش میں تو یہ کسی و یہ حق نہیں ہو چکا کہ وہ کنوئیں کنوئیں اور مندر و غیرہ کے لئے ہے۔ ایسا کہ انھیں و انھیں ہے جس کی پائیز

۱۔ "عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ تعالیٰ عنہ ان اسی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: "القول للہ والحدیث عسی اللہ من قبلہ من رجع صلیہ"

"عن اسی المرسل: "عن رسول اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: "القول للہ والحدیث عسی اللہ من رجع صلیہ"

"عن رسول اللہ عن اسی عن رسول اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: "القول للہ والحدیث عسی اللہ من رجع صلیہ"

۲۔ "عن رسول اللہ عن اسی عن رسول اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: "القول للہ والحدیث عسی اللہ من رجع صلیہ"

امانات نہیں (۱)۔ ان لوگوں کو ایسا کرنے سے باز آنا ضروری ہے، ان کو بھی سمجھا کر اپنے اثر سے کام لے کر ان لٹیراروں سے رات بچا جائے۔ فقہ والقدرتی ص ۱۴۰۔

ترجمہ لہجہ محو و مخفون، از المعلوم، پیر، ۹۰، ۹۱، ۹۲ ص۔

### کرایہ کے مکان پر قبضہ

مسئلہ (۱۶۲): زیر طریق اول نے زیر طریق ثانی کو اپنے مکان کی زمین۔ جس میں خانے وغیرہ بنا دی جاتی ہے۔ اس شرط پر دی کہ وہ اپنے لئے رہائش مکان بنائے اور قبضہ میں جو کچھ خرچ ہو اس پر کرایہ کے حساب سے سٹاپ کرنے اور کچھ رقم بھی دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ تین سال کی مدت میں بارہ روپیہ ماہوار کرایہ دے کر سٹاپ کے قیام کے حساب میں منہا بھی کر دیئے۔

حساب کرنے پر مزید طریق ثانی پر یہ طریق اول کا کچھ روپیہ بنتا ہے، جس کا مزید قیام قرار ہے۔ فی اقالہ مراد روپیہ ہوا، اس کے حساب سے کرایہ برابر دامت ہے، لیکن اب اس مکان پر مستحق طور پر قبضہ و قبضہ ہونا چاہتا ہے اور سبجری کا قضاوت میں بھی اپنے کام کا وعدہ رائج کیا، جو بتا ہے اور ایسی کوشش میں مصروف ہے۔

پندرہ سال مکان زیر ایہ سیر تھے اور ایک طریقت کے انسان تھے جو کہ مارچ ۶۳ء کے نوادیس شریعہ بھی ہو چکے ہیں، ان کے اہل و عیال و بوند کی تنگی کی وجہ سے مکان مذکور کی آمد و رفت شدید ہے۔ لہذا

۱۔ "عن سعید بن زید عن عمرو بن شبل عن حماد بن عمار عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: "من انصب سیراً من الارض صلحا، خلقه ابد یوم القیامۃ من سبع ارجس"

"عن اسی حریفہ عن حماد بن عمار عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "لا یأخذ احد سیراً من الارض یغیر خلقه الا طوٹ اللہ الی سبع ارجس یوم القیامۃ" (الصحيح مسلم: ۳۳۰۰)

۲۔ کتاب المعاصات، باب تحريم الظلم و غصب الارض و غرضہ، قدیمی

"عن سالم بن ایدہ عن اسی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "من اتخذ من الارض سیراً یغیر خلقه طوٹ اللہ یوم القیامۃ اربع ارجس" (صحيح البخاری: ۳۵۰۰)

کتاب بدائع الفہم، باب ما حرّم فی سبع ارجس، قدیمی

۳۔ مشکوٰۃ لمتنبیج، ص ۳۵۴، باب الغصب والعاریۃ، الفصل الثالث، قدیمی



یہاں تحت مزاکاشحت: ردہ (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

ردہ المعصوب عن اللہ عزہ و ارادہ العظیم دیوبند، ۲۵/۱/۸۸ھ

شجرہ معصوبہ کا پھل

سوال [۱۲۷]: ایک درخت ایک شخص کا ہے۔ دوسرے اس زمین کو بیٹا کا شکار کی عنوانیا، وہ درخت بھی گورنمنٹ کے قانون سے کا شکار کا ہو گیا اور درخت کا لگانے والا، لکل خرہم ہو گیا۔ تو یہ کا شکار غاصب کو درخت و درخت کا پھل کھانا جائز ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: - املنا و مصلیاً:

جپ کہ وہ زمین اس کا شکار کی نہیں ہے تو وہ زمین بھی غصب ہے اور درخت بھی غصب ہے، دونوں سے اتفاق نامہ نزع ہے (۲)۔ خلا کا وہ اس سے ملک ثابت نہیں ہوتی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حرر: العبد المذنب و فقیہ دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح بند و تحفہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند۔

۱۔ قال اللہ تعالیٰ: "وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لَعَلَّكُمْ تَفْرِقُوا" من أموال الناس بالإنشائہ وانتم تعلمون (سورۃ البقرہ: ۱۸۸)

"عن مسجد بن زید وحسن اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "من أحد تسرأ من الأرض غلباً، فإنه يعلو به يرد القباۃ من سبع أرضین"۔ متن علیہ، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب النبوۃ، باب الغصب والعمارة، الفصل الأول، ص ۲۵۰۔ قدیمی

(۲) "تیزم رد المعصوب عنہ، وتسلیجہ الی ص ۶۸ فی مکان الغصب ان کان موجوداً"۔ شرح المجلد لتیسرہ رستم بار، ص ۹۸، رقم الحاشیہ: ۹۸۰، رد مکبہ حنیفہ کوئٹہ:

"وعلى الخاصب رد السجين، المعصومة، معناه: ما دام فاني، بقوله عليه السلام: "على اليد ما أخذت حتى تموت" وقال عليه السلام: "لا يحل لأحد أن يأخذ ماله أخيه إلا عاد ولا جاداً" قال أحد قريذ عليه: (الهداية ۳/۱۱۳، كتاب الغصب، مكتبة شرکت علمية ملتان)

"ويجب رد عه على مكان شبهه بقوله عليه السلام: "على اليد ما أخذت حتى تموت"۔ وقوله صلى الله تعالى عليه وسلم: "لا يحل لأحدكم أن يأخذ ماله أخيه إلا عاد ولا جاداً"۔ ومن أعده قريذ عليه







ازدواج کے ذریعہ پر بخاری کا اعتبار نہیں

[illegible][illegible][illegible]

۱. صحیح بخاری، کتاب الحول، ص ۱۵۱، باب فی التلبیۃ والاشیاء ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵،

[illegible][illegible]



مکرم اس تحریر سے بھی صورتِ رسولِ مجھ میں نہیں آتی، کیونکہ پہلے ہے کہ مشتری کے کسی بھی تہ فی  
 منظر مثلاً پہنچ، بناء، دُکُن و غیرہ کے حق شعاع باطل نہیں ہوتا، لہذا کسی صورتِ رسولِ مجھ میں  
 نہیں آتا۔ (۱۱)۔ (۱۲)۔

الحج: اب حامداً ومصلياً:

اگر ان عقدہ متعلق ہو جائے کہ بعد عقدہ منعقد ہو جاتا ہے، منعقد نہ کئے گئے ہو اور نظر شرعی میں اس کا مستحسن ہونا نہ دینی ہے۔ لفظ "حلیہ" اور "میں بہت پر نام ہے، اس کی جگہ "تدبیر" کا لفظ مناسب ہے۔ اگر ائمہ کے لئے تدبیر کی اجازت نہیں، اس کی ضرورت کے لئے تدبیر کی اجازت ہے، اگرچہ اس کے ضمن میں دوسرے کا ذکر ضرور بھی ہو جائے:

مہینہ ۱۳۱۳ھ میں ہے اور اس سال میں ہی حلیہ میں شائع ہوا ہے۔

١٠ - ٩٩٠ هـ. حصة كرمية

۱۱۳۔ فیروز علی حسنی، کتاب النسخ، دار الشريعة والعلم، ۱۱۴، حیدرآباد۔

تیس احسن الحقائق شرح کنز الدقائق للریضی: ۲۶۱/۵، میں بھی یہ موجود ہے (۱)۔ [امریٹنی رحمہ اللہ] اذالی نے نسبت کی تعدیل نہیں کی ہے۔ کنگ بخاری نے بھی بحوالہ کفایہ مسوط کا تذکرہ والا مقولہ نقل کیا ہے (۲)۔ شفیق کا دعویٰ مشتری پر ہوتا ہے، اگر مشتری اس میں غلطی کرے تو یہ ہائے کر و واجبہ پر ہوگی یا نہ ہو جائے تو وہ واجب ہے قسم کی تردید ہے، لیکن اگر وہ واجب ہے، تو اس پر قسم نہیں ملتی (۳)۔ فقہ اللہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ العبد المذنب مفتی محمد داؤد العلوم، یونیورسٹی، ۱۲/۷/۸۸ھ۔

۱۰ "وقال شمس الأنسة: الاشتغال بالحبل بإبطال حق الشعرة لا ينافي به، أما قبل وجوب الشعرة فلا إشكال فيه، وكذلك بعد الوجوب إذا لم يقصد للمشتري الإصرار به، وإنما قصد به الدفع عن ملك نفسه، ثم قال: ولعل هذا قول أبي يوسف رحمه الله، وإنما عند محمد رحمه الله شك على قياس احتلافه في التركة". (تیس احسن الحقائق للریضی، کتاب الشعرة، باب ما یبطل به الشعرة ۳۶۲/۲، دار الکتب العلمیہ بیروت)

۱۱ "وذكر الإمام شمس الأنسة المرحوم في باب الشعرة بالعروض من التصرف بعد ما ذكر وجوه الحل فقال: والاشتغال بهذه الحبل لإبطال حق الشعرة فلا ينافي به، أما قبل وجوب الشعرة فلا إشكال فيه، وكذلك بعد الوجوب إذا لم يكن قصد للمشتري الإصرار به، وإنما قصد به الدفع عن ملك نفسه، ثم قال: وقيل هذا قول أبي يوسف، فأما عند محمد فيكره، كذا في الكفاية". (اصحیح البخاری، کتاب الحبل، باب احتیاط الفاعل لیهدی له، ۳۳۳/۲، وفتح الحاشیة: ۸، قدیمی)

۱۲ "قوله: "هذا ايضا تنج على العیفة قوله: "وهب" أي: ما شتراد لآبائه الصغیر ولا یكون عنه سمس" می نحقق ثبوتہ، وذا فی خبریں متروکہ، و قد بالصغیر، لأن انہیة لو كانت للکبیر، وجب علیہ المیسر، فتجلی ای إسقاطہ، جعلها للصغیر، وأشار بالسین أيضاً إلى أنه لو وهب لأجسی، فإن تشفیجاً أن: حلف "أجسی أن الیة حقیقة، وأنها جرت بشروطها، والصغیر لا یحلف، فکأن عند المالک: أن الیة الیة - من له حلف، وبنی مالک لامتثال الشعرة فی الموهوب مطلقاً، کذا ذکره فی المدونة، بعمدة القاری، کتاب الحبل، باب فی الیة والشعرة ۱۲۸-۸، دار الکتب العلمیہ بیروت)

۱۳ "قوله: "وقال بعض الناس: إن اشترى تصب دار - فأنه إن بطل الشعرة، وهب لابنه الصغیر، ولا یكون علیه سمس" - ای إذا وهب لابنه الصغیر داراً یكون الصغیر شریکاً فی نفس المبیع، فلو أدى عبه التشفیج لا موجه إلیه البسین حتی یبلغ، (فیض الباری، کتاب الحبل، باب فی الیة والشعرة، ۲۹۹، حصر، مک ذہب الہند)

# کتاب المزارعة

(مزارعت کا بیان)

مزارعت کی مختلف صورتیں

سوال نمبر ۱۸۰۔ استفادہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدومہ السکریہ ذوالسجود و السکریہ و السکریہ و السکریہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ کے تحت کہ:

ایک شخص نے کسی کاروبار کے واسطے اور اپنے مصالح کی خاطر حق کرنا شروع کر دیا کہ خود تنہا کھیتی کار ہو یا  
کریبی قریبی ملکہ کسی مددگار ساتھی کی تلاش کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کو ہمارا ہونے کے بعد ہمارے ہاتھ کا کام  
میں شریعت اور سنت پر پریشانی نہ ہو۔ اس کی کئی صورتیں مروج ہیں:

ایک یہ کہ کسی شخص کو اپنی کوئی ضرورت پیش آئی تو وہ کسی شخص کو لے کر اس سے دو سوچا اور اسے قرض  
لے کر اپنی ضرورت پوری کرتا ہے اور وہ شخص مقررہ مال کھیتی و لے قرض تو اس کے ساتھ یہ معوضہ کرتا ہے کہ جس  
روز تم مجھے کو کام پہ بلاؤ گے میں ضرور اس کا اور مروج مزدور بنیائے تم پر مثلاً مروج بنیائی ہو جائے گا ہے اور دو چھ  
آنہ پر معوضہ کرتا ہے۔ تو وہ اپنے آپ کو: اتنا کام پانہ کرنا ہے۔ ایک ضرورت کے وقت آنے پر اور ایک آسم  
ا برت ہے۔ اور یہ اس وقت تک: وہ ہے جب تک کہ وہ اپنے روپے جو قرض لئے ہیں اسے سب تک پانہ نہ دے  
تو پانہ دے تو پانہ دے۔

دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک شخص کو اپنی کوئی ضرورت پیش آئی تو وہ کسی شخص کو لے کر اس سے دو سوچا







زمین مزارعت کے لئے اوجھیا پرینا

سوال [۸۴۸]: کاشتکار اپنا ہیٹ اوجھیا پر اس طرح اٹھاتا ہے کہ جو شے ہونے والی محنت کرتا ہے اور کاشتکار صرف سڑکوں پر جان اٹھاتا ہے اور فصل پر آہاٹ و حاتمہ محنت کرتے رہے اور کاشتکار کے درمیان تقسیم ہوتا ہے کیا یہ درست ہے؟

صوفی: یہ حسب اُسی آہاٹ و حاتمہ دانے پر ملے۔

الحواب حامد اُوصلیاً:

جائز ہے (۱)۔ فقط والتا قول اہم۔

فروالحدیث محمد بن محمد بن۔

= والحدیث محمد بن محمد بن، کتاب الإجازة، باب الإجازة الثالثة، ۲/۳۶، معید

"وأحرر الحصاد والمرفاع والغلبان وسنبرية عليهما بالحصص، فإن شرط على المعلن فسدت"، (ملقى الأبحر).

"قولہ، فإن شرط، الآخر، على المعامل فسدت، المزارعة، لأنه شرط لا يقتضيه العقد، وفيه منعة لأحدهما، ففسدت"، (مجمع الأبيير، كتاب المزارعة، ۱۳۲، ۱۳۳، مكتبة غفرية كوتہ)

(۱) (و كذا: صبح الموكثر الأرض والميزر لزيد، والنقر والعمل لآخر، أو الأول في له أو الثاني للأحرار، أو العمل له والباقي لآخر)، فهدى الثلاثة جافرة، (الحد والمحدود، كذا المزارعة، ۱/۲۹، ۲، معید)

و كذا في المختار في العالكمبرية، كتاب المزارعة، الباب الثاني في سنن أوغ المزارعة، ۲۳۹، ۵، وشيليه (و كذا في بدائع الصنائع، كتاب المزارعة، الفصل في أوغ المزارعة، ۱۵۱/۸، دار الكتب العلمية بيروت) (و كذا في المسعودي على هامش السرحسي، كتاب المزارعة، باب المزارعة على قول من يجيرها في الصف والثالث: ۸/۱۱۲ - مكتبة حبيبة كوتہ)

و كذا في الحوالمواقى شرح كبر الدلائق، كتاب المزارعة، ۲۵۱/۸، وشيليه:

(و كذا في المنهاية: كتاب المزارعة، ۳۳۳، ۳، مترك علميه مئتان)

(و كذا في الفتاوى المزارية على هامش الفتاوى العالكمبرية، كتاب المزارعة المصغر الأول في صحتها وشرائطها، ۹۰/۶، وشيليه)

(و كذا في شرح النجفة، كتاب المزارعة، رقم المسئلة ۲۳۳۱، ۵۹۱۰، مكتبة حبيبة كوتہ)







۲۔ زید نے نام شرعیاً روپیہ لکھ کر نام لکھ دیا ہے، لیکن جس صورت میں یہ لکھا گیا ہے وہ اس کے خلاف ہے۔  
بعض روپیہ کا مشتق ہونے پر یہ کہتے ہیں کہ یہ تو میرا ہے کہ وہ ہے۔ ان کا یہ کہنا صحیح نہیں۔

۳۔ روپیہ کا مشتق ہونا اس کے معنی میں ہے۔ اس کے معنی میں ہونا۔

۴۔ روپیہ کا مشتق ہونا اس کے معنی میں ہے۔ اس کے معنی میں ہونا۔

۵۔ روپیہ کا مشتق ہونا اس کے معنی میں ہے۔ اس کے معنی میں ہونا۔

۱۔ (۱۶۹)۔ زید نے یہ لکھا ہے کہ اس کے معنی میں ہونا۔ اس کے معنی میں ہونا۔  
۲۔ (۱۷۰)۔ اس کے معنی میں ہونا۔ اس کے معنی میں ہونا۔  
۳۔ (۱۷۱)۔ اس کے معنی میں ہونا۔ اس کے معنی میں ہونا۔  
۴۔ (۱۷۲)۔ اس کے معنی میں ہونا۔ اس کے معنی میں ہونا۔  
۵۔ (۱۷۳)۔ اس کے معنی میں ہونا۔ اس کے معنی میں ہونا۔

۱۔ (۱۷۴)۔ اس کے معنی میں ہونا۔ اس کے معنی میں ہونا۔

۲۔ (۱۷۵)۔ اس کے معنی میں ہونا۔ اس کے معنی میں ہونا۔  
۳۔ (۱۷۶)۔ اس کے معنی میں ہونا۔ اس کے معنی میں ہونا۔  
۴۔ (۱۷۷)۔ اس کے معنی میں ہونا۔ اس کے معنی میں ہونا۔  
۵۔ (۱۷۸)۔ اس کے معنی میں ہونا۔ اس کے معنی میں ہونا۔

۱۔ (۱۷۹)۔ اس کے معنی میں ہونا۔ اس کے معنی میں ہونا۔

۲۔ (۱۸۰)۔ اس کے معنی میں ہونا۔ اس کے معنی میں ہونا۔

۳۔ (۱۸۱)۔ اس کے معنی میں ہونا۔ اس کے معنی میں ہونا۔  
۴۔ (۱۸۲)۔ اس کے معنی میں ہونا۔ اس کے معنی میں ہونا۔  
۵۔ (۱۸۳)۔ اس کے معنی میں ہونا۔ اس کے معنی میں ہونا۔

۱۔ (۱۸۴)۔ اس کے معنی میں ہونا۔ اس کے معنی میں ہونا۔

۲۔ (۱۸۵)۔ اس کے معنی میں ہونا۔ اس کے معنی میں ہونا۔

۳۔ (۱۸۶)۔ اس کے معنی میں ہونا۔ اس کے معنی میں ہونا۔

۴۔ (۱۸۷)۔ اس کے معنی میں ہونا۔ اس کے معنی میں ہونا۔









سوال: جواب مذکورہ سے متعلق سوال

مسئولان [۱۹۸۵]: مسئلہ صورت میں لڑکے کے پاس ماں نہیں، بیڑ لڑکا فوت ہو چکا ہے۔ اب کیا صورت ہوگی؟ آیا باپ سے دوکانوں وصول کیا جائے، یا مالک و حرازین بقدر حصص، یا اگر میں، یا مالک نے رشوت دی ہے ماسی کے ذمہ دے گا؟ جو حکم ہو گا تو عمل چلے کر فرما دیں۔

اشتبہا، ہمارا دوسرا سال ہے، دو بار سوال غور سے پڑھ لیں۔ غز کے کے واحد یا جمع شخص سے نہیں کہا تھا، کہا۔ از غز کہرا۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

جس نے دیکھا اس نے اس نے ناحق دیکھا اور اس پر ظلم ہے اب وہ یہ رقم لڑکے کے والدین کی کسی اور شریک وغیرہ سے وصول نہیں کر سکتا۔ حکومت کے ملازمین یعنی پولیس کا رشتہ وصول کرنے کو ظلم ہے (۱۱) اور وہ مردوں کو مقدمہ سے بچانے کے لئے ویسے تو ان کے حق میں ہی ترمیم اور احسان ہے، جیسے کہ اگر کوئی شخص کسی مدین کا دین بھروسے کے امر کے اور کرنے کو توجہ دیتا ہے، اس کو وصول کرنے کا حق نہیں ہوتا، حالانکہ وہ مطالبہ حق ہے، اس طرح ناحق مطالبہ کسی کی طرف سے اور کرنے کی صورت میں بطریق اوق وصول کرنے کا حق نہیں:

”خُذْتُ الْحَبْلَ عَلَى الْحَبْلِ بِمَا آتَى بِحَبْلِ مَا أَجَانُ بِهِ مَدْعَاةَ فَصَادَ بِيَهُ بِأَمْرِهِ وَقَالَ الْحَبْلُ: إِذَا أَحْدَثَ بَدِينِ ثَابِتٍ لِي عَيْتُكَ لَمْ يُقْبَلْ فَوْنُهُ بِنِ خُصْمِ الْحَبْلِ مَتَى الْبَدِينِ لِنَحْبِلِ عَلَيْهِ إِهْمٌ هُوَ مَحْبَلٌ. ”(قوله: ”أمره قدومه، رغبة له وإنه ليس أمره، وكان. وترعاه له فلو قدومه“)

«وَعَلِمَ أَنَّ الْأَمْرَ لَصَاحِبِهِ إِلَّا فِي سَنَةٍ إِذَا كَانَ مُوَسِّعًا أَوْ بَاقِيًا» (الدور المحتفل): قاله العلامة ابن عباسين رحمه الله تعالى: «يقوله: أو أبا: صورة: أمر: الأب: انتاب: ليوقد نار أبي أرضه، فتغل: ونفذت النار إلى أرض جاره، فالتفت شئ: بضمن الأب: لأن: امر: صح: فانتغل الفعل إليه كما لو: وأمر: الأب: ورد المحتفل: ٤١٣، ٤١٤، كتاب العصب، مطلب: الأمر: ٤١٣، ٤١٤، ٤١٥، ٤١٦، ٤١٧، ٤١٨، ٤١٩، ٤٢٠، ٤٢١، ٤٢٢، ٤٢٣، ٤٢٤، ٤٢٥، ٤٢٦، ٤٢٧، ٤٢٨، ٤٢٩، ٤٣٠، ٤٣١، ٤٣٢، ٤٣٣، ٤٣٤، ٤٣٥، ٤٣٦، ٤٣٧، ٤٣٨، ٤٣٩، ٤٤٠، ٤٤١، ٤٤٢، ٤٤٣، ٤٤٤، ٤٤٥، ٤٤٦، ٤٤٧، ٤٤٨، ٤٤٩، ٤٥٠، ٤٥١، ٤٥٢، ٤٥٣، ٤٥٤، ٤٥٥، ٤٥٦، ٤٥٧، ٤٥٨، ٤٥٩، ٤٦٠، ٤٦١، ٤٦٢، ٤٦٣، ٤٦٤، ٤٦٥، ٤٦٦، ٤٦٧، ٤٦٨، ٤٦٩، ٤٧٠، ٤٧١، ٤٧٢، ٤٧٣، ٤٧٤، ٤٧٥، ٤٧٦، ٤٧٧، ٤٧٨، ٤٧٩، ٤٨٠، ٤٨١، ٤٨٢، ٤٨٣، ٤٨٤، ٤٨٥، ٤٨٦، ٤٨٧، ٤٨٨، ٤٨٩، ٤٩٠، ٤٩١، ٤٩٢، ٤٩٣، ٤٩٤، ٤٩٥، ٤٩٦، ٤٩٧، ٤٩٨، ٤٩٩، ٥٠٠، ٥٠١، ٥٠٢، ٥٠٣، ٥٠٤، ٥٠٥، ٥٠٦، ٥٠٧، ٥٠٨، ٥٠٩، ٥١٠، ٥١١، ٥١٢، ٥١٣، ٥١٤، ٥١٥، ٥١٦، ٥١٧، ٥١٨، ٥١٩، ٥٢٠، ٥٢١، ٥٢٢، ٥٢٣، ٥٢٤، ٥٢٥، ٥٢٦، ٥٢٧، ٥٢٨، ٥٢٩، ٥٣٠، ٥٣١، ٥٣٢، ٥٣٣، ٥٣٤، ٥٣٥، ٥٣٦، ٥٣٧، ٥٣٨، ٥٣٩، ٥٤٠، ٥٤١، ٥٤٢، ٥٤٣، ٥٤٤، ٥٤٥، ٥٤٦، ٥٤٧، ٥٤٨، ٥٤٩، ٥٥٠، ٥٥١، ٥٥٢، ٥٥٣، ٥٥٤، ٥٥٥، ٥٥٦، ٥٥٧، ٥٥٨، ٥٥٩، ٥٦٠، ٥٦١، ٥٦٢، ٥٦٣، ٥٦٤، ٥٦٥، ٥٦٦، ٥٦٧، ٥٦٨، ٥٦٩، ٥٧٠، ٥٧١، ٥٧٢، ٥٧٣، ٥٧٤، ٥٧٥، ٥٧٦، ٥٧٧، ٥٧٨، ٥٧٩، ٥٨٠، ٥٨١، ٥٨٢، ٥٨٣، ٥٨٤، ٥٨٥، ٥٨٦، ٥٨٧، ٥٨٨، ٥٨٩، ٥٩٠، ٥٩١، ٥٩٢، ٥٩٣، ٥٩٤، ٥٩٥، ٥٩٦، ٥٩٧، ٥٩٨، ٥٩٩، ٦٠٠، ٦٠١، ٦٠٢، ٦٠٣، ٦٠٤، ٦٠٥، ٦٠٦، ٦٠٧، ٦٠٨، ٦٠٩، ٦١٠، ٦١١، ٦١٢، ٦١٣، ٦١٤، ٦١٥، ٦١٦، ٦١٧، ٦١٨، ٦١٩، ٦٢٠، ٦٢١، ٦٢٢، ٦٢٣، ٦٢٤، ٦٢٥، ٦٢٦، ٦٢٧، ٦٢٨، ٦٢٩، ٦٣٠، ٦٣١، ٦٣٢، ٦٣٣، ٦٣٤، ٦٣٥، ٦٣٦، ٦٣٧، ٦٣٨، ٦٣٩، ٦٤٠، ٦٤١، ٦٤٢، ٦٤٣، ٦٤٤، ٦٤٥، ٦٤٦، ٦٤٧، ٦٤٨، ٦٤٩، ٦٥٠، ٦٥١، ٦٥٢، ٦٥٣، ٦٥٤، ٦٥٥، ٦٥٦، ٦٥٧، ٦٥٨، ٦٥٩، ٦٦٠، ٦٦١، ٦٦٢، ٦٦٣، ٦٦٤، ٦٦٥، ٦٦٦، ٦٦٧، ٦٦٨، ٦٦٩، ٦٧٠، ٦٧١، ٦٧٢، ٦٧٣، ٦٧٤، ٦٧٥، ٦٧٦، ٦٧٧، ٦٧٨، ٦٧٩، ٦٨٠، ٦٨١، ٦٨٢، ٦٨٣، ٦٨٤، ٦٨٥، ٦٨٦، ٦٨٧، ٦٨٨، ٦٨٩، ٦٩٠، ٦٩١، ٦٩٢، ٦٩٣، ٦٩٤، ٦٩٥، ٦٩٦، ٦٩٧، ٦٩٨، ٦٩٩، ٧٠٠، ٧٠١، ٧٠٢، ٧٠٣، ٧٠٤، ٧٠٥، ٧٠٦، ٧٠٧، ٧٠٨، ٧٠٩، ٧١٠، ٧١١، ٧١٢، ٧١٣، ٧١٤، ٧١٥، ٧١٦، ٧١٧، ٧١٨، ٧١٩، ٧٢٠، ٧٢١، ٧٢٢، ٧٢٣، ٧٢٤، ٧٢٥، ٧٢٦، ٧٢٧، ٧٢٨، ٧٢٩، ٧٣٠، ٧٣١، ٧٣٢، ٧٣٣، ٧٣٤، ٧٣٥، ٧٣٦، ٧٣٧، ٧٣٨، ٧٣٩، ٧٤٠، ٧٤١، ٧٤٢، ٧٤٣، ٧٤٤، ٧٤٥، ٧٤٦، ٧٤٧، ٧٤٨، ٧٤٩، ٧٥٠، ٧٥١، ٧٥٢، ٧٥٣، ٧٥٤، ٧٥٥، ٧٥٦، ٧٥٧، ٧٥٨، ٧٥٩، ٧٦٠، ٧٦١، ٧٦٢، ٧٦٣، ٧٦٤، ٧٦٥، ٧٦٦، ٧٦٧، ٧٦٨، ٧٦٩، ٧٧٠، ٧٧١، ٧٧٢، ٧٧٣، ٧٧٤، ٧٧٥، ٧٧٦، ٧٧٧، ٧٧٨، ٧٧٩، ٧٨٠، ٧٨١، ٧٨٢، ٧٨٣، ٧٨٤، ٧٨٥، ٧٨٦، ٧٨٧، ٧٨٨، ٧٨٩، ٧٩٠، ٧٩١، ٧٩٢، ٧٩٣، ٧٩٤، ٧٩٥، ٧٩٦، ٧٩٧، ٧٩٨، ٧٩٩، ٨٠٠، ٨٠١، ٨٠٢، ٨٠٣، ٨٠٤، ٨٠٥، ٨٠٦، ٨٠٧، ٨٠٨، ٨٠٩، ٨١٠، ٨١١، ٨١٢، ٨١٣، ٨١٤، ٨١٥، ٨١٦، ٨١٧، ٨١٨، ٨١٩، ٨٢٠، ٨٢١، ٨٢٢، ٨٢٣، ٨٢٤، ٨٢٥، ٨٢٦، ٨٢٧، ٨٢٨، ٨٢٩، ٨٣٠، ٨٣١، ٨٣٢، ٨٣٣، ٨٣٤، ٨٣٥، ٨٣٦، ٨٣٧، ٨٣٨، ٨٣٩، ٨٤٠، ٨٤١، ٨٤٢، ٨٤٣، ٨٤٤، ٨٤٥، ٨٤٦، ٨٤٧، ٨٤٨، ٨٤٩، ٨٥٠، ٨٥١، ٨٥٢، ٨٥٣، ٨٥٤، ٨٥٥، ٨٥٦، ٨٥٧، ٨٥٨، ٨٥٩، ٨٦٠، ٨٦١، ٨٦٢، ٨٦٣، ٨٦٤، ٨٦٥، ٨٦٦، ٨٦٧، ٨٦٨، ٨٦٩، ٨٧٠، ٨٧١، ٨٧٢، ٨٧٣، ٨٧٤، ٨٧٥، ٨٧٦، ٨٧٧، ٨٧٨، ٨٧٩، ٨٨٠، ٨٨١، ٨٨٢، ٨٨٣، ٨٨٤، ٨٨٥، ٨٨٦، ٨٨٧، ٨٨٨، ٨٨٩، ٨٩٠، ٨٩١، ٨٩٢، ٨٩٣، ٨٩٤، ٨٩٥، ٨٩٦، ٨٩٧، ٨٩٨، ٨٩٩، ٩٠٠، ٩٠١، ٩٠٢، ٩٠٣، ٩٠٤، ٩٠٥،





میں کن و غیرہ دروس میں یہ شرط نہیں کہ اس زمین کا پیدا شدہ غلہ دینا ہوگا تو نقد معاوضہ کی طرح یہ بھی درست ہے، جتنی جس زمین کی مراد ہے یا زمین روپیہ وغیرہ کوئی معاوضہ قیمت تجویز کر لے تاکہ مدت ہے، یہ شرط غلطی و تدارقہ کر کے معاوضہ قیمت تجویز کر لی، بھی درست ہے (۱) شرط نمبر ۱۱: اس بات سے کہ ہے، ان میں مضافت نہیں رہے، نہ امر۔

مروءۃ المکتوبہ فی مروت دارالمصروف، ۱۴۰۲ھ، ۹۸۸ء۔

الجواب بھی بندہ کلام اللہ تعالیٰ میں اور علوم و بیوتہ۔

- واقف سہاروی: کتاب السراۃ والاساقۃ ۲۰۹۸، ۲۰۹۹ء، سید  
 "وہا ان یکنون یصحون علیہ، وھو المنفعۃ معلوماً عما یمنع المنازعۃ، فان کان مجیداً

حب لہ مصعب بنی السراۃ، یمنع حوجہ العتد، و"الاولیٰ" الغای، الغایکیرہ، کتاب الإحتیاف، القیاس  
 الاولیٰ علی: حب، و الا حوجہ و رکبۃ و القاضی و شرطنہا و بن انواعہا و حکمتہا و کویہہ و معادفہ و صغیرہا  
 ۱۰۰۰ء، سیدید

"ان کان یبطل و الا لای تصاحب الا من و العتد، فیکون المصاحب مستاجر المغان، و العتد  
 یبطل من صاحب و مدہ معلومتیں، و یکتوب یمنع الحاج، انراشی" (روایہ مختار، کتاب المروءۃ  
 ۲۰۵۶ء، سید)

۱: "و تصح اجازۃ اوصی للمروءۃ مع سان مایور، ع لہا، اوفول، علی ان یزرع فیہا ما یت، کما لاتقع  
 المنازعۃ، و الا فیہی مدۃ لمحدالہ، و یمنع صحیحۃ مروعہا، و یمنع التسمی، و المصاحیر المشری  
 و المظریق و یزرع زرعین رید و غیرہا، ولو لم یسکنہ المروءۃ للتحال لا حبیبہا لسی، او کوی ان انکھ  
 المروءۃ فی مدۃ العتد، حر، و الا لا، و تمامہ فی الغنیۃ، الذی المختار، کتاب الاجازۃ، باب ما یجوز من  
 الاجازۃ و سیکور حلالاً فیہا، ۲۰۹۹ء، سید

"خسر ط، ان یکنون الاحوجۃ معلوماً سوا، کانت من مستببات او من القبیات، و کانت منفعۃ  
 آخری، ان جہانہ تفتی ایضاً فی السراۃ، لیسید العتد، سراج المحبہ، الفصل الثالث فی شروط  
 مدۃ الاجازۃ، ورقہ المضافہ ۵۰، ۵۱، ۵۲، و الکتاب العلویہ بیروت،

خاتمہ زمیندار کا شکار کو مالک بنادینا درست ہے یا نہیں؟ مع فتویٰ حضرت حکیم الامت

سوال [۸۲۹۷]: ۱۹۷۷ء سے قبل جب کہ ہندوستان میں انگریز کی حکومت تھی اور پاکستان کا بننا اور  
 نیسک اور قاتویر جات یہ حکومت کی جانب سے زمینوں کے بارے میں یہ قانون تھا کہ جب کوئی زمیندار اپنی اور اپنی  
 کسی کا شکار کو بطور جادو یا بطور مزاحمت دیتا اور مذکورہ زمین جب کا شکار کے پانچ بارہ سال رہ جاتی تو وہ  
 کا شکار ہی اس زمین کا مالک بنادیا جاتا اور مالک زمین یعنی زمیندار کو زمین پر کوئی حق نہیں رہتا۔ اس کا شکار کو  
 ”موروثی دار“ سمجھتے ہیں۔

حضرت مورخ اشرف علی صاحب تھانوی دمراندہ تھانی نے اس موروثی دار کی زمین کے بارے میں  
 فتویٰ صادر فرمایا کہ: ”کا شکار کو ان مذکورہ بالا ارضی سے انقطاع بطریق قلب مالک حرم و ظلم ہے۔“ اور وہ  
 فتویٰ بدیہی زبور اور امداد الفتاویٰ میں موجود ہے۔ ان دونوں کتابوں کی عبارت یہ ہے: مسئلہ نمبر ۱۳۔  
 ”اجارہ یا حزرعت میں بارہ سال یا کم بیش مدت تک زمین سے مشتغول ہو کر  
 موروثیہ کا دعویٰ نہ کرنا۔ جیسا کہ اس وقت روا ہے۔ محض خاص اور حرام اور ظلم و غصب  
 ہے۔ بدولن طیب قحط مالک ہرگز اس سے قطع حاصل کرنا جائز نہیں، اگر ایسا کیا تو اس کی  
 پیدائش بھی غیبیہ ہے اور لکھنا ان کا حرام ہے۔“ بدیہی زبور باب مزارعت (۱)۔

### حکم موروثی

سوال: ۱۲/۳ قانون کے مطابق جو زمین بارہ سال تک کسی کا شکار سے

قبل میں رہے تو اس زمین پر کا شکار کو حق مزارعت سے ثابت ہو جاتا ہے یعنی زمیندار  
 خود اس زمین کے بیٹے کا مالک ہے، نہ الگزارہی۔ عینہ کو بڑھانے کا مالک بیٹے کا اختیار  
 کا شکار کو کس سے ثابت ہے۔ یہ حق شرعاً کا شکار کو حاصل ہے یا نہیں؟ بعد بیع مع مشتری کی  
 ملک مورتی یا نہیں؟

### الجواب حامداً ومصلیاً:

”اس کا شیخ تو کوئی حق شرعی حاصل نہیں کرتا ہے، امرایت کا شکار ہے کوئی  
خرید۔“ کا قروہ شریعی بھی، ”لک نہ دو“۔ ۸۔ تاریخ الثانی ۱۳۳۱ھ۔ کتاب الاحقرہ،  
اعداد الصوری ۱۰۱۔

۱۹۴۷ء میں ہندوستان سے انگریزی حکومت ختم ہو گئی اور پاکستان قائم ہو گیا جو ایک آزاد  
حکومت ہے، بعد اس کے اس کے ارکان میں ۱۹۵۰ء کا کریمبی واقع نے زمینداری کا حق اکل لے کر دیا  
زمینداروں کو ان کے اراضی سے ان کے حق کا قطع باقی کر دیا، جو زمین میں سے قبضہ میں تھی ان کو یہ بھی کہ حکومت  
نے اس قانون نے خلاف زمینداروں نے بہت آواز اٹھائی اور حکومت نے احتیاج بھی کیا حکومت نے ایک  
نئی آواز زمینداروں کو منتخب کر لی، بعد میں حکومت نے ان زمینداروں کو پھر یہ بھی دیا تو چونکہ ان  
میں شک ہے برائے حال۔

دوسرے طلب امر یہ ہے کہ ان امور میں اور کاشکاروں کا ان کے اور وہاں اراضی سے قطع امر تو  
اس کو حضرت نورانی شریف علی صاحب قدوسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا، جسے ہندو پاک کے بعد مسئلہ یہ ہے کیا  
یہ حق ہے یا نہیں۔

مترجمین کے علاوہ مولوی محمد پور، بلوچ شہر۔

### الجواب، حامداً ومصلیاً:

انگریزی حکومت میں موروثیت پر کسی زمیندار نہیں کیا گیا، بلکہ حق کیا گیا تھا، اور کاشکار تعالیٰ کے  
دین کا زمیندار کی ملک پر قائم رہتی تو گویا کہ اس کو حق نہیں دیا تھا، اور نصیب نہ رہا، اس میں مالک کی ملک  
اور قبضہ موجود رہا، ۱۳۰ کا ایک باب لکھا ہے، اور حکومت بدل تو ۱۵۰، اس قانون سے زمیندار کی ملک کیا گیا، جس کا  
مصل یہ ہے کہ زمیندار کی ملک ختم (قدورے اس کا بدلہ بھی جو بڑا کیا گیا) اور اصل ملک حکومت کو ہی (۲) دولت

۱۰۱۔ اعداد الصوری، کتاب الاحقرہ، ”نظم ثانی“ ۱۳۵۱، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶،



موروثی زمین، کسی مدت تک کاشت کرنے سے کاشتکار کے لئے ثبوت ملک

مسئلہ: ۱۰۱۸۴۸ موروثی زمین کا جو زمین اس طرف رواج ہے کہ پچیس دہائی تک  
مقرر ملک کاشتکاری نسبت کو جوت لینا تھا تو وہ زمین موروثی ہو جاتی تھی اور کسی شہرہ شریعت سے پیش کے لئے اس  
کے زمیندار جوتی تھی، اس طرف سے یہاں پر بہت سی زمینیں ہیں۔ تو یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

۲۔ اور اب قلعہ کل یہ قانون بن گیا ہے کہ کاشتکار قانونی ہو جائے ہے، یعنی وہ زمین اس کے نام بندہ  
ہوتی ہے اور زمیندار اس زمین کو کاشتکار سے نہیں بچھڑا سکتا جب تک کہ چار چھ گھنٹہ ان کے لئے نہ کرے۔ اور اگر زمیندار  
کاشتکار سے کھیت لینا چاہے تو اسی طریق سے کھیت لے سکتا ہے اور نہیں۔ شرعاً یہ بات جائز ہے یا نہیں؟

زمین شوخ کے نام ہو جائے تو کیا اس کے مرنے کے بعد بھی کو بیٹے کا حق ہے؟

اور ملک کاشی باؤں کتاب میں مسلمانین کے جس کی شہادت ملے، اور جانور، ملک، درخت اور پتہ کا الہامی ثبوت اس کی  
نویسہ جائز ہے۔ جب یہ بیچ بھیجے سے ملک میں داخل ہو گیا تو قرابن بھی اس کی درست ہے۔ البتہ عرقہ مدانی کا وجہ ہے اس  
لئے جو ضرورت ہے، مہذبہ یا خصوصاً شہادت کے رہیں کسی ملک کاشی باؤں میں جو ذرا داخل کرنا اس میں تحصیل و بے ساروئی  
باز کھیت میں خود کھسکیا ہے تو اس کا وطن کرنا کل جائز نہیں، کیونکہ اس میں ملک مہذبہ نہیں تو اس سے پہلے لینا یا لینے میں  
مانت کرنا حلال ہے۔

اور فرانس نے بعد از نو روایت وغیرہ اس کو دیا ہے تو اس پر بقدر حاکم حلال ہے۔ اس قدر دیکھ کر کاش  
ہاں میں دیوید تھا اس سے وصول کیا ہے تو جائز ہے اور اس سے زائد بطور ضمانت کے جائز ہے کیونکہ یہ غرض ہاں ہے اور  
نتیجہ: حلال ہے۔

کما صرحوا فی امیر المومنین احمر باب حناۃ البھیمة: "اذ حل عمناء او نوراً او لوماً او حماراً  
فی ریح، کو کمرہ، ابن سلق، صلی مائل، ولا لا، ولیل: بضم: "وفال اللہ می رحمہ اللہ تعالیٰ  
مرجعہ لفظ الانی "قول: ویظہر کوجہیۃ هذا القول لموافقتہ لمرسل اول الباب من انه یضمن  
مأخذہ الدابة مطلقاً، اذ ادخلها فی ملک غیرہ، لا ذلہ لعدیۃ، وأما لو لم یدخلها فی الہدیۃ، ولو  
رسل مہیمة، فالسندات فرغاً علی فورھا، صلی المرسل، وإن مات بعداً او حلالاً ولہ حرق الاخر،  
ایضاً لمرسل "ومداد العتوق، کتاب الذبائح والاصحیۃ والصدیۃ والعیقۃ، فلیترک یا باؤر یکرہ و  
یا ماکش یاؤس، رستم، مان یاؤر، ۵۳۱/۳، مکتبہ دار المعرفۃ کراچی

۳۔ ایک عورت کے شوہر کے مرنے پر زمین و زمین پر بطور کاشتکار ہندو تھی اور زمیندار اس کے شوہر کا باپ ہی تھا۔ اس نے اپنے لڑکے کے مرنے پر زمینیں بطور فائیت یا تھوڑی تھیں۔ پھر اس عورت کا شوہر اپنے رب سے مرنے سے قبل ہی مر گیا۔ تو زمین و زمین پر اس عورت کو لین۔ جو کہ اس کے شوہر کے نام بطور موروثی کاشت کار کے تھی۔ لیکن جائز ہے نہیں؟ اور شرعاً اس زمین کی ملک و عورت کو ملتی ہے یا نہیں؟ یا کہ اس عورت کے شوہر کا باپ کے مرنے سے ملک اس کے ہوتا ہے؟

(الف) بروا کر ہم اور شغلات یہ تحریر فرمائی کہ اگر کسی سے پاس ایسی زمین ہو تو اس کے جائز ہونے کی کیا صورت ہے، یعنی کیا ایسا موروثی کاشتکار اس زمین سے استفادہ کرے یا زمین دار سے مل کر اس کو دے دے کہ زمین بڑھا کر پھر سے قبضہ کرے یا زمین و زمین رضامندی سے جسے بھی مکان پر رہا می شریعت پر کھیت جوتے، کیونکہ موروثی زمین کا مکان نہیں ہو سکتا؟ لیکن اگر زمین و رہا می شریعت پر رہا می ہو جائے اور رہا می ہو رہے؟ جائز ہوگا یا نہیں؟ یا اور کوئی ایسی صورت ہے جس سے وہ زمین جو بطور فائیت سے استفادہ کی جائے یا بالکل چھوڑ دی جائے؟

(ب) ایسی زمین در پیدار کا شریعت کیا حکم ہے اور اس کی آمدنی کا شریعت کیا حکم ہے؟ اور اگر کسی کے پاس آمدنی اور معاش کا کوئی ذریعہ ہو یعنی موروثی زمین تو اس شخص کو کیا ملنا چاہیے؟ اگر ہوتے ہو تو چھوڑ دے یا تو با استغفار کرے؟ یا کیا کرے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱۔ بغیر زمین دار کی رضامندی سے ایسی زمین میں کاشت کرنا جائز ہے (۱)۔

(۱) قال الله تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّكِلُوا إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ (۱) ان يكون نجاسة عن نواحي  
مكتملة سورة النساء ۴۹

”عن أبي حمزة الرقاشي عن عبد رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: “لَا تَلْظَمُوا إِلَّا لَاحِظَ مَالِ امْرِئٍ لَا يَطِيبُ نَفْسَهُ” (مشكوة المصابيح باب العصب والعاقبة الفصل الثاني ۲۵۵۱ قديمي،

”لا يجوز التصرف في مال غيره سلا، ذمة ولا ولاية“ (الدر المختار كتاب العصب

۲۔ یہ بھی ناجائز ہے (۱)۔

۳۔ اس زمین اور باغ کا مالک عورت کے شوہر کا ہے۔ اس کے بعد اس کے ورثہ مالک ہوں گے (۲) عورت شوہر کا ترکہ ہونے کی وجہ سے مالک نہ ہوتی (۳)۔

(الف) بہتر یہ ہے کہ نسلی چیز دے اور استفادے دے۔ یہ درست ہے کہ اسلی مالک سے دوا دہ جائز ہے، جتنے چاہے، شامندہ دے جائے خواہ رنگین یا سفید پر یا زیادہ پر۔ پھر کاشت درست ہے (۴)۔  
(ب) اصل مالک سے کدو شہ ساق کرانے (۵)۔ آئندہ کو چھوڑ دے، یا دہرہ معاملہ کرے۔ نقد داندہ نہ دے، تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ المعجم و فقہی، مظاہر معجم بہار پیور۔

(۱) قال الله تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً﴾ (سورة البقرة، آية ۲۷۵)۔

"عن جابر بن عبد الله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أكل الربوا وموكله وكتبه وشاهديه وقيل: أكل الربوا، ومنكوبة المصباح، باب الربا، الفصل الأول، ص: ۲۳، فقهی؛

(۲) قال الله تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُلُوا مِمَّا كَسَبَ بِيَدَيْكُمْ وَلَهُ الدَّارُ وَالْآخِرَةُ﴾ (سورة البقرة، آية ۲۷۵)۔

"عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "الحواضر انشط بأعديها، فما بقي فهو لأولي حل" (منكوبة المصباح، باب: الفرائض، الفصل الأول، ص: ۲۳، فقهی؛

(۳) اس لئے کہ ترکہ صورت میں ہوتا ہے اور شوہر کے ہے، یہ مالک ہے شوہر کی چیز، ترکہ صورت میں ہے۔

(۴) "ولا تصح المروءة إلا على مدّة معلومة لها بعد، وأن يكون النعاج شامدة"، (الهداية، کتاب المزارعة، ۲/۳، ۲۴۹، شرح علیہ ملتان)۔

"ومنها أن يكون الخارج بينهما على الشرح المذكور"، (مدافع المصانع، کتاب المزارعة، فصل فی حکم المزارعة الصحيحة، ۲/۸، ۲۸۱، دارالکتب العلمیہ بیروت)۔

وہا "ان كانت المصنعة لحي آدمي، فلها ركن رابع، وهو التحلل من صاحب ذلك الحق"، (شرح النووى على الصحيح، کتاب النوبة، ۳/۹، ۳۵۸، فقهی)۔

(۵) (کذا فی روح شعلی، سورة النحریم، ۸، ۱۵۹/۲۸، احوال المراث الطریبی بیروت) =

## موروثی زمین اور قرض میں تراوی

مسئلہ ۱۸۵۸ :- اگر کسی زمین پر کھیر میسر ہوئی زمین کوئی کاشت کرنے تو جس روز میں کاشتکاری ہوئی، زمین وہیں ہاتھ پیرائیں ملتا ہے۔ اگر کوئی کاشتکار اس زمین سے بے دخل ہو جائے۔ جتنی دینی رضا مندی سے چھوڑ دے تو ثواب بے یائیں اور اس کے لئے چھوڑنے میں ہشت کار کو ناکار ہو گا یا نہیں؟

۱۔ مسئلہ یہ دریافت طلب ہے کہ یہ کاری قانون ہے کہ قرض تین سال تک وصول کر سکتا ہے، اور تین سال سے زیادہ کے قرض کو، اگر ثواب بے یائیں اور اس کے لئے ناکار ہو گا یا نہیں؟

الجواب حامداً و مؤصلاً:

۱۔ زمین کاشت کرنے، اصل مالک سے محض کاشت کے لئے اہمیت پر ہی ہے تو کاشت کرنے سے اصل مالک بنی غلہ سے نہیں ملے گی، کاشتکاری ملک میں داخل نہیں ہوئی (۱)، اس کی واپسی ضروری ہے جو لوگ ایسے نہیں کرتے اور بغیر مالک کی رضا مندی کے اس پر قبضہ نہ ہوئے ہیں اور تصرف کرتے ہیں وہ نیکوکار ہیں (۲)۔ جب واپس نہیں کرے تو تقاضی عدم کی واپسی کی وجہ سے بہت بڑی مروت سے چھکار دیا جائے گا

۲۔ "وفش لتبج صلا علی العاری رحمہ اللہ علیٰ علی کلامہ عن السیۃ وار کافہا، ہون نکات من مضالم الأسوال، فصول صحت التبرع بہا مع ماقدما فی حقوق اللہ تعالیٰ علی الخروج عن عیۃ الامرائ و ذر صلا المخصوم فی الحق والاستقال ین یحتل مہم أو برتقا لہمہ أو دلی من یوہ مضامہم من وکیل او وارث ہذا"۔ محلۃ البیوت الاسلامیۃ، اقوال العلماء فی حکم من ذب من المکسب الحرام، فصل فی الحلال والحرام والمسنہ لہ، وحکم الکثیر و القلیل من الحرام: ۱۶، ۵، ۲۰۔ البیوت العلمیۃ والإفتاء والدعویۃ والإرشاد المذہبی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

(۱) اس کا شکار پہلی حق شرعی حاصل نہیں ہوتا ہے، اس پر کاشت کیا جائے۔ تو کوئی نیکو کار وہ شکاری ہی مالک نہ ہوگا۔ (۲) امداد العیون، کتاب الاجراء، حکم من مورث ۳۰۳: ۱، ۵، ۳، مکتبہ دار الفکر، کراچی

(۳) "لا یجوز لتقصیر فی سب غیرہ بلا اذنیہ ولا ولایۃ"۔ والشر المعتبر کتاب المصعب ۶۰۰: ۲، سعید

"المحصر ب ان کان عقداً علیہ الفاضل وفہ فی صحاحہ من دون ان یغیرہ و یقصرہ، واذا طرأ علی قیمة ذلک العقار نقصان یصح العرب و فعلہ، یضمن ذیہ"۔ اشرح محللۃ المسامح و سہ ماہی



اور ثواب کے متعلق یوں کہے۔

۲۔ تمیں میں سے کسی نے جہاد کا کوئی کام کیا ہے تو میرے لئے جہاد میں حصہ ہے۔

یہی قول ہے جو امام احمد رضا نے بیان کیا ہے۔ وہ قیامت میں مائتوں میں سے (۱۰۰) ایک ہو گا جو جہاد کا حصہ ہے۔

۳۔ امام محمد بن اسماعیل نے بیان کیا ہے کہ جہاد کا کوئی کام کیا ہے تو میرے لئے جہاد میں حصہ ہے۔

یہی قول ہے جو امام احمد رضا نے بیان کیا ہے۔ وہ قیامت میں مائتوں میں سے (۱۰۰) ایک ہو گا جو جہاد کا حصہ ہے۔

غیر مسلمین کی جہاد

۱۔ امام احمد رضا نے بیان کیا ہے کہ جہاد کا کوئی کام کیا ہے تو میرے لئے جہاد میں حصہ ہے۔

یہی قول ہے جو امام احمد رضا نے بیان کیا ہے۔ وہ قیامت میں مائتوں میں سے (۱۰۰) ایک ہو گا جو جہاد کا حصہ ہے۔

۲۔ امام احمد رضا نے بیان کیا ہے کہ جہاد کا کوئی کام کیا ہے تو میرے لئے جہاد میں حصہ ہے۔

یہی قول ہے جو امام احمد رضا نے بیان کیا ہے۔ وہ قیامت میں مائتوں میں سے (۱۰۰) ایک ہو گا جو جہاد کا حصہ ہے۔

۳۔ امام احمد رضا نے بیان کیا ہے کہ جہاد کا کوئی کام کیا ہے تو میرے لئے جہاد میں حصہ ہے۔

یہی قول ہے جو امام احمد رضا نے بیان کیا ہے۔ وہ قیامت میں مائتوں میں سے (۱۰۰) ایک ہو گا جو جہاد کا حصہ ہے۔

۴۔ امام احمد رضا نے بیان کیا ہے کہ جہاد کا کوئی کام کیا ہے تو میرے لئے جہاد میں حصہ ہے۔

یہی قول ہے جو امام احمد رضا نے بیان کیا ہے۔ وہ قیامت میں مائتوں میں سے (۱۰۰) ایک ہو گا جو جہاد کا حصہ ہے۔

۵۔ امام احمد رضا نے بیان کیا ہے کہ جہاد کا کوئی کام کیا ہے تو میرے لئے جہاد میں حصہ ہے۔

یہی قول ہے جو امام احمد رضا نے بیان کیا ہے۔ وہ قیامت میں مائتوں میں سے (۱۰۰) ایک ہو گا جو جہاد کا حصہ ہے۔

۶۔ امام احمد رضا نے بیان کیا ہے کہ جہاد کا کوئی کام کیا ہے تو میرے لئے جہاد میں حصہ ہے۔

یہی قول ہے جو امام احمد رضا نے بیان کیا ہے۔ وہ قیامت میں مائتوں میں سے (۱۰۰) ایک ہو گا جو جہاد کا حصہ ہے۔

۷۔ امام احمد رضا نے بیان کیا ہے کہ جہاد کا کوئی کام کیا ہے تو میرے لئے جہاد میں حصہ ہے۔







مزارع کو مہونہ کا حق

[illegible]

چنانچہ حواریوں کے بیٹے نے چاہے مذکورہ وہاں سے ساحل پر ٹھیکہ لے لیا اور مناسب جگہ کھدائی میں چھوڑ دی۔  
 گزرتے تھے کہ چاہے غراب ہو گیا، مکان کے انہوں نے ہوا تھا، حواریوں نے ٹھیکہ ملایا، جو کہ ان کی کتاب تھی، انہیں  
 جب چاہے غراب ہو گیا تھا تو اس وقت وہ ان کی کتاب نکال ٹھیکہ ہو گیا تھا، اگر چاہے ہوا دیتے تو حواریوں کا اس میں قطع تھا،  
 لیکن انہوں نے نقصان نہ کیا، پھر انہوں نے زمین پر فروخت کر دی شرماء حواریوں کو مکان سے نہیں، شفاء گیا  
 اور نہ حواری میں ہوا اٹھے۔

آقا پرست! اچھا سوال! گھر پرچے ہر چٹائی، روز گردنی زمین حصار، کو پتلی بنی تھی۔ حصار کی کھڑی  
 وغیرہ کھڑی رہی، مائیں نے آچھٹا جامہ نہ حصار پر طرب ہوئے کا کائنات سرور میں بھی حصار  
 کے نام مدد بھی نہیں دیتی تھی۔ آری یہ قرب و فدا ممت بھی چلائے گئے ہیں، باقی کوٹ بھی اٹھنے کی تھی ہے،  
 قوت نامور لطفی میں، کہ تو حصار کے اٹھانے کا حق نہیں دیا، یا تو اس کو کھڑی و فرود خست کرنے کا حق دیا،  
 بلکہ نہ کہ تصور زلیہ میں ہے، اب وہ نامشہر ہو چکے ہیں۔

مزارع بہتر ہے کہ ماعول نے اُٹھا کہ کہ بسبب غصہ تو خود انھوں نے آقا محمد تقی میں نہ تھا جس سے جلیجیہ یہ انکار مائل نہ کر بیٹھے وہ ہے اور ایسا کہ یہ اسی میں کہ جلیجیہ ضائع ہو گئی ہے جس میں مزارع چاہے وہ ہزاروں پیرا نقاد نہ ہو گئے۔ لیکن یہ نہ ہو کہ نہ ماعول نے غصہ کیا ہے اور نہ مزارع میں نے انھوں نے پیرا ادا ادا ہے۔





اس شرط پر دی تھی کہ جب میں اتنی رقم اکٹرا کر دوں گا کہ جتنا مکان بنانے میں صرفہ ہوا ہے تو مکان دیکھ کر اسے لوں گا۔ اور عمر بچے کے اس قسم کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ اور یہ پھر میں سے کوئی اپنی بات پر شہادت نہیں پیش کر سکا۔ البتہ زید سے پوچھا ہے کہ آپ زمانہ حائل کے مطابق قیمت دیکر مکان زمین لے سکتے ہیں مگر زید مصر ہے کہ اتنی روپیہوں کا جتنا تمہارے خوانے میں لگائے۔

پس اس صورت میں مکان اور زمین کا کیا حکم ہے، زمین کسی کی ملک ہے، زمیندار زید کی؟ تقدیر کسی طرف کی جائے، مکان اگر زید کو دلایا جائے تو رقم اتنی ہی سے دی جائے؟ جواب دہلے مع حوالہ و عبارات کتب خلافت ہو۔

### الجواب حامداً ومصلیاً:

سوال سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اصل زمین زمیندار کی ملک ہے، زید نے اس میں مکان بنانے کی اجازت لی تھی اور اس اجازت کے لئے کچھ نہ دیا، پیش کیا تھا، زید زمین کا مالک نہیں تھا، غائب اسی لئے وہ پیش نہیں کر سکا تھا، پھر ذاتی اختلافات کی بناء پر اس زمین کو عمر کے حوالہ کر دیا اور سالانہ پر جوٹ، بجائے زید کے عمر نے دیکر شروع کیا اور زمیندار، اس معاملہ میں راضی رہا تو زید کا تعلق درمیان سے ختم ہو گیا، اب زمیندار اور عمر کا تعلق باقی رہ گیا۔

اگر عمر پر جوٹ زید کو دیا اور زید زمیندار کو ادا کرتا تو زید کا تعلق باقی رہتا۔ اب کوئی تعلق نہیں رہا، البتہ زید کا دعویٰ ہے اصل ہے، جب تک کوئی شرعی شہادت پیش نہ کرے، اب زمین زمیندار کی ہے اور مکان عمر کا۔ اگر عمر اپنے مکان کو فروخت کرنا چاہے تو مستقل معاملہ کیا جائے جس پر طرفین رضامند ہو جائیں، زید کو جزا عمر سے مکان لینے کا حق نہیں، عمر کوئی مدت مقرر نہیں کی تھی تو زمیندار کو حق حاصل ہے کہ جب چاہے اپنی زمین لے لے اور عمر سے کہہ دے کہ میری زمین خالی کر دو اور اپنی مدت اٹھاؤ، پھر عمر یا اپنی عمارت اٹھائے، یا اگر طرفین رضامند ہو جائیں تو مدت مقرر کی قیمت زمیندار کو ادا کر دے اور اس عمارت کا، لگ بھگ زمیندار ہو جائے۔

توضیح: اجازت تو فی سلف، والعم، فلو، مضت السند، فمعهما وسلب عار، ولا تیر







## سرکاری زمین میں کھیتی کرنا

سوال (۸۲۰): گورنمنٹ نے پک بڈل کے زمین میں کھد سے چھوڑنے والی زمین کو کھیتی کرنا  
کر کے غلط عمل کرنا، کیا ہے؟ اس کا کیا حکم ہے، اس کا کاج، وغیرہ کس ہوتا؟  
الجواب حامداً ومصاباً:

جوز میں انسان کی کھیتی، کوئی مال یا ایسا روپائی کی کمانہ نہ کرے کیا ہے، اس کو جتنا اور تندر حاصل کرے اس  
کے لئے ہمارے زمین (۱) وہ گورنمنٹ کی ملک ہے تو اس کی اجازت سے درست ہے (۲)۔ لہذا اللہ اعلم۔  
رد المحتار ج ۱۰، ص ۸۹۹۔

- اس میں ہذا، باب فی جمع الماء، ۱۳۹۴، بعد ازہ

"لے انکلاہ فی الکلاء علی اوجہ اربعہا عایت فی موضع غیر مملوک لأحد۔ فالناس شرکاء فی  
ارضی، والا حشر فی مہ کالشرکاء فی مال المحار، وأخص مہ وہو ما یست فی الأرض مملوكة بلا ابات  
صاحبها، وهو ملک، الا ان رب الارض یخرج من اندخول فی مہ، فهو مالک له رئیس لأحد احدى  
یومہ لمحموہ بکتابہ، ذخیرہ وغیرہ۔ رد المحتار، کتاب اربعہ الموات، فصل الشرب، ۳۴۰، ص ۸۹۹  
"والمساراد، لایة الحبش النبی یست بقسم من غیر أن یشہ أحد، ومن غیر أن یورعه  
وبسببہ، فملک من لفعده وأحرره۔" والبحر الرائق، کتاب اربعہ الموات، ۳۴۲، ص ۸۹۹، شہیدہ

"قوله عليه السلام: "المسلمون شرکاء فی الارض، الخ" شرکاء با حصة لآخرکة ملک، فمن سبق  
الی احدث من ذلك فی وعاء، أو بحيرة أو أرض، فهو أحق به، وهو ملک له دون ما یورعه یجوز له  
تجلیکہ بجمع وجمہ، المتعلق، وهو موات عہ، ویجوز فیہ وصایا کما یجوز فی املاکہ" انیس  
انحقی، کتاب جہ، اموات، مسائل الشرب، ۸۹۹، ص ۸۹۹، کتاب التعمید بیروت

اوکذا فی فتح القدير، کتاب البيوع، باب مع الغامد، ۳۱۹، ص ۸۹۹، مصطفى اناسي المحسن مصر  
"عن رابع من حديث روى الله تعالى عنه أنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، "من  
زوج زوجاً فی أرض قوم بغیر اذنبہ، فليس له من الرزق شيء، ویورعه یفقه فی ذلك"۔ اشرح معانی  
لائد، کتاب المزارعة والمساواة، باب من زرع فی أرض قوم بغیر اذنبہ کیف حکمہم فی ذلك  
ومروی عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فی ذلك، ۲۹۰، ص ۸۹۹، ص ۸۹۹

ولا یجوز البصر فی مال غیرہ بلا اذنبہ ولا اذنبہ، رد المحتار، کتاب عصب، ۲۹۰، ص ۸۹۹  
"انصرف ان كان غفراً، یزوم العاصی وقد اتي صاحبه من ثلث أن یغیره ویقبضه، ولا یزأ علی -



## غیر مملوک زمین میں بوئے سے طہیت

سوال ۱۸۲۹۹: خلاصہ یہ ہے کہ یہاں بیازری جنگلات میں کاشتکاری نہیں ہوتی، بلکہ مویشی چرانے کا جنگل ہوتا ہے، چھ ماہ کے لئے اس جنگل میں مویشی چرتے ہیں۔ مورمنت کا نظام جنگلات فی پھنس ۱۲ روپے چھ ماہ کا ٹیکس ملتی ہے۔ جنگلات میں کچھ لوگ قدم با شندے ہوتے ہیں، دو لوگ بعض جگہ بڑی وغیرہ لگا دیتے ہیں، یہ لوگ ٹیکس وغیرہ کچھ ٹیکس دیتے۔ تو ان بچوں پر جس کو گورنمنٹ کرایہ پر لیتی ہے، بڑی وغیرہ لگا دیتا ہوتا ہے! انہیں؟ انہیں کہتے ہیں کہ قرآن کو نکال کر بیچیک و تو ٹیکس دے لے لوگ ان کو استعمال کر سکتے ہیں یہ ٹیکس؟

## الجواب حامداً ومصلحاً:

غیر مملوک زمین میں جس نے جو کچھ بود، وہ اس کا ہے، دوسرے کو اس کے استعمال کی اجازت نہیں (۱)۔ لیکن اگر زمین کو مالک سے کسی نے کرایہ پر لیا ہے تو اس میں دوسرے شخص کو کاشت کرنے کا حق نہیں۔  
- امری: "ای مسلم أو ذمی" "بالطبیعت نفس" "ای سامر أو رجا"۔ "مرقاۃ المفاتیح، کتاب البیوع، باب المغصب والمعارضة، الفصل الثانی، رقم الحديث: ۲۹۳۶، ۱/۲۹۹، وشہدہ)

(۱) "عن رافع بن خدیج رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "من زرع في أرض قوم بغیر اذنبهم، فله نفعه، وليس له من الزرع شيء". قوله: "ليس من الزرع شيء" ويرد عليه نفعه في ذلك، فوجه ذلك أن غيره يعطيه النفعة التي قد أنفقها في ذلك، فيكون له الزرع لا بعد يعطى من ذلك، وهذا محال عندنا، لأن النفعة التي قد أخرجت في ذلك المزرع ليست بخاصة، ولا لها بدل قائم، وذلك أنها إنما دفع في أجر عمال وغير ذلك مما له فعل المزارع له نفعه، فاستحال أن يجب له ذلك على رب المال إلا يعرض بتموجه منه رب الأرض في ذلك... فوجه ذلك عندنا على أن المزارع لا يملك في الأرض غيره لنفسه، فيمنع كما يمنعك المزرع الذي يزرع في أرض نفسه أو في أرض غيره ممن أراد له المزارع فيها، ولكنه يأخذ نفعه ويتركه ويتصدق بما بقي، فتعد وجه هذا الحديث عندنا في ذلك، والله اعلم". (شرح معاني الآثار، كتاب المزارعة والمساواة، باب من زرع في أرض قوم بغیر اذنبهم كيف حكمهم في ذلك وما روى عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في ذلك ۲۹۱/۲، صحید)

اس واقعہ پر اس نے کہا: "میری بیوی نے میرا جائیداد خرید لیا ہے۔" خدا عزوجل نے اس کی مجلس نکاح سے سبب زمین کو اس پر شمار نہیں ہوئی۔ فقہاء اسلامی اس پر

قرآن مجید کو مفسر اور اہل علم کو پندارہ ۵۱۳ھ ۱۱۰۳ء ہے۔

سکینہ ماہ دوسرے کی ملک میں

سوال (۸۳۰۰): زید عمر و دونوں حقیقی بھائیوں کے مکان قریب قریب ہیں ۱۰۰ درمیان دونوں مکانوں کے آپ کو رہنا اور عوارض کے نیچے سے ایک موراثہ ہے جس سے زید کے گھر کا پانی - جو برش و طبع و قیام ہوتا ہے - عمر کے گھر میں سے بہ کر مٹ رہا عام میں چلا جاتا ہے اور یہ صورت کافی غرض سے واقع ہے۔ آپ تنازع ہو کر عمر کہتا ہے کہ اپنے گھر کے پانی کو اور بہہ دست رو میں اپنے بھائی سے کسی تھکے دوں گا مگر اس نے کہا پانی لکھا تھا اس نے مکان بایا۔ اگر زید و شش کرے تو دوسری جانب سے نکل کر تھکے سے۔

زید کہتا ہے: "میرے مکان کافی غرض سے یہ صورت چلی آ رہی ہے۔" ہذا اس میں سے پانی نکال جائے گا۔ اور دونوں میں مقدمہ بازی شروع ہو چکی ہے۔ بحوالہ فروع المیراث میں عرض کیا گیا ہے فقط۔

انجواب حامد و مصلیٰ:

"وإذا سئلوا عن مسائل حد سطحة إلى ثلثي أو ربعها، ونهيبا إليها فقلوا: ليس بحاسب الحد" صحیح مسلم (۲/۳۹۹)۔

(۱) "إن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قد أمر بقطع النخل المفروش في غير حق بعد ما قد بس في الأرض، ولم يجعله لأرباب الأرض، فيوجب عليهم غرضه ما تعلق فيه، لعل ذلك غني أن الزرع الصرور في الأرض أخرى أن يكون كذلك، ومن يقطع ذلك، فيدفع إلى صاحب المزارع كالنخل الذي قد ذكرناه، إلا أن يبناء صاحب الأرض أن يمنع من ذلك ويغفر قيمة الزرع والنخل من غير حق، فيكون ذلك له" (شرح معاني الآثار للطحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ، کتاب الميراث والحدود، ۲/۳۹۹)۔

(۲) الفتناء للعالمية، کتاب الميراث، الباب الثانی فی بیع الشرب وما یصل بذلك ۳۹۶، تنبیہ: -



# کتاب الصيد والذبائح

## باب الصيد

(شکار کرنے کا بیان)

کیا شکار کرنا مباح ہے؟

سوال [۱۹۳۰۱]: ”الصيد مباح بلا تقييد“ ثانی جلد ۲ ص ۱۱۱ (۱)۔ پھر ”تے کیا مباح ہے؟ اگر کوئی شخص مچھے کے لئے تریاں اور کھیلنے کے لئے تراب اور جہت نہیں کرتا تو اگلے ہانڈے یا تروں، آنکروں اور تھوڑے کی یا تری کی؟“

الجواب حامداً ومصلحاً:

”تھوڑے“ سے مراد ہے کہ وہ شخص جو لوب کے لئے شکار کھیلتا ہے جس سے وقت ضائع ہوتا ہے، حیوانات کو اذیت پہنچتی ہے، شہریان جو نوروز کا گوشت ہڈا ہے ان کی میٹھ وغیرہ کام میں آتا ہے، ایک کھیت وغیرہ کی حفاظت کے لئے ان کو مارا ہے، ایک شخص قمار کے لئے ان کو مارتا ہے، ایسا شکار کھینچنا حرام ہے۔ نیز وہ شکار کھیلنا بھی حرام ہے جس سے فرائض، واجبات ترک ہوتے ہوں (۲)۔

۱۔ اہل البیروت، کتاب الصيد، ۱۰۹، ۱۱۰، سعید:

۴) ”کمل تہذیب ماہر، إذا شغل عن فعله اللہی بہ عن طاعة اللہ، أي کمن التھی علی من الالب، مطلقاً، سواء کان عاقر یا حی فعله أو مباحاً، کمن شغل بصلاة یا صلاۃ أو بسلامة أو ذکر، وتغفر فی مہدی القرآن۔ مثلاً۔ حتی یرجع وقت الصلوة المبرورۃ عند، فإنہ یدخل تحت هذا الصابط، وإذا کان هذا فی الالب، المرعہ فیها المطلوب لعہ، فکیف حالہ ذوقہ“۔ فتح الباری، کتاب الاستیعاد، باب: کایہو باطر إذا شغل عن طاعة اللہ، ۱۰۷/۱، دار المعرفۃ بیروت:







یہ ضرورت شکار میں وقت ضائع کرنا

سوال [۱۳۰۴] :- شکار میں کتنا کتنا وقت لگایا کرنا چاہیے؟

شکار میں کتنا کتنا کرنا

سوال [۱۳۰۵] :- شکار میں کتنا کتنا وقت لگایا کرنا چاہیے؟

یہ نماز کا شکار اور کسی کے ساتھ اٹل

سوال [۱۳۰۵] :- شکار میں کتنا کتنا وقت لگایا کرنا چاہیے؟

الجواب الحمد للہ ومصلیٰ

۱۔ "طریقہ شکار" کے تحت ہے کہ شکار میں کتنا کتنا وقت لگایا کرنا چاہیے؟

۲۔ "طریقہ شکار" کے تحت ہے کہ شکار میں کتنا کتنا وقت لگایا کرنا چاہیے؟

۳۔ "طریقہ شکار" کے تحت ہے کہ شکار میں کتنا کتنا وقت لگایا کرنا چاہیے؟

۴۔ "طریقہ شکار" کے تحت ہے کہ شکار میں کتنا کتنا وقت لگایا کرنا چاہیے؟

۵۔ "طریقہ شکار" کے تحت ہے کہ شکار میں کتنا کتنا وقت لگایا کرنا چاہیے؟

الکتاب فی شکار

۱۔ "طریقہ شکار" کے تحت ہے کہ شکار میں کتنا کتنا وقت لگایا کرنا چاہیے؟

۲۔ "طریقہ شکار" کے تحت ہے کہ شکار میں کتنا کتنا وقت لگایا کرنا چاہیے؟

۳۔ "طریقہ شکار" کے تحت ہے کہ شکار میں کتنا کتنا وقت لگایا کرنا چاہیے؟

۴۔ "طریقہ شکار" کے تحت ہے کہ شکار میں کتنا کتنا وقت لگایا کرنا چاہیے؟

۵۔ "طریقہ شکار" کے تحت ہے کہ شکار میں کتنا کتنا وقت لگایا کرنا چاہیے؟

۶۔ "طریقہ شکار" کے تحت ہے کہ شکار میں کتنا کتنا وقت لگایا کرنا چاہیے؟

۷۔ "طریقہ شکار" کے تحت ہے کہ شکار میں کتنا کتنا وقت لگایا کرنا چاہیے؟

۸۔ "طریقہ شکار" کے تحت ہے کہ شکار میں کتنا کتنا وقت لگایا کرنا چاہیے؟

الحمد للہ والصلیٰ

۹۔ "طریقہ شکار" کے تحت ہے کہ شکار میں کتنا کتنا وقت لگایا کرنا چاہیے؟





پانی کے اندر بھی سے بھیجی، رگڑ مرنے کے بعد پکڑنا

مسائل (۱۶۳+۱۶۴)۔ مجھے کھار پانی میں بھی سے کیا، انجی لب رنجلی مرنائی، رچہ کھلی پڑی تو

”یا ماضیہ“

حجوات حامدہ و مصلیا:

۱۔ پانی سے زخمہ کھلی پکڑنے کے بعد آگرم پونے تو دوسرا رنگوں ہوئی، اس کو نہ کھار شرب

درست ہے (۱۶۵)۔

۲۔ زخمہ کھلی کے پانی میں بھی سے کرنے کے بعد گرم چائے تو دوسرا رنگوں ہوئی، اس کو نہ کھار درست

ہے (۱۶۶)۔ لفظ قد قابل الہم۔

ترجمہ عمدہ و فہرہ۔ راجعہ ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶۔

۳۔ اذکال طریق اذی لحیون علی معدنہ اکثر من لآزادہ لیرغای روحہ، ہیو داخل می لبس  
و عاصور۔ لاجبات غدا، انکشف ان اسبہم، کتاب الطب و البصاح، باب اذکال و حسان الشح، سنن  
و لاجبات الشفاء، ۱۰۳+۱۰۴، مکتبہ دارالعلوم دکن ہند،

اؤیکوہ علیہ الناری، الطبع النجری، معدنہ، المرآۃ المعرفۃ، کتاب البص، ۱۰۶+۱۰۷، معدنہ  
”اؤیکوہ علیہ الناری، نصیر النجری، حدود و یغذیہ، و لا فاس مان علیہ بالمدوح، بالمدوح  
العالی، کتاب النکاح، باب الحادی و العیون، لمدوح من حر احداث سے آدھ و احیوات  
و فنی، النجری، باب و عاصور، مذکور، ۳۶۲+۳۶۳، رضیہ

۴۔ اؤیکوہ علیہ الناری، لالہ صبح، الناری، مانت مالہ، و علی النجری، و نواح، نیک  
دکلا، راجعہ لاجبات، کتاب البص، ۱۰۶+۱۰۷، معدنہ

اؤیکوہ علیہ الناری، لالہ صبح، الناری، مانت مالہ، و علی النجری، و نواح، نیک  
دکلا، راجعہ لاجبات، کتاب البص، ۱۰۶+۱۰۷، معدنہ

۵۔ اؤیکوہ علیہ الناری، لالہ صبح، الناری، مانت مالہ، و علی النجری، و نواح، نیک  
دکلا، راجعہ لاجبات، کتاب البص، ۱۰۶+۱۰۷، معدنہ

۶۳۲+۶۳۳، لاجبات

اب ہر یا ظہیر دینیہ، اس میں جمعیات آئیں۔ ان کا دوسرے نو پکڑنا

...وہاں [۱۶۰۰] تقریباً عرصہ ۲۰ سال سے زیادہ کے کچھ مہم جوئی سے بندھ سکتی تھ اور زمین جو سب دیا  
میں واقع ہے اور یہ کہے جاتی کہ حقانیت کی حفاظت کی غرض سے مہم جوئی میں زمین کی دیوانی اور وہاں تک پہنچنا  
تقریباً ۱۶۰۰ سال سے زیادہ کے مہم جوئی سے پہلے کے مہم جوئی میں ایک نئی اپنی زمین کی مہم جوئی میں کہے جاتے تھے  
حسب ضرورت اندرون کی پانی اٹھ جائے۔ یعنی زیادہ مہم جوئی مہم جوئی میں کہے جاتے تھے۔ پانی زیادہ مہم جوئی  
میں زیادہ مہم جوئی میں کہے جاتے تھے۔ اور اس کی مہم جوئی میں کہے جاتے تھے۔ اور اس کی مہم جوئی میں کہے جاتے تھے۔  
اولیٰ تک پہنچنا یا نہیں مہم جوئی میں کہے جاتے تھے۔ اور اس کی مہم جوئی میں کہے جاتے تھے۔ اور اس کی مہم جوئی میں کہے جاتے تھے۔

انہی میں مانی کی نظر میں ان کا وہی ہوا جس کو نے قریب ہوا کی زراعت کا نہ تھا ان ہوا سے،  
 غرض کہ ان کا وہی ہوا ہے۔ کہ کتاب کی اس ہوا کی زراعت کا نہ تھا ان ہوا سے،  
 شکیب کہ وہی ہوا کی زراعت کا نہ تھا ان ہوا سے،  
 تھوڑا ہوا ہے۔

الف كَيْفَ يَرْجُو الْإِسْلَامُ بَعْدَ مَوْتِهِ؟ ٥٤

جہ : ایسے نظیرہ سے زیادہ چھپایا کہ ہر مروت

سچ ... کہ ضرور دیکھتے ہیں اسے شہر سے اُٹھتا ہوا بکڑا جو کڑو لگا؟

و... میانه و این است:  $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

۱۰۔ اگر مزید کوئی خبری میں اور جی کے ٹھون سے غور بخور نہیں کر لیں گے پائی اعلیٰ ہونے سے

ہزاروں پانچ سو تھپے۔ نیپال پر اس کے سلطان آئے گا، ہمیں؟ سو اب یہ ہے۔

نفاذ یافت حاسب و شدت ایک رات غلاموں کا بھان اور ایک دو عالمی رنج۔ یہ مزید اظہار

نعم، نبي هزيمة، يهزمه الله تعالى عنه، عن أبي حمزة الثمالی عليه السلام في رواية في كتاب البحر "نور

طريقه: ١٠٠٪ من الحاصلات، ٢٠٪ من المبيعات.

[illegible]

سے چھپیاں پھرنے کے لئے جا رہا ہوں۔ اے مٹی کھپیاں پھرنے کے لئے اور عمر مہلانی صاحب سے کہیں کے بھائی  
نے مولوی صاحب کے پاس اسے دیا تاکہ مولوی صاحب چھپوں کی ضمانت میں بروہی صاحب و معصوم  
سے یہ چھپیاں خرید کے ظہیر و کی چھپایاں ہیں۔

زید نے مولوی صاحب سے بھائی کو چھپایاں لے جانے کے وقت دیکھا، لہذا خوف زوالی سے زید نے  
کچھ بات بیٹ نہیں کی، پھر صبح زید نے دوسرا آدمی یعنی قریب اس لوگوں کو کہہ کہ مولوی صاحب کے بھائی  
میرے ظہیر سے چھپایاں پھرنے کے لئے لیکن اس وقت کی تصدیق میں وہ شخص مولیٰ کو بلا کر اس ظہیر دے گئے،  
انہوں نے سامت اور قریب سے معلوم کر لیا کہ واقعی چھپایاں پھری گئی ہیں۔ پھر وہ شخص کے کہنے پر چھپایاں  
کہ عمر و کے گھر میں مولوی صاحب چھپایاں پھری گئیں۔

زید نے دیکھا کہ عمر و کے مکان کے دوسری چھپیاں پھری ہوئی ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ تو  
کہنا چاہتا ہے اور یہ نے جواب دیا کہ شہر و اس کے گھر میں چھپایاں پھری گئیں۔ مولوی  
صاحب نے جواب دیا کہ میں بھی چھپایاں پھرنے میں شریک تھا۔ زید نے جواب دیا کہ اب تو چھپایاں  
پھری گئی، اگر یہ سب تک لیتے تو وہ یہ جاننا گویا تم کو پہلے بھی دیا ہے۔ زید کہنے لگا کہ یہ چھپایاں تمہارے لئے  
کہہ نا جا رہے، مولوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ چھپیاں کہہ نا جا رہے ہیں کہ بھائی کہہ نا رہے ہیں کہ  
ہو اس کا کہہ نا جا رہا ہوتا ہے، اور بھی ایسی شے میں سے ہے یعنی میرے ہاتھوں کی پھری ہوئی ہے۔

زید نے کہا کہ یہ چھپایاں میرے ظہیر و کی ہیں اب یہ پوری مولیٰ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ تو  
نے مجھ کو چھپایاں پہناتے ہوئی اب اس کی اور مال کی بات مہم کہہ رہے ہیں۔ مولوی صاحب نے جواب دیا  
کہ تیری بیوی کو طلاق ہوئی، نیز وہ بھی لازم آیا (۱)۔ مولوی صاحب نے اس غمزدہ قسمتی چھپائی کہ

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ واقعی یا فی الواقع پڑائی و رو بھی کا فر دیا اور وہ دوا و آگ کا پائیس؟  
نہ مولوی صاحب کو چھپنے چھپیاں پھرنے کا جزو دیا؟ جس پر اس نے دوا و آگ کا پائیس دیا اور مولیٰ کو طلاق نہیں ہوئی تو شرع  
ایسے مشق پر کیا حکم نہ ہوگا؟



المجواب حماداً ومصباحاً:

۱۔ افسہ متعلق اس سچ ہے اس قابل کا بلکہ تاریخ کے ساتھ ضروری نہیں۔

ب۔... فیضی، پتہ: مہنہ، قلعہ، لاہور، ص ۱۰۰ (۱۰۱)۔

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ مَّا يَصُدُّهُمْ عَنِ الْإِيمَانِ أُولَٰئِكَ عَنِ السَّيِّئَاتِ

مجموعه های  $\mathcal{H}_1, \mathcal{H}_2, \dots, \mathcal{H}_n$  را به گونه ای در نظر بگیرید که  $\mathcal{H}_i \cap \mathcal{H}_j = \emptyset$  برای  $i \neq j$  و  $\mathcal{H}_i \cap \mathcal{H}_j \neq \emptyset$  برای  $i = j$  باشد. فرض کنید  $\mathcal{H}_i$  دارای  $n_i$  عضو است. مجموع  $n_1 + n_2 + \dots + n_n$  را محاسبه کنید.

أولئك الذين هم من حشيرة المعتدين والذين هم من حشيرة المعتدين

لا تطلبوا ثوابه إلا سرًّا ولا ينجى لكم منه وجهه، وإن لم ينجيكم منه وجهه، فإن الله لا ينجيكم منه شيء

غير مسموح ان يكون احد من غير حجة في الصلاة - سورة الاحزاب -

مفتی محمد رفیع الرحمن بنی بھارت نے دسویں برحقہ آزادی کا انتخاب کرنے کا مطالبہ کیا ہے، ان کے اس سے مزاحمت ہو

نقصان پہنچے تو پھر مطالبہ درست ہے اور جو حقہ آؤں گا اسے پائی ہے، اس کے ساتھ کیا کر کے کام چال ہو گا۔

—(7)  $\frac{1}{2} \leq \frac{1}{2} \leq \frac{1}{2}$

١٠ فَنُفِثَ الْفَنَّا لَكَ سِدِّ الْمَحَرِّ وَنُفِثَ عَنَّا لَكَ وَالْمِيَارُكَ الْإِسْلَامُ ١٠

ای۔ مایعہا فی الماء، بحر کن از بحر آخر غیر از بحر اول و هو مایکون فی الحداد منہا فی الماء،

\* کتولہ کان افرغیہ، کما فی البدیع (روایۃ الحسنی، ۱/۳، ۲/۱۰۱، ۳/۲۰۱) انوار العربی بیروت،

(۲) مجمع الزہر، ج ۱ ص ۳۰۵، مکتبہ عقاربہ کربلا

١٦٠ (البحر الرائق، باب البيع المقاسد: ١٦٠) : . . .

وَكذلك في تبیین الحقائق - البیع الفاسد: ۳۳۰. در الحقیقه همین است.

وهمد ببيع حنك لم يعمد، أو حنك لم النقي في مكان لا يوزن منه إلا بحيلة، أحمد دوديا.

— — — — —

$$(\text{differential}) \cdot T + 1$$

٣٠ "الشيخ أحمد بن الشريف في ملكه بعد، إلا إذا أضرب بهاء خضير فاحسب" (شرح المحلة، ص.

١٥٠: ارتفاع المادة ١٥٠، إمكانية حديد كوني



"وہجاف علیہ الکفر إذا شتم عالماً أو فقیہاً من غیر مسلم"۔ بحر: ۱/۲۳ (۶)۔  
 "الاستخفاف بالعلماء لکفرہم علماء استخفاف بالعلم، والطمع صفة اللہ تعالیٰ منحة  
 فضلاً علی خيار عبادہ لیدنوا خلفہ علی شریعہ نیایۃ عن رسلہ، فاستخفافو بہذا یعلم أنه إلی من  
 یوردہ.... قال شافعیہ: "دانستہ ک" أو العلوی "علویک" بکفر ابن قصد بہ الاستخفاف  
 بالبدیعین۔ واین لم یردہ الاستخفاف بالبدیع، لا بکفر، وشم العالم أو العلوی لأمر غیر صالح فی  
 ذاته وعداوتہ لہ، لا فہ شرح لا یکون کفرًا"۔ فتاویٰ برازیہ: ۶/۳۳۶ (۲)۔

"وصی فتاویٰ الصغری: الکفر شیء عظیم، فلا أجعل المؤمن کافراً منی وحلت راویۃ  
 أنه لا یکفر، اہ.... إذا کان فی المسئلة وجوب التکفیر ووجه واحد یمنع التکفیر،  
 فعلى المفسی أن یعمل إلی الوجه الذی یمنع التکفیر تحمیلًا یظن بالمسلم، اہ".  
 بحر: ۱/۲۴۵ (۳)۔

غیر دلی شریعی کی کوچر کہنا، بائیکاٹ وغیرہ کی سزا دینا جائز ہے، اگر مولوی صاحب کو شہید ہے تو ان  
 کو چاہیے کہ باقاعدہ حاکم کی عدالت میں دعویٰ کرے اپنے غویٰ کو دیکھ کر اس سے ثابت کریں اور یہ کہ حکومت سے  
 سزا دلوائیں بغیر شہادت کے خود بائیکاٹ وغیرہ کا حکم کر دینا ناجائز ہے اور ظلم ہے:

(۱) الیحو الرائق، کتاب السیر، باب أحكام المرتدین: ۵/۶۰۷ (وحدیدہ)

(۲) المیزانۃ علی ہامش اشغوائی العالم مکبرہ، کتاب الفاظ لکون إسلاماً أو کفرًا، الثانی فی  
 الاستخفاف بالعلم، ۳۳۶/۲ (وحدیدہ)

(۳) انجم الرائق، کتاب السیر، باب أحكام المرتدین: ۵/۲۱۰ (وحدیدہ)

"من أعتص عالماً من غیر مسلم شامراً، جف علیہ الکفر". (شرح الفقہ الاکبر، فصل فی العلم  
 والعلماء، ص: ۲۱۳، قلیبی)

"إذا کان فی المسئلة وجوب التکفیر، ووجه واحد یمنع، فعلى المفسی أن یعمل إلی  
 الوجه الذی یمنع التکفیر تحمیلًا للعلی بالمسلم.... لا یمنی بکفر مسلم، أمکن حمل کلامہ علی  
 محمول حسن، أو کان فی کفرہ اختلاف وقرور وایۃ صلیۃ". (رد المحتار، کتاب الجہاد، باب المرتد  
 ۳۳۰/۳، صغید)

”من فذقت مسلماً یا بائساً وهو یس، عاشقاً أو یاساراً وهو یس سارق، عثر، اء“۔

محدہ مختصر: ۱/۱۶۱ (۱)۔ فقط۔

حرر الداعی محمد شادی عفا اللہ عنہ۔ محکم منشی مدرسہ مظاہر علوم بہار پور، ۲۳/۲/۵۹ھ۔

الجواب صحیح: معنی: تہ غفرلہ۔ صحیح: عبد الغنی، منشی مدرسہ بہار۔

مملوک خوش سے بھلی بگڑتا

سوال (۱۰۰/۵۲): بہت سے لوگ اس عداق میں اپنی زمین میں خوش کھدواتے ہیں اور اس میں چھوٹی

بڑی ہر قسم کی بھلی پالتے ہیں، بوقت ضرورت ذیل کر فرشت کرتے اور کھاتے ہیں۔ زیر ایک ذات چپ چاپ

تیار بغیر اجازت بھلی لے آئے۔ لوگوں نے اعتراض کیا کہ بھلی لانا جائز نہیں، بغیر مالک کی اجازت کے۔ وہ

کہتا ہے کہ جو بھلی بگڑے اس کی ملک ہے، یہ بگڑانا دلا جائز ہے۔ شرعاً کیا قلم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

پتہ زمین میں خوش کھدواتر اس میں بھلی لاکر؟ لے کر پالنے سے وہ بھلی مالک کی موجود ہے، بغیر

مالک کی اجازت کے اس کے بگڑنے کا کسی کو حق نہیں۔ البتہ خود پیدا شدہ بھلی جیسے عام رو یا اور تاناب میں ہوتی

ہے، اس کے بگڑنے کا ہر ایک کو حق ہے (۱۰)۔ نقطہ اللہ تعالیٰ اعلم۔

حرر الداعی محمد شادی عفا اللہ عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۸/۵/۸۸ھ۔

الجواب صحیح: بندہ محافظہ مالدین غنی عفا اللہ عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۹/۵/۸۸ھ۔

۱ (الفتاویٰ العالیہ، فصل فی التزییر: ۱۶۹، رشیدیہ)

(۲) ”والصالح - كما فی النسخ - انه إذا دخل المسك في حريقه، فإنه إن بعده، لذلك ولا فني

الاول، يملكه رئيس لأحد أحد، ثم إن أمكنه أخذه بلا حيلة، جاز بيعه، لأنه ممنوع من التسلية،

والأنتم يجوز، لعدم القدرة على التسلية، وفي الثاني لا يملكه، فلا يجوز بيعه، لعدم الملك، إلا أن

يست الحظيرة إذا دخل فحرقه يملكه، ثم إن أمكن أخذه بلا حيلة، جاز بيعه، ولا فلا، وإن لم يعدها

لذلك لئلا أخذه وأرسله إليها، ملكه، ورد المحار، كتاب البوع، باب البيع النفاذ

سور کے خون سے آلودہ برتھی سے ٹھکانی کے زخمی کئے ہوئے جانور کا حکم

سوال (۸۳۱): ذیل پجائز اشکاری کا زخمی کیا ہو یا جا رہا تھا، راستہ میں سوڑی برتھی سے (میں میں سور کا خون لگا ہوا تھا) اس پر وار کر دیا، پھر اس کو زخم کر دیا یا نہ کیا۔ وہ گوشت کھانے کے قابل ہے یا نہیں؟  
الجواب حامداً ومصنفاً:

اگر وہ یا کول اللحم جانور ہے اور اس کو حالت حیات شرعی طریق سے ذبح کر لیا ہے (۱) تو اس کا گوشت کھانا جائز ہے، پاک کر کے کھانا چاہیے (۲)۔ واللہ سبوح تعالیٰ اعلم۔  
حررہ العبد محمد و گشتوائی عفا اللہ عنہ، مدرسہ مظاہر علوم بیار پور، ۲۹/۱۲/۱۳۵۲ھ۔  
الجواب صحیح: سعید احمد نقول، مفتی مدرسہ مظاہر علوم۔  
صحیح: عبد المظیف، مدرسہ مظاہر علوم سر پور، ۳۰ محرم الحرام ۱۳۵۲ھ۔

(۱) "وإن أدرکہ حیاً، ذکاہ، فتلوہ علیہ الصلوۃ والسلام بعدی" "إذا أرسلت کلک، فلا کواہ اللہ تعالیٰ علیہ، فإن أمسک علیک وأدرکہ حیاً، فاندعہ"۔ (البحر الرائق، کتاب الصيد: ۱۴۸، ص ۱۴۸ شہیدہ)  
"وإن أدرکہ حیاً، ذکاہ"۔ (تبیس الحقائق، کتاب الصيد: ۱۱۷، دار الکتب العلمیہ بیروت)  
"إذا أدرک الصيد حیاً حیة لرق المسبوح، فلا بد من ذکونہ، فإن سکتہ متمکناً منها، حررہ وإن لم یق من حیاتہ إلا مقل حیة المذبوح وهو لا یتروہ بقاءہ، فلم یدرکہ حیاً وقیل: عند الإمام لا بد من تزکیئہ أيضاً، فإن ذکاہ حل إجماعاً"۔ (مجمع الأنهر، کتاب الصيد: ۲۶۹/۳، غفر لہ کونہ)

(و کذا فی رد المحتار، کتاب الصيد: ۲۶۹، ص ۲۶۹)۔ سعید

(۲) "الکلب إذا أکل بعض عقود العن نفل ما أهدأ منه ثلاثاً لتجنبہ لہ منہ کما یفعل الإناء من ونوعہ ثلاثاً"۔ والحبلی الکبیر، فصل فی الأضار: ص: ۱۹۳، سہیل اکھنمی لاہور:  
"و کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث، الفصل الثانی فیما لا یجوز بہ التوضوء"۔ (۲۳/۱، رشیدیہ)

"وإن صبت الخمر فی فم فیہا لحم إن کان قبل الغسل، یطہر اللحم بالغسل ثلاثاً"  
"رد المحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی تطہیر اللحم والغسل"۔ (۳۳۳، بعد)



الجواب حامداً ومصلیاً:

فتاویٰ پر سید احمد علیہ الرحمہ نے تعلیم یافتہ کے لئے جو اصول اور سنت نے نکال کر پکڑا لیا، بتکاری اشیاء  
وہاں تک نہیں پہنچتا تھا کہ بتکاریوں کو وہ بتکاری بدل ہے (۱)، بشرطیکہ کہتے نے اس کو دشمنی کرنا نہ ہو جس سے  
پھر وہ نہ تھی (۲)۔ (۳) بتیہ و بتیہ المہر۔

ترجمہ العید مجموعہ فتاویٰ حیدرآباد دارالعلوم دیوبند، ۱۳۰۲ھ، ص ۸۷۔

الجواب صحیح رہنمود کمالیہ انجمن فتاویٰ حیدرآباد دارالعلوم، پرنٹر: سرائے ۸۸۔

(۱) "عن علی بن حاتم رسی اللہ تعالیٰ علیہ قال: سأل رسول اللہ ﷺ: کیا تعید بینہ الکلاب، فقال  
لی: "إذا رست کلابک الملعنة و ذکر ت اسم اللہ علیہا فکل ما أمسک علیک"، قلت: وإن  
فطن؟ قال: "إن فطن"۔ رسی نسى داؤد، کتاب العید، الباب الثانی فی العید، باب تعید  
۳۹۰، إحدیہ مطبعہ۔

"عن علی بن حاتم رسی اللہ تعالیٰ علیہ قال: قلت: یا رسول اللہ! ما فرسل کلاباً لنا ملعنة، قال:  
"کل ما أمسک عنک"، قلت: یا رسول اللہ! فإن فطن؟ قال: "إن فطن"۔ وجمع الثرمیدی، جواب  
العید، باب ما جاء من یؤکل من صید الکلب و ما یؤکل، ۳۷۱، ص ۱۱۱۔

"عن علی بن حاتم رسی اللہ تعالیٰ علیہ قال: سأل رسول اللہ ﷺ: کیا تعید بینہ الکلاب، فقال:  
"إذا رست کلابک الملعنة و ذکر ت اسم اللہ علیہا فکل ما أمسک علیک"، قلت: وإن فطن؟ قال:  
"إن فطن"۔ رسی ابن ماجہ، ص ۳۳۱، باب صید الکلب، قدیمی۔

روکن الدینی کتاب الآثار، باب صید الکلب، ص ۱۸۱، (داؤد القرآن کریم)۔

روکن الدینی رد المحتار، کتاب العید، ۳۴۵، ص ۱۱۱۔

(۲) فیما لہ تعالیٰ، بیستونک ملا اعلیٰ لہم فی اجل تکم، تطیبات و ما علمتم من الحوائج سورۃ  
التبایہ، ۴۔

زادہ الاعتقاد بالحوارج من حیوانات، اما باب کالکلب و الفہد و حوہما، و اما ما لم یحکم  
کالتبایہ، و الشاہین و حوہما، فکذا تک فی الترویۃ المشہورۃ انہ ید لم یخرج لایجل، حتی لو حتی  
سدہ و لم یخرج، لم یسکر عضو امہ۔ محل فی ظاہر الروایۃ "یدفع لکسنت، کتاب الذابح  
و الضیوہ، ۳۱۵، ۱۵، لکب الغنیمۃ بیروت۔

کئے کا شیعہ کو پکڑنا

سوال (۱۳۱۲): "ناکارہ پکڑتے ہیں اور پھر ہمارے حق پر ثابت ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟"

الجواب حامداً ومصلحاً:

جواب ہے: "اگر ایسا کتب معتبرہ (۱) نقطۃ الخلافہ (۲) میں ملے۔"

قرۃ العین، شوقی علی نقی، مدونہ من وکالت، ص ۲۹، ۱۲۰، ۱۲۱۔

الجواب صحیح: "یہ امر مفہوم متفقہ ہے۔"

صحیح عبد لطیف، مدونہ من وکالت، ص ۲۹، ۱۲۰، ۱۲۱۔

کئے کو "بسم اللہ" سے پہلے برہنہ پر چھوڑنا، اس نے اول فریاد کو پکڑنا پھر برہنہ کو

سوال (۱۳۱۳): "اگر کوئی شخص اپنے پیچھے پھوڑا، اچانک اس نے ایک قاری کو پکڑ لیا، اس

کے فون میں دائرہ کھینچنے کے بعد اس کو پکڑ لیا، اور برہنہ پر چھوڑ دیا، اس کا کیا حکم ہے یا نہیں؟"

جواب ہے: "اگر اس نے کس کو پکڑ لیا، تو اس کا کیا حکم ہے؟ اگر اس نے اپنے فون میں دائرہ کھینچ لیا، تو

اس کا کیا حکم ہے؟"

الجواب حامداً ومصلحاً:

اس نے اپنے فون میں دائرہ کھینچ لیا، تو اس کا کیا حکم ہے؟ اگر اس نے اپنے فون میں دائرہ کھینچ لیا، تو

اللہ "پہلے پھوڑا" ہے تو برہنہ پر چھوڑ دیا، اس کا کیا حکم ہے؟ (۲)۔ اس نے کھانا کھا کر اپنے فون میں دائرہ کھینچ لیا، تو

۱۔ روکدہ فی البحر الرقوع، کتاب المصید، ۲/۲۱۹، وشہدہ

۲۔ روکدہ فی نسل العتائق، کتاب المصید، ۱/۱۰۱، دار المکتبہ العسبۃ بیروت

۳۔ روکدہ فی ملتفی الآخر مع جامع الأیض، کتاب المصید، ۲/۲۵۴، مکتبہ عقاریہ کونہ

۴۔ تقدم تحرير حجة تحت المسئلة المقدمة أعلاه

۵۔ "روکدہ فی ملتفی الآخر مع جامع الأیض، کتاب المصید، ۲/۲۵۴، مکتبہ عقاریہ

۶۔ التسمية عند الإرسال، ملتفی الآخر، کتاب المصید، ۲/۲۵۴، مکتبہ عقاریہ

۷۔ "ولا بد من التعليق بقوله تعالى: 'روكنا عليكم من الجوارح ما مكنت أنفسكم منهن' (۲) -











اس کو زندہ پیا یا اور شرعی طریقہ پر نہ کھانے کو تو وہ حلال ہو گا اگر وہ مر چکا تو پھر با تو بخ کرنے سے حلال نہیں ہوگا۔  
اس صورت میں اسے غائب ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

بخ کرنے سے پہلے اگر اس کی موت و حیات مشکوک ہو تو روئے کرنے پر اس میں کوئی حرکت نہ ہو،  
پیسے زعفران کو روئے کرتے وقت حرکت ہوئی ہے ورنہ اس طرح سے اس میں خون نکلے تو وہ حلال نہیں (۱۳)۔  
نفس خون نکلنا طاعت حیات نہیں۔ اگر خون اس طرح روئے کے ساتھ نکلے جس طرح زندہ سے نکلتا ہے تو وہ  
طاعت حیات ہے۔

"فان فی السرورۃ: ویسی شرح لصحوی: حو وج عدم لایہ فی علی الحبۃ: الا اذا کان  
مخرج کما یخرج من لحن علیہ" امام و جہ طہر الروایۃ، "شامی" ۱/۶۶۵ (۲)۔

- "واما الحسبۃ فانہ معلوم منہ فی دہاننا علی عدم حل الثعبد بالریاض مالم یدرک حیاً  
فیدبح بطریق مشرور، وجمعہم عامر عن ابن عباسین من ان الرمی بالرحاس دس ورفۃ، ویسی حر جاً  
وما ذکرہ الرافعی من انہ ان وقع الشک لا یدری منہ بالخرج أو لکل، کان حراماً" وتکملۃ فتح  
الملہم، کتب الشیہ والذباح، حکم الثعبد بصدقۃ الرصاص، ۳/۳۹۱، دارالعلوم کراچی

(۲۱) "عن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: (لا تأکل من  
البدن الا ما ذکیت)۔" وتکملۃ فتح الملہم، کتب الشیہ والذباح، حکم الثعبد بصدقۃ الرصاص،  
۳/۳۸۸، مکتبہ دارالعلوم کراچی

(۳) "ولو ذبح شاة لم تعلم حیاتها، فدرکت أو خرج منها دم، حلت، وإلا فلا، وإن علمت، حلت  
مطلقاً،" الملطی الأبحر، ۳/۳۸۳، کتاب الذباح، مکتبہ غفریہ

(۴) کذا فی البحر الرائق، کتاب الذباح، فصل فیما یحل ولا یحل، ۳/۳۱۵، رشیدیہ

(۳) رد المحتار، کتاب الذباح، ۳/۳۸۹، معین

"وید أيضاً وإن ذبح شاة أو بقرۃ، فخرج منها دم ولم تصحرک، وحو وحہ مثل ما یخرج من  
الحی،" الکلب عند ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ، (الشعنوان اعاسکیریہ، کتاب الذباح، الباب  
الأول، ۳/۳۸۹/۵، رشیدیہ)

"وخرج الدم لا یصل علی الحیاة، إلا إذا کان یخرج کما یخرج من العی، وهذا عند ابی

فلسفہ و مثنوی العارفیہ مذکورہ لیڈا، ۱۹۷۰ء)۔ میں تحصیل پڑھ اپنی سہیلی کا  
سیدہ منطوق کر لیں۔ لکھا وادھو تو فی الخمر۔

ز. م. احمد شہزاد۔

بند وقت سے شکار

سوال ۱۸۲۲۔ بندہ حق سے شکار کیا جو اب نور محمدی درویش مرید قرار دیا جاتا ہے، اگر شکار حق سے ہے؟

الاجواب كما هذا : مـ صـ مـ

آخر کا نام ہے اللہ کا پکا کر کو ملی پہنا ہے اور اس نے جانور (چرند و پند) کو چاہے تو وہ ہمارا رہ جائے گا (۲)۔

١٠٠ - محمد بن حمزة الفراء، وهو صاحب الترويض، (البريد على هامش الفتاوى العاتكة)، كتاب الديار،  
الطبعة الأولى ١٣٩٦ هـ.

سے دیگر خون شکاری جیسے کر زخم کو ذبح کرنے سے نکالنا ہے تو وہ حلال ہوگا (۱)۔ نکلا واللہ اعلم۔

ترجمہ: امجد محمد غفری عنہ و دارالعلوم دیوبند ۵/۲۴/۸۸ھ۔

اجواب صحیح: ہندو نظام دین غفری عنہ و دارالعلوم دیوبند ۵/۲۵/۸۸ھ۔

ہندوؤں کی گولی سے شکار

سوال (۸۳۴): اگر کوئی شخص شکار کھینے لگا اور گیریہ کرے کہ شکار پر ہندو چائی اور اس کی گولی سے

شکار مر گیا، شکاری کے بھارتیہ ہونے سے قبل ہوا اس کا کیا حکم ہے، شکار کا گوشت کھا یا جائے گا یا نہیں؟

الجواب: حراماً ومصلیاً:

اس کا کھانا درست نہیں:

"وَبَدَقَّةٍ ثَقِيَّةٍ دَابَّ حَذَقُهَا بِفَتْحٍ لَا بِالْحَدِّ، هـ". قال ابن حنبل: "ولا يصح أن  
الخرج الرصاص إلى غير ما خرج من الفتح وبدا أسطع اندفاعه المصيد؛ إذ ليس به حذاء فلا يحل،  
وبه أفتى ابن نجيم، هـ". در مختار: ۵/۱۶۷ (۲)۔ نقطۃ التمریاتی علم۔

"- إذا وبست فسميت هخوفت، فكن، وإن لم يخرق فلا تأكل، ولا تأكل من المعراض إلا ما ذكبت، ولا  
تأكل من أسدفة إلا ما ذكبت،" دليل الأوطار: أبواب المصيد، باب الهبي عن الزمعي بالندق والمالي معاً:  
۹/۱۳، دار الباز للنشر والتوزيع)

"وأما الحنفية فالجمهور منهم في ديارنا عني عدم حل المصيد بانمصاص ما لم يترك حياة،  
فيلحق بطريق مشروع، وحجتهم ما مر عن ابن عابد بن من أن الزمعي بالوصف رهن روفد، وبس جرحاً  
وما ذكره الراعي من أنه إن وقع الشك ولا يدرى مات بالخرج أو القتل، كان حراماً، وتكسفة فصح  
السلم، كتاب الصيد والذبح، حكم الصيد سلفة الرصاص: ۳/۲۹، دار المعين، كراچی،

(۱) "ولو ذبح شاة لم تعلم حيائهما، فحركت أو خرج منها داء، حس، ولا هلا، وإن علمت، حلت  
مطلقاً"، (مبلغ الأبحر: ۳/۱۶، كتاب الذبائح، مكتبة غفرية)

و كذا في البحر الرائق، كتاب الذبائح، فصل فيما يعين ولا يحل: ۸/۳۱۵، وشيخه:

(۲) الدرر السخار مع رد المحتار، كتاب الصيد: ۱/۹۱، مع سعيد

ترجمہ: ایدہ محمد عثمانی عن دارالعلوم دیوبند، ۲۰/۶/۱۴۸۸ھ۔

الجواب: منہ نظام الدین عثمانی عن دارالعلوم دیوبند، ۲۴/۱/۱۴۸۸ھ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

■ عن عبدہ بن ربیع عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "ولا تأکل من البندق الا ما ذکبت". (تکملة فتح الملہم، کتاب البندق والذبايح، حکم البندق بندق الرصاص ۳/۸۸، مکتبہ دارالعلوم کراچی)

"والأعمال أن السموات إذا حصل النحر بغير حل دين النفل أو شك فيه، فلا يحل حسناً أو احتياطاً"، (تبيين العقائد، کتاب البندق، ۱۲۹/۱ د. الکتاب العلمیہ بیروت)

"وأما الحنفية فالحمير منه هي ذبابة على عدم حل البندق بالرصاص ما لم يترك حيناً فيفتح بطريقة مشروع، وحجبه مأمور عن ابن عدي من أن الرمي بالرصاص رخص ووفد، وليس جرحاً، وهذا كره الرصاص من أنه إن وقع الشك ولا يترك ذات النحر أو النفل كان حراماً، (تكملة فتح الملہم، کتاب البندق والذبايح، حکم البندق بندق الرصاص ۳/۹۱، مکتبہ دارالعلوم کراچی)



## باب الذبائح

### الفصل الأول فی من یصح ذبحہ ومن لا یصح

(ذبح کرنے والے کا بیان)

و یوجہ ہندی کا ذبیحہ

مسئلہ ۱۸۳۲ | ذبیحہ یعنی نید لانگی کے موقع پر میں نے چند کمرے اور چند بھنس اپنے ہاتھ سے  
اٹائے تھے تو کہ حدیث وغیرہ میں دعائیں ہیں ان کو بھی پڑھا اور "بسم اللہ اللہ اکبر" پڑھ کر ذبح کیا۔ اور میں  
مسلمان ہوں یہ قریب قریب نمازیں بھی چھتہ ہوں اور روزے بھی رکھتا ہوں، اللہ پاک اور اس کی کتاب و اس  
کے رسول پر بھی عقیدہ ہوں سے رکھتا ہوں۔ میری غلطی اتنی ضرور ہے (کہ) میں نمازے دو ہفتے یا تو اس سے  
تفاتی کرتا ہوں، اس وجہ سے میرے وہاں کے بیٹے میرے جو کہ تار و تارہ برائی سے گالی بکتا کچھ مرائے میں  
بشور سے رہائی لیتی دے دیا نہ میرے ہاتھ کا ذبیحہ حرام ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

جو مسئلہ ۱۸۳۲ | بسم اللہ اللہ اکبر " پڑھ کر ذبح کرنے کی روایت کی ہوئی بھنس، بکری سب حلال  
ہے (۱)۔ علانیہ: یہ ہندو مسلم بھلا، حق تعالیٰ قرآن وحدیث شریف، فقہ فقی، اہل کرام کے عین مطابق ہے،  
(۲) ا قال اللہ تعالیٰ: ﴿ذَلِكُمْ اِمَّا ذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بَايِعْتُمْ عَلَيْهِمْ، وَمَا لَكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا اِمَّا ذَكَرَ اسْمُ  
اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَلَوْلَا فَضْلُ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطَرَّتْهُ اُيُوْمُهُ، وَابْنُ كَثِيْرٍ اَلْيَصْلُوْنَ بَاَهْرَ اَنْتُمْ بَعِيْرُ عِلْمٍ، اِنْ  
رَبُّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ۝ ۱۱۹، ۱۲۰﴾

"وَتَحِلُّ دَسْعَةُ مَسْلُوْمٍ"، (مستغنی الانحر مع مجمع الزہر، کتاب الذبائح، ۱۵۳/۸، مشکوٰۃ

اور مسک (ش) سمجھنے کی وجہ سے اس کی کوئی اثر اور نہ فائدہ نہ رہتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ترجمہ: اچھا، تمہاری سہولت کے لئے، اگر اہل علم و دین۔

اچھا ہے، یہ وہ کلام اللہ ہے، اللہ تعالیٰ کے لئے اور اچھا۔

بچے کے ذہن کا حکم

ب ان (۱۸۳۱۴): اگر بالغ لڑکا قرآن کی کچھ کچھ آیتیں پڑھ کر دے تو کوئی حرج ہے؟

الجواب: حامداً ومصلحاً:

ترجمہ: ہاں، ہو تو درست ہے، حامداً و مصلحاً، (۱۸۳۱۴)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ: اچھا، تمہاری سہولت کے لئے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔

ب نمازی اور نشہ کرنے والوں کا ذہن

ب ان (۱۸۳۱۵): تمہارے بھائی میں نشہ ہے، جو بھینس، شیر، دھن کر رہے ہیں۔ تمہارا کیا ہے؟

پاسخ: میں نے نماز پڑھی، لیکن نہیں، اگر تمہارے ہیں۔ تمام نشہ آدرا، شیا، (تاری، شراب، کاجی، قیم، وغیرہ) کا

استعمال جاری رکھتے ہیں، اگر تمہاری زبان کی لہجہ میں اور سہولتوں پر نشہ کی وجہ سے تمہارے لئے کچھ کی

دیتے ہیں۔ اگر تمہاری بے نوازی اور شیا کا استعمال کرنے والے تمہاری ہی بھینس ڈال کر کشت پیچ

۳: روکدہ فی جہنم الحقائق، کتاب المباح، ۳۳۹/۲، دار الکتب العلمیہ بیروت،

روکدہ فی النہی فی الفتاوی، کتاب المباح، ص ۷۴، معبد:

(۱) "فان کان النبی یقول المذبح ویشرب عنہ، فزک کل ذبیحہ" (الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب المباح،

الباب: ذکور فی زکۃ وشرطہ و حکمہ و انواعہ: ۸۵، ۳، رشیدیہ،

۱: حاشیہ نسخۃ مسموعہ و کتابی و سمعی، والمواہم النبی ہر الذی یقول النبیہ و یضبط

(تبیہ الحقائق، کتاب المباح، ۳۳۹/۲، دار الکتب العلمیہ بیروت)

۱: "ونحن ذبیحہ مصلوبہ و کتابی ذمی و لو لم نر او صلیاً او محترناً فقلنا" (الفتاویٰ

الاسلام مع معجم الألف، کتاب المباح، ۳۳۹/۲، مکتبہ شفا،

روکدہ فی البحر لائق، کتاب المباح، ۳۳۹/۲، رشیدیہ،



کیا تارکب صوم کا ذبیحہ حرام ہے؟

سوال (۱۸۳۲۱): تارکب یہ شہور ہے کہ جو شخص رمضان شریف کے روزے نہیں رکھتا اگر وہ کوئی جانور ذبح کرے گا تو اس کا ذبیحہ حرام ہوگا۔ یہ مسئلہ میں نے کسی کتاب میں نہیں دیکھا بعض علماء سے معلوم کیا، انہوں نے کہا ہے کہ روزہ نہ رکھنے سے قرآنی ناسخ ہو جاتا ہے اور کائنات کا ذبیحہ تارکب ہو جاتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً؛

روزہ رمضان فرض قصی ہے، بلا غدر شرعی اس کو ترک کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے، اس کے باوجود اس

کا ذبیحہ حرام نہیں (۱)۔ لفظ اللہ ظہم بالصواب۔

ترجمہ: العبد نو بخیر لہ، را الطوم دیوبند، ۷/۹۲/۹۲ھ۔

اثریاب صحیح ترمذ، نظام الدین علی بن عبدہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۸/۹۲/۹۲ھ۔

عورت کا خود اپنی قربانی کے جانور کو ذبح کرنا

سوال (۱۸۳۲۲): عورت نے اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کر دے تو کوئی حرج ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً؛

اگر وہ اکتف اور قوی ہے تو کوئی حرج نہیں، شامی ۱۸۹/۵۔ (۲)۔ لفظ اللہ تعالیٰ ظہم۔

ترجمہ: العبد نو بخیر لہ۔

۱۰۔ ہجرانہ (ای الکافر) مانکلام، لعدم ارتد عہ بذلك عن کفرہ، بخلاف العاصی المسلم فإنه حر۔  
بذلك غالباً، وفتح الباری لابن حجر المصنف، کتاب الأذیاب، باب ما يجوز من الهجران لعن عصى۔  
۱۱۔ ۱۲۰۰۔ قديمی،

”قال الخطيب: رحمه الله لمسلم بن يعقوب على اخيه ثلاثة ايام ثقله، ولا يجوز فوقها، إلا إذا كان المهجران في حق من حلفوا بقتل عاصي، فيجوز فرق ذلك“ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الأذیاب، باب ما یبھی عنه من التهاجر والتفایع ونساع المهورات، الفصل الأول، رقم الحديث ۵۰۲۷، ۵۰۲۸، رشیدیہ)

(۱۲) (راجع ص: ۴۴، رقم الحاشیہ ۱)

(۱۳) ”فحل دیب حصما (ای الکتابی الذی والحریری) ولو المفایح مجموعاً أو امراً أو صلی بعض المسبب“





بچایا جاسکتا ہو تو کفر کا ثبوت نہیں، یا جانے کا (۱) اور ایسے شخص کا ذبیحہ ناجائز نہیں ہوتا (۲) البتہ امینا کلمہ کہتے سے اس کو پوری قوت کے ساتھ روکا جائے گا (۳)۔ فقہ والہ تاحی (طہ)۔

حررہ العبد محمود علی ع۔ ۱۱۹/۱۸۸ھ۔

الجواب: صحیح، بندہ محمد نظام الدین علی ع۔ دارالعلوم، ایچ بندہ۔

مشین اور یہودی کا ذبیحہ

سوال (۱۹۲۱): امریکہ میں میرے ایک بھائی نے تعلیم میں دو وہاں ذبیحہ کے گوشت کے شرفا ہونے میں مشکوک ہیں، وہ کہتے ہیں کہ وہاں پر اوتھما کا گوشت ملتا ہے، پہلے یہ کہ مشین سے جانور کی گران ایک دم کات دی جاتی ہے اور مشین سے ہی تھوڑی دیر میں گوشت کے ٹکڑے چمک ہو جاتے ہیں۔ دوسری قسم کا گوشت وہاں کے یہودی کاٹتے ہیں جسے ”گوشت“ کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہودی جانور کے حلق میں چھری ٹھونپ کر ہلاک کرتے ہیں، اسے معصوم سمجھ پڑھتے ہیں یا نہیں۔

بندہ دستان اور دوسرے نمائند کے زیادہ تر مسلمان بازار میں جو گوشت ملتا ہے وہی کھاتے ہیں، صرف کھیتی کے چند ہیں جو ”گوشت“ کو حلال یا ذبیحہ کا بدل سمجھ کر کھاتے ہیں۔ اس پر ہے کہ منہ بجا بالاسکند پر روشنی ڈال کر مومن فرمائیں گے۔

(۱) ”و اعلم انه لا یغنی بکفر مسلم انک جعل کلامہ علی محمل حسر“ (الدر المختار، کتاب الجہاد، باب احکام المرتدین، ۲۹۳، سعید)

”اذا کان فی المسئلة وجوب لکفر و وجہ واحد يمنع الکفر، فعلى المغنی ان یصل الی الوجہ الذی یمنع الکفر نحباً للظن بالمسلم“ (البحر الرانی، کتاب السر، باب احکام المرتدین، ۳۱۰/۵، رشیدیہ)

(۲) مذکورہ شخص مسلمان ہے، البتہ طہات کفر کی کتاب سے لائق ہے، لیکن ناسخ کا ذبیحہ حلال ہے:

”قبلاً ذبیح کل مسلم وکل کتبی حلال“ بواکان أو لآخره“ (الشف فی الفتاوی، کتاب الدبائح، ص ۱۰۰، ۱۰۳، سعید)

(۳) ”و حذر کل مردکب منکر“ (الدر المختار، باب العزیز، ۱۲۱۳، سعید)





آمالی کتاب مانتے ہیں اور بانو رشتہ کرتے وقت لکھنا شروع کرتے ہیں کسی اور کام تک پہنچنے سے  
مزید علیہ اندام کا مسئلہ ثابت نہیں کرتے ہیں تو اس میں شرفاً کچھ لکھتے ہیں (۱)۔

**تنبیہ** : ان کی کتاب کا نام ہے جو فقیہی شریعت سے پیروی میں، اور دوسرے کو  
لکھنا تھا ان کتاب مانتے ہیں اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۱۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۲۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۳۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۴۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۵۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۶۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۷۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۸۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۹۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۱۰۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۱۱۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۱۲۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۱۳۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۱۴۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۱۵۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۱۶۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۱۷۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۱۸۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۱۹۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

۲۰۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور شریعت پرانے کرتے ہیں۔ لکھنا ہے کہ ان کی کتاب میں لکھنا ہے اور

ہم نے ہیں (۱)۔ اتفاقاً وہ صحاح تین ہیں۔

حرر والعیض محمد بن عثمان دارالمصنوع، بیروت، ۱۹۵۹ء۔

الجواب صحیح، بیروت دارالمصنوع، بیروت، ۱۹۵۹ء۔

ذبیحہ یہودی

مسئلہ (۸۳۲): یہودی کے خون چھڑکنے کی رنٹ (۲) سے بنی ہوئی بیچ مسلمان کھانگے ہیں

یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جو کہ مسلمان بنی ہوئی ہوت پر ایمان رکھے اور کسی کتابِ ہادی کے تسلیم کرنے کی تشریح نہ کرے، اس کے لیے

کواسمبل کرنے کی کئی کئی جگہ (۱) میں اس کے بہت غیر مذکور نام نے (۲) کے گرد بڑھ کر مسلمان بن جائے تو وہ

(۱) "معاذ اللہ یہ سب ان سرائوں نے شطرنج کی بات تھی، مگر یہ مضمون اس کے بعد اس کے وجود میں نہیں رہے، یا مگر اسے

مستحق ہے، علامہ دہلوی نے بھی نہیں لکھے، وہاں سب کے سر میں لکھا ہے "جو امر تقضہ، عنوان" نام کے یہودی، اہل

تحقیق، ہم نے اس میں داخل نہیں کیا، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، مکتبہ دارالمصنوع

(۲) "رنٹ، ایک کاسپینس، ارادہ ناس کی علامت"۔ فیروز الدلت، ج ۱، ۷۳، فیروز سنز، لاہور

(۳) قال العلامة الفخر علی رحمہ اللہ تعالیٰ: "جو طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم، یہی ذبیحۃ الیہود

والنصارى" (الجامع لاحکام القرآن لفقر صی اسودۃ المائد، الجزء السادس، ۵: ۳۶۹، ۳۷۰، احیاء

التراث العربی بیروت)

"عن عیسیٰ بن اہی سلمہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: "جو طعام الذین اوتوا

الکتاب، قال: ذباہعہم" (إعلاء السنن، کتاب الذریع، باب ذبیحۃ اہل الکتاب، ۱۵: ۸۹، ۹۰، دار

الفران کراچی)

"جو طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم، طعامکم حل لہم، لہذا لای اضر فی ذباہعہ

لذات العرب وإن سمعہ من غیر اللہ، لا تأکل وإن سمعہ، فقد أحلہ اللہ وغنم کفرہم

وقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: "صدمہم ذباہعہم" صحیح البخاری، باب ذباہع اہل

الکتاب، ۸: ۳۸، ۳۹، فتحی



اس کا رد یہ سوال نہیں (۱)۔ اور والدہ علم۔

ترجمہ: خود بخود اور اصرار سے ۱۰۰ بار ۲۰۰ بار ۸۰۰ بار۔

### روافض کا ذریعہ نجومی

سوال [۱۳۳۸]۔ عاقلہ کے لئے اندر مسلمانوں کے عقاید میں روافضیہ شیعہ اسلام میں ایسے جتنے ہیں، اکثر و بیشتر جوئی روافضی کے ہیں۔ جن کی وجہ سے ان کے دلوں پر گھانا کھانا پڑتا ہے۔ آپ اس کا حل بتائیے۔ ان لوگوں کے تیار کردہ خوشبو کا گھانا ناجائز ہے یا نہیں؟ کتنی دواؤں اپنے ہاتھوں سے لٹا رہتے ہیں۔ جواب :- سے نہیں۔

### الجواب حامداً ومصلحاً:

اگر ان کے عقائد پر تحقیق نہیں کیا جائے تو قائلہ قرآن کریم کے مخالف ہیں تو ان سے دُعا کی ضرورت نہیں۔  
ترجمہ: خود بخود بخور و خوشبو، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۹۷ھ/۲۰۱۷ء۔

—  
المرافعی إذا كان سبب التمسح من ينعصم - ولو بعد يافه - فهو كافر ولو قدف  
عائسة رضي الله تعالى عنها بالزاد - كفر يافه - من تكبر امامة أبي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه  
فهو كافر - - - - - وبسبب إكثار الروافض في فوجهم بدعة الاموات إلى ادعاء إسماعيل الأرواح  
وإستعمال روح الإمامة - وشغلهم في حوز - إمام - من - وبسببهم الأمر والنجوى إلى أن يخرج  
إمامه المظفر - وشغلهم إلى حرم نيل عبيد الإسلام - غلط في الوحي إلى محمد صلى الله تعالى عليه وسلم  
دون علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه - وهؤلاء القوم خارجون عن عفة الإسلام وأحكامه أحكام  
للمسلمين كما هي الظهيرة - القديري لعالم كبرية - كتاب السير - الباب التاسع في أحكام السرمين  
مطلب موجبات الكفر أنواع منها ما يعتق دلائل و لإسلام: ۶، ۳۰۰ - وخبرها:

۱) لا نحن ذبيحة غير كتابي من أنبي و معجم من مرشد - اندر المختار مع رد لمختار ۲۵۸/۱۰ كتاب  
الدينان سعيد:

(۲) انحراف شیعہ کی ذہنی و فکری تباہی

"واعلم انه لا ينفي بكفر مسلم امكن جعل كلامه على محمد حسن" - اندر المختار مع -



اور دونوں نے "سبح اللہ" پڑھی ہے تو قرآن درست ہوگئی (۱)۔ فقہ اللہ تعالیٰ اعظم۔  
حررہ الحدیث محمد بن عمر، دار العلوم، پونہ، ۲۲/۳/۱۳۹۶ھ۔

بَابُ الْمَذَابِيحِ . . . . .

۱۱۱۱۱۱: فیہا: أفراد التضحية، فوضع يده مع يده القصاب في المذبح وأعانده على الذبح، سبى كل وجوباً  
(إبدار المعاصي، كتاب: الأضحية: ۳۳۶/۶، مجلد)

"رجل أراد أن يضحي، فوضع يده مع يده القصاب في المذبح وأعانده على  
الذبح، سبى صار ذابحاً مع القصاب، لأن الشيخ الإمام هذا رحمه الله تعالى يحسب على كل واحد منهما  
التضحية حتى لو ترك أحدهما التضحية، لأن الرجل الذميمة: فتاوى قاضي خان، علی هامش الفتاوی  
العالمگیریہ، کتاب الإضحية، فصل فی مسائل متفرقة ۳۵۵/۳، وشیدہ:

"أراد التضحية، فوضع يده مع يده القصاب في المذبح ليضحيه بسبى كل وجوباً" (إبدار المعاصي،  
مع مجمع الأنهر، كتاب الأضحية: ۳: ۱۷۰، مكنه عقارہ كوتہ)

## الفصل الثانی فی سنن الذبیح و آدابہ و مکروہاتہ (ذبح کی سننیں، آداب اور مکروہات کا بیان)

قرہانی کے وقت ”بسم اللہ، اللہ اکبر“ کہنا

سوال (۱۸۳۲): ایک شخص کہتا ہے کہ قرہانی کے لئے ”بسم اللہ واللہ اکبر“ کہنا چاہئے، مگر کسی نے بوقت قرہانی ”لو“ نہیں کہا تو وہ قرہانی نہیں ہوئی بلکہ ذبح ۲۷۲-۲۷۳ ہو گیا۔ تو کیا یہ درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

ذبح کرتے وقت ”بسم اللہ اللہ اکبر“ یا ”اللہ اکبر“ کہئے، وہ دونوں خرچ درست ہو جائے گا اور قرہانی بھی درست ہو جائے گی، کذا فی رد المحتار، جلد ۵: ۱۶۱۔ اللہ والہ تعالیٰ ہمیں۔  
حررہ العبد المذنب عثمان بن محمد

الجواب صحیح: زندہ محمدی محمد بن عثمان بن محمد دار العلوم دیوبند ۶/۱۲/۱۳۸۶ھ۔

(۱) کہنا دونوں خرچ درست ہے، البتہ مستحب ہے کہ ”بسم اللہ اللہ اکبر“ کے فقرے کے ”والمستحب ان یقول بسم اللہ اللہ اکبر بلا واو..... والمنداول لعنوا عن النبی صلی علیہ وسلم والواو“ (رد المحتار، کتاب الذبائح: ۱/۳۰۱ مجلد)

”قال البقائی: المستحب ان یقول: بسم اللہ اللہ اکبر، یعنی بدون واو او“ (الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الذبائح، الباب الاول فی رکتہ وشرائطہ وحکمہ وتمامہ ۵/۲۸۸، وشبہہ: ”وحسب بسم اللہ اکبر...“ وکذا عند الحلواتی لایاہ کرہ مع الواو، ولكن المنقول عن الاثر مالو ولا بکر...“، مجمع الأہل: ۱/۱۵۵۔ کتاب الذبائح، مکتبہ عقاریہ)

روکھا فی حاشیۃ الشنسی علی تبیین الحقائق، کتاب الذبائح: ۱/۵۵۱، ودر انکس العلمیۃ بیروت  
۱ وکذا فی الفتاویٰ المیزبۃ علی هامش الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الذبائح، الفصل الثانی فی التسمیۃ  
۱/۱۳۰، وشبہہ





اسید سے کہ اس تعزیت کے بعد چھاپا جائے۔ یہ کائنات اللہ سبحانہ تعالیٰ العظیم  
 حر و عید نمودار ہوئی، غنہ و غنہ معنی مدرسہ مظاہر علوم بہار پور، کیم شاہی راوی ۶۳۳ھ۔  
 الجواب صحیح: عید احمد نغزلہ، صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم بہار پور۔  
 ویکٹر پر کسی بھی زبان میں اللہ کا نام لینا

سوال (۳۱-۸): فرماتے وقت کون سے الفاظ کہنا ضروری ہے؟ اور کیا عربی زبان میں  
 کہہ نہ سکتے ہیں؟

الجواب حامداً و مصلياً:

”سب اللہ“ کہنا بھی کافی ہے، خواہ کسی زبان میں کہے۔

فان الله تبارك وتعالى يقول لا اله الا الله اعلم بذكر اسم الله عليه في حالة ندح، فبالحمد تعالى .  
 يقول تبارك وتعالى اعلم الله عبيدهم ان لا اله الا الله وحده لا شريك له، ويدل عليه قوله تعالى: هو فاعل وحده  
 فربنا فكلوا من حيث يشاءون (۱)۔

”سب اللہ“، ”اللہ اکبر“، ”کہا“ مستحب ہے:

”اللہ علیہ ان کنتم سائبانہ مؤمنین۔ وذلکم ان لا تکلوا مع ذکر اسم اللہ من غیر فصل بین اسم  
 واسم“۔ (دائع المصنوع، کتاب الذبائح، فصل فی شرط حی الاکل فی النحویں الماکول ۲/۲۲۳،  
 دار الکتب العلمیہ بیروت)

”وصفہ التسمیۃ حوالۃ الذکاة فی اسم کائن۔ وبراء قرن مالا سم لصفۃ بان لال۔ اللہ اکبر۔ اللہ  
 اعظم۔ اللہ اجل۔ اللہ الرحمن، القادر حیہ، ان نحو ذلک اولہم یفرون بان قال: اللہ، ان الرحمن  
 اولہ حیہ“۔ (الغریز العسکریۃ، کتاب الذبائح، الباب الاول۔ ۶۸۵/۵، رشیدیہ)

وگذاھی فتاویٰ غازی خان علی ہامش المعنوی العالمگیریۃ، کتاب التسمیۃ والذبائح، باب فی الذکاة  
 ۳/۳۲۹، رشیدیہ

وگذاھی خلاصۃ المعنوی: ۳/۸۷۴، کتاب الذبائح، رشیدیہ

۱۱۔ تبیین الحقائق، کتاب الذبائح ۲/۲۵۶، دار الکتب العلمیہ بیروت

"أني يقول: باسم الله، الله أكبر، يعني: د. ۲۸۹ (۱) کو فی رجلاً صلی علی دحضہ  
لو ضربتہ بالفارسیہ، وهو یحس العربیة أو یحسب أنزلہ من اللغة العربیة". کتاب فی الفتن:  
۲/۲۸۹ (۲)۔ فتاویٰ الشیخ۔

ترجمہ: لو کہ مجھ کو فخر کیا، (دارالعلوم دیوبند)۔

کیا قربانی کے برشریک پر تکبیر واجب ہے؟

تسویاۃ: ۹۳۱: "تجوید الفرة" اور "ملا منہ" میں قائلین کا الہدائی فی رحمہ اللہ  
قائلین کو فرماتے ہیں کہ:

"قربانی کے وقت جو مومنین اس میں شریک ہوتے ہیں سب بریک وقت تکبیر  
کہنا واجب ہے، اگر کوئی ایک بھی ترک کر دے گا جو غور کے پڑنے میں تو قربانی حرام  
ہو جائے گی۔"

(۱) (نہیں الحقائق، کتاب الذبائح: ۵۵۶، دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۲) (رحلیۃ الشیخ علی النبی، المصنوع السابق)

"وسواء كانت التسمية بالعربية أو بالفارسية أو بأي لسان كان، وهو لا يحس العربیة أو  
يحسها كذا روی بشو عن عمر بن يوسف: لو أن رجلاً سمي على الذبيحة بالفارسية أو الفارسية وهو  
يحس العربیة أو لا يحسها، أجزأه ذلك عن التسمية" (بدائع الصنائع، كتاب الذبائح والقياد، فصل  
في شرط من الأكل في الحيوان لما كثر: ۲۳۳، ۲۳۴، دارالکتب العلمیہ بیروت)

"وسواء كانت التسمية بالعربية أو بالفارسية أو بأي لسان كان": الفتاویٰ لعالمگیریہ، کتاب  
الصنائع، الباب الأول في ركعة وشراطة وحكمه وأثره: ۸۵، ۸۶، رشیدیہ

"والشرط في التسمية هو لذكر الخالص مائة اسم كان... ودائمين والتسميع، جهل  
بالسمة، ولا بالعربية أو لا" (رد المحتار كذب الذبائح: ۲۰۱، ۲۰۲، معیاد)

(۳) (لم أجده)

(۴) "اگر کے الھی خود یا ماعد دیگر ذات نایاب علی واجب است شریہ بر سمن ذات، و اگر یک یا دو ہم ترک نماید حرام کر۔۔۔  
و کذا فی الترمذی المختار و شرطه للفتیین": (املا بدیعہ درسی، حکمہ و مسائل عملاً مدہ فربان احکام اصحبہ  
و وجوب آن، ص: ۵۸، مکتبہ شریکة علمیه ملتان)

کیا یہ قول مقفی ہے؟ اور ایسا کر لیا گیا تو کیا مکرم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

مسئلہ یہ ہے کہ ذبح پر "بسم اللہ" پڑھنا واجب، اسی طرح معین ذرائع پر بھی واجب ہے، اور معین ذرائع حقیقہاً وہ ہے جو چھری چلانے میں مدد دے، مثلاً: ایک شخص کمزور ہے، اس میں چھری چلانے کی پوری قوت نہیں تو دوسرا آدمی اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر قوت سے چھری چلا دے تو اس پر بھی "بسم اللہ" پڑھنا لازم ہے (۱)۔ اور جو آدمی جانور کے سر وغیرہ پکڑے وہ حقیقہ معین ذرائع نہیں (۲)۔ فتاویٰ الدعواتی ص ۱۸۹۔

حررہ العبد محمد زعفرانی، دارالعلوم دیوبند، ۱۶/۹/۱۳۹۹ھ۔

معین ذرائع پر تسمیہ

سوال ۱۸۳۲: زیہ اس قدر کمزور ہے کہ قربانی کے لئے پوری طرح جانور کے گلے پر چھری نہیں چلا سکتا اور جانور کے آنکھیں اور منہ چلنے والے کا تہہ پٹہ ہے، اس لئے قصاب بھی زیہ کے ساتھ چھری پراپنا ہاتھ رکھتا ہے۔ اس طرح قربانی میں تو نقصان نہیں آتا؟

(۱) "بیشروط التسمیۃ من الذبیح"، (النوا المختار، کتاب الذبائح: ۳۰۶/۶، سعید)

"وأما شرائط الركن، فمهما: أن تكون التسمیۃ من الذبیح"، (بدائع الصنائع، کتاب الذبائح،

والعبود، فصل فی شرط حل الأكل فی الحيوان المأكول، ۲۳۴/۶، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۲) "وهو: أراد الصحیۃ، فوضع يده مع يده القصاب فی الذبیح وأعانہ علی الذبیح، سئى كل وجوباً"،

(النوا المختار، کتاب الاضحية- ۳۳۴/۲، سعید)

"(رجل أراد أن يضحي، فوضع صاحب الشاة يده مع يده القصاب فی الذبیح وأعانہ علی

الذبیح، حتی صار ذابحاً مع القصاب، فإن الشيخ الإمام هذا رحمه الله تعالى: يجب علی كل واحد منهما

التسمیۃ، حتی لو ترك أحدهما التسمیۃ، لأبطل الذبیحة"، (فتاویٰ قاضی حان علی هامش الفتاویٰ

العالمگیریہ، کتاب الاضحية فصل فی مسائل متفرقة، ۳۵۵/۳، رشیدیہ)

"أراد الصحیۃ، فوضع يده مع يده القصاب فی الذبیح ليعنه یسئى كل وجوباً"، (الدر المنثور

مع مجمع الزہری: ۱۷۹/۳، مکتبہ عمارہ کوئٹہ)

الجواب حامداً ومصلیاً:

قرہائی اس طرح بھی ہو جاتی ہے، البتہ جس خمرن زید کو "اللہ" کہہ کر ذبح کرنا لازم ہے، وہی طرح اس قصاب کے ذمہ بھی پھرئی ہو، چاہے کچھ "بسم اللہ" پڑھا ضروری ہے، غرض اس: ۱۳۱۵ (۱) پر فقط واللہ اعلم، اللہ تعالیٰ اعلم۔  
حررہ العبد المذنب غفرلہ۔

ذبح کے وقت جانور کس کروٹ پر ہو؟

سہ ماہی [۸۳۲]: ذبیحہ نو رو کو کس رخ پر ٹٹانا چاہئے، یعنی سر جانب شمال ہو یا جانب جنوب؟ چونکہ دونوں صورتوں میں جانور کا منہ قبلہ کی جانب ہوتا ہے، اور اکثر جانور دونوں ہی رخوں پر ذبح کئے جاتے ہیں، ان میں سے کون سی صورت درست ہے؟  
الجواب حامداً ومصلیاً:

ذبح قبلہ کی جانب ہونا چاہیے، اور کوئی شخص جس طرح بولت ہو ذبح کر دیا جائے۔ سر جنوب کی طرف ہونے سے زیادہ بولت ہوتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔  
حررہ العبد المذنب غفرلہ، معین ملت مدرسہ نظام بطور سہارن پور، ۱۱/۱۱/۱۳۵۵ھ۔  
صحیح، عبدالحیث، ۱۹/۱۲/۱۳۵۵ھ۔

یا نو رو کو ذبح کرتے وقت بائیں پہلو پر لٹا دیا جائے، کیونکہ اس صورت میں ذبح میں بیہولت ہے۔ اور جب بائیں پہلو پر لٹا دیا جائے گا تو سر جنوب کی طرف ہوگا۔

فی البیضاء، ۷۰/۱۴، فی بیان دبیح صحیحہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "واحد الکباش، فاضحہ علی البیضاء" وهو الضحیٰ لانه أیسر فی الذبح" (۱)۔ فقط۔  
سید احمد غفرلہ۔

(۱) "والمیاء: آزاد القصة فوضع به مع ید الغصاب فی الذبح واعانہ علی الذبح، مملی کئی وجوباً۔  
الغیر المختار، کتاب الذبائح، ۳۳۶/۶، سعید۔

(۲) وبطل المجہود، کتاب الضحایا، باب ما یستحب فی الضحایا، ۵/۵، مکتبہ اعدادیہ ملتان، =

ذبح کرتے وقت جانور کا قبلہ رہتا

سوان [۱۹۳۳]: جانور کو قبلہ رو کر کے ذبح کرنا ضروری ہے، لیکن جلد بازی میں اس کا خیال نہیں رہتا۔ ایسا ذبیحہ درست ہوگا یا نہیں؟  
الجواب جامعاً و مفصلاً:

قبلہ رو ہونے سے سنت ترک ہوتی ہے، اگرچہ دائر نہیں ہوتا (۱)۔ فقط اللہ اعلم۔

ترجمہ العربیہ مخدوئی عن دارالعلوم، یو۔ پی۔ یو، ۱۴/۲۹/۸۸ھ۔

لیجواب صحیح: سند و نظام الدین غنی عن دارالعلوم، یو۔ پی۔ یو، ۱۴/۲۹/۸۸ھ۔

۱۔ "الذبح سبعۃ أشياء: أحدها: إضجاع الشاة بالرفق على الأرض والثاني: إضجاعها على اليسار." (الشف في الفتوى، كتاب الذبائح والمبید، آداب الذبائح، ص. ۱۳۸، معید)  
"ويستحب أن تضع رأسها على شقها الأيسر، ولو توجهت نحو القبلة." (مذاهب الصنائع، كتاب الذبائح، فصل في شرط حل الأكل في الحيوان المأكول: ۱۶۰، ۱۶۱، دار الكتب العلمية بيروت)  
"وإن يضجع بالرفق، وعلى اليسار، ويوجه إلى القبلة." (مجمع الأنهر: ۳/ ۱۵۹، كتاب الذبائح، مكتبة غفرانہ)

"وعمل المسلم على أن يضجعها يكون على جانبها الأيسر، لأنه أسهل على الذبائح في أحد السكين باليمين وإسباك رأسها باليسار." (مكمل فتح الملهو، كتاب الأساس، باب استصحاب الضحية، وديحياً مباشراً بلا توكيل والتسمية والفكير: ۵۶۳، مكتبة دارالعلوم كراچی)  
(۱) "وأذا ذبحها بغزو توجه القبلة، حلت، ولكن بكرة." (الفتاوى العالمگیریہ، كتاب الذبائح، الباب الأول: ۲۹۹/۵، شیلجہ)

"ويستحب التوجه إلى القبلة." (الفتاوى الراوية على هامش الفتاوى العالمگیریہ، كتاب الذبائح، الفصل الأول في مسئلته: ۳۰۵/۹، رشیدیہ)

"وكره ترك التوجه إلى القبلة، لمخالفتها السنة." (الدر المختار، كتاب الذبائح: ۲۹۶/۹، سعیدہ)

"وكذا لو ذبحها متوجهً لغير القبلة، بكرة وتوكل: لأن السنة في الذبائح أن يستل بها القبلة." (تبين الحقائق، كتاب الذبائح: ۴۶۰/۹، دار الكتب العلمية بيروت)

## المذاهب فوق العقدة

سوان<sup>١</sup> ١٣٥٩. المذاهب المصنفة. من ذبح ذنبا، فثبت عقده من المذاهب المصنفة. هل من ذبح ذنبا، له بهيمة من ذبح العقدة أو الأكلية وأيضاً هل يندى العرق من العقدة وينتهي إلى الرأس أو يندى من السبعة وينتهي إلى الخلق. أي العقدة؟ هذا لم يقطع العقدة لم يقطع الخلق. وأيضاً العقدة بقي الدخان ينضج لا غير، وهو آخر من الأكلية. من ذبح ذنبا، لم يقطع الأكلية من الذوداج من المذهب، مانسا لأعظم رحمه الله تعالى.

١. روية المصنوفة تنقص الحس بمسألة ذبح ذنبا قبل العقدة، لأنه ليس عليه والمخير (١).

٢. روية المذاهب المصنفة تنقص عقده، لأنه إذا وقع فعلها، لم يكن الخلق محل المذبح (٢).

٣. وقطع ذبح في الذوداج، أن الذوداج إذا وقع أعني من الحنفية، لا يحد لأن المذبح هو حلقه (٣).

٤. وذكر رواية الإمام لم يقطعني "كتاب هذه حيث قال: "هذا قبل العروة، وليس بغيره، فحلقه سواء بغير العقدة من المذاهب المصنفة، لأن المذبح عندنا قطع أكثر

«وذكر في إعلال السنن: ١٠٠/١٤. كتاب المذبح. إدارة القرآن كراچی»

١. الذنبا في المذبح، الخلق، وأعلال، فالذبح عليه سواء كما في الغنم، فالذبح فيه أسر. والمقصود تبديل الدم، والعرور من الخلق إلى أعلال، فالجعوذ يحصل بالذبح في أي موضع كان منه. فليهد، حل، وهو معنى قوله عليه الصلو والسلام: "الدكاة مائس الملة والحين". ولكن ترك الاسم مذكورة في كل حشر لما فيه من زيادة إيلام غير محتاج إليه. والمبسوط للشيخ، كتاب المذاهب ٥٠٦، مكنه غلاربه كونه.

٢. المصنفة الصغير. كتاب المذاهب، ص: ٣٨٤، إدارة القرآن كراچی.

٣. إدارة المختار، كتاب المذاهب ٢١٣/١٠، سعيد.







إذ بالذبيح فوق العقدة يحصل قطع أكثر العروق، وقال: شاعنته فوجدته كذلك (۱)۔

”قال الاستغنى بعد حكاية قول المصنف: ويجوز مكثها، سواء بقيت العقدة معدنية  
الرأس أو محال على الصغر، وإنما يستعبر عندنا بقطع أكثر الأوتار، ما منه: بعدما أصبح؛ لأنه  
لا اعتبار لكون العقدة من فوق أو من تحت، لأن ترى إلى قول محمد بن الحسن رحمه الله تعالى  
في الجامع الصغير: لا بأس بالذبيح في الحلق كله أسفل الحلق أو وسطه أو أعلاه، فإذا ذبح في  
الأعلى، لا يذبح نبت العقدة من تحت۔“

ثم يلتفت إلى العقدة لأن في كلام الله ولأن في كلام رسوله، بل مذكرة بين الثلث وللحين  
سأحدث، وقد حصلت، لا سيما على مذهب أبي حنيفة رحمه الله تعالى، فإنه يكفي بالذلات  
من الأور، مع أني ثلاث كانت، ويجوز ترك الحلقوم أصلاً، فبالطريق الأولى أن يحل الذبيح إذا  
قطع الحلقوم وبقيت العقدة إلى أسفل الحلقوم۔

ولمّا علمنا أن واحداً من بشي فحقاً في زعم العموم، وقد كان مشتهراً بينهم، أمر برمي  
الذبيح إلى الشكاب حيث بقيت العقدة إلى الصغر لا إلى ما بين فراس، فبأنيت شعري! من  
أخذ هذا! من كتاب الله ولا أنكر له فيه، أو من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم، ولم  
يسمع له فيه ساء، أو من إجماع الأمة ولم يقل به أحد من الصحابة والتابعين، أو من إمامه الذي  
هو أبو حنيفة رحمه الله تعالى، ولم يقل عنه ذلك أصلاً، بل المغفول عنه وعن أصحابه  
ساذكرنا، أو أن تكسر الرجل يديه فضل وأفضل، قال تعالى: ﴿يُؤْتِيكَ اللَّهُ مِنْ لَدُنْهِ فَيُضَلِّلْهُ﴾

(۱) مولانا غلام سہارن پوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

”نہ دے اس کو تحقیق کیا ہے اور کاحہ مذبح کا سرنگ کر دیکھا ہے، لہذا مذبح کی رائے

(س) اکثر مزارق تسلیم کر جاتی ہے اور مذبح حال ہے اور حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کیونکہ

ذبح حکم حدیث ”مہین ذلیحہ والحقین“ ہے واضحاً ظہر۔

ترجمہ فیصل اسماعیلی جلد ۲۰، جمادی الثانیہ/۱۳۸۸ھ۔ الفتاویٰ حلبیہ، کتاب الذبائح، تحقیق و حکم ذبیحہ

فوق العقدة، ص ۲۸۷، مکتبہ النسخ بھاشو آباد

[illegible][illegible][illegible]

١٠٠) حاشيته النفسى على نيسين الحقائق، كتاب الندابج، ٣٥٦:١، دار الكتب العلمية بيروت)  
 "لو دبح وقب حفلة الحلقوة سبيلى المصير، تركل. وكذا إذا بقيت العقدة سبيلى الرأس.  
 ونقول بالحكمة قول الامام، ونسب بمعنى، لأن الشرح قطع الكثير الامواج، وقد وجد، الاخرى  
 فى الجامع الصغير. لانما فى الحلق كبد اسله وانما دوار سله، فاما ذبح فى الاعلى، لا بد أن يقضى  
 للعقدة من تحت. وكيف يصح هذا على رأى الامام، وقد قال الامام، يكفى قطع الثلاث من الأربع ان  
 شملت كان. ويجوز على هذا ترك الحلقوة أصلاً، لئلا يولى ان يعزل إذا قطع الحلقوة من أعلاه.  
 البزربة على هاشم نقضوى العالمكبيرة، كتاب الندابج، الفصل الأول فى مسائله: ٣٠٦:١، رسيديه،  
 وكذا فى الميزان فى شرح الكتاب، كتاب الامانة ٩٢:٣، فديس)

٢٠. حاشية الطحطاوى على الدر المنثور: ١٥: ١٠٠، كتاب النجاشية، دار المعرفه بيروت،  
"والمدح بين الحلق والنبية وفي الجمع التفسير لابن سالمين في الحلق كمد رصفه وأعداه  
أسفله، (انهد يد ٨٣٥: ١٠٠) كتاب النجاشية، مكتبة شرعية علمية عمان؛

وذكره الاختيار ذبح بين العلق والنبه بالصح المحرم من النصارى، وعرفوه الحفوف كله ومطه  
 براعلاه أو اسفله وهو محرم النفس، والمد المحتار: ٢٤٦/٤. كتاب الفيزياء، معبد.

”محمد بن يعقوب عن أبي حمزة: سمعت أبا حمزة يقول: ”أنا من الذين في الجنة“



۸۔ واقعات میں ذکر کیا ہے۔ اور صوم سے اپنا آپ سے بچنے کا یہ تو بوجہ حرام ہے اس لئے کہ روزِ عید کا دن ہے۔

۹۔ اور چار میں سے تین (رکعت پر) کھڑے ہوئے خواہ وہ کوئی بھی تہی ہو اور عقوم کا ترکہ اصل ہی سے نہ کرے تا جبکہ وہی یا سبلی عقوم سے قطع ہو جائے۔ وہی وقت درست ہے۔ اس کو صوم میں بڑا زیور ہے۔ نقل کیا ہے اور ای براہِ مذکور ہے صاحب زور اور صاحب ملحق اور میں وغیرہ نے۔

۱۰۔ اور فتاویٰ سرحدی میں ہے کہ قصاب نے تاریک وقت میں بکری ذبح کی اور اصلی یا سبلی عقوم سے قطع کیا تو اس کا حکم حرام ہے۔ یہ سب عبارات روا ہے علی الدوالی و فیہ ۱۰۵۰ یعنی شرط نماز ۳۴۵ ہے۔ وغیرہ۔

تو آپ نے اس کی علت واضح دیکھ کر ساتھ ساتھ اس کی علت واضح کی کہ یہ نہایت درست اور حلیہ صحت المعقولہ پہنچے ہیں۔ میں نے اپنے استاد ائمہ مولانا نور محمد صاحب دہلوی صاحب فرمودہ وجعل الحله مفروا کو بغیر حوالہ کتب کے یہ کہتے ہوئے سنا کہ انبیاء کے لئے ایسا تو بیحرام ہے۔ اقرہ کے لئے حلال ہے۔ کیا آپ نے دن پر اس بات کا تجربہ کیا ہے کہ مرنے والی رات میں جھٹتی ہوتی ہے۔ یا عقدہ پر شرم ہو جاتی ہے؟ یا نہ شامی کے قول یا تجربہ انہوں نے سوال کیا کہ اس کے موافق ہے یا غیر موافق؟

۱۱۔ فہما سلو اصل الذکر ان کتبہ لایعلمون کہ ہم نے تبادلہ اور ترجمہ ان کتابوں کے حوالہ سے صحیح جواب دینے کا کراہت ماننے کے ساتھ عاجز رہیں۔

عبد الحلیل محمد میاں اولیٰ حاضر شہر مسجد میاں سیف علی صاحب

الجواب حاصل فرمایا:

۱۲۔ بوقتِ قحط کے علم میں اختلاف ہے بعض اس کی صحت کے تو کس ہیں اور بعض اس کے عدم جواز کی اور حق بات یہ ہے کہ اصل مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں بلکہ رائے میں ہے۔ یعنی نظر رکھیں کہ قطع قحط حلال ہے حاصل ہوتا ہے یا نہیں، مگر یہ کہ ثانی درمیانہ تعالیٰ نے کھانا رسا کرنے سے وہی نہایت ٹھیک نہیں تھا۔

اور وہ مسئلہ کا شیخ مفتی احمد رضا مودودی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ حلال ہے۔ اس لئے کہ دن قحط حلال ہے و اگر کوئی قحط حاصل نہ ہوتا ہے اور یہاں ہے کہ میں نے قحط کا مشاہدہ کیا تو میری یہ بات۔



## گُروں کی طرف سے ذبح کرنا

سوال ۱۳۶۵ :- زید نے ایک - ان کا شکار کیا اور پھر بھلے بھالے حلق کے پاس سے ذبح کرنے کے لئے اس کے آخری حصے جو کہ پٹے اور دست کی طرف ہے، ذبح کیا اور جو ٹہنی قوت کے ہیں ان کی ہڈی کاغذ اور گچی کی مٹی - وہ جانور درست شرع ذبح ہے یا حرام؟

جواب: حرام۔

## الجواب حاملہ اور مصلیٰ:

مذہب ذبح چار چیزیں طاہرہ بری، آذان، اگر اس طرح ذبح کرنے سے چاروں عرق قطع ہوگئی ہیں تو ذبح درست ہوگا (۱)، جیسا کہ جامع صغیر (۲)، تہذیب (۳)، ثانی (۴) وغیرہ سے معلوم ہے (۵) اگر

حرف - جو آتما، غلہ میں لگے ہوئے ہے، یہ نہ اتانے جا کر غلہ میں موٹیہ شرح کنز (۱: ۲۹۰، ۵۰)۔

محمد بن زکریا نے کہا ہے کہ حدیث اخیر میں درود ذبح تھا، ایک ماہس لینے لگا جو بچہ میں تھا ہے، اور نہ کھانے اور پانی کا جمد و تجمد ہے، اور وہی ہے اللہ والی ۵۸۰، فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ ام۔

نور العبد محمد انور

(۱) "طریق کرتیں عروقی قطع ہوئی تب بھی اگر درست ہو گیا" وحل المسائل ج ۱ قطع فی فلاح مسیحا۔

المدر السعتر مع رد المحتار، کتاب المدائح ۶، ۲۹۵، بعد۔

إذا قطع أكثر الأوداج وهو ثلاثة مبهاً في ثلاث كتابات ونترك واحدًا، يحل - ردائع

المصنف، کتاب المدائح والنبوت، بعضہم بشرط حل الأكل في الحيوان المأكول، ۴، ۵، ۶۔

دار الكتب، غنمہ بر (ب)

۲) "أورد قطع أكثر من الأوداج من الأوداج والحنقود قبل أن يموت، أكلت" والجمع أصغر، ص

۳۰۹، کتاب المدائح، إدارة القرآن کراچی،

۳) "أورد قبل الأكل، بكتفي قطع ثلاث من الأربع في ثلاث مكان" الفتاویٰ المرزبان علی حدیث

الشرعی العاصم ۱، ۳۰۹، بعد۔

فتاویٰ مائتیری میں لکھا ہے کہ قتل یا بے گناہ کو مارنا حرام نہیں ہوتا

"وہی ان جماعہ من صغیرا و لا یأس بالصلی فی سجن کما استہد و لوسطہ و اعلاہ و فی فتویٰ نفس سحر قہ نصابت دمع الشافعی فی تبدہ مطلقہ، لقطع اُعمی من الخلق و اُستہل منہ بحر اکثہا؛ لآلہ ذبح فی غیر مذبح و لخلقوم اہ"۔ فتاویٰ خانمگیری (۱)۔

بعض علماء جعفری نے مشاہدہ اور تجربہ کے بعد بتایا کہ اس طرح عروق و فیوض قطع نہیں ہوتیں، ان کے بارے میں جواز کو ترجیح دی، جہاں والفتاویٰ (۴) آثار فی راہ علوم (۳) تہذیب الفکر میں اس پر بحث ہو رہی ہے۔

(۱) "و حل المذبح بقطع ائی ثلاث مہا: زرد المذبح، کتاب المذبح، ۲/۲۹۲، ص ۲۹۲۔

(۲) "و ان قطع اکثرہا، یعنی ثلاثہ مہا ائی ثلاثہ کانت، فکذا تک ائی حل الاکل" (الفتاویٰ شرح النکاح: ۲/۲۹۲، قدیمی)۔

(۳) "الذی قطع کل الاربعہ، حلت الذبیحہ، و ان قطع اکثرہا، فکذا تک عبدہ فی حبسہ رحمہ اللہ علی" (فتاویٰ العالمگیریہ، کتاب المذبح، کتاب الاول فی ذکہ و شرائطہ و حکمہ و اثرہ، ۲/۲۹۲، ص ۲۹۲)۔ لیکن احناف کے نزدیک بھی یہی ہے کہ ذبیحہ کو زندہ ہونا ہے

"قل الحلفہ و بعض المساکہ ماکل، لآلہ لا یستطیع قطع الخنوق و لہ عین قطع لونی الخنوق، جاز، لآلہ یستطیع فقط قطع الارواح، وقد وجدہ، الفقیہ الاسلامی وادعہ، ۲/۲۹۲، ص ۲۹۲، المعطلہ انتی، مع صغ الفطع، و شہیدہ،

(۴) "محررۃ" فتاویٰ مائتیری و مائتیری فرماتے ہیں

سوال: "تذہب و ذوق احمد و انہ تم ہے طائی یا امامیہ؟"

الجواب: "تذہب و ذوق احمد میں تمنا ہے اختلاف ہے بعض کے نزدیک یہ طائفہ امامیہ اور بعض کے نزدیک یہ طائفہ طائی ہے، چنانچہ جسے وہی نے یہ سب اختلاف نقل کئے ہیں امامیہ کہیں کے، لیکن ذہاب کے ہیں، میں ترجیح درست اولیٰ سے اور کہ ہے کیا تیار و تعلق میں ہے، لیکن ذہاب سے احمد و ذہاب میں ہے ان اہل مذہب سے، و کتبہ سے آثار مذہب ہے۔

"قال صاحب المصنف: یقعین لہجہ بن الحلق و لہجہ تحت العقدہ،

و قبل مطلقاً و کذا قال امر کمال باشد کہ یجر لونی العقدہ، و اقصیٰ عصبہ بالحوار،

و مال البرمسی فی تعین الذبیح تہنہا، و کذا لک شخصی، و ذکر محو ملاء علی،

و ذکرہ الشرح علی حل الرملی، و اقرہ، و قل لا تمنانی عن امر منعی و یجوز الکلیہ،





۱۰ بیچن کران جدا ہو جاتا

سوال ۱۰۰۰: اذیہ نے قربانی دیا تو اس نے کون کون سے کمالات حاصل کیے؟

الجواب: الحمد لله عظميا:

۴۔ چوں کہ تمام انیس سو کوئی چالیس سال پہلے ایک ایسا ہی تجربہ کرنا ہوا ہے۔ جس سے انیس سو وینتھریں فقط  
ماحول ہی نہ تھا بلکہ  
تاریخ و عہد خود کو گھبراہٹ

بکری کو ذبح کرتے وقت خون کو، میں بندھ رہا

سوال ۱۰۰۰: شہاب قرنی اور خصیہ کش کے اوقات غرت، پورے شمس و قمر، جمعہ اس کے اندر  
جو مسکندہ رہے۔ اور بے ہالہ ہو کر کوا کب کھڑے کھڑے کئے اس جانور کی زبانوں میں نکشش کے ذریعہ اس کی  
روانہ اور سببوں سے ہر طرف پھانسی آئے۔ اس کا پشت نہاں کیا ہے اور شہاب کا لیا کون کیا ہے؟  
الجواب: حامد و مصباح:

۱) ان کو کفر کا تعین - امانتہ، مثل قطع الرأس والسمع فی الزعم : ذوالنحار۔ ۱۹۴۱ء کتاب

الامانة سعید :



کو اس شرط پر یہ کہ: "جو کہ ہے، حدیث میں ہے۔" اس عبارت، فلیس منہا "المذہب" (۱) ہر نقطہ وائدہ بنصرہ پائیدار ہے۔

ترجمہ العبد محمد غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳/۳/۹۱ء۔

ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا

سوال (۸۳۰۸): قربانی کرتے وقت ایک جانور کو ذبح کیا جاتا ہے اور دوسرے جانور پر یہ بندھا رہتا ہے، ذبح ہوتے ہوئے دیکھا جاتا ہے، یہ کرنے میں کوئی حرج یا نئی قوت نہیں؟  
الجواب: حاشا، مصلیٰ:

ایسا آراء میں ہے، ایک جانور کو دوسرے سے ملے ذبح نہ کیا جائے، حدیث شریف میں اس کی ممانعت ہے (۲)۔ نقطہ وائدہ جو متاع الیوم۔

(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: "من حمل علیما السباع فلیس منہا، ومن شغلنا فلیس منہا" (التصحیح للعلامة، کتاب الإیمان، باب قول البیہ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من غننا فلیس منہا: ۱۰۰، قدیمی)۔  
(۲) فیض المذہب: ۵۶۳۳، مکة لعلکرمہ

(۳) عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: أمر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أن تحبب الشکار وأن توارى عن الہلالہ۔ رسل ابن ماجہ، کتاب الذمائم، باب إذا ذبحتم فأحسوا الذبیح، ص: ۳۳، قدیمی)

روکد فی السنن الکبریٰ: ۲۹۰۶/۹، الاداء تلخیص شریفہ ملتان)

"ومن سجد الا یذبح شاة وأخرى نظر الیہ۔ لما روی ابن عمر رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أمر أن تحبب الشکار وأن توارى عن الہلالہ" (الفقه الإسلامی وأدلہ، المبحث الذمائم، الذبح أو الذکاة، المطلب السابع من الذکاة: ۳، ۴۰۰، وشہدہ)

"وکل طریق أذى الحيوان إلى تعقيل أكثر من المارة لإزهاق روحه۔ فهو داخل فی البیہ مثل أن یخذ الشقرة بحضرة العیوان أو یدبحہ برأى حیوان آخر"۔ تکملة فتح الملہم، باب لأمر بأحسن الذبح والقفل الیہ: ۵۳۰۳، مکة دارالعلوم کراچی)









درست ہے یا نہیں؟

۹۔ اگر وہ بہت کم وقت لیا اور بہت جلد سے اس کو نکال کر اس کا بڑا شرم کی حالت میں نکال دیا تو یہ درست ہے یا نہیں؟

۱۰۔ عورت مذکورہ میں خاص نسل جب کہ وہ اپنے شوہر کو "حبیبت" کے حکم میں قرار دے سکتی ہے یا نہیں؟

"الغیبۃ وہو الممنوع من حیض فی نفس حقیقۃ" ہذا بہ کتاب النکاح۔  
۱۱/۲۷۲ (۱۰)

بخاری شریف ۸۲۸/۳

۱۲۔ اگر عورت کے لیے ایسا ہی معاملہ ہو، فہر کتاب۔ ..... لکھو کہ میں حیض قائم رہا  
عندہ (۲) سے استدلال کر کے ظاہر کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

۱۔ اگر مذکورہ نسل بہت سے بول اور اپنے اہل بیت کو ہر روز سب کو فردا فردا غلام کر سکتے ہیں  
یا نہیں؟

۲۔ مذکورہ خاص نسل کے لئے یہ انتظامی ہدایت کو جس کی خاص موقع محل کے لئے دستور بن سکتی  
ہے یا نہیں؟

۳۔ اگر کوئی شخص اس خاص نسل کو لوہا رتن کی سہارت کی وجہ سے خوش، خیر و خوش، سب کو  
دارنے لگے تو کیا اس کا نیکو فعل کی وجہ سے وہ عسیر باع و لاعد بچہ (۳) کے تحت میں اس شخص سے خوش نسل کی  
اجازت بھی اذروئے شرع سب ہو سکتی ہے یا نہیں اور استدلال درست ہے یا نہیں؟

۴۔ عیال یا بچہ لگنے والے جائیداد میں ان خوش کو پیسے زکوٰۃ میں تہہ دارا کرتے تھے، اب وہ زکوٰۃ

دار (۱) لہذا، کتاب النکاح، باب الجنائز ۴۷۷، شریک علیہ

(۲) صحیح البخاری، کتاب النکاح والصلیۃ والتمیمیۃ، باب ما من البہانۃ فہو بصیرۃ الوحش۔

۸۲۸/۳ (۱۱) لکھو

(۳) (صورۃ المعرفۃ) ۳۷۱



میں تیر مارنے کا دواغ نہیں رہا تو کوئی کو پایا ڈھرایا گولی مار سکتے ہیں، اس فرض سے کہ وہ کاہلوں میں آجائے یا نہیں، اگر نہیں تو کیا صورت ہو؟

۱۵۔ سینگ میں یا گلے میں رس یا کسی طرف گھیر کر ٹھم لیا ہوا تیلن، پھر بھی سوتل میں اسے ناریک نہیں آنے دیتا تو کیا اس وقت غرق حق ہے؟ اور ایوانہ: ۱۳/۳ کے حاشیہ میں: ”وإن تحقق طعنه في شحاح جثته“ (۱۶) سے غرق حق کا استدلال درست ہے یا نہیں؟

۱۶۔ ”لا تخذوا ثبتاً في الروح عرصة“ (۲) والی حدیث صحاح ستہ کے تمام مقامات سے ملاش کر کے اور سب کو سامنے رکھ کر یہ مطلب نکالنا درست ہے کہ حرفی یا پرندہ و غیرہ ذر کوئی جانور ایک جگہ اندھ نہا پائے، پھر تیر اندازی شروع کر دی جائے حتیٰ کہ وہ مر جائے اور مر جانے کے بعد کھائی جائے یا نہ، ایسا کرنے والے پر لعنت ہے۔

اس مطلب کی صحت کا استدلال قرطبی: ۱۷۸/۲، ”تنصیب وترمی حتی نفیل“ (۳) اور شوذوذ نسریف، حاشیہ: ۳۱/۲، ”بسنف الحیوان، ویجعل حلفاء دہرمی الیہ حتی یعموت“ (۴) ان پر دو قولوں سے کرنا درست ہے یا نہیں؟

۱۷۔ صورت مذکورہ اس حدیث کی زد میں آتی ہے جبکہ صورت مذکورہ میں ان باتوں کا اہتمام کیا جاتا ہے:

۱۔ رس سے حادفہ طریقہ سے نہیں باندا جائیگا کہ ننگا لگا یا جائے۔

(۱) حاشیہ سنن أبی داؤد، کتاب المضحایا، باب ماجاء فی الذبحة بالقرطبة: ۳۹۰/۲، مشکوٰۃ رحمہ اللہ

(۲) عن ابن عباس رسی اللہ تعالیٰ عنہما: أن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: ”لا تخذوا شتاً فیہ الروح عرصة“ (الصحيح لمسلم، کتاب الصيد والنبات وما یؤکل من الحيوان، باب النہی عن صر البھايم: ۱۵۳۰، مسند)

(۳) حاشیہ سنن العرمذی، أبواب الصيد، باب ماجاء فی کراهة اکل المصورة: ۲۷۲/۱، مسند)

(۴) حاشیہ سنن أبی داؤد، کتاب المضحایا، باب فی النہی أن یعمر البھايم والرقق بالذبحة: ۳۱/۲، مشکوٰۃ رحمہ اللہ

۴۔ اس پر حج اعزام کی بات یا کسی اور چیز سے بہت شکائے نہیں لگائے جائے۔

۳۔ شکائے کی غرض سے نہیں روکا جاتا۔

۴۔ شکائے اس قدر نہیں لگائے جوتے کہ وہ مرجائے۔

۵۔ مکرر جمع کے لئے نہیں مارا جاتا۔

۶۔ مارنے والا ایک ہی ہوتا ہے۔

۷۔ اس مارت فقط اس کو کرنا کرنا ہے نہ کہ جوئی سے مار دینا ہے۔

۸۔ خوش تیاری کے لئے اس پر شہ نہ ہو سبب نہ لایا جاتا ہے۔

۹۔ ضرورت چوری ہونے کے بعد فوراً اس کو لایا جاتا ہے۔

۱۰۔ بضرورت چوٹ نہیں لگائی ہائی۔

۱۱۔ تھی الوسیع اس چوٹ لگانے سے بچا جاتا ہے۔

۱۲۔ خاص متوجش قتل کو مارا جاتا ہے۔

۱۳۔ ہا نور ہر صورت حیا لیں رہتا ہے۔

۱۴۔ جانور مکون کے امداد ہونے کی حالت میں بھی متوجش ہونے کی وجہ سے ذبح اختیار نہیں

نہیں کرتے۔

۱۵۔ لوہار نے دھول کو خیال جانور کو لایا اور ضرورت دینے کا قصداً نہیں ہے، اس لئے ہر عمل کو ایسی

چوٹ نہیں لگاتے، ان باتوں کا ہتھکڑا کرتے ہوئے پھر بھی اس حدیث کی راہ میں لوہار نے دھولے گتے

پس نہیں لگتے۔

۱۸۔ عاتقہ دورہ صورت میں لوہار نے کاہرہ مسلمانوں کو کھڑک پھینکا ہے یا نہیں؟

۱۹۔ عاتقہ دورہ صورت جو نہضت جریہ کو قہم ہونے شروع ہوا علی حدیث و رسم و کثرت دیکھنے کے متعلق

ہے یا نہیں؟

۲۰۔ خاص صورت نہ گور دیکھ لوہار نے مارنے سے کسی نے خلاف ہوتا ہے؟

۲۱۔ خاص صورت سے مار دینے میں متوجش دینے کی طاقت میں طرح طرح کر رہا ہے۔ بلکہ اعلیٰ شہب کسی مکان



ہے۔ یہ سب باتیں اختیار کر کے تو انہیں اختیار کرنے کے لئے کوئی توجیہ ہے؟ تو کوئی حالت کو اختیار کرنے کے لئے  
موجباً نہیں دیتا۔

۳۰۔ سزاؤں اور سزائیوں کو دیکھ کر کہنا ہے کہ سزاؤں میں بھی کوئی قربانیاں نہ لے رہے ہیں؟

۳۱۔ سزاؤں کو اختیار کرنے کے پہلے یہ بات کافی پڑتی ہے کہ اس سے ہم مسئلہ کے نکلنے میں کو  
ئی شرعی نقصان سے انہیں بچتے ہیں؟ اس کے لئے کہنے سے ہم مسئلہ کو بدتر کر رہے ہیں؟ کیا یہ بات کہتے وقت ہم کو کوئی  
اندر و بیرون کرنے کے بعد اصرار ہے؟ یہ ہم مسئلہ کو بدتر کر رہے ہیں؟ اس وقت یہ ہم مسئلہ کو بدتر کر رہے ہیں؟ اس وقت یہ  
یہ بات اس وقت کہنے کے بعد اصرار نہیں کرتے؟

۳۲۔ سزاؤں کی حالت کو اختیار کرنے کے لئے کوئی توجیہ ہے؟ اس کے لئے کہنے سے ہم مسئلہ کو بدتر کر رہے ہیں؟

۳۳۔ سزاؤں کی حالت کو اختیار کرنے کے لئے کوئی توجیہ ہے؟ اس کے لئے کہنے سے ہم مسئلہ کو بدتر کر رہے ہیں؟  
اس لئے کہنے سے ہم مسئلہ کو بدتر کر رہے ہیں؟

۳۴۔ سزاؤں کی حالت کو اختیار کرنے کے لئے کوئی توجیہ ہے؟ اس کے لئے کہنے سے ہم مسئلہ کو بدتر کر رہے ہیں؟  
اس لئے کہنے سے ہم مسئلہ کو بدتر کر رہے ہیں؟

۳۵۔ سزاؤں کی حالت کو اختیار کرنے کے لئے کوئی توجیہ ہے؟ اس کے لئے کہنے سے ہم مسئلہ کو بدتر کر رہے ہیں؟  
اس لئے کہنے سے ہم مسئلہ کو بدتر کر رہے ہیں؟

۳۶۔ سزاؤں کی حالت کو اختیار کرنے کے لئے کوئی توجیہ ہے؟ اس کے لئے کہنے سے ہم مسئلہ کو بدتر کر رہے ہیں؟  
اس لئے کہنے سے ہم مسئلہ کو بدتر کر رہے ہیں؟

۳۷۔ سزاؤں کی حالت کو اختیار کرنے کے لئے کوئی توجیہ ہے؟ اس کے لئے کہنے سے ہم مسئلہ کو بدتر کر رہے ہیں؟  
اس لئے کہنے سے ہم مسئلہ کو بدتر کر رہے ہیں؟

۳۸۔ سزاؤں کی حالت کو اختیار کرنے کے لئے کوئی توجیہ ہے؟ اس کے لئے کہنے سے ہم مسئلہ کو بدتر کر رہے ہیں؟  
اس لئے کہنے سے ہم مسئلہ کو بدتر کر رہے ہیں؟



رحمہ اللہ۔ عاشر: وحدت یحکمون بصلحتہ، وحب اللہ وحبہ عن الحدیث (۱)۔

اس عقیدتی تمیز کے بعد نئے گناہ محمد رحمہ اللہ قبل کتاب الآثار میں وہ روایت جس آپ نے سوال نمبر ۲۰ میں اردو بشریف سے نقل کی ہے لکھ کر فرماتے ہیں: ”مہ صاحب دھور قول اسی حنیفہ رحمہ اللہ بعدی (۲۱)۔“

اس تسبیح کے بعد کسی اور میں کسی ضرورت نہیں، ہر چند کہ تمام سوالات کا جواب نمبر وار ضروری نہیں، کیونکہ تمیز مذکور سے بہت سوالات حل ہو گئے، تاہم تہذیب و استقامت و رعایت سے نمبر وار جوابات بھی درپیش ہیں: ۱۔ یونقہ رب ممنوع نہیں کیونکہ یہ پاور شکار کے حکم میں ہے اور فکار کی علت ممنوع ہے، ابو بکر زانی رحمہ اللہ قبل نے احکام القرآن ۲/۳۷۷، سورہ مائدہ میں ایسے جانور کو فکار کا حکم دینے کے لئے روایت مذکورہ نقلی، سوال (۳) سے استدلال کیا ہے (۳)۔

(۱) لوطی علیٰ هذا الکتاب

(۲) ”عن عباد بن رافعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ان یسرا من ابل الصدقة لعلہ، فلما اخیاهم ان یأخذوا، رماہ رجل یسہم، فاذا بقتلہ فقتلہ، لعلہ الی صلی اللہ علیہ وسلم عن اکلہ، فقال: ”ان لہا الزائد کاواہد الوحش، فاذا اسیسہم منها شیئا من هذا، فاحتموا، یہ کہا صحیح بیضا، نہ کلمہ“۔ قال محمد: وہ ناخذ، وهو قول اسی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔“ (کتاب الادب، باب المباح، ص: ۱۳۷، مکتبہ اہل السنة والجماعة، کراچی)

(۳) ”عن جعفر بن رافع بن محمد بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اُخبرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: وقد بعیر عن ابل القود ولم یکن معہم عیلة، فرماہ رجل یسہم فحبسہ اللہ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”ان لہذا البہائم زوائد کاواہد الوحش وما مل منها ہذہ، فاعلموا بہ مثل هذا“۔ (سنن ابی داؤد ۹۰۱، دار الحديث، بیروت)

۴. ”واما الصغر ومحمود، دسوحی او نوقی ہی بئر، فإن الفی بدل علی أنه بمرلة الصيد فی ذکاتہ عن رافع بن محمد بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: مد علینا عیر۔ فرمناہ بالنیل۔ ثم سلنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فقال: ”ان لہذا الابل زوائد کاواہد الوحش، فاذا نذمتھا شی۔ فاصبروا بہ فلک وکلمہ“۔ وقال سلمان: ”رواہ اسماعیل بن مسلم“ ”فرمناہ بالنیل حتی رھمتا۔“ فیلد بدل علی اسیحہ آتھہ ادا اللہ النیل لای حد لہ۔ عنہ ”مہ صلی علیہ وسلم من غیر شرط ذکاة غیر ذہ۔ احکام =









۱۱۔ مار سکتے ہیں۔

۱۲۔ میں کہتی ہے۔

۱۳۔ بلا ضرورت ایلام متنوع ہے، کھانسی، لیکن اس پر مکی سزا اس ضرورت ایلام کی اجازت طلب نہ ہوگی۔ اور آیت مذکورہ سے استدلال درست نہیں، کیونکہ اس میں بصورت تعدی اصل اجازت کو سبب نہیں کیا گیا، بلکہ صرف تعدی کی ممانعت کی گئی ہے (۱)۔

۱۴۔..... اسکی ضرورت کے وقت ان چیزوں کا مارنا درست ہے (اس جانور کو قابو میں لانے کے لئے)۔

۱۵۔ یہ غلڑ کی صورت ہے، کھانسی۔

۱۶۔ یہ صورت آج کر ہے اور "لا تخذوا" کی ممانعت میں داخل ہے۔

۱۷۔ ۵۵۱۔ نہیں۔

۱۸۔..... جو بار بار صورت مسئول میں درست ہے وگناہ بھی نہیں ہے۔

۱۹۔ نہیں۔

۲۰۔ نہیں۔

۲۱۔ دوسری بات اختیار کر لیں، محقر و جرح روایات سے بھی ثابت ہے (۲)۔

۳۔ المصور فی تحقیق المعجم، والصلال کالمثل إذا کان لا یفسد علی أخيه، حی لوقله المصون علیہ، وهو

یرید الذکاة، حی "کنہ"، والہدایہ، کتاب الذمانح، ۳/۳۴۹، مکتبہ شریکہ علمیہ لبنان

(۱) ابن عسیر، صاع ولا عاصی، کائناتیں آگلی سے ہے کہ دلت اشعری میں ترکہ کئے، اس کا تعلق اس سے برکتیں کیا کہ خوش

اور غیر خوش سب پاؤں یا کو، بجائے

مذولاً عادی، ای منجلاز مابعد الریق، والمروع، وهو ظاهر ہی تحریم الشبیح، وهو منجیب

الاکثرین، قس الإمام أبی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ، ویحتاج حکم الرعۃ علی هذا: ای التنبیہ بان

لا یکنون زائد علی قدر الضرورة من خارج، وسئل بعموم الایۃ علی حوالی اکل المضطر منہ العنزیر

والادمی، خلافہ لمن مع ذلک، (روح المعانی، (سورۃ البقرہ: ۱۷۳) ۴/۲، دار احیاء التراث

العربی بیروت)

(۲) "اجاز عید اللہ من معبود دہی اللہ تعالیٰ عنہ کوں حکم مانند من الہالیم حکم حکم العیزان -



۳۱۔ نہیں، بلکہ اگر کھیں پانچ گناہوں، دلوں، دگریم، مسخرے کا اور دلوں کو نہ کرنے والے کے  
 دوسرے بچنے سے پہلے مر گیا تو خدا ہے۔

۳۲۔ جی ہاں ہے (۱)۔

۳۳۔ کوئی بارہا خصوصیت نہیں جس حدیث شریف میں عام احادیث سے (۲)۔

۳۴۔ نہیں۔

۳۵۔ نہیں۔

۳۶۔ اس مسئلے کی ضرورت کا سوال ہے، خاص میں کی، یا عام میں کی؟ اگر اس کے متعلق عبادات فقہ  
 وحدیث سوال و جواب میں آئیں۔ مانی کے تحقق یہ ہے کہ شک میں، احکامات و احادیث کے اعتبار سے ضرورت  
 متفاوت ہوتی ہے، اشیاء و غیرہ میں جو نزائات، تفصیل موجود ہیں (۳) کہ یہ بیان اگرچہ جو شخص اس کے لئے ہر زبان

(۱) "لأن دكاة الاضطرار إنما يهمل إليها عبد العز عن دكاة الاعذار" "فقر المعتبر، كتاب الفيلح:  
 ۳۰۳، ۳۰۴ (معیذ)

(۲) "عن عیابة من رافعة، عن رافع عذیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم إذ لہ بعیر ونیس فی الغزو إلا عین یسیرہ: فظنوا: فأبھوا، فوجھوا، رجل یسجد  
 لحسہ اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "إن لهذا، لہائم تراد کما وند الوعش، فدا  
 عنکم مہا، فاصبروا یہ حکم" اس السنن، کتاب الصیہ واللہ بالبح، باب ما ند من الہائم:  
 ۵۲۹، ۵۳۰، قدیمی

در کذا فی احکام القرآن، مزیوۃ المائدہ، باب فی شرطہ دکا، فصل، ۳۰۹، ۳۰۴، دار الکتب العربی  
 بیروت:

(۳) "الذنیہ ما أبیح للمضروۃ بقدر مقدورھا، والد قال فی الہدی القہریہ، فی البیہر نکادۃ لا یباح  
 للمضروۃ، وإسناد یح التحریض: انہی ایمنی لانداعہ بالتحریض ومن مروعہ، انہ مضروۃ لا یکن من  
 المیۃ إلا قدر سد لرمق، والطعام فی دار الحرب یزعم علی سبیل الحاجة، لآلہ إنما یح للمضروۃ،  
 والأشاء والظنیر، القاعدة العامة، المضروۃ قال: ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، دار القرآن کراچی:

"قاعدة، المضروۃ اشیع المحصورات، من ثم جاز، کل الجنبہ عند المحصنة والمعتق  
 حکمہ الکفر عند (۱) کراچی"

میں ہر حال میں حرام میں جاری ہو، اٹھارہ ہے۔

۳۷۔۔۔ نکاح کر دہ کرنے کیلئے ضروری نہیں، ذبح کرنے کے لئے ضروری ہے اور اس کا مسلم ہونا بھی ضروری ہے۔

۳۸۔۔۔ یہ اعطار ہے، جرجا یا عطر حبث بنالینا جائز ہے۔

۳۹۔۔۔ جو خوش کا مارا جائز ہے، غیر خوش کے لئے ذبیحہ بنانا اور ذرا نا جائز ہے۔

۴۰۔۔۔ مار سکتے ہیں۔

۴۱۔۔۔ ایسے جانور کا قلم بھی اس جانور کا ہے جو بھڑک جائے، کدھر ہو، صرح فی المر السعنا (۱)۔

۴۲۔۔۔ کہہ سکتے ہیں۔

۴۳۔۔۔ خنزیر اور شراب کی بیچ حرام ہے، طلال، گوشت کی فروختی پر جانے کا ذبیحہ بنانا بھی ہے اس کو جائز نہیں۔ خنزیر اور شراب کی بیچ سے جو مال حاصل ہوا ہے وہ بھی حرام ہے، اس کی دولت قوی کرنا جائز نہیں۔ اس کے حال مال سے دولت قبول کرنا درست ہے، مگر طلاء کے لئے اس سے بھی اجتناب و احتیاط چاہیے کہ عوام کے لئے حلقہ قہمت ہے:

”أهدى بنی رجل شیئاً أو أضافه إن كان غائب ماله من الحلال، فلا بأس، إلا أن يعلم بأنه حرام، فإن كان الغالب هو الحرام، یعنی من لا یقبل الهدیة، ولا یأمن النعمان، إلا أن یخبر بأنه حلال ورثه أو استقرض من رجل“۔ ہدایہ: ۱/۳۶۱ (۲)۔

ابن تہامیہ و الحارث بن مسلم مستعملین و کفار کے ہاتھ شراب کی بیچ کرنا درست ہے، کتب فی رد المحتار،

۱۔ ”قواعدہ: (الغیر و ذات تغیر، بقدر ما) فلا یأکل من المیده إلا قدر مده الریح، ومن ثم الممنوع الکاذبۃ لا یباح للغیر و، إنبایح العروبة و العریض“۔ (قواعد الفقہ، رقم القاعدہ: ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲)۔  
ص: ۸۴، المصداق یلشیر (کواچی)

(۲) ”أو تغیر ذبیحہ کما نودى فی منر أو نذ أو صال، حتی لو قبله المصنوع علیہ مریداً ذکاته، حل“۔  
(المر المختار، ۳/۳۱۶، سعید)

(۳) ”الهدایہ: کتب الکراہیۃ، الباب الثانی عشر، ۳۳۶/۵، رشیدیہ

جند الرابع، آخر باب (۱۰۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ علینا وعلیٰ آئتنا وعلیٰ کل مسلم۔

حررہ العبد المذنب محمد شکاری حفظہ اللہ عنہ، معین مفتی مدد مدرسہ ہر علوم، ۲۳/۷/۵۸ھ۔

سائل کی تسلی اور اطمینان کے لئے مفتی صاحب نے جو کچھ جوابات تحریر فرمائے ہیں، اس کے بیان کردہ سوالات اور حالات کے پیش نظر کافی ہیں، لیکن چونکہ یہ سوال قانون بنانے کا ہے اور حکومت اس کو عام طور پر لازم کرنا چاہتی ہے، اس لئے جب تک قانون کے الفاظ نہ دیکھے جائیں، مسائل کو ان جوابات سے کہ قانون کے جواز پر استدلال کرنا جائز نہیں، مناسب یہ تھا کہ قانون کی نقس بھیجی جاتی۔ لکن ذرا غلطی کے لئے کسی نہ کسی کی شرعاً تعین نہیں، اس لئے نمبر ۱۲ کا جواب بذات قانون کے الفاظ دیکھ نہیں دیا جاسکتا۔

دوسری بات یہ قابل لحاظ ہے کہ تعزیرات میں لفظ زکوٰۃ اشہر بری کے فرق کو ملحوظ رکھا جائے، دونوں کے احکام یکجہدہ ہیں، جواب نمبر ۳۵، ۳۶ کا دہرا دیا ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ علینا وعلیٰ آئتنا وعلیٰ کل مسلم۔

حررہ سعید اللہ عنہ، مفتی مدد مدرسہ ہر علوم۔

صبح بخیر اللطیف حفظہ اللہ عنہ۔

فتح کے وقت علامات حیات

سوال (۱۲۵): کسی جانور کا شکار کرنے کے بعد علامات حیات (مثلاً آنکھوں کا چمکنا یا

(۱) "ولا بین حرسى ومسلم) مستأن ولو بعفہ غاصد أو قصاب (شتمہ) لأن مالہ لمة مباح، فیحل برضاہ مملکتاً بلا عسلر (۲) حکم (من أسلم فی دار الحرب ولم یهاجر کحرب) للمسلم الربا معہ، خلافاً لہا، لأن مالہ غیر محصور، فلو هاجر الیہم عاداً لہم، فلا ربا انفالاً" (المواہب اللطیف) والار العلامة ابن ہابین رحمہ اللہ تعالیٰ "وادی رایتہ فی المجتبى هكذا: مستأن من أهل دارنا مسلماً کان أو ذمياً فی دارہم، أو من أسلم ہاک، بأمر معہم من انقود الشی لا تحوز ... وہی عبارة صحیحة، فہا فی البحر ثمریہ، فنبہ ... قلت وہذا علی ذلک ما فی المسیر الکبیر وشرحہ حیل فانی، وإذا دخل المسلم دار الحرب بأمان، فلا بأس بأن يأخذ منهم أموالہم بطلب أنفسهم بأی وجه کان، وإنه أخذ البیاع علی وجه عری عن الثغر، لیکون ذلک طیباً لہ، والأمر والمسلمان موافق، حتی لو باعہم ذرہماً بذرہمین، أو باعہم مئة بمرہم، أو أخذ مالاً منهم بطریق ائتمان، فذلک کلہ طیب لہ۔

ملخصاً" (رد المحتار، کتاب البیوع، باب التہا، مطلب فی استقرار الدارہم عدد ۸۹۵، معید

مرتب ہے چنانچہ انہیں کوئی اندازہ نہ تھا کہ ان کی حالت شہ زان کی یہ نظائیں توں نہیں لگاؤ گئے اور ماں نے  
کیونکہ انہیں امرغض ایسے ہیں جن میں توں پائی ہو چکا ہے و غصہ ہو چکا ہے مگر مدد اللہ و امر لئے یہی  
حالت میں قیامت کے روز انہیں نہیں نظر آئے۔

۲۔ دور سے صاحب کتنے ہیں کہ شراہم ہوئی واسطے حیرت مایوسہ ہوئیں ان کے شہ زان  
نے اثرات توں گلے کر چھٹی توں جوئے توں غصہ ہے اور انہیں انہیں مذہب و احادیث کے کچھ کچھ کچھ  
چھ کئے گئے ہو جو توں لکھا شہ زان ہے کیونکہ انہیں امرغض ایسے ہیں کہ ان کی وجہ سے انہیں امرغصہ چھ کئے گئے  
ہے حالانکہ انہیں چاہا اور بھی ہوئی ہے اور ان کی موثراتی میں شہ زان کے اثرات توں رہتا ہے انہیں سے  
پھر یہی توں جوئے ہے اثرات بھی توں نہیں ہے جس سے انہیں چھٹی توں جوئے کے قیامت کے روز انہیں  
حالت ہے چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں۔

الحجاب حمداً ومصیباً

۳۔ انہیں باورانی ہے کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں۔

والہ

انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں۔

انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں۔

انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں۔

(۱) انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں۔

انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں۔

انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں۔

انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں۔

انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں۔

بعد ۳۰۸۰

انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں۔

انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں کہ انہیں کوئی چھ کئے گئے ہیں۔

دُش سے پہلے چہ نورواں کو بھوکا رکھنا

سوال ۱۸۵۴ :- اگر تباہ بھنسن وغیرہ خریدے ہیں اور اسے ان تک بھوکا پیاسہ نہ دیتے ہیں،

کھانے دے اور کواں کا ہم لگی ہے، یہ بے رحمی ہے۔ ایسوں کو تباہ ہو کر پائیں؟

الجواب حامداً ومصلياً:

یہ بے رحمی اور ظلم ہے اس سے جہنم کا عذاب ہوگا (۱)۔ واللہ اعلم بحالہ تعالیٰ علماً۔

ترجمہ اچھڑ گم و غفل۔

☆.....☆ ☆.....☆ ☆.....☆

— (رکذا فی الترتیبة عنی ہامش الدرر فی المعانی مکبرۃ: کتاب المذابح، الاول فی مسائلہ: ۳۰۵، ۳۰۶، وشیدہ)

(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: "عَذَّبْتُ امْرَأَةً مِنْ هَرَّةٍ لَمْ تَعْمَمِهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَهِيَ تُرْكِبُ تَأْكُلُ مِنْ حَشَائِشِ الْأَرْضِ".

قال الإمام النووي: "وفيه وجوب نفقة الحيوان على ماله". الصحيح نسلم مع شرحه

لنوري: ۴۳۶:۲ کتاب قتل الحيات، قدسی

"رجاء ركوب الثور - بالاجهد وضرب: إذ علم: نهاية البلد من الذي". (نور المختار)

قال العلامة ابن عسايس رحمه الله تعالى: "أله لا تضره إلا الله تعالى". (رد المحتار: كتاب الحفظ والإمامة، فصل في لبح: ۳۰۱، ۳۰۲، سعيد)

"أوصى بالإنفاق على بهائم وبنات" للهي عن تعذيب الحيوان" والنور المختار، كتاب

الانفاق، باب النفقة: ۶۳، ۶۴، سعيد



## الفصل الثالث فی مایصح ذبحہ وما لا یصح (ذبح صحیح اور غیر صحیح کا بیان)

مرنے کے بعد چھری پھیرنے سے مرغ حلال نہیں ہوتا

سوال [۸۳۵۳]: موضع شہرہ میں ایک شخص (مسلمان) کے یہاں مرغیاں بی بی ہیں، ابھی چند دن ہوئے ایک کتے نے اس شخص کے ایک مرغ کو پکڑ لیا، اس شخص نے بی بی جہد جہد کے بعد مرغے کو مردہ حالت میں پکڑ لیا، کچھے والوں نے دیکھا کہ مردہ پکڑا تھا، مگر شخص نے کورنے مرغے پر چھری پھیر دی، اور کہتا رہا کہ مرنا پکڑا کہہ رہا تھا، مگر جب لوگوں نے اس کو مردہ قرار دیا تو مان گیا۔ مانتھنی اسے وہ مرغا کھانے کو منع کیا گیا۔ اس شخص نے مرغا پکڑا کر کھ لیا۔

ازدائے شریعت ارشاد فرمیں کہ مسلمان اس موقع ایسے شخص کو کیا سزا دے سکتے ہیں، یا اس کے خلاف کیا عمل کیا جائے جس سے دوسرے مسلمان بھی عبرت حاصل کریں اور تمام عقائد سے گریز کریں؟ شخص نے کورنے جان بوجھ کر مردہ کھایا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

جو مرغ مردہ پکڑا، جان نکل گئی ہو (۱)، اس پر چھری پھیرنے سے وہ حلال نہیں اور مردہ مردہ ہی رہے گا، اس کا کھانا یا کھل حرام ہے جس نے اس کو کھایا اس نے قرآن کریم کے خلاف کیا، جس سے سخت توبہ (۲)۔

۱: "والسبح للہ الذی انزل الحیوان من السماء فی روضہ ثلاثیفاغ بہ بعد ذلک" (الحجۃ الثانی، کتاب الذبائح)

(۵۵۸/۳ رشیقیہ)

(۲) قال اللہ تعالیٰ: ﴿انتم حرم علیکم البیض والدم والحم الحاریر وما اھل بہ لعلہ اللہ سورۃ

المائدہ: ۱۷۲﴾

وقال اللہ تعالیٰ: ﴿انتم حرم علیکم البیض والدم والحم الحاریر وما اھل بہ لعلہ اللہ سورۃ المائدہ: ۱۷۲﴾ =



ہو سکتے ہیں، اگرچہ ان کو کسی طریق پر تاویلوں کے عالماں ہوں گے یہ نہیں

الجواب حامداً ومصدقاً.

اگر کسی ہمارے سے انکار ہو تو ہمراہ انکار کے ذکر میں یہ طریق محدث سے ذکر کرنا چاہئے دو مثال ہوگی ورنہ ہر صاحب مباح (۱)۔ اگر دعا و ارجح کے ذکر سے مراد یہ کہ وہی ذکر فی حق نہیں لکھی اور نہ خود لکھی، ان بھی تمام کتب فی حق کا کلمہ درست ہے (۲)۔ اگرچہ اس طرح کا (۳) قرآن ہے (۳)

(۱) تو انہی اشعار کے تحت رأس النساء وہی حیة تحمل بالبدیع بین ثلثین والمحمین۔ قطع الدب من الیة الشاة قطعاً، لا یزک السان۔ الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب البدائع، الباب الدبی فی السرقات، ۲۴۰، رشیدیہ

"ولو سطر الدب سطر وہی حیة تدکن، سطر تحمل البدیع، لیس فیہ بدعہ، ولو سطر الغنم رأس الشاة وغنم حیة تحمل بالبدیع بین الیة والمحمین، قطع دلب من الیة لیس قطعاً، لا یزک السان۔" (جزاویہ عنی حاشیہ الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب البدائع، الدبی فی الشاة، ۳۰۸/۴، رشیدیہ)  
(۲) وکذا فی رد المحتار، کتاب البدائع، ۳۰۸/۶، سعید  
(۳) (۲) بشرط تریقہ کتاب بدائع

"والحیمة إذ غارت من حیة فرماہ ص حید، او غیرہ، قالوا وزن کانت تہدی الی المشرق، لون احب نسیم البدیع، حل۔" الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب البدائع، الباب الدب، ۳۰۵، رشیدیہ

"والحیمة إذ کانت تہدی الی عزلیہ، فرماہا لیس، لا محل، إلا بدعہ البدیع۔" الفتاویٰ المزبہ علی حاشیہ الفتاویٰ العالمگیریہ، الباب فی الراس، ۳۰۰/۴، رشیدیہ  
"ولو صرحت عن حرورہ، مفرقة أو شاة وأباید رسی، فین حید من قبل الحلقوم، توکل۔" وقد انشأ، الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب البدائع، الباب الأول، ۲۸۱/۵، رشیدیہ

(۲) "والایس الراس، ولو جعل بخود" الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب البدائع، الباب الأول فی راسہ وشرائط، ۲۸۳/۵، رشیدیہ

”ومن بلغ مائتيكبريس، كره ذلك“ وناقى دہم: ”ہدایہ ۱/۴۳۶ (۲)۔ فقط واللہ  
بہائتونی اسم۔“

جس بکرے پر بجلی گر جائے اس کو ذبح کر کے کھانا

سوال (۱۲۵۵): اگر بیل یا بکرے پر آبی بجلی گر جائے تو اس کو جلد ہی ذبح کر دینے سے  
کھا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلياً:

اگر اس میں حیثیت باقی تھی اور وہی حالت میں ذبح کر لیا تو اس کا کھانا شرعاً درست ہے (۲)۔ فقط واللہ  
بہائتونی اسم۔

حررہ العبد محمد ننگوئی عفا اللہ عنہ: مفتی محمد رفیع بریلوی، ۲۴/۱۱/۱۴۲۰ھ۔

الجواب صحیح: عبدالحق غفرلہ، صحیح عبدالحق، ۲۹/۱۱/۱۴۲۰ھ۔

بندوق سے چڑیا کی گردن اڑ گئی اس کو ذبح کیا گیا

سوال (۱۲۵۶): چڑیا کو نوئی کی ضرب لگی چڑی کی گردن ہی اڑ گئی، سر کا ۲/۳ بچا جس پر گردن  
کے حصے میں ذبح کیا، اس سے بیچ بھون برآمد ہوا۔ شرعاً یہ ذبح درست ہو یا نہیں؟

(۱) (الہدایہ، کتاب الذبائح: ۳/۳۳۶، مکتبہ مکتبہ علمہ حلقہ)

(۲) ”ولو ذبح شاة لم تعلم حیثہا فکحرت“، أو خرج منها الدم من غیر محروک، حل أکلہا، لأن  
الحیوة وخروج الدم لا یکتومان، إلا من الحی، وذكر محمد بن مقاتل، إن خرج الدم ونیم یحروک،  
لا یحل، وإلا، فی ذنبه یتحرک، أو لم یخرج الدم، فلا تحل، إن لم تعلم حیثہ وقت الذبح، وإن علمت  
حیثہا وقت الذبح، حلت مطلقاً، ای علی کل حال“، (مجمع الزاہد، کتاب الذبائح، فصل: ۱/۶۳۳،  
غفرلہ کوئٹہ)

”قولہ: (أو خرج الدم) ای کما یخرج من الحی، قال فی الزاویة فی شرح انطعاوی:  
خروج الدم لا یدل علی الحیة، إلا إذا کان یخرج کما یخرج من الحی، عہ الإسلام، وهو ظاهر الزاویة،  
ورہ المختار، کتاب الذبائح، ۱/۳۰۶، سعید



[illegible]

الحجواب حرمہ اور مصلیا!

”یوم ذی شہادۃ“ کا نام ہے۔ جب آپؐ اپنا منہ نکلتے اور حرج علیہ السلام سے غیر حرج کے واسطے  
 ٹھیک سے رخصت ہو کر اپنے گھر کو لوٹتے ہیں تو ان کو ”یوم ذی شہادۃ“ کہتے ہیں۔ یہ دن ان کے حرج  
 سے پہلے کا ہے۔ ان دنوں کو ”یوم ذی شہادۃ“ کہتے ہیں۔ ان دنوں کو ”یوم ذی شہادۃ“ کہتے ہیں۔ ان دنوں کو  
 ”یوم ذی شہادۃ“ کہتے ہیں۔ ان دنوں کو ”یوم ذی شہادۃ“ کہتے ہیں۔ ان دنوں کو ”یوم ذی شہادۃ“ کہتے ہیں۔  
 ان دنوں کو ”یوم ذی شہادۃ“ کہتے ہیں۔ ان دنوں کو ”یوم ذی شہادۃ“ کہتے ہیں۔ ان دنوں کو ”یوم ذی شہادۃ“ کہتے ہیں۔  
 ان دنوں کو ”یوم ذی شہادۃ“ کہتے ہیں۔ ان دنوں کو ”یوم ذی شہادۃ“ کہتے ہیں۔ ان دنوں کو ”یوم ذی شہادۃ“ کہتے ہیں۔

اس صہارت سے مضمون ہو گا کہ اگر وہ کسی وقت نیک حیثیت محققین کی تو بلاشبہ وہ جاننے والے، انکس کی حیثیت کا سامنہ کرتا ہے۔ یہ بھی چاہئے کہ غرضت اس لئے وہ جاننے والے، کیونکہ ایسے جانور کے مطالعات اور تجربوں میں سے ایک ہی طریقہ ہی ہوتا ہے۔ یہ حقیقت کہ ایک جانور کے لئے تجربوں میں سے کوئی بھی نہ ہو تو یہ نیک محققین، یہیں ایک ہی طریقہ ہی ہوتا ہے۔ یہیں وہ سوال ہے کہ ایسے محققین کا سامنہ ہے کہ

اور اس سے متعلق محمد بن عثمان کا قول نقل کیا ہے کہ محض خون کا کھڑا ہونا حرکت کے معنی نہیں ہے۔

۱۰۱: مجمع الزبیر ۴: ۶۰، کذاب لذایح، فصل، مکتبه غفران

\*1: "تحریر علی ما فی المستور من الفتاویٰ والجمعہ ما فی السور" : در المحتار: کتاب التذاریع:

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

فذلك سر حبيبه له عمت التي  
على الصداقه القدم من ذات ربح  
فلا ربح كذا به فداها

المخرج محمد بن عبد الله بن أبي نعيم، إمام، من ١٩٠، دارالافتاء، مصر.

ترجمہ قرآن معقود سے (۱)۔

... کہ مزاحیہ میں دوسرے قول و ذکر بھی نہیں کیا۔ صرف تو یہ ہیں انکی قوس ڈالنی مگر وہ نہیں مقرر شاعری نے  
نقص نامے کی قربان، ہی سہی انکے جس طرف لڑنے کا خود سے جھٹکا ہے:

”قوله: (وخرج منهم) أي كذا يخرج من صحبته، قال في التلخيص: وفي شرح  
الطحاوي: خروج كذا، أي على الفجاءة، لا إذا كان يخرج كذا يخرج من الحين عند الإجماع،  
وهو ظاهر، لا يفتن ١٥٧ (٢١٦)۔

اور ظاہر ہے کہ مرنے کے بعد طوطا کرنے سے نہ قدر بخون نکلتا، جگہ والی اس میں قطعاً خون نہیں رہتا، اور اگر جگہ بھی ہے تو مولیٰ سرور و شرف نے اسے نہ توں جگہ آہستہ آہستہ رہتے تھیں نہ کہ کسی چھری اور فلفلی کی وجہ سے اور نہ ہی انسانی ہاتھوں کی طرف۔

[illegible]

المجلد: ١٠٠، العدد: ١، السنة: ١٤٢٠هـ - ٢٠١٩م

ایک جانور کو ذبح کیا و جا کر پانی میں ڈوب دیا گیا تھا۔

[illegible]

١١٠ 'كذلك' ١٥١، ما وازحدا: فقد علموا 'له' (نعلبي: سورة: أهدوا)

پیر = حضورِ رسمِ اٹھنی ، ۳۰ مارچ ۱۸۵۷ء کو جمعہ

١٠٠) (١٠٠) (١٠٠) (١٠٠) (١٠٠) (١٠٠) (١٠٠) (١٠٠) (١٠٠) (١٠٠)

وحيه أيضاً، إلى دمج شاة و غزوة، محجرج منها ثم ولو تتعرك ومثل ما يخرج من الحمار  
الكلب عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى، العناوين للعالم الكبير، كتاب الكناج، إتيان الأثر في ذكر  
بشواته، ٢٠٩٩، ٢٠٩٩

الركم في الفتوى السابقة على يد مشي القديس العاصمكية. كتب المذبح غونغ خمر





الجواب حامداً ومصلحاً:

یہ ہے کارنامہ جانور کو ذرا کر کے مفضل اس کا گوشت کھال فروخت کر کے پیسے کاغذ مناسب نہیں (۱)۔  
لیکن دو چیز بھی حرام نہیں ہوگی، بالکل جانور (۲)۔ لفظ والدہ تعالیٰ اہم۔  
حرم ابدال محمد و خضر۔ دارالعلوم دیوبند، ۱۹/۵/۱۳۴۰ھ۔  
الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عثمانی عتد۔ دارالعلوم دیوبند، ۱۹/۵/۱۳۴۰ھ۔

☆...☆...☆...☆...

(۱) اس طرح صاحبِ باوجودِ کتبِ کفر و کفر و کفر ہے، اس کے کہ اس میں نہ مخالف ہو جاسے اس طرح کافر ہاں اور سے ذرا کرنے سے جو طغیانیات میں دلی میں بدولت ہو جاتی ہیں۔ افسانہ اور پشیمانی اشرف علی التوالت، قالوا: یکرہ ذہبہا، لأن فیہ مغنیع الولد، وهذا قول اسی حلیۃ رحیمہ اللعالمی، الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب العبدیۃ، الباب الأول فی رکنہ وشرائطہ وحکمہ وانواعہ ۱۵/۳۶۹، رشیدیہ۔

(۲) کہدا ہی فتاویٰ قضیٰ خان علی ہامش الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب العبدیۃ والذہاب، باب فی الذکورۃ؛ ۳۶۹/۳، رشیدیہ۔

(۲) اے میرا بیٹا جو میرا دوست ہے درجہ اولیٰ ہے۔

فَاللَّهُ تَعَالَى : هَذَا حَالُ اللَّهِ الْيَوْمَ ، سُورَةُ الطُّورِ ٢٥٢

## الفصل الرابع فی ما یصح أکله من اللحوم وما لا یصح (حلال اور حرام گوشت کا بیان)

عرب ممالک میں ڈبہ بند گوشت کا حکم

سوال [۸۴۶۱]: خلیج کے عرب ملکوں میں یورپ، آسٹریلیا اور امریکہ جیسے ملکوں سے مینوں اور  
ڈیوں میں بند کاجوں (۱) میں فریز کیا ہوا گوشت اور مرغیاں ملتی ہیں جس کے نمکوں پر "م" ذریعہ عیسوی  
انصر بقۃ الاسلامیہ لکھا ہوا ہوتا ہے۔ کیا یہ مرغیاں اور گوشت کھانا شرعی طور پر جائز ہے؟ یاد رہے کہ یہ  
چیزیں کفار اور نصاریٰ کے ملکوں سے آتی ہیں اور "کسی مسلمان کے فارم کی ہے یا غیر مسلموں کے فارم کی ہے"  
یہ کچھ لکھا ہوا نہیں ہوتا، پہلے پر ریز کرتا رہا مگر اب کھانا کینٹی کی طرف سے ملتا ہے، اس لئے مجبوراً کھاتا ہوں مگر  
دل نہیں مانتا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

آپ اس سے پرہیز کیجئے تو اعلیٰ بات ہے اس لئے کہ غیر مسلموں کے ہاتھوں میں یہ چیز ہو چکی ہے  
جن کی خبر و بات میں قبول نہیں (۲) مگر باقی تھیں کے حرام کہنا بھی دشوار ہے (۳)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔  
حررہ العبد المذنب لہ واران الطوم دین بدر ۱۴/۲/۱۴۰۱ھ۔

(۱) "مچھ: فریزڈ"۔ (انعاموس الجلید: ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷







نقشبند، اسے ان سات چیزوں کو منع فرمایا ہے، الغرض۔ نے "نجاح" کا بھی اضافہ کیا ہے۔ کذا۔ فی  
نصف حفظہ، ۱۰۱، تنقیح اور اجتزائی کو ان میں شمار نہیں کیا۔ جنہوں نے منع کیا ہے ان سے کتب نقد کا واسطہ  
نفس مہارت طلب کیا جائے، لفظ واللہ تعالیٰ اعلم۔  
قرروا بعد محمودی عنہ در احوال و بندہ، ۱۰۱، ۸۵ھ۔

اور اجتزائی کھانا کیسا ہے؟

سوال (۱۰۳۶۶): بچہ کی وریا کھا، کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلياً:

بچہ کی وریا (مردی اور اجتزائی) کھانا شرعاً درست ہے، خوب پانی پائے، کرسکتے کھائیں (۲)۔ لفظ  
واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمودی عنہ، دارالعلوم، دہرہ ۱۰۲/۱۰۳، ۸۵ھ۔

الجواب صحیح: بندہ محمد تقی امجدین مفتی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۰۲/۱۰۳، ۸۵ھ۔

"إذا سلاكيت شاة، فكلها  
فكلها، لم يخاء ثم عس  
وذلك لم يبين وفان."

(تنقیح الفتاویٰ العلامیہ، کتاب الذرائع، ۲۲۴/۲، مکتبہ مہمب مصر)

اور اجتزائی کی لاش اس لئے ہے کہ اس میں کوئی چیز درست کی نہیں، فقہ و مجتہدین نے شیعہ حرام و حلال قرار دیا ہے،  
پان کے علاوہ ہے، یہ شکار و شکار کے میں شے میں خود ہے "تو العدة، والحصة، والحصة، والحصة، والحصة، والحصة،  
الصعود، واللہ اعلم، اھ"۔ اعداد الفتاویٰ، کھانے پینے کی حلال و حرام، میرے پیچھے ان کا بیان امتحان اور اجتزائی  
کی مدت اور گود کے جیسے کی درست، ۱۰۲، مکتبہ دارالعلوم کراچی،

دو کلافی ہفتی زیور، حصہ سوم، ص: ۲۵۱، دارالانشاء کراچی،

(۲) "وزائد نجاح الصنف" (صاحب الطحطاوی علی الدر المختار، کتاب الحنفی، مسائل ضعیف

۱۰۳۶۶، دار المعرفہ بیروت)

(۲) "نقد تحت عنوان "اور اجتزائی اور "تجربہ کراچی"



اور مخزنی اور آیت کا ترجمہ ہے۔ کافے، بھیش وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

جن سے جب نے اور آیت کو مردہ قویٰ بھی لکھا ہے۔ جو اپنی قطعاً صحیح قرآن سے دیت لایا جائے کہ یہ سند فقہ کی کوئی مشترک قویٰ ہے؟ وہی طرف ۶ کے دودھ کو کہ جس میں کسی دلچسپی اور حوالہ سے لکھا ہے، حالانکہ وہ شخص انہیں ہے (۱)؟ مدحی سے دودھ کے متعلق بھی روایت کریں، پھر ایک دفعہ سے یہیں بھی اظہار کریں تو احسان ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ علم۔

حرر العبد محمد غفرلہ اور اہل علم و ادب۔

۱۔ حبیبة عن معاہد قال: کرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الشاة الذکرة، والاشبین، والغنم، والاعدا، والحرارة، والسمانة، والدم، فقال امر حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ: انہم حرما، واکرمہ السنۃ، وذلک لقولہ عز وجل: "ما حرمت علیکم منبثہ والمذبذب" (الباقی) فہذا ما ولہ لہی، قطع بحریمہ، وکرمہ ما سواہ، لانہ ما استحدثہ، لانفسہ، وبتکرمہ، وہذا المعنی، سب الذکریۃ، لقولہ تعالیٰ: "ما حرمت علیہ الخصال"۔ زہلی.

وقال فی الذائع: آخر کتاب الذبیح: وما روی عن معاہد، فالمراد منہ کراۃ: الحریم بدلیل انہ جنس بس السنۃ ویس الدم فی ذکریۃ، والدم المفقوع بحر، والعمود عن نبی حبشہ رحمہ اللہ تعالیٰ: انہ قال: الدم حرما، واکرمہ السنۃ، فاطلق الحرما عنی الدم، وحسب ما سواہ مکروہا، لأن الحرما المستطیع ما نہت حریمہ بدلیل مقطوع بہ، وهو المفسر من الکتاب قال اللہ تعالیٰ: "ما ذمہم حاکم، واعتقد الإجماع عن حریمہ، أما حرمة ما سواہ من السنۃ، فہذا نہ بدلیل مقطوع بہ بل ما سواہ، وظاهر الکتاب المحتمل للتأویل أو الحدیث، فلنہ فصل، فیسوی الدم حرما، وما مکروہا، "ہذا" زود المختار ۹، ۳۹، کتاب الحبش، مسائل شنی، سعید.

(۲) کہ فی الذائع العناصیر، کتاب الذبیح، فصل فیما یحریم اکدم من احرار البھوان، ۲۷۲، ذوالکعب العلویۃ، (۳) کہ فی الفتاویٰ لعالمگیریۃ، کتاب الذبیح، الباب الثالث فی المنقرقات، ۳۰، ۳۱، رشیدیہ.

(۴) "وشر الخمر لحدیثہ عید" (الذکر المختار) قال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ: "عن المخزنی انہ یحرم الخمر، وذلک لیس، باب الضیع لہذا، مضب فی الذائع بلین الجنت للہذا قولاً، ۵، ۵، سعید.



نہرو کیا ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟

سوال [۸۳۶۸]: ایک مسندہ ذکرہ الرشید، ص: ۴۷ میں ہے کہ "طال جانور میں سے سرت چیزیں کھا، منع ہے" ان سات چیزوں میں سے ایک "نہرو" بھی ہے۔ (آپ واضح فرمائیں کہ نہرو کیا ہے؟ عام طور نہرو قحی میں سے پٹاؤں میں سے نکلتا ہے مانتے کہتے ہیں، عام طور پر لوگ اس کو بہت شوق سے کھاتے ہیں۔ آپ بتائیں کہ یہ کدو، حلہ ہے یا حرام ہے؟

اجواب حامداً و معصیاً:

فونیم کہ کھانسی کی صورت ہو جاتی ہے، اس کو "نہرو" کہتے ہیں (۱) وہی اردو میں "نہرو" کہلاتا ہے (۲)۔ پاسد اور دوسری بڑی سے جو چیز نکلتی ہے اس کو "کلی" "بور" "دور" "اور" "جوز" کہتے ہیں، اس کا کھانا درست ہے (۳)۔ فقہاء العلماء۔ (۴)۔

حررہ العبد محمود رفیعہ اور اعلیٰ علم دین پندرہ ماہ ۱۴۱۱ھ

سوال: "جانور حال مثل بکری و گاو و غیرہ میں کون کون پر طال ہے؟ کون کون حرام ہے؟"

جواب: "سات چیزیں طال پر نور کی کھالی منع ہیں۔ ذکر لکھن، وہ نہرو، بزم مغز، پوشے کے غرو میں ہوتا ہے، طحیہ، پٹھلی مراد جو کچھ میں تنجانی کا طرف ہے اور فونیم کی قطعی حرام ہے باقی سب اشیاء طال لکھنے کے بعض روایات میں نہرو کی کراہت لکھتے ہیں اور راہبہ تزیو پر حمل کرتے ہیں۔" (تذکرۃ الرشید، جہات فقہی و مسائل مختلف فیہا، عمران مسند، حوازیات شریعت پر لکھا حرام ہے، ص: ۱۰۷۵ ادارۃ استعمبات لاہور)۔

۲۔ "قوله: ... بضم العين المجمعة كل عقدة في لجسم أطاف بها لحم، وكن قطعة صلبة من اللحم..." (ورق المختار، کتاب الحلی، مسائل شری، ۳۹۶، ص: ۱۰۷۵)

"الشددة: ... كل عقدة في لجسم أطاف بها لحم، وأيضاً كل قطعة لحم صلبة تحدث عن لحم اللحم والجلد..." (قواعد الفقہ، ص: ۳۹۸، الفین، المصنف، بیروت)

۳۔ "نہرو: جمع کے اندر کی کھانسی، فونیم میں غرو"۔ (فہرۃ اللغات، ص: ۹۱۱، فیروز سنہ لاہور)

۴۔ "نہرو: غرو، بھیجی، غری، اندر کی کھانسی، فونیم کے اندر کی زمرہ، مختار، حوازیات شری، ص: ۱۱۱۲، فیروز سنہ لاہور)

















گھومنے اور پھرنے والی مرقی کو فوراً فوج کر کے کھانا

سوال (۱۵۷۸): وہ مرقیوں مقلی: دولی اور احرار پھرتی ہیں، اس کو پکڑ کر فوراً فوج کر کے کھانا کھاتے ہیں، یعنی کرہ ہے یا نہیں؟ اگر کرہ ہے تو تہذیبی ہے یا قرینی؟ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ قرینی ہے اور اس کے بغیر کھانے کے لئے تمہارا روزانہ حرام ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ امید ہے کہ اس مسئلہ قرینیہ کا شکر یہ کہ موقع دینے لے۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

نور مرقی اگر قدرت کمالت کھاتی ہو کہ اس میں بد بو پیدا ہو جاتی ہے اس بات کی مدت تک نہیں رہتا کہ بدبو ختم ہو جائے اس سے پہلے یعنی فوراً پکڑ کر فوج کر کے پکینا کر دینا قرینی ہے۔ جو مرقی عداوت نہیں کھاتی اس پر اتفاقاً بھی کھ لے اس کو فوراً فوج کر کے کھانا درست ہے، اس کو مجبوری رکھ کر فوج کر دینا ہے:

"وهي التحميم: إذا كان عنيها حساسة، تحبس التحجاجة لئلا تلحق بالدماء، وإلا لم يمسح حسية؛ الأصح عدم التقييد، وإن تحبس حتى تزول الرائحة، معتنة. وفي المستقى: المكروه حلالة نفث إذا قربت وأجد مهاراة، فلا تؤكل. وفي معتصم المحيط: ولا تكرد التحجاجة المحلولة، إن كانت التحجامة بمعنى، إذا تم تشن بها، كما تقدم أنها إذا خلطت ولا تغير نعيمها، وحسب ألياً لتزيتها".

شمس مختصر: ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹





ہے، جو بچے زندہ و نکلے اس کو لڑکے قرار دے، اور عدلیہ کو کاذب کہتے اور مقتولین علم۔

ترجمہ: فقہر گوشت خور۔ در العلوم، ج ۲، ص ۹۰۲، ص ۹۰۳۔

بَابُ النِّذَارِیِّجِ

”نظر اولیادہ اشرف علی الولادۃ قتلو بکثرۃ ذبیحہ لای یو تصیح الولد“ حرمیہ

منطعطری علی لدرالمنعاز: ۱۲۵۴، سورۃ

”نظارہ اولیادہ اشرف علی الولادۃ قتلو بکثرۃ ذبیحہ، لأن فیہ تصیح الولد“ بقدرہ فسی

حق علی جمیع من عمل النذاریج، کتاب حلیہ و البیہج، باب النذاریج، ص ۶۷، ترجمہ:

”ان نظارت الولادۃ بکثرۃ ذبیحہ“ اور المنعاز، کتاب النذاریج، ص ۶۷، معنی:

”ان الذک الذی یمنع الولد فی حقہ من ذبحہ علی حرمہ و لا یمنعہ لولہ نہ تصیحہ و خرج

فیہ“، اور ذبیحہ، کتاب المنعاز، ص ۶۷، معنی:

”و جنین نشافہ ذبحہ من ذبحہ علی حرمہ“، یعنی ذبحہ علی حرمہ علی ہامش غداۃ

الذکبیریہ، کتاب المنعاز و النذاریج، ص ۶۷، ترجمہ:



سے قربانی نہیں کر سکا اور ان کو نہ گھمے تو پھر قیمت کا صدقہ کرنا ضروری ہے (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۔ احیاء محمودیہ، دار العلوم، پونہ، ۲۳/۱/۸۹ء۔

قربانی کس پر واجب ہے؟

سوال [۸۳۷]: قربانی کے متعلق ایک کتاب میری ضرورت، اس میں صنف رسالہ خلی

کے لکھا ہے کہ:

”قربانی ہر مقیم، آزاد، مسلمان، بالغ، مالک نصاب پر واجب ہے۔

مالک نصاب وہ شخص ہے جس کے پاس اسباب قائمہ ادنیٰ کے سوا سب سے کم سے سات قول

موت یا ساڑھے باون قول چاندی، یا چھتیس روپے موجود ہوں، یہاں پر ایک مالہ کا

گزر نہ شرط نہیں۔

جو شخص مالک نصاب نہ ہو تو اس پر قربانی واجب نہیں، البتہ مستحب ہے۔ بچہ فی

طرف سے بھی قربانی کرنا واجب ہے۔ (کنز الدقائق (۲)، ایوفاؤد (۳)۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

چھتیس روپے کو نصاب قرار دینا غلط ہے، سب سے کم سے باون قول چاندی کی قیمت جتنے روپے ہوں گے ان

۱- ۲۰۱/۹، دارالکتب العلمیۃ بیروت

(روکتہ فی مجمع الأنهر: ۵۱۶/۴، کتاب الاضحیۃ، دار حیا التراث العربی بیروت)

(روکتہ فی الدرر النوائف: ۳۰۸/۸، کتاب الاضحیۃ، وسیطہ)

(۱) ”ولو لم ترک الشحیۃ و حصت الہامیاء، تصدق بہ حیۃ نافذ“ و تصدق بغنمہ غنی، شریح

اولیاء“ (الدر المختار، کتاب الاضحیۃ: ۳۳۱/۶، سعید)

(روکتہ فی مجمع الأنهر، کتاب الاضحیۃ: ۵۱۹/۳، دار حیا التراث العربی بیروت)

(روکتہ فی الہدایۃ، کتاب الاضحیۃ: ۳۰۳/۳، مکتبہ شریعت علمیہ ملتان)

(۲) ”شعب علی حر مسلم مومن عن نفسه لایمن طفله“، (کنز الدقائق، کتاب الاضحیۃ، ص ۴۲۰)

مکتبہ اہل بیت (ع) ملتان)

(۳) لو اُحدہ

کو نصاب کہہ جائے گا (۱)۔ بچے کی طرف سے تو یہ مفہوم یہ توڑ ہے کہ واجب نہیں ہے۔ یہ مضمون سنا کر ہے

"فوجدت نصيحة من شاعر راسخ هزله على الجاهل انه "در حلقه - نواي" تمامي

مع نقير رويته زفر حبه الما تعالينا "وايعنوني عا في حطه ابراهيم اش" رد صحت.

— 24 —

جس کے بعد محمد علی عثمانی، وزیر اعلیٰ اور پھر یو۔ ایچ۔ ڈی۔

دفاعی کے لیے جو اس وقت کے وزیر خزانہ تھے۔

کر گھر کے سب آدمیوں کی طرف سے قربانی لازم ہے؟

سوال (۱۰-۱۱): کھربن چند گز تھیں اور جیسے مثلاً دیوی، مان، اچھائی، پاپ، بھگن، ایچے، خواہ زائد ہوں خواہ ان میں سے جو مجموعہ ہوں، اور زید کی آدمیوں کے، مہر کی قرابی کا جو عمر کے نہیں تو مکمل تو انہی حالت میں ہر سال ایک ایک مہر و قریب مثلاً اولیٰ شہنشاہ خواہ زائد ہوں خواہ مردان کے مہر ایک ایک سال کرتے جاتے جس کے مہر کو قریب ہے یعنی یا مہر پر کسی چھوٹے قریب اور واجب ہے، اس کے مہر کی قرابی ہر سال کرتے اور باقی کی طرف سے کسی بھی کرتے خواہ زائد ہوں خواہ مردان ہوں ہر سال سب کے مہر کی قرابی کرتے خواہ تنگی ہو اور قریب سے کرتے۔

الحجۃ اب حامد او مصطفیٰ:

ان کے ذمہ قریبی وادھب ہے، اس کو برائی قریبانی نزدیک مشہوری ہے (۳) جس کے ذمہ وادھب نہیں

١٠. وفي "جمل" الماطلي: قال أبو حبله رحمه الله تعالى: العوسر الذي له عانة درهم أو عرس يساوي  
ثمانى دراهم سري الصبيح والناخلة، والياب التي يبيع، ومحتاج البنية الذي يبتج إليه - وحاجة  
مقتدى - المص - النام - الأضحية - ٣٠٥ - امجد كشمي لاهور.

(۲) (رد المحتار، کتاب الإضاحیه: ۵۰۶، سید)

توفي يومه الصغير عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى ودفن في قبة التوابين بمكة. ولا  
بعد. "وفري قاضي حاتم على هامش المغتفر المكي ٣٠٥٣. فصل في صفه  
الأخلاقية، شهابه:

٢٥: قد اعلامة الحسنى رحمه الله تعالى 'الحسنى' على حرم مسلم مقبلة مؤسس













الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر زید مالدار ہے تب تو اس کو دو برابر اجا نور خریدنا ہوگا اور اس کی قربانی لازم ہوگی۔ اگر وہ غریب ہے تو اس کے ذمہ دو برابر اجا نور خرید کر قربانی کرنا لازم نہیں، مجمع الزہیر ۱/۲۱، ۵۲۰ (۱)۔ فقط واللہ اعلم۔  
تحلی احمد۔

ترجمہ: عبدحمید نعمت اللہ۔

قربانی کے لئے چ نور خرید کر فقیر ہو گیا

سوال [۸۳۸۸]: ایک شخص نے مالدار ہونے کے وقت ایک ہزار اکرا قربانی کی نیت سے خرید لیکن قربانی کے دن آئے سے بیشتر غریب ہو گیا۔ اب وہ شخص اس بکرے کو بیچ کر اس کی قیمت اپنے کام میں لاسکتا ہے یا نہیں؟ یا اس بکرے کی قربانی اس پر واجب ہے، مطابق شرع شریف کیا حکم ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر قربانی کے اخیر دن تک وہ صاحب نصاب نہ ہو تو اس کے ذمہ قربانی واجب نہیں، اس بکرے کو فروخت کر کے قیمت اپنے کام میں خرچ کرنا درست ہے۔ اور اگر قربانی کے اخیر دن میں بھی وہ صاحب نصاب ہو جائے گا تو اس پر قربانی واجب ہوگی خواہ اس بکرے کی قیمت یا اور کی۔

”ولا يستبرط أن يسكر غساقاً في جميع الوقت، حتى لو كان فقيراً في أول الوقت، ثم أصبح في آخره، تحب عليه . . . ولو بشرى النحر، ثمة للأضحية، فصاعت حتى انتقص نقصان وضار، فقيراً، فحقت أيام النحر، عيس عليه أن يشرى ثمة أخرى، فلزانه وحدها، وهو معسر، وثلث أيام النحر، فليس سببه أن يضحى بها، ولو فداها، ثم اشترى أخرى بهو موسر“ (۱) “ادعيت المشترة للأضحية على موسر، تجب مكانها أخرى، ولا شيء على التقير“ (مجمع

الأنهر: ۵۴، ۵۵، دار احیاء التراث العربی بیروت)

”وكذا لو ماتت، فعلى الفتي عمرها لا الفقير“، (المعتمد: ۲۴۵، ۲۴۶، معبد)

”وكذا على تبين الخلاف، كتاب الأضحية: ۱، ۲۸۴، دار الكتب، لعلبه بیروت)

لنفسہ، وہ وحید الاولیٰ، واجب معسر، نہ کہیں حبیب، نہ شمسو بنی، نہ اندھ، نہ کچھ۔

حدیث تیری (۱۶۶، ۱۶۷)۔ اللہ ماہد سجادہ تعالیٰ امر۔

ترجمہ محمودی شریف، صفائے عین، ص ۱۸۱، ۱۸۲۔ اس مقام پر تلامذہ پر پیور۔

الجواب صحیح، سعید احمد غفرلہ، صحیح طبع المطبوع، ناظمہ بریل، ۱۳۷۵ھ، ص ۵۷۔

یہ یہ کہنے کوئے چانور میں قربانی کی میت

سور (۱۳۸)۔ جس پر قربانی واجب نہیں غربت کی وجہ سے، وہ اگر قربانی کے لئے چانور خریدتا

ہے تو اس پر قربانی واجب ہو جاتی ہے۔ اسی مرتبہ آخر فقیر خریدے اس کو کسی نے یہ کہ یہ مسدود کے طور پر جانور

دیے اور اس نے دل میں اس کی قربانی کی نیت کر لی تو یہ پھر بھی اس پر قربانی واجب ہو جاتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ طعن اس پر قربانی واجب نہیں، وقعی سنہ ۱۰۷۰ھ (۶۶۰)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ بحمیر

ترجمہ احمد محمود، صفائے عین۔

(۱) الفتاویٰ لعلمکبیر، کتاب الاصحیۃ، کتاب الاول: ۲۹۲، ۲۹۳، الباب الاول، (سید)

او کذا فی مدائع الحساب، کتاب التصحیف، فصل فی کیفیۃ الوجوب، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ذکر الحکم

العمیۃ بیروت

او کذا فی اندر السحار، کتاب الاصحیۃ، ۳۱۹، ۳۲۰، سید

او کذا مجمع الانہار، کتاب الاصحیۃ، ۳۰۰، ۳۰۱، الحکمۃ، بغداد

او کذا فی البحر الرق، کتاب الاصحیۃ، ۱۸۹، ۱۹۰، رشیدیہ

۲۱، "اور ملک، نعمان شہ، حذیٰ ان یضی بیا او شری و لم یبق الاصحیۃ وف استواء، تو نوی بعد

ذلک ان بعضی، لا یحب علیہ، سواء کن غیا او فقیراً، (المبایین العالیۃ کبریۃ، کتاب، الاصحیۃ

۲، ۲۹۱، الباب الاول، رشیدیہ)

"کیا واجب ہے، اگر شخص غریب ہی غریب، لا نصیر، نصیر، الاحجام، لأن المقول لا یصلح

لنصیر، فی الاحجام، و کذا لو کانت النفاۃ بعد، فاسر بقوله الاصحیۃ، لا نصیر صحیحاً لا جامع

احادیث المسلمی، ص ۱۱۹، ۱۲۰، کتاب التصحیف، کتاب الحکم، ۲۸۹، ۲۹۰، ذکر الحکم، تعلیمیہ بیروت

کا بھجن گئے کی قربانی

سوال (۸۳۵۰): ایک شخص نے ایک کائے کی قربانی کی نیت کی تھی، اتفاق سے وہ کائے کا بھجن ہو گئی۔ یہ اس حاملہ کو قربانی کر دیا جائے یا نہیں، یا بچہ پیدا ہونے کے بعد ہی جائے یا آئندہ سال کیا جائے یا صدقہ کر دیا جائے؟

الحجاب حامداً ومصلحاً:

اگر نیت نیت کی تھی، نہ رئیس مالی تھی تو اس سے اس پر اس شخص کا کائے کی قربانی لازم نہیں ہوئی، اس کو اختیار ہے پاپے قربانی کرے یا نہ کرے، مزید یہ کہ بچہ پیدا ہو جائے یا بعد قربانی صدقہ کرے یا بجز دل چاہے کرے:

"إذا شئری شافاً بغیرت" الأضحية، ثم نوى الأضحية بعد الشراء، لم يدر هل يذبحها من ماله أم لا، وروى الحسن عن أبي حنيفة وحسنه أنه تعاضى أنه لا يصبر أضحية، حتى لو سئلها بحوزة بغيرها، وبه نأخذ، مع "فتاویٰ حاضیہ مکیہ" ۱/۷۸ (۱)۔

جو کہ نور قریب علیہ الرحمۃ نوکۃ رخ کرنے سے بچہ مر جائے گا اللہ ایشہ بواس کا زنی کرنا مکروہ ہے۔

"إن تغایب الولادة، مکروہ وبغيرها، الخ"۔ امیر (۱۹۳/۲۰)۔ فقط والله أعلم

حررہ العبد المذنب محمد رفیع، دار علوم وایزہ، ۳/۳/۱۴۰۹ھ۔

دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا

سوال (۸۳۵۱): کیا غائب کی طرف سے کوئی شخص قربانی کر سکتا ہے بغیر اس کی اجازت کے؟

۱۱۱ الفتاویٰ العالمیہ المکیہ، الباب الثانی: ۲/۴۲، ۵، رشیدیہ، ۱

"ولو ملک إنسان شافاً فترى أن يضحي بها، أو شئری شافاً ولم يذبح الأضحية وقت نشوئها، ثم مرى بعد ذلك أن يضحي بها، لا تحب عليه، سواء كان عبداً أو قسراً" الفتاویٰ العالمیہ المکیہ، کتاب الأضحية، الباب الاول: ۲/۴۱، ۵، رشیدیہ

۱۲ کذا فی البحر الرائق، کتاب الأضحية: ۳۲۰، ۸، رشیدیہ

۱۳ ۱/۵۱، مختار، کتاب الأضحية: ۳۲۲، رشیدیہ









مسافر بیٹے کی طرف بقیع میں کی اجازت کے قربانی کرنا

سوال [۹۳۹۳]: ایک شخص تبلیغ میں جا رہا تھا وہ مسافر تھا اس کے ارد گرد قربانی واجب نہیں تھی مگر قریہ کے موقع پر اس کے پاس نے اس کی طرف سے قربانی کرانی۔ کچھ وہیں آئے کے بعد اس شخص نے اس کو منظر کرنا اور وہ یہ بھی دیکھا۔ تو اب اس کی قربانی صحیح ہو گئی یا نہیں؟ اور جو پورا دلی شریک تھے ان کی قربانی کا کیا حکم ہے؟

الحوادث حامداً ومصلحاً:

والہ سے جو ان کی طرف سے قربانی ترائی ہے تو یہ امر کی طرف سے تبرع اور احسان ہے۔ اس پر مطلب یہ ہے کہ قربانی کا ثواب اس کو بخش دیا (۱) تو اب زکوٰۃ کو بھی بخشا ہو سکتا ہے (۲) اب اس سے روپیہ لینا درست نہیں۔ وہ آپ ایسا کر دینے پر نہیں۔ قربانی سب کی اور ہوگی۔ جو مسافر تھا اس کے ذمہ قربانی واجب نہیں تھی اب اس کو قربانی کی قیمت کا عندیہ کرنا واجب نہیں (۳)۔ فقہاء اللہ اعلم۔  
میرزا عبدالحق بخاری دارالعلوم دیوبند

(۱) "ان کتاب اولادہ عسافاراً، جز عسہ وعسبہم جمعاً فی قول انس حیفۃ انس یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ وان کتاب اکھاراً، جز عسہ وعسبہم، جز عس الکمل فی قول انس حیفۃ انس یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ وان عمل بعیر امرہ او بغیر امرہ معصیہ لا یجوز عہ ولا عنہم فی قولہم جمیعاً" (فتاویٰ قاضی خان علی ہاسن العدوی العالم الکبیر، کتاب الاضحیہ، فصل قبلہ یجوز من الضحایا وما لا یجوز ۳/۲۵۰، رشیدیہ)

(۲) "انس صاماً زحیسی و تصدق و جعل ثمانۃ نعیر دس الاموات ولا یضح، حاز"، (رد المحتار ۲/۲۳۳)۔ اب علوۃ العبر، مصلح فی القراءۃ، فکلت واداء ثوابہ، لہ، معین

(۳) "غنیۃ المسافر علی المسافر، قول علی زحی، یضحی عنہ" "یس علی مسافر جمعاً ولا اضحیہ" (مجمع البحر، کتاب الاضحیہ، ۱/۲۹۰، مکتبہ عبادیہ کراچی)

"وان لا یضح علی مسافر، لان کواہ یضحی مناسبات یضح علی مسافر" (تیس  
۱/۲۹۰، کتاب الاضحیہ، ۲/۲۹۰، در الکتب العلمیہ بیروت)

## باب کی صرف سے قربانی

سوال [۱۸۳۱۶]: ایک شخص نے سب نصاب ہوتے ہوئے قربانی نہیں کرتا اس کے تین بھائیوں سے کہا کہ وہ اپنے والد صاحب! اس اچھی طرف سے آپ کی قربانی کروں، والد نے جواب دیا ہاں ہاں! پھر بھائیوں میں تم کو آپ پر بھی نہ دوں گا۔ اس صورت میں قربانی اس کے والد کی طرف سے ہوئی یا نہیں اور اس کو ثواب ملے گا یا نہیں؟

## الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ درست نہیں، اس سے قربانی درست نہ ہوگی۔ جب والد نے قیمت دینے سے انکار کیا تو یہ قربانی کا اہم ہے۔

”وَنُصَحِيَ غُلَامًا مِّنْهُ عَنِ نَفْسِهِ، وَغُلَامٌ مِّنْهُ مَوْلَاةٌ لِّسَيِّدَةٍ فَذَكَرَ لَهَا رِوَاةً، وَفِي الْحَدِيثِ بَرُّ رُوَيْدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِ الْأَصْحِيَةِ: مَنْ كَانَ مُوَلَّادَةً صَالِحَةً، حَزَرَ عَنهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ فَمِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ حَتَفَهُ وَأَبَى يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: إِنْ كَانَ كَبِيرًا، فَمِنْ قَوْلِهِ صَامِرَهُ، حَزَرَ عَنْ لُحَيْكٍ فِي قَوْلِهِ ثُمَّ حَتَفَهُ وَأَبَى يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: وَإِنْ فَضَلَ بغير مُرْهُ، أَوْ بغير مُرْ بَعْضِهِ، لَا يَجُوزُ، لَا عِنْدَ وَلَا عَلَيْهِ فِي قَوْلِهِ حَتَفَهُ، لِأَنَّ عَيْبَ مَنْ لَمْ يَأْمُرْ حَزَرَ لِحَدَّثَ، فَصَارَ الْكَلِمَةُ كَحَدَّثَ، هَذَا فَتَاوَى قَاضِي خَرَّازٍ: ۱/۲۸۸، ۲۹۰ (۱)۔“

”وَمِنْهَا الْإِقَامَةُ، فَلَا تَجْعَلُ عَلَى الْمَسَاكِينِ: لِأَنَّهُ لَا تَأْذِي كُلَّ مَالٍ، وَلَا فِي كُلِّ زَمَانٍ، مَالٌ بِحِيلٍ مَّعْصُومٍ فِي وَقْتٍ مَّعْصُومٍ، وَالْمَسَاكِينُ لَا يَنْظُرُونَ فِي كُلِّ مَكَانٍ فِي وَقْتِ الْأَحْجِيَةِ، الْحَقُّ: أَنَّ تِلْكَ الْأَصْحِيَةَ، فَضَّلَ فِي شَرْطِ الْوُجُوبِ: ۲۸۴، ۲۸۵، وَالْكِتَابُ الْعِلْمِيَّةُ (بِرُوت) ۱۱۱، فَتَاوَى قَاضِي خَرَّازٍ عَلَى هَذَا مَشْرِئُ الْفَتَاوَى الْعَالَمِيَّةِ، كِتَابُ الْأَصْحِيَةِ، فَضَّلَ: عَمْدٌ بِمَعْنَى فِي النَّصَابِ، وَمَا لَمْ يَجُزْ: ۳۵۰، ۳۵۱، وَشَيْبَانِي:

”وَجَبَلُ حَتَفَ شَافِعِيَّةً عَنْ غَيْرِهِ، لَا يَجُوزُ ذَلِكَ، إِسْرَاءُ كُنْ يَأْمُرُ دَائِرِ بَعْدِ أَمْرِهِ، لِأَنَّهُ لَا رَجْعَ لِمَصْحُوبِ الْأَصْحِيَةِ عَنْ الْأَمْرِ، مَدُونٍ مِنْكَ الْأَمْرُ، وَالْمَذْكُورُ لَا يَنْتَهِى إِلَّا بِغَضَبٍ، وَلَوْ بَوَاحِشَ الْقَبْضِ، لَا مَالٍ لِأَمْرٍ وَلَا مِنْ دَائِهِ“ فَتَاوَى قَاضِي خَرَّازٍ عَلَى هَذَا مَشْرِئُ الْفَتَاوَى الْعَالَمِيَّةِ، كِتَابُ الْأَصْحِيَةِ، فَضَّلَ: عَمْدٌ بِمَعْنَى فِي النَّصَابِ، وَمَا لَمْ يَجُزْ: ۳۵۲، ۳۵۳، وَشَيْبَانِي:

جزئیہ سنو۔ صراحت نہیں ملا، دوسری جزئیات شورش کی ہیں، بعض سے جواز معصوم ہوتا ہے بعض سے عدم جواز۔ فقہاء عبادات مایہ میں جو نہ نیت کے لئے صرف امر کی شرکاء تحریر فرماتے ہیں، لہذا ضرورت مسئولہ میں امر تحقق ہونے کی بناء پر قواعد کا تقاضا یہ ہے کہ قربانی باپ کی طرف سے درست ہو جائے، البتہ باپ کے ذمہ قربانی کا ضمن لازم ہوگا بشرطیکہ بیٹے نے سکوت نہ کیا ہو، یعنی اگر باپ کے شرکاء کا نہ ہر خاص و عموں جو گیا تو کہا جائے گا کہ ضمن کا ارادہ کر لیا۔ فقط واللہ بحمدہ تعالیٰ العظمیٰ۔

حررہ واعبد محمد گنگوہی عفا اللہ عنہ، محقق مدرسہ مظاہر علوم بہار، پور، ۲۶/۱۲/۱۳۵۶ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، صحیح: عبداللطیف ناظم مدرسہ بغداد۔

### میت کی طرف سے قربانی

سوال [۸۳۹۵]: اگر زندہ آدمی اپنا حصہ قتلے اور میت کی طرف سے لے لے تو ایسا کرنا درست ہے،

یا اپنا حصہ لے لے اور میت کی طرف سے بھی لے لے کر درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

گزر زندہ آدمی صاحب نصاب ہے تو اس کو اپنا حصہ لینا واجب ہے (۱)، اگر نہیں لے گا تو گنہگار ہوگا۔

اور پھر اس کی قیمت کا صدق کرنا واجب ہوگا (۲) تاہم اگر میت کی طرف سے لے کر قربانی کرے گا تو اس کا ثواب

- (وکلما فی الفدوی العالمگیریہ: ۳۰۴/۵، وشہدہ)

”ولو اوصی بان یضحی عنہ ولم یسم شاة ولا یقرق ولا یمز ذلك، ولم یمن ایضاً، جلاہ  
وضیع علی الذناب، یحلف ما اذا تمس رجلاً بان یضحی عنہ ولم یسم شاة ولا تمناً، فانه لا یجوز“۔

الفدوی العالمگیریہ، کتاب الاضحية، الباب الرابع: ۲۹۷/۵، وشہدہ)

”الشرخ لا یسم الا بالقبض، لوقی وہب أحد لأخو شاة، لایتم ھذا ولا یضیع“، (شرح المجملہ

۱/۳۲، (رقم المادة: ۵۷، دار الکتب العلمیہ بیروت)

”وتستفد الھبة بالإیجاب والقبول، وتسم بالقبض“، (شرح المجملہ: ۳۶۲/۱، رقم المادة:

۸۳، دار الکتب العلمیہ بیروت)

۱) ”تجب علی حر مسلم مؤسر مقیم من نساء“، البحر الرائق: ۱۳۸/۸، کتاب الاضحية، وشہدہ)

۲) ”ولو ترکته التضحية ومضت اباہا، تصدق بها حیة دائر و فقیہ، وتقیمتها غنی، شرھا اولاً“۔

میت نہ پہنچے ہائے فلا۔ ارمیت نے وصیت کی ہے تو ایک تہائی ترکہ حصہ لیکر قربانی کرنا واجب ہوگا (۱)۔  
اگر وصیت نہیں کی تو واجب نہیں۔ اگر کوئی وارث بالغ ہو اور اپنے روپے سے حصہ ترکہ کو ٹوٹاپ  
نہ نہ چھوڑے تو شرما درست ہے (۲)۔ لکھوانہ بیان تہائی امر۔  
ازرہ الخیر محمود وغفرلہ۔

### میت کی طرف سے قربانی کی وصیت

مسائل (۱۸۳۶): میرے والد مرحوم کا گذشتہ سال جوڑنی میں انتقال ہو چکا، مرحوم نے چھ کبوتر  
پال رکھے تھے، اس میں ان کا ایک بکر ہے۔ مرحوم کا ارادہ اس سال اس بکرے کو قربانی کا تھا، مگر اس کے قتل ہی  
انتقال کر گئے۔ اب وہ بکرا موجود ہے اور میرے ذمہ ہے۔ اب مجھ کو کس کے بارے میں کیا کرنا چاہیے؟ کیا اس  
بکرے کو ان کے نام سے قربانی کر دینا ضروری ہے یا نہیں؟ یا میرے نام سے قربانی کی جائے؟ واضح ہو کہ مرحوم  
کا صرف ارادہ تھا، کوئی وصیت وغیرہ نہیں کی تھی۔ میرا بھی ارادہ اس بکرے کی قربانی کرنے کا ہے۔ براہِ مہربانی  
کی تفسیر دے دیجیے تحریر فرمائیں۔

۱۔ (توبہ البصائر مع الفرائض، کتاب الاضحية ۲: ۳۲۰، سعید)

(۱) "و بعد و صاحب من ثلث ما بقى بعد الفليس" (مقدمة السراجی - ص ۳۸)

"ولم صلت و عليه صلوات الله، و نوصي بالکفارة، يعطى لكن صلاة صاع من بر

و انما يعطى من ثلث مالک، و اندر المختار، کتاب الصلوة باب قضاء الفرائض ۲: ۳۰۷، سعید

(۲) "تبرع بالاضحية عمر ميت، حاز له الاكل منها و الهدية و الصدقة، لان الاحر للميت و المملک  
للمستحق، و هو المختار، بخلاف مالو کافر یا غیر المیت، حيث لا یأکل فی المختار"، فتح المعین،

کتاب الاضحية ۳: ۳۸۴، سعید

(و کذا فی رد المختار، کتاب الاضحية ۶: ۳۳۵، ۳۳۶، سعید)

(و کذا فی فتاویٰ قاضی خان علی ہامش فتاویٰ نعالمکریہ، کتاب الاضحية، فصل فيما يجوز فی

انضحایا و ما لا يجوز ۳: ۳۵۲، رشیدیہ)

الجواب حامداً ومصلیاً:

وہ بکرا آپ کے والد صاحب کا ترکہ ہے اس میں سب ورثہ شریک ہیں (۱) ان کی طرف سے قرولی واجب نہیں (۲) آپ اگر ان کے تجاوزات میں توبہ و اختیار ہے کہ ان کی قرولی ان کی طرف سے نہ رہی۔  
مگر یہ کہ وہ وارث ہوں تو ان سب کی رضامندی سے ان کی طرف سے توبہ و اختیار درست ہے بشرطیکہ ورثہ میں توبہ  
تا بالغ نہ ہو (۳)۔

پہلے پیر (۴) نہ کر "بسم اللہ" "اللہ اکبر" نہ کر مرنے کا جائز (۵)۔

"فرائد و حیات و صحتی نندی فطر السموات و الارض حسنا و ما انا من مشرکین ان  
عہ دیوہ و دیکسی و محیای و مہیای ملہ اب لغائبین لا شریک لہ و بدلت قمرہ و ثامن  
الہ سابعین" کا پڑھنا بھی ثابت ہے (۶) فقہ الفقہاء  
مرید احمد جوہر قرولی دارالعلوم دیوبند ۱۳۸۱ھ

(۱) "رجل اشتری انسجۃ و اوجہا علی نعیمہ بلسانہ ثم مات قبل ان یتضحی بہا، کان میراثا عنہ فی  
قول نبی حسنۃ و محمد و حمید اللہ تعالیٰ" (فتاویٰ قاضی خان علی ہامش الفتاویٰ الغنائمگیرہ،  
کتاب الاصلحۃ، فصل فی صیغۃ الامسجۃ و وقت وجوبہا، من تحت علیہ، ۳۴۷/۳، و شہیدہ)  
(۲) "و موات المیراث فی آیۃ العز قبل ان یضعی، سقطت عنہ الاصلحۃ" (الفتاویٰ اعانہ مکویۃ،  
کتاب الاصلحۃ، الباب الأول، ۲۹۳/۵، و شہیدہ)

(۳) "وان مات احد النسبۃ، وقال الورثۃ: انسجوا عنہ و عکم، صح،" (الدر المختار، (قرۃ، قال  
الورثۃ): ای الکبار منہم" (ابن المحذور، کتاب الاصلحۃ، ۳۲۹/۶، سعید)  
(۴) "ادب اللہ بھن احدثہا بضعاع الشاذ علی الاوض بالرفق و الناس: اصحابہا علی الواسع  
و الثالث: يقال و جہا، ای القبۃ" (لیف فی الفتاویٰ، کتاب الغنائم، أدب الذبح، ص: ۳۵، سعید)  
(۵) (کذا فی فتح المبین، کتاب الذبائح: ۴۷۱/۳، سعید)

(۵) "و شہد علی ان یقول بسم اللہ، عذ اکبر لا ازل" (الدر المختار، کتاب الذبائح، ۳۰۶/۶، سعید)  
۶: "رفی حدیث شمیران بن الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم: "یا فاطمۃ قوم فاشہدی، فوانہ یغفر لک بأزل قصۃ تغفر من دمہ کما ذنب عملیہ، و لولہ انہ -





میت کی طرف سے قربانی کے ذریعہ اپنے واجب

حضور (۱۳۵۸ھ) : زید بن شمر و محمد بن عوف قربانی را جب ہے۔ محرومی مریدانہ نش و ملی باقی  
بقربانی آئندہ نگری را جب : درجہ قیامت ہے۔ "مسی اعلیٰ علیہ السلام" ہی اسی علامہ "مصحف" ۱۱۷ سے فرمائی  
"مذہب" ۱۱۷ ہے۔ بیان کو اپنے را جب کے لئے محمد بن عوف قربانی فرمائی ہے۔

نو قریبانی میرے کی طرف سے دینی جو ہے اس کا عالم کوست تصدیق کرنا چاہیے یا نہیں  
 "اگر قربانی کر کے میری طرف سے تو یہ امداد اس میں سے تجو اور نقد دے  
 اس کا کارخانہ پر حق ص ۸۷ (۲)۔

وَأَمَّا مَنْ أَسْرَأَ إِلَى وَلِيَّةٍ مِنْكُمْ فَأَشْرَأَ طَائِفًا مِنْ أَنْبَاءِ رَسُولِهِ وَأَخْبَاهُ وَظَنَّ أَنْ يَمْلِكَ بِالسُّلْطَانَةِ أَنْ يُبْدِيَ أَرْبَابَ الْأَرْبَابِ فَأَقْرَرَهُمْ بِأَعْيُنِهِمْ فَهُمْ لَا يَخْشَوْنَ اللَّهَ فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ سَعِيرًا فِي أَعْيُنِ رَبِّهِمْ الَّذِي لَمْ يَخْلُقْهُمْ إِلَّا لِلْعَالِقِينَ

(اوس اس عاجد ابواب انعام سے مالک لاکھ حق و جد سے نوازا ہے  $2 = 4$  فدیہ سے)

وجميع الترميز، أنواع الأصناف، ذات الأثر طفيف. غالب الإيجابي في هذا النموذج:

وإلى عنه عليه الصلوة والسلام أقوال: "على أهل كل رب في كل عام أصحابة وعقبه".  
و"على" كلمة بحجاب، توسعت العنيفة. قلت الأصحابة: (وبدائع الصانع، كتاب المصنف، ٢٠٥، ٢٠٦).  
هذا الكتاب العنيفة ب. ج.

۴۱۔ "روح حشر قال: وابت علمہ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ یضحیٰ بکشمین، فقلت: لا، ما هذا؟ فقال: یرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اودع ان اخصیٰ عہ فان اخصیٰ عہ"۔ جو حدیث کہت ہیں یہ بھی  
البتہ کہانی ہے، بیت کی طرف سے قرآنی کرنا جائز ہے اگرچہ قس نہ، اسے یہ ہرگز نہیں کہ عہ بنیویات و عہ دہشانی  
کا کیا یہ ہے؟ تاہم اسے پختہ کرنا ہر کویت کی طرف سے اٹھائی ہوئی قرآن کریم جائز اس کی طرف سے قرآنی ہوگی  
جسے اپنا قرآنیت کی طرف سے قرآنی ہے جسے قرآن کریم کو تہا باطنی ہوگا جسے وہ قرآن کریم کو سب لکھنے کے سب  
قرآن کریم کے "وہا باطنی حق، کتاب المصروف، باب الاصحہ، الفہم الکلام، عہدوں، بیت کی طرف سے  
قرآنی ہے۔" ۴۲۔ دارالاشاعت، کراچی۔

۳۔ جب انبیاء علیہ السلام کی طرف سے قربانی دینے کا ارادہ ہو تو باوجود اعتقاد جو کہ بعد انبیاء علیہم السلام حضرت سید فرشتوں یعنی تعالیٰ علیہ السلام کی طرف سے وحی آتی، بھی داخل ہے جو وحی امت کی طرف سے قربانی دینے کے لئے اور شائع روزگار انہوں سے پائیے انبیاء علیہم السلام سے!

۴۔ کسی نبی نے یا صرف حضرت اسمائیل علیہ السلام نے امت محمدیہ کی طرف سے کبھی قربانی دی ہے یا اس امت کے کفار و کفاروں سے واسطے دینے کو ہے یا نہیں؟  
الحجرات حاملاً و مصلاً:

۱۔ اگر قربانی اپنی طرف سے کر رہا ہے اور میت کو شخص ذاب یا تو چاہتا مقصود ہے تو فرما اس سے ساقط ہو جانے کا: اور نبی قربانی کی ضرورت نہیں، بشرطیکہ قتل کی نیت نہ ہو۔

”کول نبرج نہ عیب، نہ لاکل، لانه يقع علی ملث الذابح، و الثواب تسبب، و لہذا لو کال علی الذابح و جود، سقطت خیر أضحية“ غامی، ۱/۳۶۸:۵

اگر اگر قربانی اپنی طرف سے نہیں کر رہا ہے بلکہ میت کی طرف سے کسی قصداً کر رہا ہے تو وہ... کی قربانی کرنا ہوگی، نہ کہ ایک قربانی دینی طرف سے کافی نہیں ہوگی:

”تجب ان یعلم ان الضافة لا تجزی الا عن واحد، و ان کانت مضطمة، مع۔  
عالمگیری، ۱/۱۶۱:۲

۲۔ اگر میت نے قربانی کی وصیت کی تھی تو صوبہ کر: یا چاہے اور نہ ہو میت کی عہدت کا مکمل بھی ہیں ہے اور نہ خود بھی اس طرف میں الزام ہے:

”من صحی عن نعت، یدع کہ یضیع فی أضحية نفسه من التعمق والانی،  
والضحية لیس، و احداث الذابح، فمن الضحی، و ان حلال، نہ فی یأمر لیس، لا یأکل منها، و اذا ما کال، و مر به“ غامی، ۱/۳۳۸:۵

۱۔ فی المختار، کتاب الاضحية، ۲/۳۳۵، معہ

۲۔ فی الفتاویٰ العالمگیریہ، ۲/۴۰۵، کتاب الاضحية، الباب الخامس و شہید

۳۔ فی المختار، کتاب الاضحية، ۲/۳۳۶، معہ



اپنی قربانی میں زیادہ ٹکاب ہے، یہ والدہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے؟  
 سوال (۱۳۹۹): یہ قربانی فرض نہیں۔ اس کی والدہ بندہ پر یا نحوہ حدیث میں بھی باب کہ بندہ  
 مالک نصاب بھی مسئلہ غمزدہ بنے۔ یہ قربانی نہ رکھتی تھی۔ ب زیہ اپنی طرف سے قربانی کرتے واپس والدہ  
 کی طرف۔ یہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے، ان میں زیادہ ٹکاب ہے؟  
 الجواب: حدیثاً و مصلیاً:

زیہ، اگر صاحب نصاب سے تو اس واپس طرف سے قربانی کرنا واجب ہے اس کے ترکہ کی تکفیل  
 نہیں۔ جتنے بزرگ وہاں رہے، والدہ سے قربانی نہیں کی اسے برس کی قربانی کا صدقہ کرنا واجب  
 ہے (۱) والدہ کی اجازت سے زیادہ بھی ان کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہے، اس سے والدہ کا مہربانی و کرم و خیر  
 کی بکری سے بڑھ جائے گی، اس میں بہت بڑا حرج ہے۔ لہذا اگر کسی بزرگ سے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
 طرف سے بھی قربانی کر لیں، اللہ تعالیٰ اس سے آپ کو پچاس (۲) کلوگرام صدقہ کی اجازت  
 حرر و اجیر ہو و غفرلہ و راجعہ و عید۔

۱۔ "و لو ترکتم النصیحة و مضت اہلہا، تصدق بھا حجة دوز" و تصدق بھمہا غنی۔ شراہا  
 ولا۔ (والدہ المحتار، کتاب الاصلیۃ ۲: ۳۳۰، صفحہ ۲۷۰)  
 ۲۔ کذا و شراہا فقیر للنصیحة و لیس یصدق بھمہا، شراہا اولاً و مجمع الانہار، کتاب  
 الاصلیۃ ۳: ۷۷، مکتبہ عقاربہ کوئٹہ،  
 ۳۔ ارکما فی اللہ، کتاب الاصلیۃ ۲: ۳۳۰، مکتبہ شرکت علمیہ مدینہ

(۴) "و حسب من السراج عنہ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر من عشرة آلاف حصۃ، وضحی عنہ من  
 ذلک قلت و قول جمعنا انہ ان رجس ثواب عینہ لیس و ایداع فیہ انہی جمی اللہ تعالیٰ  
 علیہ و سب، فہمہ اھل ذلک" (والدہ المحتار، کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ الاحزاب، صفحہ ۱۱۱، رد المحتار، کتاب  
 النذر، فائز صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۲: ۲۶۰، صفحہ ۲۶۰)

"ولما ثبت اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوصی علیاً و علی اللہ تعالیٰ عبدان عنہما  
 و ذلک لیس اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم النصیحة عنہ، عنہما من وجد مدع ان یصحی عن  
 جسدہ و سبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل حد و لم یسد او یسع قرظاً" (مجمع المصاب ۲: ۳۳۰،  
 کتاب الاصلیۃ، باب النصیحة من الملت، ادارہ نثران کمر جی)

باب في أفضل الصحايا وفيما يجوز منها وما لا يجوز

(قربانی کے لئے افضل اور جائز وہ جائز جانور کا بیان)

کس جانور کی قبر ہونی افضل ہے؟

سوال (۱۴۰۶) :- صاحبِ نسب مسلمان کے لئے قرہائی وقت بخش دیا جائے، وہ اپنے خیرات بھیجے، یہ ان کے فرمانار میں ثواب کا تحفہ تفریق سے یا سب کی قرہائی کیسا ہے کہ سب کے فرمانار میں سے کسی فرمانور کی قرہائی کرے۔ ثواب کا واسعہ قرہائی میں کوئی تفریق نہیں، صریح ہے نہ ہو؟

کسی کی دلجوئی سے سناے کی قربانی کو قرب کر کے بھرا قربان کرنا

سورۃ الاحقاف (۱۶۰: ۲) اگر کوئی فریادگار مسکین، چرب لب نصیب ہوں مومنوں کی  
 ضرورت کو نظر رکھتے ہوئے (بزرگوارانِ مومن و عساکرِ قدامت سے مرعوب یا مائل ہو نہ میں) جس کی رائی الجھنی،  
 تعذبات و عساکری خوشامیاری پیدا نہ کرے، رافع شر و نفع مسکین کے خیال سے اسبابِ جانے کے نہ کرے یا  
 کمیز و نیم بنی قربانی نہ کرے تو شرعی و دینی مجھے نظر سے کوئی حرج و منہاجت تو نہیں، یا صرف کھانے کی قربانی  
 ضروری ہے، یا منسلک دستہ کے اعتبار سے اگر انصاف دینی ترقی، فضل و مہم بھی جائے گی یا غلط اسلام۔

۱۴۸۰ سید محمد علی بنزوازی، شرف منزل، بیست و نهم، ص ۱۴۸۰۔

۲۵. تغییر بعد ۱۹۲۰ء. مرآت الیوم: ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱،

الحوار دائماً ومصلحاً:

[illegible]









بندوں کی آزادی کے خیال سے قربانی کے لئے خریدی ہوئی گائے کو واپس کرنا

سورہ [۵۱۰۳] ایک دن ایک شخص نے اپنی قربانی ایک ہندو موت سے قربان کر دی۔ یہ بات اس عورت سے ظاہر ہوئی کہ یہی قربانی کرنا ہے۔ وہ اس میں یہ نہیں مانتی کہ آزادی کا یہ ہندو موت کا تو نشان کرنا ہے، چنانچہ موت صدمہ نہیں ہوئے۔ یہ پوری دن کے بعد ہندوؤں کو اطلاع ہو گئی کہ موت سے کچھ مسلمانوں کے ہاتھ لگ چکی ہے تو انہوں نے اس عورت کو صفحہ کرتے کرتے قربانی کر دیا۔ مسلمانوں کو یوں دینی ہے، اگر وہ ایسی نہ کرے گی تو تم کو یہ دینی سے لے کر دین چاہئے۔ یہ مقررہ کر دیا جائے گا۔

تو اس عورت نے مسلمانوں کے پاس آ کر بتو دینا کہ گائے مجھے واپس نہیں تو میں آزادوں سے لے کر آزادی چاہتی ہوں۔ تو اس پر مسلمانوں نے اطمینان کا اظہار کیا۔

نہ ہندوؤں میں ایسے ہندو دارا مسمیہ بھی تھا جو پرہیزگار نہیں رہا، مگر ان کی یہ حاجت ہے، قاری ہاتھ لگے ہیں یہ بھی بھروسہ کرنا، کچھ کرواؤ، غیر و سرینا ہے، ہاتھ چھ ہندوؤں نے اس کو دے کر پختہ کیا کہ گائے کو واپس کر دینا ہے تو شریعت میں یہ کچھ عروج ہے تو اس صاحب نے فرمایا کہ شریعت میں یہی امر ہے چاہئے، کیونکہ اگر واپس نہ کی جائے تو ہندوؤں کا کلمہ ناجائز نہ کہہ دیں گے، یہ اس عورت پر غصہ ہے اور ہندوؤں کی دلی آزادی ہے۔

تو پھر اس ہندو عورت سے پوچھ کر پوچھ کر کہ ایک روپیہ یا دو روپیہ مصلحت سے دو روپیہ مصلحت سے منفعہ بھی انہیں روپے بھروسہ کے واپس کر دینی تھی ہے، وہ کیا نہ روپے جو منافع پر کیا ترانس میں تین روپے لاکھ رو کر دوسری گائے خرید کر دینا اور قربانی کی، تو یہی شریعت میں ایسا ہے واپس کرنا کہ ہندوؤں کی آزادی دینی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلباً :

خیال نہ کرے گا کہ کو ایس کرنا ناجائز ہے (۱)۔ فقہ دانہ سبحانہ تعالیٰ العلیہ  
حررہ العبد محمود گنگوہی حفظہ اللہ عنہ، ممکن متقی مدرسہ مظاہر علوم، پیر پور، ۱۴/۱۲/۱۳۵۵ھ۔  
الجواب صحیح: سعید عمر غفرلہ، صحیح: عبد العزیز، ۱۸/۱۲/۱۳۵۵ھ۔

(۱) ہندوستان میں گائے کی قربانی اسلامی شعار ہے، اس لئے اگر جان، مال اور عزت کا تحفظ نہ ہو تو کسی ہندوئی کو گائے کے لئے  
گائے کی قربانی نہ کرنا اور اس کو بکس کرنا جائز ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ: ﴿وَابْتَغِ فِيمَا بَيْنَ يَدَيْهِ لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا حَيَوةٌ﴾ (سورة الحج: ۳۰)  
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ: ﴿وَمَنْ مِنْهُمْ مُعْتَمِدٌ﴾ (سورة الحج: ۳۰)  
"ایہ گائے ہندوستان میں یقیناً اسلامی شعار ہے، چند وجوہ سے۔

۱۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے گائے سے پیسے گائے کی بدولت عفت کرتے اور اس کو  
اپنا ہوتا سمجھتے تھے جیسا کہ اب بھی ان کا خیال عقیدہ ہے اس شرک کا ثبوت ان کے ساتھ جب تک ہندو اس  
کی سنت ہندوستان میں رہی اس کی یہ حالت نہ تھی کہ یہاں کوئی شخص گائے کو بک کر سکے۔  
مسلمانوں نے ہندوستان کی سنت جب پہنچا تو انہیں نہ تو میرا کہہ سکتے۔ نہ دیگر عقائد  
شرکت کو پالیں، اسی طرح گائے کی عظمت کو بھی پال کر اور اس کو بک کر گائے کے ناجائز ہونا اور  
محض عجز و انا چاہنا ہونا ظاہر کر دیا۔ پس مذکورہ گائے پر کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے آگے سے شرع  
ہوا، اس کا ذبح ہونا اسلامی شرک کی وجہ سے اس لئے ناجائز اسلامی شعار ہے۔

۲۔ سچے توحید "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ محمد رسول الله" بالحدیث شعار اسلام ہے، انہیں ہندوئی  
غیر فرقہ ہے اس لئے خود زبان سے نہ کہ لکھتے ہیں اپنا چھاپا وقت ہندو اسکے حق کی تردید  
میں ملتا ہے کہ "میں ہندوئی" "اللہ سمجھو" "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کے لئے کہ میں انہیں اس  
کے باوجود اپنے آپ کو ہندوئی سمجھتے ہیں مسلمان نہیں سمجھتے، لیکن گائے کا ذبح کرنا، اس کو گوشت  
کھانا، یہ جو ہندو آپ کوئی ہندو اس وقت تک نہیں کہہ سکتے جب تک وہ اپنے ہمسایہ ہندو نہ کہے۔

پس صرف اس بات کی علامت ہے کہ ہندو گائے کو بک کر اس کا گوشت کھانا ہندوستان میں اسلام کا  
یہ شعار ہے، بلکہ وہ ہے کہ جب کوئی ہندو مسلمان رہتا ہے تو اس مسلمان کو پیسے گائے کا گوشت  
کھاتے ہیں، اگر اس کے پاس سے غریب مل جائے تو اس وقت اس کے سچے مسلمان ہونے کا یقین ہوتا ہے۔



ترا اور ماودیش کس کی قربانی افضل ہے؟

سوال: اگر وہ قربانی تو قربانی افضل سے یہ دونوں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر قربانیت اور گوشت کھانا دونوں قربانی تو قربانی افضل ہے۔ کسی دین کے لیے یہ دونوں

بیکار نہ تھے

ترجمہ: اگر وہ قربانی

فصل: چاندنی قربانی کا حکم

سوال: اگر وہ قربانی تو قربانی افضل ہے یا نہیں اور انھیں کس کی قربانی

درست ہے یا نہیں؟ اگر انھیں کس کی قربانی کرنا کبیر ہے؟

الجواب: کبیر اور انھیں کس کی قربانی کرنا کبیر ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

نہایت کے لیے ان چاندنیوں کو قربانی کرنا کبیر ہے اور انھیں کس کی قربانی کرنا کبیر ہے اور

انھیں چاندنی قربانی کرنا کبیر ہے اور انھیں کس کی قربانی کرنا کبیر ہے

اس لیے کہ یہ قربانی کبیر ہے اور انھیں کس کی قربانی کرنا کبیر ہے

کشمکش: کبیر اور انھیں کس کی قربانی کرنا کبیر ہے

۱۔ اگر وہ قربانی تو قربانی افضل ہے یا نہیں اور انھیں کس کی قربانی

درست ہے یا نہیں؟ اگر انھیں کس کی قربانی کرنا کبیر ہے؟

الجواب: کبیر اور انھیں کس کی قربانی کرنا کبیر ہے۔

۲۔ اگر وہ قربانی تو قربانی افضل ہے یا نہیں اور انھیں کس کی قربانی

درست ہے یا نہیں؟ اگر انھیں کس کی قربانی کرنا کبیر ہے؟

۳۔ اگر وہ قربانی تو قربانی افضل ہے یا نہیں اور انھیں کس کی قربانی

درست ہے یا نہیں؟ اگر انھیں کس کی قربانی کرنا کبیر ہے؟

"یومئذ یحصد الشیاطین" و قیدہ "بالسمعہ و البصر" و معنی "تغصن"۔

در مختار، شمارہ ۱۹۹۶ء: ۱۶۱۔ فقہ و التفسیر، تفسیر ص ۱۱۱۔

ترجمہ: جمعہ گویاں۔

## خصی کی قربانی

سوال (۱۶۰۰): اگر کسی نے بکرے (بھیڑ) کی قربانی کی تو اس کی قربانی درست ہے یا نہیں؟

الجواب: حرام اور مصلیٰ؛

درست ہے، بخلاف اخصی ہے، شمارہ ۲۰۵/۵: ۲۱۶۔ فقہ و التفسیر، تفسیر ص ۱۱۱۔

ترجمہ: اگر بکرے (بھیڑ) کی قربانی کی تو اس کی قربانی درست ہے یا نہیں؟

سوال (۱۶۰۱): اگر کسی نے بکرے (بھیڑ) کی قربانی کی تو اس کی قربانی درست ہے یا نہیں؟

سوال (۱۶۰۲): اگر کسی نے بکرے (بھیڑ) کی قربانی کی تو اس کی قربانی درست ہے یا نہیں؟

۱۔ الفہرست معین مروجین: (مشکوٰۃ لمصابیح، ص ۲۶۔ باب لأضحية، تفصل الشیاطین، قدیمی)

۲۔ وشن بن ماجة، ص ۲۲۵، باب أضحی رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، قدیمی)

۳۔ وکدالی، إلقاء السنن، ۱: ۵۵۶، باب لأضحية، إدارة القرآن کریمی)

۴۔ وکدالی، البحر الرائق، کتاب لأضحية، ۳۲۳: ۸، رشیدیہ)

۵۔ (رد المحتار، کتاب الحظوظ لإباحة، فصل فی بیع، ۳۸۹: ۶، سعید)

۶۔ (توضیح بالعباد و اخصی و التولاء، إدارة البعثات، کتاب لأضحية، ۲۲۳: ۱، سعید)

۷۔ (ایضاً راجع عنوان "نحوی چٹوڑی کی قربانی کا قتل")

"و اخصی افضل من الفحل، لانه أحب لحدا، کذا فی المحيط"، (فتاویٰ عالمگیریہ،

کتاب لأضحية، کتاب اخصی فی بیان معنی افاضة، الوجب، ۳۲۹: ۵، رشیدیہ)

"و تذکر منہ، الفصل إذا کس عصباً"، (الفتاویٰ الرابطة علی هاشم، فتاویٰ العالمگیریہ،

کتاب لأضحية، تفصل الرابع فیما یجوز من لأضحية، ۳۸۹: ۶، رشیدیہ)

"وعن إمام ابن الحنفی، لأن نحره لفرأضیب"، (مجمع الأمهر شرح ملتقى الأبحر،

کتاب لأضحية، ۳: ۵، عطارہ)

ترجانی بہر حیا

انجرات حامد، و معصیا

مستقل ہمرے کی ترجانی انش ہے جب کہ اس کی قیمت گائے وغیرہ کے ستر تین حصہ کے برابر ہو جو  
ترجانی ہمرے کا مستعار ۵۰ ۱۲۰ ۵۰۰۔ نقد و نقد حجازی تعالیٰ الخ۔

ترجانی العید محمود و غیرہ۔

گائے اور ہمرے کی ترجانی کی انصیت سے متعلق قاضی خان کی مہارت پر اشکال

سوال (۱۰۰۹): تیمور خان نے مسلمانوں کو بتایا ہے کہ ہمرے کی ترجانی گائے سے انش ہے ہمرے کی ہمرے  
کتاب "تذوی فہرست خان" میں ہے: "و بفر فضل من تذکرہ و معین" (۱۰۰۹)۔  
"تذوی فہرست خان" میں ہے: "و بفر فضل من تذکرہ و معین" (۱۰۰۹)۔

۱: "الشفاء فی الطب من سبب البقرة إذا استويا في القيمة والحد" والذکر لمحتار: کتاب الاصلیہ  
۳۴۲۶۔ شہید

"الشفاء فی الطب من سبب البقرة إذا استويا في القيمة والحد" لأن لحم الشاة أطيب"۔ و انشای  
العالمگیریہ، کتاب الاصلیہ، باب الدمن ۲۹۹۵۔ و شہید

"والشفاء فی الطب من سبب البقرة إذا استويا في القيمة واللحم" لأن لحم الشاة أطيب"۔ و انشای  
فاصلی حجازی ہمیشہ لغتاری العالمگیریہ، کتاب الاصلیہ، فصل فیما یحور فی الصحابہ و ملاہجور۔  
۳۴۹۳۔ و شہید

و گدا فی انشای البوزیہ علی ہمیشہ لغتاری العالمگیریہ، کتاب الاصلیہ، الفصل الرابع فیما یحور  
فی الاصلیہ، ۳۴۹۰۔ و شہید

۲: انشای فاضل حجازی علی ہمیشہ لغتاری العالمگیریہ، کتاب الاصلیہ، فصل فیما یحور فی الصحابہ  
و ملاہجور ۳۴۸۳۔ و شہید

۳: و انشای العالمگیریہ، کتاب الاصلیہ، باب الحداد فی بیان حداد اقمہ و احباب:  
۳۴۹۵۔ و شہید



وہ مسئلہ جو درشتہم نے طرہٴ خود کو کھینچ کر نکال دیا ہے، عبارتِ مذکورہ سے تقطیع سے آیا ہے۔ اور ہر عبارتِ قاضی خان کی درشتہم نے نقل ہی ہے اس میں یہ مسئلہ نہیں، بعد اوروہ مسئلہ ہے اور وہ یہ ہے کہ مذکور کی قرآنی شخص سے عنوان کی ۱۴ اس میں کوئے اور کوئے کا مقابلہ نہیں، اپنی زبانِ خود ہوا

والأشياء من أجلها وليس لغيرها من أجلها. في ذلك من الشعر أيضاً، وكما نذكر من

یعنی اہل اور بقرہ کی آغلی کی قربانی افضل ہے یا تہام مذکور کے اور مہم کے مہم کی قربانی افضل ہے اور مہم کے مہم کی قربانی افضل ہے جب کہ وہ مہم ہے۔ اس عبارت سے یہ سمجھنا کہ آگلی کی قربانی افضل ہے جب کہ وہ مہم ہے اور اہل اور بقرہ کی قربانی افضل ہے۔

عائلیگی کی جو عمر بہت ہے وہ اپنی لاپرواہی نفس کے ساتھ تو کوئی آئینہ خان میں نہ ملے۔ مگر جو۔۔۔ اللہ  
 وہ اللہ ہی نہ توئی انعم۔

شرعاً انعمید محمدی و ظفر :-

گائے کی قربانی کا ثبوت

حسرت (۱۳۰۵ء): کوئے کی قربانی کا صحیح نام ہائیکو نہیں ہے بلکہ "ایچی" (ایچی، بے حد مہم، مصیبت)۔

ماضی گائے کا ذکر پہلے ہائے میں (۲) اور کسی صفت اور جو اپنے "و" کے ساتھ "س" سے عبارت ہو کر  
 سے (۳) حدیث شریفہ میں ہے

(١) انقري قاضي خور، المصدر المتيقن

(۳) طایب اللہ تعالیٰ ﴿وَلَا تَقُلْ عَرَّسَیْ فُتُوْمِهِ﴾ بنی اللہ بامرکم ان نذبحوا شقره ﴿: سورۃ البقرہ : ۱۷۴﴾

٣: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَمَّا رَمَى النَّوِيلَ تَوَسَّى بَيْنَ يَدَيْهِ إِسْرَافًا لَئِيمًا﴾ (١٤٦)

تَعْلَمُ أَنَّ عَمَّاسَ وَفَتًى ابْنَهُمَا قَاتِلَا كِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي  
سَفَرِ الْحَجَرِ الْأَضْحَى طَائِفَتُهُ كَمَا لِي الْفَرَقَةُ سَعَةً، وَلِي الْبَحْرُ سَبْعَةً.

الشيخ حبيب رضى الله تعالى عنه قال: سحرنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما حدة -







ہیں۔ حضرت سوانہ رشیدہ امیر فتویٰ نے اس سلسلے کے کتب میں تحریر فرمایا ہے۔ "مطلقہ منجانب" اور "مردہ منجانبہ" مطلقہ و غیرہ کے نزائات ہیں۔ منجانبہ کا تعلق فرض کی جگہ پر کوئی بھی نہیں، سب فرض ہیں۔ بحرا یہ کہ تین سے زائد ہو جاتا ہے۔" (مکتوبہ علوم مطلقہ و غیرہ، ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ)

آپ اہل علم کی تہذیب و تمدن کو مزید ترقی دینا اور ضابطہ تعلیم پر مصری محنت و اجوراء الاذیہ، بہت ہی اہم الوقت ہے۔ ۲۰۰۸ء، مسمعی للفرانی ۳۰۱-۳۰۲ء  
الواجب بقصد الی مصنف و موبع، و شرح منہجی لأصول دین العاجل ۳۰۱-۳۰۲  
مذکورہ بالا تحریر ہے۔ اٹھ سو تیرا کہ قرآنی کا ذکر ہے اور دوسرا کہ علامہ نے اہل کو اجازت دی ہے کہ  
مذکورہ بالا تحریر، و اس پر بعد اختیار کوئی قانونی پابندی نہیں کہ جائز نہیں۔ اور اس کا اختیار دے گا کہ اسے  
پابندی دے گا، کہ کوئی فرد مسلمان نہ ہو کہ قدرت نہ دیکھیں کہ ان کو پابندی نہ دیکھیں کہ ان کو  
محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

“وذلك لأن تعيين أحد الأصبغ مباح لأخرى، لأن اطرحة متعائلة  
 للعربية، وهذا ليس بعض الامتداد العربية، ويعتقد وجبة كما هو ظاهر من سياق  
 الآيات والروايات وإذا قرأه على ترك المصحح يعبر بتركه إليها. وتقصيه في  
 ذكره الهدية، ورد المحقق، وأبعد سبحانه تعالى أعلم. (فتاوى دار العلوم ديوبند،  
 ج ١، إهداء السفير، كتاب الأشعية، مسلمان أول الآية على قوله تعالى في آياتي تركه في نص:  
 ١٠٠، ج ١، الإصحاح كراحي)

وگذا فی کتابہ انعمی . ۱۸۸۱

اور کتبہ علی امداد لا احکام، کتب الصلوات والاضحیہ، عیوان، کائنات، فزیر، ہندوستان میں اسماعیلی شیعہ سے ۱۹۶۵ء، دارالعلوم کراچی۔

قال الله تعالى: **جاء الدين حبيباً**، **الدين** من **شعار**، **لله**، **لكم**، **ليها**، **خيرته**، **سورة الحج ١٣٦**،

وَاللَّهُ يَتَعَالَى ۖ وَهُوَ مَنْ يَعْلَمُ شُعَائِهِمْ ۖ إِنَّهُمْ إِذَا مَاتُوا فِي الْقُلُوبِ لَا يَسْمَعُونَ ۚ (سورة الحج ٣٢)

طاعة الإمام حق على الصنفين جميعاً، ولهم يأمر بمعصية الله، فلا أمر بمعصية الله ولا طاعة له.

دكتور القدير، د. ٣٦٥٠، دار الفجر الجديدة: ٢٠٢٤، مكتبة دار مصطفى الباز.







کرنے کا حق ہوگا۔

مؤید۔۔۔ یہ مسئلہ کے قریبی درست نہیں، کتب فقہ میں ایسا ہی مذکور ہے (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ

توفیق اہم۔

ترجمہ المعبرۃ: مشکوٰۃ المفاد، معین مفتی درمہ شہ علیہ مبارک پور، ۱۲۵ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ۔

قیمتی بکر ایاالا، پھر اس کے عوض گائے خرید کر قربانی کرنا

سورۃ الاحقاف: ۱۰۱۔ ایک شخص نے غصی بکرنے کو قربانی کی نیت سے پر واجب، تو یہ خرید کر دیا کہ

جس کی قیمت سے گائے خریدی جائے، تو اس نے خیال کیا کہ اس کی قیمت سے گائے خریدی جائے تو اس میں

سات آبی شریک ہوگی اور سات دیروں کی قربانی ہو جائے گی۔ کیا طرعا ایہ کرنا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

اُتر اپنے وراثت کو نہ دے، ان پر واجب نہیں کیا تو شخص قربانی کی نیت سے پالنے کی وجہ سے اس کی قربانی

مستعین طور پر واجب نہیں ہوئی بلکہ اس کا دامک ہے، اس کے بے جا بڑے کہ اس کو فروخت کر کے محمد بڑا چہ تو

خرید لے جس میں سات آبی شریک ہو کر اپنا واجب ادا کر سکیں، محمد فی الفتاویٰ الہندیہ (۶)۔ فقط واللہ

بجو نہ خالی اہم۔

ترجمہ المعبرۃ: مشکوٰۃ المفاد، معین مفتی درمہ شہ علیہ مبارک پور، ۱۲۵ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ۔

(۱) "ولا يجوز على الأصحاحي نسيء من الوحشي". (الفتاوى للعالمية، كتاب الأصحية، الباب

الحامی، ۵ - ۲۹، رضیہ)

"حلاف القر الوحشي، حيث لا تصور التضحية"، تبين الحقائق، كتاب التضحية

۹، ۶، ۵، دار الكتب العلمية بيروت،

(وگدا فی رد المحتار، كتاب الأصحية، ۱ - ۲۲، سبع)

(۲) "ثم ملك إسحاق بن قنوي أن يضحي بها، أو يضحي لها أو يبيع الأصحية وقت الشراء، ثم نوى

بعد ذلك أن يضحي بها، لا يجب عليه، سواء كان ضياعاً أو فقيراً". (التماري العالمية، كتاب

الأصحية، الباب الأول، ۵ - ۲۹، رضیہ)





ایک نو طرہ والے جانور کی قربانی

سوال (۸۴۱۸): ایک نو طرہ والے جانور کی قربانی درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس کی بھی قربانی درست ہے (۱)۔ لفظ نو طرہ اللہ تعالیٰ اعلم۔

زرع العبد محمد بن عبد الوار العلوم دیوبند ۸۸/۱۱/۳۵۔

گا بھن جانور کی قربانی

سوال (۸۴۱۹): اگرچہ نو طرہ کی قربانی کی نیت سے خرید گیا اور خریداری کے وقت اس کے گا بھن

ہونے کی تحقیق نہ ہو، کچھ روز بعد اس کے کھینچ آ جاوے اور علامات معصوم ہونے لگیں تو اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

گا بھن جانور کی قربانی جائز ہے، لیکن اگر حالات کا زمانہ بالآخر قریب ہو تو مکروہ ہے:

”شاة أو بقرة أو شرف من البلالاة، قالوا: بكرة ذبحها، لأن فيه نصيب من ذبائحهم“

”یٰ حبیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ! اے عیدہ جنہیں لا ہنہ کی بنا کا ذابہ“۔ عالمگیری: ۶/۲۶۹ (۲)۔ فقط  
وہم سجدت تعالیٰ علم۔

زرع العبد محمد بن غفرلہ۔

= ”ذبحها فی ملک غیرہ بلا ذنبہ لعدیہ۔ ولما قولہم بدخلها فی الهدایۃ: ولو ارسل بھیمۃ فافسدت ذبائحہ علی ضررہا، ضمن العرسل۔ وإن عالت یسیناً أو شحلاً، ونہ طریق الآخر لا یضمر لعارض، اھ۔“  
”امداد الفتاویٰ، کتاب الذبائح والأضحیۃ (الصدیق والعقیقۃ، عنوان مسئلہ: قربانی جو نو طرہ یا مکروہ یا بلیغ کا ٹکڑی  
بالاسم) رجال جانور اور اس: ۳/۵۳، مکتبہ دار العلوم کراچی،

(۱) ”و بعضی بالحقشاء و شخصی و شولاء“۔ (الذبح المختار، کتاب الأضحیۃ: ۳۴۳/۶، وشیدہ)

(۲) کذا فی البحر الرائق، کتاب الأضحیۃ: ۳۲۳/۸، وشیدہ)

(۳) کذا فی اللباب: ۳/۱۰۰، کتاب الأضحیۃ، قدیمی

(۴) (الفتاویٰ لعالمگیریہ، کتاب الذبائح، الباب الأول فی رکنہ و شرائطہ: ۲۸۷/۵، وشیدہ)

## عالمہ مندور جانواری قربانی

سوال [۱۹۲۰-۱]: آپ جانواری میں تھیں، جو امام کدے سے ملنے والی تھیں، ان کو بچائے تو انہوں نے اس کی قربانی دے دی، کیا آپ یہ قتلہ قربانی دے جانور تھیں، جو کہ حمل سے ہے اس صورت میں قربانی قربانی کی ہے کی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

ایسے بہ نوری قربانی شروع ہو سکتے ہیں جانور، مکمل قربان ہو، اس سے پہلے کہ حمل کا اندیشہ ہو تو اس کو توڑ کر نہ کھائے (۱) قربانی دینا واجب ہے، اگرچہ یہ زکوٰۃ کا وقت نہ ہو، مگر یہ قربانی ہے۔

۱۔ "ان تعارضت الولادة بكرة ذبیحہ" (رد المحتار، کتاب الذبائح: ۳۰۳، ص ۳۰۳)

۲۔ "حالہ نہ ساقط حاصل آزاد ذبیحہ" (نقائص الولادۃ، مکتوبہ للذبیح، ۱، خلاصۃ الفتاویٰ ۳۰۳، ص ۳۰۳، کتاب الذبائح، الفصل الاول، امجد اکبدمی لاہور)

۳۔ "وگدا فی فتاویٰ فاضل خان علی ہامش الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب النصد والذبیح، باب فی الذکاة، ص ۳۰۴، رشیدیہ

۴۔ "وگدا فی الفتاویٰ السراجیہ، باب النصف والذبیح، ص ۳۰۴، رشیدیہ

۵۔ "ان تعارضت الولادۃ بكرة ذبیحہ" (رد المحتار، کتاب الذبائح: ۳۰۳، ص ۳۰۳)

نشاء و بقرۃ اشرف عنی الولادۃ، قالو: بکرۃ ذبیحہ، لان فی نصیب المولد، حد قولی امی حبیۃ رحمہ، فافہم! لان عبدہ حبس لا یمکن ذکاة الہ، و الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الذبائح، باب الاول فی ذکاة و مواضع ذکاة، ص ۳۰۴، رشیدیہ،

۶۔ "حالہ نہ ساقط حاصل آزاد ذبیحہ" (نقائص الولادۃ، بکرۃ الذبیح، ۱، خلاصۃ الفتاویٰ ۳۰۳، ص ۳۰۳، کتاب الذبائح، الفصل الاول، امجد اکبدمی لاہور)

۷۔ "وگدا فی فتاویٰ فاضل خان علی ہامش الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب النصد والذبیح، باب فی الذکاة، ص ۳۰۴، رشیدیہ

۸۔ "وگدا فی الفتاویٰ السراجیہ، باب النصف والذبیح، ص ۳۰۴، رشیدیہ



## جنگلی چ نور کی قربانی

سوال (۱۶۲۰)۔ کرکڑی ٹھنیں نہ دیکھو، جنگلی چ نوروں نے بچے خریدے اس قیمت پر جس پر ہماری دینہ کھلی جاتے ہیں اور اس کو خوب شوق ہے۔ بے تواس کی قربانی عید النبی کے موقع پر جو بڑے بچے نہیں، یعنی اس کی قربانی کرنے سے واجبہ قربانی ادا ہوئے گی یا نہیں؟  
الجواب حامداً ومصلیاً؛

نہی قربانی درست نہیں، اس سے واجبہ قربانی ادا نہیں ہوگی (اگر لکھا، اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔  
حرر: محمد محمود شگونی غفرلہ۔

## ہرن اور بکری سے پیدا شدہ کی قربانی

سوال (۱۶۲۱)۔ آپ نے نیکہ ہرن چاندیہ بکری بچ پل، کبھی قحی، ہرن سے بکری سے جنگلی کی، اس سے کرا (بچ) پیدا ہوا اور سال بھر کے دو تین سال کی قربانی درست ہے یا نہیں؟

”سنة انتصر المرقا لحسين ذرقة، أو سنة الحرون انتصرنا سنة نذية بدأ ذرقة. تكتموا في  
الفصلية و تصحوا أن الخافي أفضل. لأنه أكثر لسماء و ظموا بعدا لعقر“؛ فتاویٰ قاضی حان علی  
ہدایہ الفتاویٰ الشعلیة الکبریة. کتاب الأصحیة. فصل فیما یجوز فی الضحیة، مالا یجر: ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، رشیدیہ

”فہاں کانت نذیة اکثر فسماء أو لسماء، فہی فصل ذرقة“؛ رد المحتار، کتاب الأصحیة:  
۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، حمید

(۱) ”ولا یجوز فی الأصحی شرد من الوحش“؛ مفتاویٰ الغنیمت الکبریة، کتاب الأصحیة، الباب  
الخامس ۵۶۷، رشیدیہ

”نصیحہ بیدہ، ۱۲۱، عرف دار غار لہی علی خلاف تقریر“؛ خلاصہ تقریر الوحش  
حبث لا یجر الضحیة“؛ (بین الحقانی، کتاب النصیحہ، ۶۳۶، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۲) ”کذا فی البحر الرائق، کتاب الأصحیة: ۳۶۳، رشیدیہ

”و کذا فی رد المحتار، کتاب الأصحیة: ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، سعید



## مرغ کی قربانی

سوال [۱۴۲۵]۔ جس کے پاس اتنی دولت نہ ہو کہ ایک مرغ کی قربانی کر سکے اس میں سے مرغ کی قربانی کرو۔ یہ شرعاً کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ مرد ہے نہ کہ گناہ یہ نہیں کہ ضرورت ہے اسے نہ ملے۔ ۱۰-۱۱۔ جب کہ اس کے اور قربانی واجب نہیں تو اس تکلف کی کیا ضرورت ہے۔ فقہاء اللہ ہی ان کو حل فرمائیں۔  
حررہ العبد محمد منیر۔

www.ahlehaq.org

۱۔ "الاضحية مالهيك والمحتاج في أيام الاضحية ممن لا اضحية عليه لا عماره تشيها ما تشيخ  
مكرهه لانه من ربه المحرم" والفتاوى العلامية، كتاب الاضحية، الطب الخامس، ۳۰۰،  
رشدیہ،

مكره ذبح حاجه و هيك، لانه تشبه بالمحرم" والفتاوى العلامية، كتاب الاضحية،

۳۰۰، ۳۰۱،

و كذا هي الفتاوى السرية على هامش الفتاوى العلامية، كتاب الاضحية، ۳۰۰، ۳۰۱،



کی تحقیق سے معلوم ہوا اور آپ کے بقدر عقیدہ والے اعتبار سے معلوم ہوا کہ "ایسے بھیڑ کی قربانی چار ہزار سے جو سال سے کم ہو، چھ ماہ کا ہو مگر سال بھر کا معلوم ہوتا ہو" یہ کہاں تک سچ ہے؟ اور آپ کے اعتبار میں غلہ شائع ہوا، وہ آپ کی سند ہو گیا؟ دلیل دیکھیں کہ علم میں اضافہ ہو۔

محمد احمد مدنی، پرتاب ٹرڈ۔

الجواب حامداً و مصلیاً:

"بھیڑ کی قربانی جب کہ اس کی عمر سال بھر سے کم ہو، ناجائز ہونا پھر کسی عبادت سے معلوم ہوا، اس کو بھیجیے۔ بیشکی زبور، آخری، ص: ۴۳۳، میں ایسے دنبہ اور بھیڑ کی قربانی کو جائز لکھا ہے (۱)، مگر حاشیہ میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا ہے:

"بعض علماء اس پر فتویٰ ہے، لیکن مجھ کو "در مختار" کے اس جزیعہ "ولا تنفی

لا اذیہ لہا" سے اس میں شبہ ہو گیا، مگر میں بطور خود علماء سے تحقیق کر لیں۔"

میں ایسے بکرے کی قربانی کو ناجائز لکھتا ہوں (۲) اور ایسے دنبہ کی قربانی کو جائز لکھتا ہوں (۳)۔ اور

(۱) بکری سال بھر سے کم کی دوست نہیں، جب یہ سال بھر کی ہو تب قربانی درست ہے۔ اور گائے بھینس دو برس سے کم کی دوست نہیں، اور دو برس کی بھینس قربانی درست ہے اور اونٹ چار برس سے کم کا دوست نہیں ہے، اور دنبہ یا بھیڑ اگر چار ماہ یا زود ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہے اور سال بھر دانے بھیڑ رہوں میں مگر بھیڑ اور دو بکھر فرق نہ معلوم ہوتا ہو تو جیسے وقت چاہیے سبہ دنبہ اور بھیڑ کی بھی قربانی درست ہے، و اگر گائے یا دنبہ سال بھر کا ہونا چاہیے۔ (بہشتی زبور، باب: قربانی گوشت، مسئلہ: ۸، ص: ۲۳۴/۵، در الاضاحۃ ص: ۱۵۱)

(۲) "عن ابیہا بن ہازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سئس علی - یقال لہ - ابو بردہ - قبل الصلوۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "اذا تک شاة لحم" فقال: یا رسول اللہ! ان عدی داجنا جعدة من الضعفاء" انذبحها ولا تھلج لھیرک"۔ رواہ البخاری، (إعلاء السنن: ۵/۱۱۱، باب عدم جواز التضحية، بالحذوة من المعز، إدارة القرآن کراچی)

(۳) "عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "لا تذبحوا الا مسنة، الا ان یمرض علیکم فتذبحوا جماعة من الغنم"۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب فی الاضاحیہ، الفصل الاول:



ایسے بھیڑ کی قربانی کی حرام میں نہیں کرتا۔ حامد ثنائی کی کتاب الفاضلہ کی عبارت سے اجازت معلوم نہیں ہوتی، کتاب البرکۃ کی عبارت سے اجازت معلوم ہوتی ہے، چنانچہ کتاب الاصلحیہ میں ہے۔

”الصحیح المندرج فی سنة ائمتہ من النضال بن کمال بحیث لا یخطئ ما لا یحکم فی التفسیر، ہذا رد صحیحہ، قال فی تفسیر: ”(قوله: من اعدان) عدو عامہ علیہ، صحیح، قیدہ، لأنہ لا یجوز المندرج من الصحیحہ غیرہ، لا خلاف، کما فی المصنوعہ (ص ۱۲۱)۔

یہ عبارت صریح ہے کہ ایسی بھیڑ کی قربانی جائز نہیں۔

”الذاتی و لا کمالی، من اوقات المصنوعہ، ص ۱۰۰، شامی ص ۹۶۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کمالی اوقات المصنوعہ کو کہتے ہیں، خواہ اوقات ادا یا یہ خواہ نہ ہو، ہوا اپنے عموم کی وجہ سے رتبہ اور بھیڑ دونوں کو شامل ہے، اسی وجہ سے مجھے قطع ضرور پر منتج کر، مکتوبات میں۔“

آپ میری عبارت اور مالی تحریریں اور مجھے مسئلہ لکھ کر بھیجیں۔ فتک واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔  
حررہ العبد محمود شنبلی۔

سال بھر سے کلم بھیڑ کی قربانی

سوال (۱۸۴۸): جو لوگ قربانی کے لئے بھیڑ خریدنا چاہتے ہیں وہاں دو قسم کے ہوتے ہیں: ایک بھیڑ کی نوں بالکل بیکار ہوتی ہے جو کہ پندرہ مہینے کی ہوتی ہے اس میں سب کی عمر چار سال سے لیکر قریب دو سال تک ہوتی ہے۔ اس کو یہاں (Ship) کہنا چاہیے۔ اور ایک دوسری نوں ہوتی ہے، وہ بھی پندرہ مہینے کی ہوتی ہے۔ اس میں سب کی عمر سال کے اندر ہوتی ہے، مگر وہ کچھ مہینے دو سال کی معلوم ہوتی ہے اور ان پر قریب بھی ہوتی ہے نسبت پر۔ ایک سال سے لے کر دو سال کی بھیجتے ہیں۔

۱) (و جامع الترمذی، أبواب الاضاحی، باب فی المذبح من النضال، ص ۹۶، ۲) (سید)

رواۃ اللسن، کتاب الاضاحی، باب ما یجوز فی التضحیا من السن، ص ۱۲۹، ۳) (ادارۃ القرآن کراچی)

(۱) (رد المحتار، کتاب الاضاحی، ص ۳۲۲، ۲) (سید)

(۲) ”وہ خود فی کتابہا: فی النضال و السن و هو مانت لہ سنة، لا المذبح الا ما لقمعہ و هو

مانی علیہ اکثرہا علی الظاہر“ (رد المحتار، باب (ذکۃ الضحیٰ) ص ۲۸۱، ۲) (سید)



سال بھر سے چند روز تک کمرے کی قربانی

سوال (۱۸۳۰): قربانی سے لئے زید نے ایک بکر خریدا جس کی عمر سال بھر میں صرف ۱۸ ماہ تک ہے۔ بکر دیکھنے میں فریہ ہونے کی وجہ سے سال بھر کا مہوہ ہوا ہے۔ ایسے بکرے کی قربانی درست ہوگی یا نہیں؟  
فتاویٰ ثانیہ حسب پٹنی پی رحمہ اللہ کوئی نے ”ماہ ہر ماہ میں لکھتے ہیں کہ“ اولیٰ یہ ہے کہ سال بھر کا بکر ہونا جس سے اشتہا ہوتا ہے کہ اس سال بھر سے بکر ہونے کا ہوتا ہے بھی قربانی درست ہونا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

”کتاب لایب مد“ میں مجھے یہ مسئلہ نہیں ملا۔ اس کی پوری عبارت لکھتے۔ جامہ تشبہ نقد میں یہ لکھا ہے کہ قربانی ایسے بکرے کی درست ہے جس کا ایک سال پورا ہو کر دوسرا سال شروع ہو جائے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکہ درست نہیں، اس کی شامی نے رد المحتار ۵/۴۰۳ میں تصریح کی ہے (۱) لفظ واللہ بہ نہ کوئی اہل علم۔  
رحمہ اللہ محمد و خیرہ و راعظمہ و یحیدہ

قربانی کے لئے دو ذوات کا لزوم

سوال (۱۸۳۱): سورت سے ایک بکرائی آخر ربیعہ ”مسلم بکرات“ شائع ہوتا ہے اس کا مضمون جس کی سرخی یہ ہے: ”قربانی کے جانور کے دو ذوات چاہئے“ شائع ہوا ہے جس کا مضمون حسب ذیل ہے:

— (و صحیح البخاری، کتاب الأضاحی، باب سبعة لأضحية: ۸۳۰/۲، قدیمی)

(و کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الأضاحی، الباب الخامس: ۵۰، ۲۹، وشیدہ)

(و کذا فی حاشیۃ الشیخ الشلیسی علی نہیں الحفافی، کتاب الأضاحی: ۲/۳۸۲، دار المکتب العلمیۃ بیروت)

(۱) ”اقولہ: وصح الحد، ولید بقویہ شرعاً، لأدلی اللغۃ ماتت لفظة: نہاید“  
رد المحتار، کتاب الأضاحی: ۳۰، سعید

”وتفسیر ہذا الأسمان ما قد اجمع القضاة ولا یصح الزوائد، منی توضیحی بأقل من ذلک“  
شیدہ، لا یجوز: (الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب لخاص فی إقامۃ الواجب: ۵، ۲۹، وشیدہ)

(و کذا فی إبداء الفتاویٰ: ۵۹۸۲، دار العلوم، کراچی)

”یہی مورد مسئلہ دونوں کا ترجمہ دو اہانت وال ہوتا ہے، جس میں ہر ایک قسم کے جانور آگئے اور پہچان بھی اسکی واضح ہوتی کہ ہر ایک شخص اسے دیکھ اور پہچان سکتا ہے یعنی غلام یہ ہے کہ کوئی بھی جانور، مثلاً: بکرا، گائے، اہانت وغیرہ جب تک دو اہانت والے نہ ہوں، میں اس وقت تک قربانی کے لئے چتر نہیں۔“

یہ مجبوری مضمون کا اردو میں نقطہ نظر ترجمہ ہے۔ تو عرض ہے کہ کیا جناب نے ایسا فتویٰ دیا ہے، یا کہیں نے حاصل کیا ہے، یا کسی نے اس قسم کے فتویٰ پر دھچکا فرمائے ہیں؟ کیونکہ یہاں اس مضمون سے ایک پہچان شروع ہوئی ہے۔ کیونکہ لوگ عام طور پر ”منی“ کے سلسلہ میں جو اہانت والے کے یوں نہ کرو کرتے ہیں:

”انہی ہوا ان شخص من: لا یل: و حیوین من: فیلو و انجاسوس: و حیوین من: النشاذ و الحمر: الخ:“

امید تو ہے کہ مفصل جواب سے مطلع فرما کر شکر گزار فرمائیں گے تاکہ اس اخبار میں جناب کا تفصیلی ترجمہ کی بیان شائع ہو جائے، کیونکہ بکری بکرے دو اہانت والے ہیں: جب تک دو سال تک نہ گزرے، شروع نہ ہو، جو شروع کا نہ ہو۔

اسما علی بنی محمد، محمد، اللہ، جامعہ اسلامیہ ڈابھیل۔

برادر سلمہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

”یہ فتویٰ لکھنا مجھے تو یاد نہیں ہے اور یہ بھی معلوم نہیں کہ آپ نے جواب کیا یہ پورا مضمون نقل کیا ہے، یا اس میں سے مختصر کر کے لکھا ہے۔ اور یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ اس میں اشک کیا ہے؟ براہ کرم پورا جواب جو اخبار میں شائع ہوا وہ نقل کر کے بھیجیں اور اس میں جو اشکاب باطلی ہوں گی بھی پوری تحریر فرمائیں۔ امید کہ مزاج بعافیت ہوں گے۔“

محمد کفایت اللہ کان اللہ ولی۔

هو الموفق:

”یہ فتویٰ جو میں نے دیا ہے، یا میری طرف منسوب ہے صحیح ہے۔ جانوروں کی عمریں پہچاننے کا یہ اور صحیح طریقہ بھی ہے کہ من: کے واسطوں سے ان کی پہچان ہوتی ہے،

دو دانت والا بھرا یا بھری یا مینڈھا سال سے تم کا نہیں ہو سکتا، اس لیے ممکن ہے کہ سال بھر کا ہو جائے لیکن دانت نہ نہ نکلے ہوں۔ فقہاء نے یہ طریقہ اس کے اختیار کیا ہے اس میں غریب دینی ہوتی ہے اور یہ ہے اور یہ طور پر یہی طریقہ اسم ہے۔ اس اثنا کر کسی کے بھر کا بھرا بھری ہو وراستہ اس کی پیداوار کی تاریخ معلوم ہو اور یہ ہو اور وہ سال بھر کا ہو جائے مگر دانت نہ نکلے ہوں تو اس کی قربانی کر سکتا ہے، مگر یہ غصہ دینا نصی میں جتنا کر سکتا ہے کہ لوگ اور فراغت کرنے والے ہے دانت کے کرے یا بھیڑ کو سال بھر کا بنلا دین کے اور اس کے غریب کر قربانی کر میں مے تو بھرے کی قربانی جائز نہ ہو گیا، کیونکہ اس کا سال بھر کا ہونا قطعی نہیں ہے۔

۱۔ مہر پر بھرے بھیڑ کے دو دانت سال بھر میں ہو جاتے ہیں، بعض کے نہیں ہوتے، مگر دو دانت کا ٹکڑا ہوا ہے کہ اس میں نصی نہیں ہو سکتی یعنی دو دانت کا کرا سال بھر یا سب سے زائد ہو گا سال سے تم کا نہ ہو گا۔ اب فقہاء مینڈھا سال بھر سے تم کا بھی جائز ہے، مگر یہ خبر کے لئے سال بھر کا ہونا شرط ہے، تو اگر بھرا بھرا پیدا شدہ ہو اور قطعی سال بھر کا ہو تو اگرچہ اس کے دانت نہ ہو اس کی قربانی جائز ہے" (۱)۔

محمد کلایت اللہ بن عبد اللہ

مہر پر مینڈھا سال بھر کا ہونا شرط ہے۔

(۱) مہر پر بھرت کے لئے اس میں دو دانت ہونا شرط ہے، لیکن اس میں یہ شرط ہے

"قربانی کے لئے جانور مال کی عمر میں نہیں ہونی چاہئے، ایک سال کا جانور نہ دانتوں کی۔ چونکہ کھڑی دانت میں یہ ضروری کی سبب مہر پر نہیں ہوتی، اس لئے ان سے مہر پر نہیں کر کے اور اس پر عمل کرنے کے لئے مینڈھا اسم دیا گیا ہے۔ دانتوں کی علامت انہی ہے کہ وہ میں مہر پر جانور نہیں ہو سکتا، لیکن یہ جانور کا سال ہے اس میں دانتوں کی علامت ہے۔

پس اگر کسی شخص کے کھڑے ہونے کی وجہ سے دانتوں کو پیدا ہوا اور اس کے مہر پر دانتوں کو پیدا ہوا، اس کی وجہ سے اس کی عمر ایک سال ہو گا، اب اگر اس کے بچے کے دانت نہ نکلے ہوں تب بھی اس کی قربانی کر سکتا ہے، کیونکہ اس کی عمر پینچا ایک سال کی پوری ہو کر آٹھ سال ہو گئی ہوگی =

یہ ہیں وہ ٹکڑے ٹکڑے۔ ”نکاح کر پائی۔“ کہ کچھ کر پائی۔ یہ کشتہ نے ان لوگوں کی عمریں بڑھانے والے  
 جانچیں اور نہ سوچیں۔ ان کی نکل یہ پڑھ گئے تھے۔

میں نے کہا کہ: ”اے آدمیوں! مجھے اس بار کچھ نہیں ملے گا۔“ ان کے چہرے پر افسوس کی روشنی  
 نظر آئی۔ ان کی آنکھیں پھلنے لگیں۔ اور ان کی زبانیں زوراً ان کے منہ سے نکلیں۔ ان کے منہ سے نکلیں۔  
 کہ: ”یہ کتنا ہے؟“ وہی، ”یہ کتنا ہے؟“

نکاح کے بعد ان کے منہ سے نکلیں۔

”کھیت تفسیر، کتاب الاضحیہ، فصل دہم، آدھی کے پانچویں کی تریں ۱۰۱۱۔  
 دارالاشاعت کراچی۔  
 آدھی کے پانچویں کی تریں ۱۰۱۱۔

”نکاح کر پائی۔“ کہ کچھ کر پائی۔ یہ کشتہ نے ان لوگوں کی عمریں بڑھانے والے  
 جانچیں اور نہ سوچیں۔ ان کی نکل یہ پڑھ گئے تھے۔

میں نے کہا کہ: ”اے آدمیوں! مجھے اس بار کچھ نہیں ملے گا۔“ ان کے چہرے پر افسوس کی روشنی  
 نظر آئی۔ ان کی آنکھیں پھلنے لگیں۔ اور ان کی زبانیں زوراً ان کے منہ سے نکلیں۔ ان کے منہ سے نکلیں۔  
 کہ: ”یہ کتنا ہے؟“ وہی، ”یہ کتنا ہے؟“

نکاح کے بعد ان کے منہ سے نکلیں۔  
 ”کھیت تفسیر، کتاب الاضحیہ، فصل دہم، آدھی کے پانچویں کی تریں ۱۰۱۱۔  
 دارالاشاعت کراچی۔  
 آدھی کے پانچویں کی تریں ۱۰۱۱۔

نکاح کے بعد ان کے منہ سے نکلیں۔



یہ ہے۔ "فقد فی السیاح" منہ تعالیٰ علیہ وسلم "لا تخرجوا إلا مئة"۔ وسمیہ الفیاضی  
 لہذا مفسرین "السیاح" منہ تعالیٰ علیہ وسلم "لا تخرجوا إلا مئة"۔ وسمیہ الفیاضی  
 "فقد فی السیاح" منہ تعالیٰ علیہ وسلم "لا تخرجوا إلا مئة"۔ وسمیہ الفیاضی

اس کو خلیفہ پر محبت قرآن میں دیا جاتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اس کو قبول کیا ہے۔  
 اور چنانچہ ان کو خلیفہ میں تحریر فرمایا ہے۔

"بکرا مکر کا پیہ شد و دیو رنجی مال بکرا: و تو آفر چہ اس کے اساتذوں، اس

کی قربانیاں چاہتے۔"

یہ سب سب اس کے بارے میں ہے۔ اور وہ اس کے بارے میں ہے۔ اور وہ اس کے بارے میں ہے۔  
 سے پہلے ہی اس کے بارے میں ہے۔ اور وہ اس کے بارے میں ہے۔ اور وہ اس کے بارے میں ہے۔  
 یہ اس کے بارے میں ہے۔ اور وہ اس کے بارے میں ہے۔ اور وہ اس کے بارے میں ہے۔

"فقد فی السیاح" منہ تعالیٰ علیہ وسلم "لا تخرجوا إلا مئة"۔ وسمیہ الفیاضی  
 "فقد فی السیاح" منہ تعالیٰ علیہ وسلم "لا تخرجوا إلا مئة"۔ وسمیہ الفیاضی

لہذا وہ اس کے بارے میں ہے۔ اور وہ اس کے بارے میں ہے۔ اور وہ اس کے بارے میں ہے۔

اور وہ اس کے بارے میں ہے۔ اور وہ اس کے بارے میں ہے۔ اور وہ اس کے بارے میں ہے۔

اور وہ اس کے بارے میں ہے۔ اور وہ اس کے بارے میں ہے۔ اور وہ اس کے بارے میں ہے۔

۱۰۱. الفیاضی لابن قدامہ الحنبلی، کتاب الاختصاص، باب لا یجوز فی الاخذ من المظان والشی من غیرہ  
 ۱۰۱. الفیاضی لابن قدامہ الحنبلی، کتاب الاختصاص، باب لا یجوز فی الاخذ من المظان والشی من غیرہ

۱۰۲. الفیاضی لابن قدامہ الحنبلی، کتاب الاختصاص، باب لا یجوز فی الاخذ من المظان والشی من غیرہ  
 ۱۰۲. الفیاضی لابن قدامہ الحنبلی، کتاب الاختصاص، باب لا یجوز فی الاخذ من المظان والشی من غیرہ

۱۰۳. الفیاضی لابن قدامہ الحنبلی، کتاب الاختصاص، باب لا یجوز فی الاخذ من المظان والشی من غیرہ  
 ۱۰۳. الفیاضی لابن قدامہ الحنبلی، کتاب الاختصاص، باب لا یجوز فی الاخذ من المظان والشی من غیرہ

۱۰۴. الفیاضی لابن قدامہ الحنبلی، کتاب الاختصاص، باب لا یجوز فی الاخذ من المظان والشی من غیرہ  
 ۱۰۴. الفیاضی لابن قدامہ الحنبلی، کتاب الاختصاص، باب لا یجوز فی الاخذ من المظان والشی من غیرہ

۱۰۵. الفیاضی لابن قدامہ الحنبلی، کتاب الاختصاص، باب لا یجوز فی الاخذ من المظان والشی من غیرہ  
 ۱۰۵. الفیاضی لابن قدامہ الحنبلی، کتاب الاختصاص، باب لا یجوز فی الاخذ من المظان والشی من غیرہ

۱۰۶. الفیاضی لابن قدامہ الحنبلی، کتاب الاختصاص، باب لا یجوز فی الاخذ من المظان والشی من غیرہ  
 ۱۰۶. الفیاضی لابن قدامہ الحنبلی، کتاب الاختصاص، باب لا یجوز فی الاخذ من المظان والشی من غیرہ

۱۰۷. الفیاضی لابن قدامہ الحنبلی، کتاب الاختصاص، باب لا یجوز فی الاخذ من المظان والشی من غیرہ  
 ۱۰۷. الفیاضی لابن قدامہ الحنبلی، کتاب الاختصاص، باب لا یجوز فی الاخذ من المظان والشی من غیرہ

۱۰۸. الفیاضی لابن قدامہ الحنبلی، کتاب الاختصاص، باب لا یجوز فی الاخذ من المظان والشی من غیرہ  
 ۱۰۸. الفیاضی لابن قدامہ الحنبلی، کتاب الاختصاص، باب لا یجوز فی الاخذ من المظان والشی من غیرہ

۱۰۹. الفیاضی لابن قدامہ الحنبلی، کتاب الاختصاص، باب لا یجوز فی الاخذ من المظان والشی من غیرہ  
 ۱۰۹. الفیاضی لابن قدامہ الحنبلی، کتاب الاختصاص، باب لا یجوز فی الاخذ من المظان والشی من غیرہ





اور مولانا فہم احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ محدث مبارک پوری نے لکھا ہے: "جذعہ نسی سلعة ما

تحت نہ سنہ" بدل ۱/۷۶۱ پ

اور جب "جذعہ" کے معنی عربی زبان میں "یک سائے" ہے تو شارح عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
اثر اشار: "فندبحوا جذعۃ من الضان" (۲) کے لفظ بھی "جذعہ" سے مراد ایک سالہ بک ہوگا۔ مگر اور کچھ، مگر  
ہمارے فقہاء و توجہ عہ کے معنی یہ بیان کرتے ہیں "الجذعۃ: السنۃ سنۃ اشیر" (۳)۔

سوال یہ ہے کہ، کوئی شرعی قریب ہے جس کی بناء پر معروف عند العرب معنی کو چھوڑ کر ایک مخصوص معنی  
مراد لیا جا رہا ہے اور اس کو شرعی معنی قرار دینا جاتا ہے، بعینہ کی موقوفہ "مسب"۔ "کے متعلق بھی ہے کہ اس کا  
معروف عند العرب معنی تو یہ ہے: "الذی الغیر نیۃ" (۴) و مسدداں ہیشتر الفکندہ، و مکررہ کوئی قریب ہے  
جس کی بناء پر معروف عند العرب معنی سے ریزہ کر کے ایک مخصوص معنی مراد لیا جاتا ہے۔ "والسنۃ ما انت  
عندہ سنۃ"۔

الجواب حامداً و مصلحاً:

جس طرح علم حدیث مستقل فن ہے، اسی کی مخصوص اصطلاحات ہیں، ضروری نہیں کہ ان اصطلاحات  
کو لغوی معنی ہی میں استعمال کیا جائے، بلکہ وہ متونی ہیں جیسے: مختص، شاذ، غریب، محدث، حافظ، مجتہد،  
حاکم، صحیح، حسن، غریب وغیرہ۔ اگر لغوی ہی معنی میں استعمال کیا جائے گا تو مطلب خطا ہو جائے گا۔

اسی طرح فقہ بھی مستقل فن ہے اس کی بھی مخصوص اصطلاحات ہیں، لازم نہیں کہ ان کو لغوی ہی معنی میں  
استعمال کیا جائے۔ صلوٰۃ، زکوٰۃ، حج، جہاد، نکاح، طلاق، خلع، عبادت کو جن معنی میں استعمال کیا جاتا ہے وہ

(۱) بدل المسجود، کتاب الصحابہ، باب ما یحوز من الصحابہ من السن: ۱/۴، معہہ التحلیل  
الإسلامی کراچی)

(۲) والنسب الکبریٰ صلیہ فی، کتاب الصحابہ، باب ما یحوز من الصحابہ من السن: ۱/۴، معہہ (۳) و رقم  
الحديث: ۱/۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵

منقول ہیں مجلس انوی معنی مراد نہیں۔

المرئیت کے "جذعہ" کی تشریح میں رو قول ہیں چنانچہ انگریز: ۸/۷۸ ص:

"وہ بن ازہری رحمہ اللہ تعالیٰ الجذع من السعۃ و من الثانی نباتہ

أشیر" (۱)۔

مجمع التاج: ۱/۸۱۱ ص ہے "ما نمت لہ سنۃ وقیل کثیر متجاوز" (۲)۔

یہاں اعلیٰ مذکور اس المیر: ۱/۱۷۷ ص ہے۔

حضرت وکیل رحمہ اللہ تعالیٰ نہیں جہد محدث ہیں، ان کا قول، امر ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے: چنانچہ

۱/۸۱۱ ص نقل کیا ہے

"فان وکیع: الجذع ما یكون من سعۃ لہ سنۃ أشهر" (۳)۔

معصوم ہوا کہ محدثین کے نزدیک بھی فقہ کا قول اہل اہل اور قاضی و انہیں، بلدان کے کلام میں بھی تشریح

موجود ہے۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کو نکل الاوطار: ۳/۳۳۵ ص اس کو نقل کیا ہے، ورواں

اقوال بھی نقل کئے ہیں (۴)۔ "فما یشرۃ الاوطار" میں بھی یہ موجود ہے۔

اگر "جذع" سے مراد "ما نمت لہ سنۃ" ہو تو اس کی تفصیل کی کوئی وجہ نہیں "ما نمت لہ سنۃ" تو

کبرن بھی کافی ہے۔

(۱) والمعرب، ص: ۳۰، الجیم مع الذال، إجازۃ لقراء کراچی

(۲) (مجمع بحر الأنوار: ۲۳۵، باب الجیم مع الذال، مجلس ذرفہ تعالیٰ الضحایہ بعدو ۱۰۱

الذکر الہد)

(۳) (جامع الترمذی: ۲۷۱، باب فی الجذع من الثانی فی الاصحاح، سعید)

(۴) "الجذع من الثانی مالا سنۃ کاشف، هذا هو الأشهر عن اہل اللغة وجمہور اہل العلم من غیرہ،

وقیل مالا سنۃ أشهر، وقیل: سبعة، وقیل: ثمانية، وقیل: عشرة، وقیل: إن کان متولداً بین ثانی و سبعة

أشهر، وإن کن بین سبعة و ثمانية، (میل الاوطار: ۲۰۲/۵، باب السن الذی یحزی فی الاصحاح،

دار الباء للنشر والبریع، مکة المکرمہ

ہر شخص سے پہلے بالحدود محسوس طور پر "جذرا" کے متعلق سو فی کرا اور جو سب میں رہا نہ مانا کہ "قرائی جذرا کی قربانی کر دے" یہ کسی کے لیے اور بعض روایات میں یہ بھی اضافہ ہے کہ کسی اور کو اس کی عبادت نہیں اور بعض روایات میں "معز" کی تحفیں بعض میں "خان" کی تحفیں ہیں۔ یہ سب قرائن تو یہ ہیں کہ قربانی کے لئے جو چیز معزول ہے "جذرا" اس امر کو نہیں پہنچا تھا کہ اس سے کم ہے۔

امیر مومنین فی الحدیث: امیر بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے باب منعہ بیان ہے

"باب قول سہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا یجوز معہ ولا یجوز فی احدہما"۔

اس کے تحت حدیث بیان کی گئی ہے

"عن السہیل بن عمار ورضی اللہ تعالیٰ عنہ: ضعیفی خنی۔ الخ۔ کہ مردہ۔ قتال انصاف، قتال نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "شأنك مثابة لحمي" قتال بہ رسول اللہؐ میں ملتی دحہ حرجہ میں نفع قرار "انہما لحمی ولا یصلح لغيرك" (۱)۔  
اس کے تحت حدیث کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"تابع یوردة قول جعفر بن محمد، قتال بہ "لی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" "انہما لحمی"۔ قتال لیس حدیث (۱) الحدیث (۲) وأما قتال: "ہی خیر من فسیہ" قتال: "انہما لحمی" مکتوبہ میں تحزیروں میں احادیث: ۵۔"

مسلم شریف کی روایت میں ہے

"ہی خیر من فسیہ و تم یشت ۵۰ (۲) فتح الباری، ج: ۱، ص: ۱۰۰، مثابہ کہتے (۳)۔"

(۱) (صحیح البخاری ۲/۸۳۳-۸۳۴، کتاب الاضاحی، باب قول لیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی بردہ: "ضیح" اہل دہلی)

(۲) (اصحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب وفیہ ۵۳/۲، قدیمی)

(۳) "وحکی لبردی عن وکیع انه امر مئة أشهر او مئة أشهر"۔ فتح الباری، کتاب الاضاحی، باب فسیہ الامام الاضاحی ہیں لیس ۵۰، دار الفکر بیروت)

خفیہ نے کہا، انتہا، اعلیٰ، حق خدا میں میں اہل جہنم کی عمروں کو نہ دے، انہوں سے بچنا چاہتا ہے، ان کے کھانے، پینے کی عمر نہ دے، وقت خاص پر "مسئۃ" کا اظہار کیا یا نہیں۔ فقہ و فقہانانہ فتویٰ میں۔

حررہ العبد محمد رفیع قرظی۔

(۱) "أقول: مجموع مدد کر بدل علی جواز، تنصیحة بالجمع ومن الضمان دون غیرها من العمر والفرق والاصل يجوز منها حرمة، ای کسی بھی جواز الخلع من الضمان، هل هو مطلق أو مقید بعدم بصر المسئۃ؟ فالجواب أن أحداث غیر حابو وحی اللہ تعالیٰ عنہ متفقہ من هذا القید وحديث جابر ليس نصاً في التقيد، لأنه يمكن أن يكون قوله "ولا تدبحوا" بالمسئۃ، اللّٰه في الأثر والفضل دون الأبحاث والانتزاع، فيحصل عليه، ويقال إن معنى الحديث: أن الأضحية هو التضحية بالمسئۃ فلا تنسوا حرمة، إلا أن يفسر عليكم فالدبح جاذبة من الضمان، لأنه أدلى بجوز في التضحية والدليل على ما قلنا أن التضحية بالأضحية جائز مع وجود الأضحية كالضحية بالشاة مع وجود البقر والتضحية بالمعز مع وجود النمس، فكيف لا يجوز التضحية بتجذع مع الضمان مع وجود البقر، فلو لم يثبت الشاة والمعز من حيوانات التضحية، فيجوز التضحية بها مع وجود البقر، وانفسى، بخلاف الجمع فإنه ليس من حيوانات التضحية بل أجبر التضحية بها لتضرورة عند تعذر حيوانات التضحية؟ قلت: إنما ذلك هو مفهوم حديث جابر مطلقاً: "إلا أن يفسر عليكم"، ولا حجة في المفسر عسرة، لا سيما وحديث أبي هريرة مطلقاً: "نعمت الأضحية تجذع من الضمان" صريح في كون الجمع من حيوان الأضحية، وكذا حديث سعد بن مسعود: "كذلك لا يضحى"، في إجماع المسلمين، كتاب الأضحية، باب يجوز في التضحية من النمس: ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹،

## ”مسئہ“ کی تحقیق اور اس کی قربانی

سوال (۸۴۴۴): صحیح مسلم کی حدیث ”لا تدبوا إلا مسئۃ“ میں لفظ ”مسئۃ“ کے شرعی و تقویٰ معنی کیا ہیں؟ بعض نے یہ کہ ”مسئۃ“ کے معنی دو رانت والا جانور ہے، برس و برس کی قید نہیں۔ بعض اس کے معنی یہ کہتے ہیں کہ ”جود و برکت ہو کہ تیسرے میں لگا ہو“ عام اذیہ کہ رانت ہوں یا نہ ہوں تو یہ صحیح کی ترجیح دلائل بیان کیجئے۔

اصغر علی خان نمبر دار، ساکن موضع مہارہ، ضلع کرنال۔

الجواب حامداً و مصلیاً:

”سن“ کے معنی نفث میں رانت اور مردانوں کے آنے سے ہزارع مس ہے:

”سن بالکسر“ قالوا: ”أسمان ج. وجمع الأمثال علی أیسۃ مثل: فن وأفان و أفند. وقی السحابت:“ رواذا سافرتهم می الخشب فاعطوا الخشب اسمئھا:“ ائی امکنوها من الحرص. وتصفر سن شبنہ. “وصال و عمر“ وعلیہم: (لا تبت سن الحمل): ائی لا تبت نداءً لأن الحمل لا تسقط له سن، ويقال: کم سنک! یعنی ”سال نو الخ“ (۱)۔

لیکن قربانی کے لئے جانور کی عمر کا اعتبار ہوگا اور برج نور کی طبعہ و طبعہ عمر متبر ہے:

”و تحسب هذه الغریبة سنن ذن سن امر لا یعرف إلا بالتوقیف، فینع ذلت، وأما معنی هذه الأسماء، فقد ذکر فقلوری رحمه الله تعالى: أن الفقهاء قالوا: السجدة من لحم السن أشهر، والسن منه السن الخ، بدائع: ۵/۷۰ (۲)۔

اور رانت کا اعتبار نہیں، حتیٰ کہ اگر کسی جانور کی عمر پوری ہو مگر رانت اس کے نہ ہوں اور ہا و جود رانت نہ ہونے کے اپنا چارہ کھا سکتا ہو تو اس کی قربانی درست ہے، البتہ اگر چارہ نہ کھا سکتا ہو تو اس میں عیب کی وجہ سے اس کی

(۱): صراح، باب النون، فصل السن: ۲/۳۷۳، قامی مشنی مولد کشور

(۲): بدائع الصانع، کتاب الصحیہ، أما محل إقامة الواجب: ۱/۳۰۱، دار الکتاب العلمیہ بیروت



## باب مایکون عیاً فی الاضحیۃ وما لا

(قربانی میں عیب کا بیان)

لتکثر عیوب قربانی

مسوان [۸۳۲۵]: قربانی کا جانور گھوکا یا ہوا تھا، ایک دن صاحبِ مَن نے قصر میں اس کو دیکھا جس سے لنگڑا لگے۔ آیا اس کی قربانی درست ہے یا اس کی جگہ پر دوسرا کرے، وہ لنگڑا پتہ سفر ہے یا نہیں؟  
الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر اس کا وہ بچہ زمین پر نہیں رکھا جاتا ہے، صرف تین ہیرے چلتا ہے تو اس کی قربانی درست نہیں، اگر وہ اس بچہ کو رکھ لیتا ہے اور اس سے چل لیتا ہے تو لنگڑا ہو تو اس کی قربانی درست ہے:

"لا یصحیہ... والحر جاء، والی تمسلی بالی المسننۃ" درمختار۔  
لی لا یسکنہا انشی برحبہا العرجاء، انما تمسلی بثلاث قوائم، حتی لو كانت تضع الرابطة علی الارض وتسنین بہا حار۔ شامی (۱)۔

حر والحدود علی عن دار العیوب و یو بند ۸۸/۱۔

اجواب صحیح: بند محمد نظام الدین علی عن دار العیوب و یو بند ۸۸/۱۔

(۱) رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الاضحیۃ: ۲۳۱، ۲۳۲، محمد

"والحر جاء، الی تمسلی بثلاثة قوائم و یعدالی الرابع عن الارض۔ لا تجوز الاضحیۃ۔ وإن كانت تضع الرابع علی الارض وتسنین بہ، لا أنها تستہل مع ذلك و تعده وجہاً خفیفاً، يجوز۔ وإن كانت لرفعہ رفقاً أو تحمیل المنکسر، لا تجوز۔" (البحر الرائق: ۲۳۱، ۲۳۲، کتاب الاضحیۃ، روشد بہ)  
(و کذا فی حلاصة الفتاوی: ۳/ ۳۲، کتاب الاضحیۃ، الباب الخامس فی العیوب، رشیدیہ)



1

سوال [۸۰۰۶]: ہندو نے ایک مذہبی تصنیف "کرم پرینی کرپی" کے تحت سے کوئی کراپیج (دوا تو سحر) قریبی آدمی کو چنانچہ ایک کراپیج ہوا جس کا ایک پاؤں سٹکڑا ہے، لیکن وہ پلٹے پر قائم ہے۔ سحر کی قربانی درست ہے یا نہیں؟

الاجواب حامداً ومصلحاً:

اس کی قربانی درست ہے (۱)۔ فقط (۱) جہاں اتنی ہی ہے۔

[illegible]

گائے کا دو تہائی سیٹنگ ٹوٹ جائے تو اس کی قربانی درست ہے یا نہیں اور ہدایہ و حجۃ اللہ  
الپالغۃ کی عبارت میں تطہیر

مرآۃ (۱۸۴۷ء) کے کاتب عثمان مراد آبادی نے درجہ قراس کی قربانی جو گڑھے یا گھیس یا گھیسے کے بقول اس کی تفسیق کیا ہے، اس طرح غلط قرار دیتے ہیں۔

”وَجَبَرْنَا عَلَيْهِمُ الْقُرْبَانَ فَلَمْ يَحْزَنُوا“ (۲)۔ ”تم غلام“ یہ کس طرف مبسوط ہے؟ اور یہ کسے؟ قبل باب میں یعنی ”اب“ انہوں نے کہا ”یہ کس طرف مبسوط ہے؟“

چند ائمہ اہل سنت میں شاہ صاحب اخیر کے باب میں فرماتے ہیں کہ ”ترجمہ عن بعض مشرکین،  
وہ دانی“ (۳۱) ان دو متضاد قول میں قطع کیا ہے؟ تفصیل جواب تحریر فرما لیں۔

الْجَرَابُ حَامِدٌ أَوْ مُصْلِيٌّ:

جس پر نور کا سیٹ بالکل جڑ سے اکھڑتیا ہوا ان کی قربانی درمست نہیں (۴) یہ محسوس کی جڑ ہوتی ہے اس کی

١١) "والله أعلم بما في نفسي لا يستكملها الجني برجله العرجاء" انما تسمى بذلالة قوله - حتى لو كانت  
للمرأة أربعة عيني الأربعة - تسعين لها جزء - (رد المحتار - كتاب الأضحية ٦: ٢٣١، ٢٣٢)

(٢) الهداية، كتاب الأصحاح؛ ص ٥٠٧ - مكتبة شرعية علمية لبنان.

(٣) رخصة للمساكنة. العيدان: الأضحية يوم العيد ١٠٠٠، قديمي.

\* ۱۰ از بعضی ائمه (ع) نقل شده که: «لعلکم فی بعض قرونها رائد»

قریبی درست ہے اگر یہ نصف سے زیادہ اہل بیت کے ہیں تو یہ

ہاں (۳۳۲/۳) میں ہے:

"ابن سعد: ان بعضی من اصحابہ وموابی لا ھن لھا لان القرن لا یعلق بہ مقصود،

وکنہ مکسر، الخ: لھا قلعا، ۱۰۱۱۔

"ان آثار اہل بیت پر قرن و قیاس مراد صحیح نہیں، ان دونوں کا تعمیم شدہ مذکور ہے۔

اہل تہجدی منقطعۃ القرن و ادب و لائق دھب اکثر اہل بیت و سہا ورنہ فی مکتبہ

الانوار و ادب، ج ۱، ص ۶۲۔

مذکور صحیح ہے۔ ہاں نے بیان کر دی ہے۔ "عقب القرن وہی ہے جس کا سینک بڑے احقر یا ہو۔

جس کی قربانی درست نہیں جیسا کہ جیہذا لفظ میں ہے، جس کوئی تصانیف۔

۱۔ جس میں بیان، الگ الگ میں ۱۔ جہاں جس کے پیروں میں یہ نہیں ۲۔ محصور: جس کا سینک

نوٹ کیا ہے ۳۔ عقب: جس کا سینک درست احقر یا ہو۔ جس کوئی قربانی درست ہے، الخ قرن درست نہیں۔

فتیہ و لہ تعانی الطرہ۔

حریر العبد المذنب و الخیر، دار الفکر، بیروت، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

- غیرہ، فان مع الکسر فی الصحیح، لویجر، ۱: ۱۰۱، کتاب الاضحیۃ، ۳۳۲/۳، سعدی

"و تہجدی الجہا، و کذا مکسورۃ القرن، فان مع الکسر المشاہد، و تہجدی

و المشاہد و قوس العظم من الرکس و الخیر فقین، و معانی الصانع، کتاب انضجہ، فصل فی شروط

حوار و اذیۃ المرحب: ۳۱۹، ۳۲۰، ذکر الکتاب العلمیۃ بیروت

۱: ۱۰۱، الہدایۃ، کتاب الاضحیۃ، ۳۳۲/۳، مکتبہ شریعت علمیہ ملتان

"و یصحی بالحد، النی لا قرن لھا یسی حنف، لان القرن لا یعلق بہ مقصود، و کذا مکسورۃ

القرن بل اوی، و الخیر لمرئ، کتاب الاضحیۃ، ۳۳۲/۳، و شہدہ

رو کذا فی غیبی الخندق، کذب لأصحہ، ۳۹۹، ۴۰۰، ذکر الکتاب العلمیۃ بیروت

رو کذا فی مجمع الأنہر، کتاب الاضحیۃ، ۳۳۲/۳، مکتبہ عارفیہ کونستہ

(۲)، محکم القدوسی، کتاب الاضحیۃ، ص ۱۵۰، دار الفکر، بیروت

رو کذا فی الہدایۃ، کتاب الاضحیۃ، ۳۳۲/۳، مکتبہ شریعت علمیہ ملتان















## سینٹ ٹوٹے ہوئے سینڈھے کی قربانی

سوال (۱۸۴۵): میں نے ایک سینڈھا خریدی جس کی عمر ایک سال دہا اور دو رات تھا، وہ بہت فریہ تھا، اس کے ایک اچھے سینٹ ہیں، اس نے دیوار میں دنگ کر کر قریب آدھا بچہ توڑ دیئے ہیں اور یہ سینٹ کی گودی نوئی اور سفوفوں نکلا۔ اس کی قربانی درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس بات کی وجہ سے اس کی قربانی میں کوئی نقصان نہیں شرعاً درست ہے (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

امام احمد محمد خضر، دارالاحرام، ریچنڈ، ۱۱/۱۱/۱۴۰۶ھ۔

## آدھا سینٹ شکست ہو تو اس کی قربانی

سوال (۱۸۴۰): ایک گائے جس کی ایک سینٹ ثابت اور دوسری آدمی نوئی ہے۔ کیا یہ گائے قربانی کے لئے بڑے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ایک سینٹ آدھا تو ایسا ہونے سے اس گائے کی قربانی شرعاً ناجائز نہیں ہوگی۔

”بعضی وب بعضی بالجماء، ہی انی لافرن لھا حلفہ، و کذا العفص، انی ذھب عن

”فعل رحمہ اللہ تعالیٰ“ ”و بعضی بالجماء“ وہی النور لافرن لھا: لأن القرن لا یعلق بہ مقصود۔

ر کذا مکسورة القرن بن قولی لھا قضا“ ”رئیس تحقیق“ کتاب الاضحیہ: ۳۷۲، دار الکتب العلمیہ بیروت:

”و کذا فی البحر الرائق“ کتاب الاضحیہ: ۳۲۳، رشیدیہ

(و کذا فی الفتاویٰ العالیہ السکریہ، کتاب الاضحیہ، ابواب الخامس فی بیان محل إقامة الذبیح:

۲۹، رشیدیہ)

(و کذا فی مجمع الزہر، کتاب الاضحیہ: ۴، ۱، ۱، مکتبہ غفار بہ کوئٹہ)

(۱) اراجع لتتویر المسئلة السابعة انعام

قرعہا سالکسر او غیرہ، فإن بلغ الکسر فی السجۃ لم یجز، اھ۔ شامی: ۵/۲۸۶، ۱۔ فقہ  
واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد، نگہداشت غفرلہ عنہ۔

۱۔ اب صحیح: سعید احمد غفرلہ، صحیح عبد الغنی، مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار پور، ۲۶/۱/۱۴۰۵ھ۔

کان چرے ہوئے کی قربانی

سوان [۸۰۲]: اگر قربانی کے جاؤرستہ کان تو درست ہوں لیکن کان کوچہ کر دھڑ کر کے ہوں تو  
"ان کی قربانی درست ہے یا نہیں؟"

الجواب حامداً ومصلیاً:

درست ہے (۲) نقطہ اللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد وغفرلہ، مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار پور، ۲۶/۱/۱۴۰۵ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، ۲۶/۱/۱۴۰۵ھ۔

۱۔ "و یضحی بالحناء، ہی اخی لا قرن لہا خلفۃ، و کذا العظماء، التي ذہب بعض قوتہا، الکسر او غیرہ،  
فإن بلغ الکسر فی السجۃ، لم یجز، فقہتانی، وہی البدیع: إن بلغ الکسر فی الحداش، لا یجزئی اھ۔"  
رد المحتار: کتاب الاضحیۃ: ۳۲۳، ۱۷، سعید

"و یضحی بالحناء، التي لا قرن لہا خلفۃ، لأن القرن لا يتعلق به المقصود، و کذا مکسورة انقر  
بل اولی" البحر الرائق، کتاب الاضحیۃ ۳۰۳/۸، وشیبہ

"(و یجزو الحباء، بشدینہ المیم، وہی التي لا قرن لہا بالخلفۃ، لا لا يتعلق به المقصود،  
و کذا مکسورة القرر،" (مجمع الأنہر، کتاب الاضحیۃ ۳۰۳، ۱۷، جہ عفا ربہ کوثر)

(و کذا فی نسین الحفاتی، کتاب الاضحیۃ، ۲۰۷/۶، دار النکت العلمیۃ بیروت)

(و کذا فی الفتاویٰ الحائس مکسریۃ، کتاب الاضحیۃ، الباب الخدمس فی شان محلی إقامة الواجب،  
۲۰۷/۶، وشیبہ)

(۲) "و تحزی الشرفاء، وہی مشفوقۃ الاذن طولاً، و ما روى ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نہی أن یضحی بالشرفاء و الحرقاء و المبالۃ و المد مرۃ فالتبھی فی الشرفاء و المبالۃ و المد مرۃ -

ذبح کرنے کے لئے گرانے سے عیب پیدا ہو گیا

سوال (۱۹۲۸): قربانی کے لئے جانور کو زمین پر گرانا یا جس سے کسی کی ٹانگ ٹوٹ جائے یا آنکھ پھٹ جائے، فرض ایسا عیب پیدا ہو گیا کہ قربانی درست نہیں رہی۔ تو اب اس جانور کو کیا جائے؟  
اجواب حامد اور مصباح:

اس کی قربانی کر دی جائے قربانی کے لئے گرانے سے گرا یا عیب پیدا ہو جائے تو اس سے قربانی میں خرابی نہیں آتی، شمس: ۷۱، ۵۰، ۱۶۶۔ فقہ وائے سناذنی (نمبر ۱۶۶) العبد محمود گنگوٹی عقائد عہد۔

قربانی سے پہلے جانور بیمار ہو گیا

سوال (۸۵۶): خریدنے کے ایک بکرہ خرید کر قربانی کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن چند روز کے بعد بکرہ بیمار ہو گیا۔ اس بکرے کو فروخت کر کے قیمت کے داموں سے بچاؤں دوسروں کو ۱۵۰ روپے سے دوسرا بکرہ خرید کر اسے قربانی کر سکتا ہے یا نہیں؟

— معقول علی اسد۔ وحی لحرقاء علی الکثیر۔ (مجمع التنازع، کتاب الاضحية، شرائط جواز إقامة الواجب: ۳۱، ۲، ۳، دار الکتب العلمیة بیروت)

”الحال الکرم منی، وتجاوز الشرقة، وهي مشقوفة الاذن طرلاً، وكذا المقابلة، وهي التي سقطت لدها من قبل وجهها، وهي متدلية، وكذا المدبرة“۔ (حاشیة الخلی علی تبیین الحقائق، کتاب الاضحية: ۳۸، ۳۹، ۴۰، دار الکتب العلمیة بیروت)

وكلذا فی اجمع الرائق، کتاب الاضحية: ۳۸، ۳۹، رشیدیہ

وكلذا فی الفتاوی العالمگیریة، کتاب الاضحية، الباب الخامس: ۳۸، ۳۹، رشیدیہ

(۱) ”ولا یضر تعبد من خطر ابتاعه الذبح“۔ (رد المحتار، کتاب الاضحية: ۳۳، ۳۴، معذ)

”ولا یضر تعبد من اضطرارها عند الذبح، وفي الهدایة: واضمحلاً فاضطرت فانكسر رجلها، فذبحها، آخر استنباطاً، ومجمع الأظهر، کتاب الاضحية: ۳۳، ۳۴، مكبة نقاریہ كونه

وكلذا فی المحرر الرائق، کتاب الاضحية: ۳۳، ۳۴، رشیدیہ

وكلذا فی تبیین الحقائق، کتاب الاضحية: ۳۸، ۳۹، دار الکتب العلمیة بیروت

الجواب حامداً ومصلیاً:

زیر کے ذمہ دوسرا بکرا قربانی کرتا ضروری ہے، خواہ اسی قیمت سے خریدے یا دوسری قیمت سے۔ بشرطیکہ اس پہلے خریدے ہوئے بکرے میں ایسی بیماری پیدا ہوگئی ہو، یا ایسا کوئی صیب پیدا ہو گیا ہو جس کی وجہ سے اس کی قربانی درست نہ رہی ہو۔ اور اگر ایسی بیماری نہیں بلکہ معمولی کوئی تکلیف ہے کہ جس کی وجہ سے اس کی قربانی ممنوع نہیں تو اس کے ذمہ دوسرا بکرہ خریدنا واجب نہیں، پہلے ہی بکرے کی قربانی کافی ہے (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد رفیع رحمہ اللہ دارالعلوم دیوبند۔

قربانی کے لئے بکرا خریدنا، وہ بیوہ یا یتیم کو کیا کرے؟

سوال (۸۳۵۰): ایک نہ صاحب کا بکرہ قربانی کا ہے اور یہ مہینہ ذی قعدہ کا ہے، وہ بکرا بیمار ہو گیا، اس کے ذمہ دے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ صاحب نصاب کا خیال ہے کہ اس بیمار بکرے کو ذبح کرے، جو قیمت وصول ہو وہ اور زائد رقم اپنے پاس سے عائد دوسرا بکرا خرید کر قربانی کر لیں۔ ایسی صورت میں صاحب نصاب کے لئے کیا حکم ہے؟

بکرہ قربانی کا بکرا بیوہ رہو جائے تو کیا ذبح کرنے سے نذر قبول ہوگی؟

سوال (۸۳۵۱): ۲۔ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ قربانی کی نذر مانا ہوا بکرہ بیوہ رہ کر مرنے کے قائل ہو گیا، وہ ایسی صورت میں ذبح کر کے تقسیم کر دیں جائے۔ تو کیا وہ نذر قبول ہو جائے گی؟

۱۔ (وکذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۲۹۶/۵۔ کتاب الاضحیۃ، الباب الخامس، رشیدیہ)

(۱) "ولو اشتراها سليمة، ثم لعيب بعيب مانع من النضحية، كان عليه أن يقيم غيره مقامها إن كان عتياً، وإن كان فقيراً، أجزأ ذلك"۔ (تبين الحقائق، كتاب الاضحیۃ: ۸۲/۶، دار الكتب العلمية بيروت)  
"ولو اشتري سليمة، ثم تعيب بعيب مانع - كما مر - فعليه إقامه غيره مقامها: إن كان عتياً"

(الدر المختار، كتاب الاضحیۃ: ۳۲۵/۶، معبد)

(وکذا فی التلخیص فی شرح الشکات، کتاب الاضحیۃ: ۱۰۰/۳)

(وکذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۲۹۶/۵۔ کتاب الاضحیۃ، الباب الخامس، رشیدیہ)

قربانی کا جائز یا ناجائز عید سے پہلے اس کی قربانی

سید ابی (۸۰۵۵: ۳)۔ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ دسویں ذی الحجہ کو نماز عید سے پہلے قربانی کا کرنا نفل یا بر ہو گیا کہ زائد رہنے کی کوئی صورت نہیں کہ نماز عید سے پہلے قربان کر دیا تو قربانی میں شرع ہو گا۔ صاحب صاحب کو دوسرا کمرہ خرید ۱۲۵ ازیم ہو گا۔ فقط۔

الجواب حامداً ومعيناً؛

۱۔ اس کمرے والے کی رائے بہت مناسب ہے (۱)۔

۲۔ اگر برا متعین کر کے اس کی قربانی کی نذر کی ہے اور دو اوقات قربانی سے پہلے سوت کے قریب ہو جائے تو اس کو ذبح کر کے صدقہ کر دیا جائے، ان شاء اللہ تبارک و تعالیٰ، لیکن صاحب صاحب ہونے کی وجہ سے یہ قربانی واجب ہوئی وہ اس سے ادا نہ ہوئی (۲)۔

(۱) 'إدائت العشرة للضحية على موسر'، يجب مكانها: أخرى، ولا شيء على الفقير"۔ (مجمع الأنهر، كتاب الضحية، ۳/۳۳۱، ممكنه غلار به كوئك) (۲) وكذا في الدر المختار، كتاب الضحية، ۳/۳۵۱، (سعيد)

۳۔ "لأن موسر يجب عنه الضحية في ذمته، وإن أهدم ما بشرى لها مقدم مالي الذمة، فإذا نقصت لا تصلح أن تقدم مقام ما في الذمة، بقى ما في ذمته بعدالة، وأما الفقير فلا أضحية في ذمته" (بدائع الصنائع، كتاب الضحية، فصل في شروط جواز إلهامة الواجب، ۳/۳۶۲، دار الكتب العلمية بيروت)

(و كذا في فتح القدير، كتاب الضحية، ۵/۱۶۹، مصطفى الباني المحسى مصر)

(۲) "وعلى هذا الأصل، إدا ماتت العشرة للضحية، على الموسر مكانها: أخرى، ولا شيء على الفقير"۔ (بين العتائق، كتاب الضحية، ۳/۳۸۲، دار الكتب العلمية بيروت)

"إن المنذرة لو هبكت أو ضاعت، تسقط التضحية بسبب النداء، غير أنه إن كان موسراً، تسرع أخرى بإيجاب الشرع إلهاماً لا مانعاً. ولو مصرراً، لا شيء عليه أصلاً"۔ (رد المحتار، كتاب الضحية، ۳/۳۵۱، سعيد)



الجواب حامداً و معیناً:

زیر کے ذمہ دوسرا اکبر قرانی کرنا ضروری ہے (خواہ اس قیمت سے خریدے یا دوسری قیمت سے) بشرطیکہ اس سے پہلے خریدے ہوئے بکرے میں ایسی بیکری پیدا ہوئی ہو کوئی اور یہ عیب نہ پایا کہ جس کی وجہ سے اس کی قربانی درست نہیں رہی ورنہ اس کی نیازی نہیں، بلکہ معمولی کوئی تکلیف ہے کہ جس کی وجہ سے اس کی قربانی منوع ہوئی تو اس کے ذمہ دوسرا بکر خریدنا واجب نہیں، پہلے ہی بکرے کی قربانی کافی ہے:

"ولو اشترى رجل من أضحية، وهي سبعة، فعجعت عند حن حنوت بعت بواشترها كهنه معانة، ثم تجره إلى كان مؤسراً، فإن كان معسراً حراًه، ولو اشترى أضحية من صبيحة العيس، ثم عوزت عسله وهو مؤسراً، أو طلعت أضحية كهنه أو كهنه أو كهنه أو كهنه رجلاً، ثم استطاع أن يمشى، لا تحترق حده، وعلاه مكانها، حري مخلص العلف، لا تحترق." (۱)

۱۔ ۲/۲۷۲: ۳۵۲۔ ۱۔ فقط اللہ تعالیٰ اعلم۔  
حرمہ العبد محمد (تقریباً) محقق مدرس نظام علوم مبارک پورہ  
الجواب صحیح: عبدالحامد غفرلہ، محمد عبداللطیف، عالم مدرسہ، ۱۴۱۹ھ/۲۰۰۵ھ۔

غلاقت کے والی بیکری کی قربانی

سوال (۹۳۵۳): زید نے قربانی کے لئے ایک بھینز خریدی مگر وہ غلاقت کھاتی ہے۔ اس کی قربانی کا

کیا حکم ہے؟

۱۔ الفتاویٰ العالمکبیرۃ، کتاب الاضحية، الباب الخامس فی بیان اقامة الذر واجب، ۲/۲۹۵، وشہیدہ:  
"ولو اشترى أضحية مسلمة، ثم تعيب بعيب مانع من التضحية، كان عليه أن يبيع غيرها مقابلها إن كان غنياً، وإن كان فقيراً فجزأه ذلك" (نہیں التحفاتی، کتاب الاضحية، ۲/۲۹۶، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(۲) کذا فی الدر المختار، کتاب الاضحية، ۲/۲۵۶۔ معبدہ

(۳) کذا فی مجمع البہر، کتاب الاضحية، ۳/۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴

المحبوب حامدًا ومصلیًا:

بندہ روز تک اس کو ہندو سر رکھ چکا ہے اور پتے کھائے چائیں پھر اس کی قربانی کرنی جائے  
عائشہ گری ۱۰/۱۱/۱۹۰۹ء ہفتہ واقعہ ہونا نہ آئی سم۔  
مرزا احمد محمود غفر۔۔

گرام غذا والے جانور کی قربانی

سوال ۱۸۴۵۱۔ ایک شخص نے ایک گائے مالِ حرام سے پال رکھی ہے یعنی راستہ چوری سے  
لوگوں نے کھٹوں میں چھوڑ آئے ہیں، جب اس کا بیٹ بچ جاتا ہے تو وہ آتی ہے، اس گائے کا ہے، اسی  
صحن میں بچ چکا ہے۔ انکی گائے کو قربانی میں ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض لوگوں نے اس گائے میں  
قربانی نہ کرنے سے رکھتے تھے، جب ان کو اس قسم کا شبہ ہے، ہوقوالہوں نے پتے کھے تھوڑے دینے اور بعض دیگر  
قربانی کنندہوں نے اس شخص سے کہہ دیا کہ میں شریک ہو گئے۔ ان کی قربانی درست ہے یا نہیں؟  
المحبوب حامدًا ومصلیًا:

اس شخص کا یہ فعل حرام ہے کہ وہ اپنی گائے کو حرام سمجھتے ہوئے قربان کر دے، لیکن اس سے  
دو گئے گرام نہیں جاتی، اس کی قربانی درست ہے (۴)۔ جن لوگوں نے اس شخص سے کچھ پھوڑا دیا، اگر وہ اپنی جہان  
۱۔ "ولا نجور الحلالۃ" فإن كانت الحلالۃ ایلاً تمسک أربعمین یوماً حتی یطبخ لحمها، ولا یفرد  
بمسک عَشْرَین یوماً، وانعم عشرۃ یوماً، زلفاری العالمگیریہ، کتاب الاصحیۃ، کتاب الحامس:  
۲۹۸، ۵ (مشیدہ)

"ولا الحلالۃ لیس فیہن العنزۃ ولا ما قتل غیرہا، "المزاحمتہ: "وقوله، ولا الحلالۃ، ای  
لن تجب" بوز المعنار، کتاب الاصحیۃ ۳۲۵۰۹، سعید

(۲) رکاشی تبس الحقائق، کتاب الاصحیۃ ۳۸۱۱۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت

(۴) "وہی ان حلیاً عسی یسن الخیر، لا بأس بکلمہ، لان لحمہ لا یتعیر، وما غدی بہ، یتعیر  
مصلحتک لا یغنی نہ لغیر" زلفاری فاضل حان عسی فاضل الفتاوی العالمگیریہ، کتاب الفیہ  
والدائع: ۳۵۹، ۳ (مشیدہ)











آگے اس اعتراض کا جواب دیا ہے کہ اونٹ کی قیمت زیادہ ہوتی ہے اور گائے کی کم۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد المذنب محمد رفیع

بکرا، اونٹ گائے، میں شریک کی تفصیل

سوال [۸۴۲۰]: ایک بکرا یا بھیڑ وغیرہ ایک گھر کی طرف سے کافی ہے اگر چہ ان کی تعداد زیادہ ہو، ابو داؤد (۱)۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ نقل کیا جاتا ہے کہ ایک بدینہ (بھیر یا بکرا) کی قربانی اہل بیت واحد سے کافی ہے اگرچہ وہ سات سے زیادہ ہوں اور اہل بیت سے کافی نہیں اگرچہ وہ سات سے کم ہوں:

"ولا يجوز بغير واحدة ولا بقرة واحدة عن أكثر من سبعة، ويجوز ذلك عن سعة أو أقل من ذلك، وحدث قول عامة العلماء ..... إسناده صحيح عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "البدنة تجزئ عن سبعة، والبقرة تجزئ عن سبعة".

"عن جابر رضي الله تعالى عنه قال: "نحرتا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم البدنة عن سبعة، والبقرة عن سبعة من غير فصل بين أهل بيت، وبنتين".

ولأن الغناس يأتى جوازها عن أكثر من واحد، لما ذكرنا أن القرية في الذبح، وأنه فعل

= (شرح معاني الآثار للطحاوی ورحمہ اللہ تعالیٰ: ۳۳۰/۲، سعید)

"عن جابر رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال: "البقرة عن سبعة، والجوز عن سبعة". (مشکوٰۃ المصابیح، باب فی الاضاحیۃ، الفصل الأول: ۱۴۷/۱، قلعیمی)

(و کذا فی بدائع الصنائع، کتاب النضجۃ، فصل فی جعل إقامة الواجب: ۳۰۱/۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(و کذا فی إعلال السنن: ۱۳۹۴/۱، باب: ان البدنة عن سبعة، إدارة القرآن کراچی)

(۱) لم أجده

واحد ولا يجوز ان يكون تركها تقاس بحوز الاحتياط للجواز عن سعة مطلقاً لفعل القياس فيما وراء الآية البقرة ۱۷۶. مع شاذ ان جازات التصحة ببيع شبهة عن سبعة سواء كانا من أهل بيت أو من غير، وهكذا يقرر.

وہم جو من فضل الفرد من السعر قلنا: البقرة لا يجوز عن أكثر من سبعة فأما السبع هيان يجوز عن عشرة. وروى عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أنه قال: "بذنة اجزئ عن عبد". ونوع من القياس يؤيده، وهو أن الآية أكر قيمة من بقرة، ولهذا فصت الآية على بقرة في باب تركة والذباہ، التفصيل في الأضحية، أضواء ۱۰۰.

آٹھواں حدیث اور قیاس دونوں کا جواب دیتے ہیں:

"ونسأل الأحبار إذا اختلفت في نظامه، يجب الأخذ بالأضحية، وذات فيما قلنا لأن جازم عن سبعة كانت بالاشتقاق، وفي الزيادة اعتداه، فكان الأصل ما مضى عليه، والأصل المتفق، وأما ما ذكره من القياس، فقد ذكرنا أن الاشتقاق في هذا باب معدون، عن القياس، واستعمل القياس فيما هو من القول، عن التماس لـ من بعده، هذا مدافع: ۵/۷۶۱۔

قیاس کا یہ جواب اور سے الماطاؤی کے دیا ہے۔ اصل روایت یہ ہے:

"عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: كما مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في سفر، محصر الأنصاري، فاستركذ في البقرة سبعة، وهي اجزئ عشرة، انتهى قال الترمذی: "حدیث حسن، حریص، ۲۶۳۔

شکل کے ال کا جواب دیا ہے:

"قال البيهقي في المعرفة: وحديث زهير عن جابر في اشتراكهم، وهم مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم خرج يريدان، بارة الثوب، وسألي معه لئلا يـ من بذنة عن سبعة، حتى،

(۱) مدافع الضائع، كتاب الضحية، فصل في محل إدامة الواجب: ۳۰۳/۶، دار الكتب العلمية بيروت.

(۲) ذهب الأثرية في تعريج أحداث الهداية، كتاب الأضحية، الحديث الثالث: ۵۰۰/۳، مكتبة حقائقه بنساز.

کن بدلتہ عن غنوة قال: سہی۔ وقد روي المعمر وسفيان بن عيينہ عن الزهري بهذا الإسناد.  
ان انسی حسی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طرح عامہ الحدیثیہ فی طبع عشرۃ مرتبہ، وفسی ذلک بقدر  
روایہ بخاری ومسندہ من الاکثر من بعض من یسار والزم من طریق "کل سبعة یزید" سہی۔

وقال النوفلي في السهلي: رواية من روى "السبعة من سبعة" في ذلك من الناس روى  
"عن عشرة" ويزيد في كل سنة سبعين سنة، والقوم كانوا متاخرين بمصر، وما، "ه" تصد  
تاريخاً: ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳۔

العلیق مسجد احمد: ۳۶۶ میں حق اور کفر کے اس روایت کے متعلق نقل کیا ہے:

"... من غير اشتراط في العبرة لا في الشخصية، على اثر انه في قال: حلت حذر في  
شراكتهم في الحرم، سبعة أصبح، ۱۰۹۳"۔

نیز یہ روایت: ورواها في نسخة في نسخة من الايوب السبادي في نسخة فتاوي عن  
...۔

"كتنا حذرنا من الاضاحية، حيث أرجح عدمه عن أهل بيته، ثم تباهى الناس بعد  
فقدان مات، ۱۰۹۳"۔

ثابہ دل صاحبہ تراشوقی تصنیف: ۱۸۰۰ میں: ...۔

"وحديث صاحب بيت وغيره ان تفصيل نكره اند و تاويل حديث مؤيد بشأن  
النسب كذا اصححه واجاب يسر مگر بر علی، ودر ان زمانہ غالباً اعتناء اہل بیوت بودند،  
پس نسبت اضاحیہ بنام اہل بیت محارز است، ہمارا آنکہ انتفاع باضاحیہ ومساعدت بر آن  
ز آنہا است، ۱۰۹۳"۔

(۱) زعم الزاوية، كتاب الاضاحية، الحديث الثالث: ۵۰۰۰۴، حقايق پشاور:

(۲) الشعلق التمجيد غني مؤلف الإمام محمد، كتاب الاضاحية، باب باجزي من المصاحف عن اكثر من  
واحد، ص ۲۸۳، نور محمد كرخانہ:

(۳) مؤلف الإمام مالك، كتاب الاضاحية، باب الشريكة في الاضاحية، ص ۵۰، مير محمد كرخانہ:

(۴) مصنفی، باب الاضاحية سنة كفاية لكل اهل بيت، ص ۹۳، كنگ حاد رحيمہ سيري  
مسجد دہلي:





قربانی کے لئے جانور خرید کر اس میں دوسروں کو شریک کرنا

سوال [۸۴۰۲]: ایک شخص نے ایک جانور بیعت قربانی خریدا اس کو چارہ وغیرہ لکھائی جس سے وہ قرب ہو گیا۔ پھر اس کو زیہ و قیمت میں فروخت کر دیا اور ایک حصادی قربانی کا اس میں دکھا۔ تو کیا کرنا صحیح ہے یہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جب اس نے وہ جانور خرید لیا، اگر اس وقت اس کی بیعت تھی کہ اس کے چھ حصے فروخت کرے دوسروں کو شریک بنا کر ایک حصادی رکھ کر قربانی کروں گا تو اس کو ایسا کرنے کی گنجائش ہے (۱)۔ فلفہ واللہ سبحانہ تعالیٰ ہم۔

حرر والحدیث مود غفرلہ در علوم دیوبند ۱۳/۱۱/۸۹ھ۔

جانور خریدنے سے پہلے شرکاء کی تعیین ہو یا بعد میں؟

سوال [۸۴۰۳]: بچیس با بیعت یا انت خریدنے سے قبل سات آدمیوں کی شرکت کرے، اور سب سے پہلے بیعت ہو چکے ہوں، بیعت ہوئی ہے، یا ایک شخص خریدے اور پھر چار آدمیوں کو بلا کر لے لیا چار پانچ حصہ دے شریک ہوں اور خریدنے کے بعد آٹھن شریک تلاش کرے جو نہیں شریعت میں کیا علم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

سب طرح درست ہے (۲) لیکن ساتوں شریک ہونے سے پہلے خریدے تو غریب آدمی قربانی

۔ (روکد الی النحر لوائی، کتاب الاضحیۃ، ۱۹/۸، ولیدہ)

روکد فی ذالجنار، کتاب الاضحیۃ، ۶/۳۱، معجم

(۱) نوٹ: اس وقت دوسروں کو شریک کرنے کی بیعت نہیں تھی تب بھی دوسروں کو شریک کرنے کی گنجائش ہے۔ (دکھنا تقدم خیرہ تحت المسئلة العنقدة آنفاً)

(۲) (اصح اشتراك من هه في سبعة شريكات لأضحیة): ای ان نوی وقت الشراء اشتراك، صح احساناً، ولا لا استجلاً (وفا): ای الاشتراك قبل الشراء احب الخیر، (اللہ اعلم): قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ: "فوله: فی سبعة شريكات لأضحیة: ای یصحی بها عن مسلمہ،

کی نیت سے خریدے، بلکہ تجارت کی نیت سے خریدے، جب ساتوں شریک پورے ہو جائیں، تب قربانی کی نیت کر لیں (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد المذنب محمد رفیع دارالعلوم دیوبند۔

قربانی میں شریک کے انتقال سے اس کا حصہ دوسرا آدمی خرید سکتا ہے یا نہیں؟

سوال ۱۴۱۸۳: ایک شخص قربانی کی گائے میں شریک تھا اور اس پر قربانی اذروے شریعت واجب تھی، لیکن وہ شخص جانور کے ذبح سے پہلے مر گیا۔ تو اس کے بارے میں یہ رویت کرنا ہے کہ اس مرنے والے کی جگہ اگر کوئی شخص جس کا ارادہ قربانی کا ہو وہ اپنا حصہ لینا چاہتا ہے تو کیا اس کو شریک کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

کر سکتے ہیں، اس کے درشتے دوسرے خرید لے اور شریک ہو جائے (۲)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔  
حررہ العبد المذنب محمد رفیع دارالعلوم دیوبند، مفتی محمد رفیع مظاہر علوم سہارنپور، ۱۶/۱/۱۴۱۸ھ۔  
الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ۔

۱- حذیہ وغیرہا۔ وهذا من جملة علی الغنی: لأنها لم یتمین الوجوب بالصحة بها، ومع ذلك بکونه لما فيه من خلف الوعد. قال الفقیر: فلا یجزئ له أن یشترک فیها؛ لأنه أو حبها علی نفسه بالشراء للأضحية، فصحت للوجوب. وفي الهدایة: والأحسن أن یفعل ذلك قبل الشراء لیكون أهدأ عن الخلاف. وعن هجرة الرجوع فی القرية، هذا. (رد المحتار، کتاب الاضحية: ۱/۶، ۳۱، معید)

(۱) غریب آدمی جب قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیتا ہے تو اس کے خریدنے سے وہ جانور قربانی کیسے جہنم ہو جاتا ہے، اس لئے اس میں کسی شریک کرنا درست نہیں۔

"وفی غیر شرائها لها، لوجوبها علیہ بذلك، حتی یعتنع علیہ یوهها" (رد المحتار). قال العلامة التامی ورحمہ اللہ تعالیٰ: "أبی بالشراء، وهذا ظاهر الرواية، لأن شراءه لها یجری مجرى الإيجاب، وهو الشر بالشخصية عرفاً". (رد المحتار، کتاب الاضحية: ۱/۶، ۳۲، معید)

"وفی ظاهر الرواية یتمین بالأضحية بالشراء، لأن الشراء من الفقیر بینه الأضحية بمزلة الشر عرفاً وعادة". (بین الحقائق، کتاب الاضحية: ۱/۲، ۳۸۳، دار الکتب الضعیف بیروت)

(۲) "رجل اشترى أضحية وأوحىها علی نفسه بنفسه، ثم مات قبل أن یضحی بها، کان میراثاً عنه فی =

ایک شریک کے مرتے پر اس کے حصہ کی قربانی کا حکم

سوال ۱۸۲۹۵: سات شریکوں میں سے ایک کا انتقال ہو گیا اس کے ورثہ گر جائزت میں تو اس میت کی طرف سے قربانی درست ہوگی یا نہیں؟  
الجواب حامداً ومصلیاً:

درست ہوگی بشرطیکہ ورثہ بالغ ہوں، مجمع الزہیر: ۱/۲۶۷ (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔  
حررہ العبد محمد تکتلی افشارہ

فقیر شریک کا قربانی ذبح سے پیسے مر جانا

سوال ۱۸۲۹۹: اگر ایہ شخص میرے ذبح پر قربانی واجب نہ تھی تاہم قربانی میں شریک تھا۔  
اگر وہ ذبح سے پہلے مر جائے اور کوئی شخص اپنا حصہ کر لے تو اس کا شریک کر سکتے ہیں یا نہیں؟  
الجواب حامداً ومصلیاً:

کر سکتے ہیں۔ اس کے ورثہ سے ذبح خرید لے کر شریک ہو جائے (۲)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔  
حررہ العبد محمد تکتلی افشارہ، عین مفتی مدظلہ ہر علوم بہار پور، ۱۹/۱۰/۱۴۰۶ھ۔  
ایوب شیخ سعید احمد غفرلہ مدظلہ ہر علوم بہار پور، ۱۹/۱۰/۱۴۰۶ھ۔

۱۔ قول ابن حبیف رحمہ اللہ تعالیٰ: "فتاویٰ فی صی جان غنی حاشی الفطری المدعیہ، کتاب  
الاصحیہ، فصل فی حصۃ الاصحیہ زوقت ووجوبہا ومن تجب علیہا: ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶

قربانی میں شرکت کی اجازت دیکر پھر انکار کرنا

سوال (۸۳۶۹): ایک شخص نے دوسرے کو ذیل میں انٹرسی شخص کو کہہ کر بقرہ عید کی قربانی کی انٹرسی میں حصہ لے لینا یعنی شامل کر لینا اور وہ یہ ہوتی نہیں دیا اور اس شخص نے اس کو حصہ شامل کر لیا اور جب قربانی ہو چکی اور اس شخص کے پاس گوشت پہنچنے کی کوشش کی اور اسی وقت اس شخص نے انکار کر دیا کہ میں حصہ نہیں لیتا، جس شخص نے حصہ شامل کیا تھا اس نے گوشت کھا دیا یعنی اس کے انکار کرنے سے گوشت کھایا، یعنی وہ حصہ کس کا ہوگا اور وہ یہ کہ کون کسے گا؟ آیا قربانی درست ہے یا نہیں؟ فقہ۔

الجواب حامداً ومصبیاً:

اگر اس نے قیمت وغیرہ کی اجازت دینی تھی کہ میری طرف سے اتنی قیمت تک اختیار ہے تو وہ خلاف لفظوں میں اجازت دینی ہو تو اس کے حاکمات یہ طرز عمل سے دوسرے نے سمجھ لیا ہو کہ اس کی طرف سے یہاں تک کی اجازت ہے تو وہ حصہ ہی سمجھ لے گا ہے، پھر اس کو انکار کا اختیار نہیں، حصہ کی قیمت نہ لے نہ دے واجب ہے (۱)۔ فقہاء اللہ سبحانہ تعالیٰ رحمہ۔  
رروالعبود محمود فرس، مظاہر العلوم سہارنپور۔

چھ شریکوں نے ایک حصہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کیا

سوال (۸۳۶۸): اگر چند شخص مل کر، انہوں حصہ سونے، کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کریم تو کرنا

= قول اسی حقیقت وحسنہ "فہ تعالیٰ": فتاویٰ قاضی حن علی ہاشم الفتاویٰ العالمیہ، کتاب الاضحية، فصل فی صفة الاضحية ووقت ووجوبها ومن تجب علیہا ۳/۳۷۳، (رضیدہ)

ز (۱) "بذاذی الوکیل بالشراء لمن الصبح من ماله وقبضه، کان له حق الرجوع علی الموکل یعنی ان له ان یأخذ من الثمن الذی اذاه"، وشرح المعطلة لمسلم، مستمعار: ۸۰۴/۱، رقم احادیث: ۳۵۱۱، مکتبہ حنفیہ کوئٹہ،

"وإذا دفع الوکیل بالشرء الثمن من ماله من غیر صریح إذن الموکل و قبض الصبح، فقد ان يرجع به علی الموکل، لوجود الإذن دلالة، لأن الحقوق لتأکات ذالی العائد وقد علمه الموکل، ینکرین راصباً بلغة"، (اللباب فی شرح الکتاب: ۲۴/۲، کتاب الوکالة، قدیمی)

درست ہے یا نہیں، یا ایک ہی شخص اس حصہ کی قیمت دوائے کرے تب درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ایک شخص قیمت دوائے کرے تب بھی درست ہے (نہ سب ترکہا بل کر کریں تب بھی درست ہے (۲)۔

فتاویٰ اللہ تعالیٰ الم۔

ترجمہ احمد محمد خیر، دارالاصحیہ، بیروت، ۱۸/۹/۸۸ھ۔

الجواب صحیح، منہ نظام الدین عثمانی، دارالعلوم، بیروت، ۱۸/۹/۸۸ھ۔

چھ: وہی ایک حصہ قربانی کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے کریں

سوال [۸۲۰۹]: قربانی کے جانوروں سے حصہ کر سکتے ہیں، قربانی کے جانوروں میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ تھا کیا ہے؟ اور جب ہے یا سخت ہے؟ اور اس کا طریقہ کیا ہے، مثلاً جیسے کہ چھ آدمیوں نے مل کر ایک گائے خریدی، اس میں ہر ایک نے اپنا ایک ایک حصہ پہلے متعین کر لیا، اب وہ ایک حصہ وہ ان چھ حاجیوں کی جانب سے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ شتر آ رہا ہے۔ تو کیا اس طرح ایک حصہ میں سب کا

۱: "عن المحکم عن حمیش لال: رأیت علیاً رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطعی بکبش، فقلت له: ما هذا؟

فقال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أوصانی أن تضعی عنہ، فأتنا تضعی عنہ": من انہی

دار: ۲، باب الاصحیہ عن: المیت: ۲، ۳، مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

(وإعلاء السنن: ۲، ۴۱۱، ۲، کتاب الاصحیہ، باب الطحیة عن المیت، إناؤا، القرآن کراچی)۔

(۴) "وإن مات أحد النبعة المشرکین فی المیتة، وقال: لورثة الأصواء عنه وعنکم، صلی عن النکب

استحبنا، لقصد القرية من النکب": (والمختار: کتاب الاصحیہ: ۹، ۳۲، معجم)

(و کتاب فی تبصر لمرآی، کتاب الاصحیہ: ۸، ۳۰، وطبعہ)

(و کتاب فی تبصر لمرآی، کتاب الاصحیہ: ۸، ۳۰، وطبعہ)

"جائز ہے، کیونکہ حق اور میت کی طرف سے قربانی کا یکساں نعرہ ہے۔

فی المدار المختار: "وإن مات أحد النبعة، وقال الورثة أفهموا عنه وعنکم، صح

نفسه القرية من النکب، أم" والله أعلم"، إعداد انعم وزی، کتاب الفوائد والأصحیہ، غزنی، قلم قرآنی

دریہ، ترجمہ قرآن اخیر، ۵۳۲، ۳، دارالعلوم کراچی)۔

شریک ہونا پابغ ہے؟

دوسری مثال چینی کے دو ٹیپس پر راہیوں نے طرہ آپ پر غریب اور اس کی قربانی کرتے وقت سب نے یہ نیت کی کہ یہ قربانی سب نے طرہ مختصر سلی نہ تھی یہ وہ ملک کے ہم مبارک پر کی ہے تو کیا اس میں صرف ایک کمرہ یا بھلائیوں اور جن یا چار یا پانچ کی شریک ہو سکتے ہیں۔ آپ نے اس سے جس منہ جہیل جواب تحریر فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے

### الجواب دارالعلوم (سابقہ)

"قربانی کے ہونے پر تو لگے وقت میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اور اس سے زائد فی اجازت نسک ہے۔ طہارت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے حصہ کرنا مستحب اور بلا منہ اجازت سب کی بات ہے۔ اور مجوز غریب یہ ہے۔ ایک آدمی مستحق اللہ اس مقصد کے واسطے کہ جسے آریا نہ ہو جسے پہچان میں کرشتہ کے طور پر ایک حصہ نہیں دیا جی درست ہے۔"

(۱) ایک کمرہ صرف ایک آدمی کی طرف سے قربانی میں ذبح کیا ہو سکتا ہے سب کو اس سے واجب دار کا حصہ ہو۔ اگر کسی آدمی نے کو ایک کمرہ قربانی کریں وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا واجب ہو نہ چوبیس سب بھی درست ہے۔"

سب حضرات کا یہ جواب بھی لڑکی جو رست سے متنازعہ معلوم ہوتا ہے اپنی زکوٰۃ کی مہارت سے یہ ہے:

"کائنات بھٹس۔ وقت میں اگر سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں تو بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اور سب کی نیت قربانی کرنے کی و قیقت کی ہو صرف "وشت کھانے کی نیت نہ ہو۔"

اگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہو گا تو اس کی قربانی درست نہ ہوگی۔ نہ اس کی نہیں کا کچھ راہ حصہ ہے ورنہ اس کی درست ہوگی جس کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہے۔"

اگر کھانے میں سات آدمیوں سے کم کھانہ شریک ہوں جیسا کہ پہلی کوئی شریک ہوئے یا پچھلے شریک اوسے ورنہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہیں ہے تب بھی سب کی



جس بڑے جانور میں چھ آدھی شریک ہوں، وہ بال کی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہیں سب کا زائد ہے، پھر ساتویں حصہ سب منہ سے کر، عزت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ایسا ثواب کے طور پر کر دیا، جب بھی کسی کا ساتویں حصہ سے کم نہیں ہوا، بلکہ چھ آدمیوں کا ایک ایک حصہ پورا پورا ہوا، ایک حصہ میں سب شریک رہے اور اس ایک حصہ سے واجب اور کرنا مقصود نہیں، بعد ثواب پر پورا نیا مقصود ہے تو شرعا اس میں کچھ حرج نہیں ہے (۱)۔ فقہ و اللہ تعالیٰ اعلم۔

حرره العبد محمود غنی عن دار العلوم دیوبند، ۱۴/۱/۱۸۸۸ھ

ایک حصہ والدین کے لئے نصف نصف رکھنا

سوال ۱۰۷۴: اگر کسی آدمی نے قربانی کے جانور میں دو حصے لئے، ایک حصہ اپنے لئے اور ایک حصہ اپنے والدین کے لئے نصف نصف کر کے، تو اس کے والدین کو ثواب ملے گا یا نہیں؟ والدین خواہ حیات میں یا انتقال ہو گیا ہو۔

الجواب حمدًا لله و تعالیٰ:

اس کو چاہئے کہ دونوں حصے اپنے ہی طرف سے لئے، پھر قربانی ہونے پر ایک کا ثواب والدین کو پہنچے گا (۲) ثواب زکوٰۃ و اور مرد و سب کو پہنچایا جاسکتا ہے (۳)۔ تعالیٰ اعلم۔  
حرره العبد محمود غنی عن دار العلوم دیوبند۔

(۱) "زبان صاغات احمد السبعة المشركين في الضحية، وقال الورثة: ادبوا عنه وعكم، صبح عن الكل"

استحساناً، لفقه القربة من الكل". (الدر المختار، كتاب الاضحية: ۳۲۶/۶، سعید)

(۲) وكذا في تبيين الحقائق، كتاب الاضحية: ۳۸۲/۶، دار الكتب العلمية بيروت

(۳) وكذا في البحر الرائق، كتاب الاضحية: ۳۲۵/۸، رشيدية

(۴) وكذا في مجمع الزهر، كتاب الاضحية: ۳۱۴، مكتبة شعابہ كولہ

(۵) وكذا في الفتاوى العالميكسية، كتاب الاضحية، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحية:

۳۰۵/۵، رشيدية

(۶) "إذا ضحى رجل عن أبيه بغير امرهما و صنفى به، جاز: لأن للحم ملكه، وإنما لم يمت بواب =







## الجواب من جانب اشرف المدارس کراچی

باسم ملہم انصواب حامداً و مصالیاً:

"تقرہ" قول بعض ہے جو مروج ہے۔ بلکہ خلاف علمہ الشائق کی ہے۔

مخرج ہے، علمہ الشائق "توحہ" کے قائل ہیں اور یہی معنی ہے:

"تأمرهم بالعبادة. ولو صحى بالكل، فان كل فرض كذا كان

الصلاة". ونرى انما هي: "الظاهر أن المراد لو صحى بانه، يكون الواجب

كلها لا سيما دليل قوله في الحاشية: ولو لم يكن رجلاً موسراً، صحى بدنة عن

نفسه خاصة، كان الزكل أضحية واجبة عند عامة العلماء، وعليه الصواب،

وهـ مع أنه ذكر قبله بأسطر: لم يضحى الغنى حاشي، عالم بإدانة نفع

عند عامة العلماء، ولا ينافي قوله: كان الزكل أضحية واجبة، ولا يحصل

تكرار بين المسائلين، فافهم.

ولعل وجه الفرق أن التضحية بشاير تحصل بفعلين مفصلين

وإرافة دميين، فيضيق الواجب إحداهما فقط، والزيادة قد وقع به خلاف البدنة،

وعدمه: فعل واحد وإرافة واحدة، فيضيق كلها واجباً. هذا ما ظهر لي.

رد المحتار: ۲۳۵/۵ (۱)۔

حدیث میں بھی بیان ارشاد ہے کہ "ایک گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے

ہیں" (۲)، ان کا کسی حدیث میں ثبوت نہیں ملتا کہ ایک ہی آدمی ایک گائے ذرا کرے تو

(۱) رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الأحیة، ۳۳۳/۶، سعید.

(۲) "عن حابر رضى الله تعالى عنه قال: "نحرى بالحدیة مع البی صی الله تعالى علیه وسلم البدنة عن

سبعة، و بشرى عن سعة". (سنن ابن ماجه، ابواب الأحیة، باب: عن کم نحرى البدنة والمفرقة، ص

۲۲۶، قدیمی).

(وسنن أبی ذؤد کتاب الصحی، باب المفر والمجور عن کم نحرى: ۱۲، ۳، مکتبہ رحمہ اللہ لاہور)۔

اس کی سرت قربانیاں ہوں گی، یا ایک بن ٹخنوں ایک بن کانے میں انبیہ دو ہنگر تن بھی  
نہ نکلتا ہے۔

مختلف جہات قربت و مختلف افراد پر قیاس نہیں کیا جا سکتا، اس لئے ایک جانور  
کا سرت کے قلم مقام ہوا غلط قیاس ہے، مثلاً۔ عسی مام۔ شر  
الفتح: ۱/۲۶۱۔ اس لئے حدیث اپنے مورد پر منحصر رہے گی۔

نفس جہاں مختلف جہات قربت کا جو مذکور ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک  
کونے میں ایک ہی قربانی کے ساتھ دوسرا ٹخنوں دو ہنگر تن عقیقہ وغیرہ کا حصہ نہ نکلتا ہے۔ یہ  
مطلب نہیں کہ ایک بن ٹخنوں ایک بن کانے میں مختلف قربات نہ نکلتا ہے، اس لئے یہ  
حدیث اور فقہی قلم نہ مرکب نہ اضافہ ہے۔

شخص احد قربت جہات شمس کے حد پر آواز اور عبارات نفس میں فیہ مراد ہونے  
پر منہ و جزیں شواہد ہیں

۱۔ ما۔ نی اور شامیہ کی عبارت مذکورہ، و نیز ضحیٰ سانکل۔ فالکل حریر  
تکرار کن "المنفرد۔ نخ" (۶)۔

۲۔ "عن حارر رضي الله تعالى عنه قال: كنا نمتع مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، فذبح  
الفرقة عن سبعة، ونشترك فيها". و سنن المسائس، كتاب لصحابة، باب: مقجز عن لغز في  
الصحابة، ۴۰۳/۱، قدیمی،

۳۔ اسم: أحد في الصحابة، ولكن ذكره ابن الهمام رحمه الله تعالى: "أول ذبح عن كل واحد منهم شاة أو  
صبيح بقرة، أو بدنة عن سبعة" والقباس أن لا يجوز إلا عن واحد، لأن الإفادة واحدة وهي القرية، إلا أن  
تؤكد ما لا أثر له، وهو مروي عن حارر رضي الله تعالى عنه أنه قال: "نحرم ما عن رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم البقرة عن سبعة والبدنة عن سبعة". فتح القدير، كتاب الاصحیۃ، ۱۰۹، ۵، مصطفى البابي  
الحسيني مصر

۴۔ وكذا في نسر العفاني كتاب الاصحیۃ ۱، ۱۰۹، ۵، ۲، نكتب الغلبة بيوت:

۵۔ "لغز المختار، كتاب الاصحیۃ ۱، ۱۳۳/۶، سید





## القصص:

۱- یہ تحریر مختلف اہل فتویٰ حضرات کی خدمت میں بغرض اظہار رائے ارسال کی جا رہی ہے، براہ کرم اپنی رائے مدلل تحریر فرمائیں۔

۲- اگر یہ تحقیق صحیح ہے تو یہ سوال پیدا ہوگا کہ کسی نے ایک گائے میں اخیر دوم شکر وغیرہ متعدد ادب کی نیت کی تو ان میں سے کونسا واجب الاہل وکفا، یا کر کوئی بھی ادا نہیں ہوا؟ اس سے تعلق بھی رائے تحریر فرمائیں۔

رشید احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء۔

دارالعلوم دیوبند کا جواب

الجواب حامداً ومصلیاً:

سات آدمی ایک گائے قربانی کے لئے حصہ مساوی مشترک خرید کر قربانی کر دیں تو سب کی قربانی مباح شہاد ہو جائے گی۔

اگر ایک شخص نے قربانی کے لئے ایک گائے خریدی، پھر اس میں چھ آدمیوں کو شریک کر لیا تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے، کیونکہ شرائع اخیرہ متعدیہ اور خلاف زعمہ مکروہ ہے، تاہم قربانی سب کی ادا ہو جائے گی:

"ولو اشتری رجل بقرۃ بربیع، ثم اشترک فیہا بعد ذلک، قال ہنایم: سألنا أبا یوسف وحمید اللہ ثعالبی، فأخبرنا أن أبا حنیفۃ وحمید اللہ نعالی قال: مکروہ ذلک، ویدفع بہم، أن یدبحوها عنہم، ثم یبذروا الذکر ذلک بقولہ: لا یمثلوا اشترکوا فیہا، فعد وعد وعداً، فیکرہ أن یختلف الذعداء"۔ (ندائع: ۱/۷۶)۔

(۱) ندائع الہدایہ، کتاب النضحیۃ، فصل فی شروط جواز إقامة الواجب: ۴۰۷/۶، دار الکتب

العلمیۃ بیروت،





ورد النسخۃ (۱)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی میت کی طرف سے ایسا نواپ کی نیت نہ کرے تو درست ہے۔

یہاں یہ ارشاد کر:

”اشترک فی الاضحية خلاف قیاس ہے، اس لئے حدیث میں جس قدر اجازت

ہے ہی پر آمنا کیا جائے گا، اس پر کوئی دوسرے چیز یہ قیاس نہ کیا جائے گا۔

یہ اصول صحیح بات ہے، مگر اولاً: تو نسب قربانی ”یرقة النعم ورفاۃ الحيوان“ خودی خلاف قیاس (غیر بدعت ہمارے) ہے۔ ثانیاً: مطلقاً ”کتاب الاضحية“ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بہت سی چیز نجات پر فقہائے کرام نے قیاس سے کام لیا ہے۔ ثالثاً: جناب دالائی نے ارکان صلوة پر قیاس کی عبادت بحوالہ غایہ و شامیہ استدلال میں نقل فرمائی ہے کہ ”کل بدن فرض میں شمار ہوگا“ اور اس کو قیاسی یہ فرمایا ہے۔

سنتین ضحیہ کی نیت سے اگر کوئی شریک ہو جائے تو اس قربانی ضحیہ کا صحیح ہونا بالکل ظاہر ہے، اس لئے کہ قضائے ضحیہ بصورتہ ضحیہ درست نہیں بلکہ بصورت تہدیق ہے، اس کا اس مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں۔  
الحاصل: ایک شخص ایک گائے کی قربانی کرے اور اس میں جہات متعدد و متفرق کی نیت کرے تو اس کے عدم جواز کی کوئی دلیل نہیں (۲)۔

۱۔ فالمراد بالروایات مذکور فی الکتاب عن المجتہدین من لصحابة وغیرہم: وہی ”الشہر“ ایضاً عند سنن الترمذی، ”مصابہم الکتاب حجة بخلاف اکثر مفسرین اخصر“، (شرح غفرہ رسم المفسر، ص ۹۲، میر محمد کتب خانہ کراچی)۔

(۱) ”لأن مصابہم الکتاب حجة بخلاف اکثر مفسرین اخصر، کذا فی النہر، ولیہ من الحد: المقہوم معنی فی الروایات اتفاقاً، ومنه قول الصحابة“، (الدر المختار، کتاب الطہارۃ، أو کان الموضوع أربعة، ص ۱۰۰، صید)۔

رد المحتار ۳/۳۳۳، ۱۰۹۱، ص ۱۰۰

(۲) اگر گائے لڑکے سے پہلے بچہ کا اقبال ہو گیا تو اس کے جسے مس نیت ہو لینا اور کسی قربانی کرنے والے کو شریک کر لینا چاہیے، نجات ہم قربانی ہوگی اور حقیقہً ہر گز قربت کا دوسرا چیز نہ ہوگا، نہ کابیت مذکور، نہ ”دلی“، (کشف المصفی، کتاب الاضحية، عنوان: قربانی کرنے سے پہلے بچہ کا فوت ہونے کی صورت میں عیذت کے حصول کا حکم، ص ۶۰۹، دارالانشات، ص ۶۰۹)۔



اس کے مالک ہو گئے، شرعاً جائز نہیں کہ وہ ان چھ آدمیوں سے حصے کسی آدمی کے ہاتھ فروخت کرے، کیونکہ ان چھ آدمیوں سے زیادہ تو اپنے حصے فروخت کرنے کا اختیار نہیں دیا، ایذا زید نے جو دوسرے چھ آدمیوں کے ہاتھ چھ حصے فروخت کیے ان کی بیع باطلہ و لازماً نہیں ہوئی اور وہ پہلے چھ آدمیوں کے حصے ان کی ملک سے دوسرے چھ آدمیوں کی طرف سے ہوا ہو گئی۔ اور دوسرے چھ آدمیوں کی ملک میں داخل نہیں ہوئے (۱)۔

جب زید نے قربانی کر دی تو وہ پیسے چھ آدمیوں کی طرف سے لائیں، ہوئی (۲)۔ زید نے جو پہلے چھ آدمیوں کے حصے کی قیمت واپس لی ہے اس کا یہاں ان کے لئے درست نہیں، وہ زید کو واپس کر دیں اور دوسرے چھ آدمیوں سے زید سے بذریعہ وصول کی ہے اس کا زید کو لینا درست نہیں، زید وہ قیمت واپس کر دے اور ان کو چاہیے کہ قربانی کی قیمت عمدتاً کر دیں (۳)۔ نقطہ و الخمر سبحان تعالیٰ اعظم۔

حرر: العبد محمد رفیع

(۱) "بیع المفسور لى بأجزاء حد لسان أو كلبه أو رجب أو ونه. نفذ. إلا انفسخ. إلا أنه بشرط لصحة الإجازة أن يكون كل من البائع والمشتري. والمجوز والمبيع مانعاً" (شرح المحلة نسلبي وسم باز ۱۰۶۱ رقم المادة: ۱-۳). مکتبہ حنفیہ کونہ

(۲) اگر پہلے چھ آدمی اپنے حصوں کا انھیں وصول کر لیں اس طرح اگر چھ آدمی اپنی قربانی پر اپنی ہوں تو ان کی قربانی صحیح ہوئی تو مجاہد سے چھ آدمیوں کی قربانی صحیح ہو جائے گی۔

"رجل ذبح أضحية فبره عن نفسه بغير امره، فإن ضمنه المالك قيمتها، يجوز عن الذابح دون المالك، لأنه ظهر أن الإزاحة حصلت على ملكه. وإن أحدها مذبوحة نحري عن المالك، لأنه قد نواه، ليس بهرمه ذبح غيره لهذا" (الفتاویٰ العاتکریۃ، کتاب الاضعیۃ، الباب السابع: ۲۴۵، رشیدیہ)

(۳) "ولو لم یصبح حتى مضت ایام النحر وإن کن غنیاً تعلق فطیلة شاة طبری أو لم یبشر؛ لأنه رجة على نفسه" (المہذبہ، کتاب الاضعیۃ: ۳۰۱، شركة حنفیہ)

و كذلك فی الفتاویٰ العاتکریۃ، کتاب الاضعیۃ، الباب الرابع فما سبق بالمکان والزمان، ۲۹۶-۵، رشیدیہ)

(۴) کذا فی البحر الرائق، کتاب الاضعیۃ: ۳۰۲، رشیدیہ)

## ایک برکت میں شریعت اور سنت نہیں

مسئلہ ۱۲: شریعت بھی امت کی ہے اور سنت بھی امت کی ہے۔ وہی سنت ہے جسے اللہ نے اپنے پیغمبر پر بھی رکھا ہے۔ اس لیے کہ اللہ کی ہدایت اور سنت کی امت کی ہدایت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

الحجرات حرمہ مصیبت

یہ رخس ہے

تو اس کے لئے جس نے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکامات کو اپنا کر لیا ہے

تو اس کے لئے جس نے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکامات کو اپنا کر لیا ہے

اور اس کے لئے جس نے

اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنا کر لیا ہے

اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنا کر لیا ہے

اور اس کے لئے جس نے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکامات کو اپنا کر لیا ہے

اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنا کر لیا ہے

اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنا کر لیا ہے

اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنا کر لیا ہے

اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنا کر لیا ہے

اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنا کر لیا ہے

اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنا کر لیا ہے

اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنا کر لیا ہے

اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنا کر لیا ہے

اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنا کر لیا ہے

اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنا کر لیا ہے

اسی صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۳۰۴، ۳۰۵

ایسا کہ "ما نا فیہ نور و انکس شئی الہ میں نہیں ہے

"کلمہ حق میں محمد، آل محمد، و من اول محمد، ص ۲۱۲

ن میں یہ لکھا کہ جو قربانی کی حالت میں رکھتے۔ فقط و بعد ہی اتنی ہی علم۔

روزانہ کلمہ، فقرہ، الفاظ، اشعار، و غیر۔

ہرے کی قربانی میں شرکت

سوال نمبر ۱۷۱ | قربانی میں ہرے یا اب کے بھی سات حصے ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ اور جی، اس کو

چاندنی یا چھوٹے کر سکتے ہیں یا نہیں؟

محبوب حامداً و نصیراً:

گرام، اب، بھلا، اب، یہ، شئی کی شرکت کے کوئی ہے، اس میں شرکت سے کسی کی بھی قربانی درست

نہیں ہوگی۔ جی، اس کا نام، بخشش، اولاد میں شرکت درست ہے، سات آن کی ایک ہو سکتے ہیں، چار

کلی بھی شرکت کر سکتے ہیں، اس میں سات چھوٹے، اب، اس کے دو دو حصے، اب، اور ایک ایک حصہ، کو کسی کا حصہ

۱. المشرح معاصر الآثار للصفوی، کتاب الفید والذباح والاصاحی، باب الشافعی کہ تجزی ان

صحیح بہا: ۳۳۲، ۳۳۳، معید

۲. "عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر بکثیر قرآن یقال

سواءً وبصری سواءً، وسمک فی سواء، لانی بہ، فصیحی بہ، لقولہ: "وعائشہ بنتی حبیبۃ" ثوبان

"اشحبہا بھجر" لقصت، لأخذہ، وأخذ النکاح، لأصحبہ علیہ، وقال: "اللہ، ثوبان، یقول من

محمد والی محمد، ومن ابیہ محمد" ثوبان، فی "رسائل" ۱۵، کتاب الصحاح، باب ما یستحب من

لصحاح: ۳۸۱۴، مکتبہ رحمانیہ لاہور

روکنا لہ شوح نفس الآثار للصفوی، کتاب نعید والذبح والاصاحی، باب الشافعی کہ تجزی ان

صحیح بہا: ۳۳۲، ۳۳۳، معید

ما قولكم من بعد من هذا؟ (يا أيها الذين آمنوا) والله أعلم.

٢٠٠٠

چند سال کے بعد ان کی زندگی میں جو تبدیلیاں آئیں گی وہ اس سے زیادہ

قرآن مجید

ہاں! یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے یہ سب کچھ ہی کر دیا ہے۔

میرا یہ مصداقِ نبوت ہے۔ یہ ہے۔ میں میری ذات ہے، نہیں، ہر ایک کو اپنی ذات میں ہوں؟

تَجَوَّابُ حُدُودِ الْمَصْلُوبِ

ویرجینیا کے ایک سے آگے کے نو میں مہر کے سے تو وہ آگے کے میں نہیں ہوتا جس کے

۱۹۷۹ء کے انتخابات کے بعد، کانگریس کی قیادت میں ایک نیا اتحاد بنایا گیا۔

\_\_\_\_\_

۱۱. فلا یحیی الشافعی الا علی احمد بن محمد بن عقیله سبطه ذی النبی و الامی

فی حوزہ جدیدہ اور مغربہ عن اقلیٰ من سبعة اثار الشریک شام او ثلاثہ اور اربعہ نام حسبتہ اور سہ فی حدیث و

سفر: ١- لقاحار مسيح الرب في اولي وسون، تفقت الاخوة في القدر و انخلت في يكون لاحدهم

معنى: وإلا فخر الله... وإلا فخر الله بعد أن لا يخلص عن الخلق" إبداع الخلق، كذا النصيحة.

تصنيف في نظام برنارد: 1.4، 1.5، 2.4، 2.5، 2.6، 2.7، 2.8، 2.9، 3.0، 3.1، 3.2، 3.3، 3.4، 3.5، 3.6، 3.7، 3.8، 3.9، 4.0، 4.1، 4.2، 4.3، 4.4، 4.5، 4.6، 4.7، 4.8، 4.9، 5.0، 5.1، 5.2، 5.3، 5.4، 5.5، 5.6، 5.7، 5.8، 5.9، 6.0، 6.1، 6.2، 6.3، 6.4، 6.5، 6.6، 6.7، 6.8، 6.9، 7.0، 7.1، 7.2، 7.3، 7.4، 7.5، 7.6، 7.7، 7.8، 7.9، 8.0، 8.1، 8.2، 8.3، 8.4، 8.5، 8.6، 8.7، 8.8، 8.9، 9.0، 9.1، 9.2، 9.3، 9.4، 9.5، 9.6، 9.7، 9.8، 9.9، 10.0، 10.1، 10.2، 10.3، 10.4، 10.5، 10.6، 10.7، 10.8، 10.9، 11.0، 11.1، 11.2، 11.3، 11.4، 11.5، 11.6، 11.7، 11.8، 11.9، 12.0، 12.1، 12.2، 12.3، 12.4، 12.5، 12.6، 12.7، 12.8، 12.9، 13.0، 13.1، 13.2، 13.3، 13.4، 13.5، 13.6، 13.7، 13.8، 13.9، 14.0، 14.1، 14.2، 14.3، 14.4، 14.5، 14.6، 14.7، 14.8، 14.9، 15.0، 15.1، 15.2، 15.3، 15.4، 15.5، 15.6، 15.7، 15.8، 15.9، 16.0، 16.1، 16.2، 16.3، 16.4، 16.5، 16.6، 16.7، 16.8، 16.9، 17.0، 17.1، 17.2، 17.3، 17.4، 17.5، 17.6، 17.7، 17.8، 17.9، 18.0، 18.1، 18.2، 18.3، 18.4، 18.5، 18.6، 18.7، 18.8، 18.9، 19.0، 19.1، 19.2، 19.3، 19.4، 19.5، 19.6، 19.7، 19.8، 19.9، 20.0، 20.1، 20.2، 20.3، 20.4، 20.5، 20.6، 20.7، 20.8، 20.9، 21.0، 21.1، 21.2، 21.3، 21.4، 21.5، 21.6، 21.7، 21.8، 21.9، 22.0، 22.1، 22.2، 22.3، 22.4، 22.5، 22.6، 22.7، 22.8، 22.9، 23.0، 23.1، 23.2، 23.3، 23.4، 23.5، 23.6، 23.7، 23.8، 23.9، 24.0، 24.1، 24.2، 24.3، 24.4، 24.5، 24.6، 24.7، 24.8، 24.9، 25.0، 25.1، 25.2، 25.3، 25.4، 25.5، 25.6، 25.7، 25.8، 25.9، 26.0، 26.1، 26.2، 26.3، 26.4، 26.5، 26.6، 26.7، 26.8، 26.9، 27.0، 27.1، 27.2، 27.3، 27.4، 27.5، 27.6، 27.7، 27.8، 27.9، 28.0، 28.1، 28.2، 28.3، 28.4، 28.5، 28.6، 28.7، 28.8، 28.9، 29.0، 29.1، 29.2، 29.3، 29.4، 29.5، 29.6، 29.7، 29.8، 29.9، 30.0، 30.1، 30.2، 30.3، 30.4، 30.5، 30.6، 30.7، 30.8، 30.9، 31.0، 31.1، 31.2، 31.3، 31.4، 31.5، 31.6، 31.7، 31.8، 31.9، 32.0، 32.1، 32.2، 32.3، 32.4، 32.5، 32.6، 32.7، 32.8، 32.9، 33.0، 33.1، 33.2، 33.3، 33.4، 33.5، 33.6، 33.7، 33.8، 33.9، 34.0، 34.1، 34.2، 34.3، 34.4، 34.5، 34.6، 34.7، 34.8، 34.9، 35.0، 35.1، 35.2، 35.3، 35.4، 35.5، 35.6، 35.7، 35.8، 35.9، 36.0، 36.1، 36.2، 36.3، 36.4، 36.5، 36.6، 36.7، 36.8، 36.9، 37.0، 37.1، 37.2، 37.3، 37.4، 37.5، 37.6، 37.7، 37.8، 37.9، 38.0، 38.1، 38.2، 38.3، 38.4، 38.5، 38.6، 38.7، 38.8، 38.9، 39.0، 39.1، 39.2، 39.3، 39.4، 39.5، 39.6، 39.7، 39.8، 39.9، 40.0، 40.1، 40.2، 40.3، 40.4، 40.5، 40.6، 40.7، 40.8، 40.9، 41.0، 41.1، 41.2، 41.3، 41.4، 41.5، 41.6، 41.7، 41.8، 41.9، 42.0، 42.1، 42.2، 42.3، 42.4، 42.5، 42.6، 42.7، 42.8، 42.9، 43.0، 43.1، 43.2، 43.3، 43.4، 43.5، 43.6، 43.7، 43.8، 43.9، 44.0، 44.1، 44.2، 44.3، 44.4، 44.5، 44.6، 44.7، 44.8، 44.9، 45.0، 45.1، 45.2، 45.3، 45.4، 45.5، 45.6، 45.7، 45.8، 45.9، 46.0، 46.1، 46.2، 46.3، 46.4، 46.5، 46.6، 46.7، 46.8، 46.9، 47.0، 47.1، 47.2، 47.3، 47.4، 47.5، 47.6، 47.7، 47.8، 47.9، 48.0، 48.1، 48.2، 48.3، 48.4، 48.5، 48.6، 48.7، 48.8، 48.9، 49.0، 49.1، 49.2، 49.3، 49.4، 49.5، 49.6، 49.7، 49.8، 49.9، 50.0، 50.1، 50.2، 50.3، 50.4، 50.5، 50.6، 50.7، 50.8، 50.9، 51.0، 51.1، 51.2، 51.3، 51.4، 51.5، 51.6، 51.7، 51.8، 51.9، 52.0، 52.1، 52.2، 52.3، 52.4، 52.5، 52.6، 52.7، 52.8، 52.9، 53.0، 53.1، 53.2، 53.3، 53.4، 53.5، 53.6، 53.7، 53.8، 53.9، 54.0، 54.1، 54.2، 54.3، 54.4، 54.5، 54.6، 54.7، 54.8، 54.9، 55.0، 55.1، 55.2، 55.3، 55.4، 55.5، 55.6، 55.7، 55.8، 55.9، 56.0، 56.1، 56.2، 56.3، 56.4، 56.5، 56.6، 56.7، 56.8، 56.9، 57.0، 57.1، 57.2، 57.3، 57.4، 57.5، 57.6، 57.7، 57.8، 57.9، 58.0، 58.1، 58.2، 58.3، 58.4، 58.5، 58.6، 58.7، 58.8، 58.9، 59.0، 59.1، 59.2، 59.3، 59.4، 59.5، 59.6، 59.7، 59.8، 59.9، 60.0، 60.1، 60.2، 60.3، 60.4، 60.5، 60.6، 60.7، 60.8، 60.9، 61.0، 61.1، 61.2، 61.3، 61.4، 61.5، 61.6، 61.7، 61.8، 61.9، 62.0، 62.1، 62.2، 62.3، 62.4، 62.5، 62.6، 62.7، 62.8، 62.9، 63.0، 63.1، 63.2، 63.3، 63.4، 63.5، 63.6، 63.7، 63.8، 63.9، 64.0، 64.1، 64.2، 64.3، 64.4، 64.5، 64.6، 64.7، 64.8، 64.9، 65.0، 65.1، 65.2، 65.3، 65.4، 65.5، 65.6، 65.7، 65.8، 65.9، 66.0، 66.1، 66.2، 66.3، 66.4، 66.5، 66.6، 66.7، 66.8، 66.9، 67.0، 67.1، 67.2، 67.3، 67.4، 67.5، 67.6، 67.7، 67.8، 67.9، 68.0، 68.1، 68.2، 68.3، 68.4، 68.5، 68.6، 68.7، 68.8، 68.9، 69.0، 69.1، 69.2، 69.3، 69.4، 69.5، 69.6، 69.7، 69.8، 69.9، 70.0، 70.1، 70.2، 70.3، 70.4، 70.5، 70.6، 70.7، 70.8، 70.9، 71.0، 71.1، 71.2، 71.3، 71.4، 71.5

از کتب: فی الجاری (تذکره) کتاب، لأحمد، الطبعة ۲۰۰۵، دمشق؛

إكتمل في نيس، المحدث، كرسى لأصبغة، ١٢٤٧، دار الكتب، مطبعة بيريتا.

وڪتابي اسم لڙي ڪتاب لافضل ۲۱۹ ۲۱۹ ۲۱۹

٢: "ولم يهـمكم لربكم - يعني ربحكم - ان ينفذ شكر الله على هبة النكاح، ويزدث به انفسه يـد

تمت بها الشكر وإقامة الحفلة الفخارية في القرية - ورد المصدر : كتاب لأصحية - ٢٠١٩ ص ٤٨

"إله يذكركم بما كنتم تفترون من دونه، إلهي صفة التزيين، ويسخي أن يجوز: (تفترون) فاعلموا أنكم على

هذه نكاح" (تذائع الذئب). كانت السبعة، أصل في محل: "أما لو حب. ٣ + ١ = ٤" (نكاح السبعة سرور).

إذ كانت في حاشية المخطوط على الحاشية كتاب التأسيسية<sup>١٧٨</sup>، فإن التأسيسية سرور:

از کتابهای اخلاقی و معنوی به کتاب *آداب زندگی* از *م. ر. شهباز*.

از کتاب: *فی حاشیه اندیشه خلیج فارس*، ۱۳۹۶، ناشر: انتشارات معصومه - تهران

## باب فی قسمة اللحم ومصرفه وبيعه

(قریبانی کے گوشت کی تقسیم، مصرف اور بیع کا بیان)

قریبانی کے گوشت، پائے اور سر کی تقسیم

مسئلہ ۱۱۹۰: قریبانی کے سات حصوں میں سے چار میں ایک ایک پیڑ اور دو میں آدھا آدھری اور ایک میں مغز اور زبان لٹا دیا جائے گا، ایک حصہ میں پیر پائے اور دوسرے میں پیڑ اور ہڈیاں دے کر تو اس انداز سے تقسیم کرنا درست ہوگا یا نہیں؟ نیز اگر پیڑ اور ہڈیاں، ایک، دو تیرہ یا لٹا دی جائے اور حصہ داروں کی رضا مندی سے لیا گیا جائے کہ کسی غریب کو دینا اور اس کو سب قریحت کر کے پیرہ سر میں دینے تو یہ درست ہوگا یا نہیں؟

انجواب حامداً ومصلیاً:

اس طرح تقسیم درست ہے (۲)۔ جب کسی غریب کو سب نے رضا مندی سے پائے لٹا دیے اور تو اس

۱۔ "کذا جزاء"۔ (فیروز اللغات، ص ۱۰۱۶، فیروز سنٹر لاہور)

۲۔ "و یقسم بعمھاروناً لا حرجاً، إلا إذا خلط به من اکراہ أو جلدہ أی یکون فی کل حالب شیء من لحم، من الاکراہ"۔ (مجمع لانہ، کتاب الأصحیہ: ۶۶۔ مکتبہ حفاریہ کونہ)

"و یقسم للاحمر روناً لا جوازاً، إلا ان صدقہ من الاکراہ أو الجلد صرفاً للحلیس بخلاف جسدہ"۔ (المختار کتاب الأصحیہ: ۷۶، ۳۔ سعید)

۳۔ (کذا فی فتاویٰ قاضی خان علی ہاشم الفتاویٰ المالکیریہ: ۳۵۱/۳، کتاب الأصحیہ: فصل لہما یجوز فی الصحابہ وعلماہم واولادہم)

۴۔ (کذا فی الفتاویٰ السنن زید علی ہاشم الفتاویٰ المالکیریہ، کتاب الأصحیہ، الرابع لہما یجوز من الأصحیہ: ۴۰۶/۶، رشیدیہ)

۵۔ (کذا فی الفتاویٰ المالکیریہ، الباب الثامن، کتاب الأصحیہ: ۳۰۶/۵، رشیدیہ)

کوتل۔ جسے کہہ دو خود استخوان کرے، یا فروخت کر کے پیر در سر سے لے لے (۱)۔ فقہ وائد بجان نقالی احم۔

حر و العبر محمود و فقرہ دار العلوم دین پند ۱۸۰/۱۲/۵۸۹۔

## قربانی کے گوشت کی تقسیم

سوال ۱۸۷/۸۳: اگر ایک بکدے، بٹے والے سات آدمی ایک اونٹ کی قربانی کریں جس میں سات حصے ہوں تو کیا اس کے گوشت کو بھی تقسیم کرنا ضروری ہے، حالانکہ ادسب حصہ دار ایک ہی بکدہ ہوتے ہیں اور ایک ساتھ ہی سب کا کھانا پیتا ہے؟

الجواب حامد کو مصلیٰ:

تقسیم کرنا لازم نہیں، انتہائی پنا کر کھائیں تب بھی درست ہے اساسی ۳۰۶/۵ (۲)۔ فقہ وائد  
سبحانہ تعالیٰ اعظم۔  
حر و العبر محمود و فقرہ دار

## قربانی کا گوشت آپس میں توں کر تقسیم کرنا چاہئے

سوال ۱۸۷/۸۴: سات آدمیوں نے مل کر ایک بکدے کی قربانی کی، مگر اس کا گوشت قول کر تقسیم نہیں کیا، ہنگل سے بانٹا۔ یہ قربانی درست ہوئی یا نہیں، اگر قربانی درست نہیں ہوئی تو کیا یہ گوشت اور کائے قربان

(۱) "وطاب لیسہ وإن لم یکن مصرفاً لصدقة ما ذی الہ من الصدقات، فہیجز، لشد الطنک،  
و اصلہ حدیث بمرقہ "ہی لک صدقة او لسا صدقة". (البدوا المختار، کتاب المکاتب، باب موت  
المکاتب عجز و موت السولی: ۱۱۶، ۲، معید)

(۲) "(قولہ: یقسم اللحم) انظر هل هذه القسمة مبنیة اولا: حتی لو اشترى ثمنه و لزوجته و اولادہ  
التکبار مدنة و لم یقسموها، لجنہم اولا؟ و لظاهر لہا لا بشرط؛ لأن المقصود منها لإزالة  
حصولہ۔ و حاصلہ أن المراد بین شرط القسمة ان ۹ ملت، و لہذا شرط". (رد المحتار، کتاب  
الأضحية: ۳۱۹، معید)

در کذا فی إعلاء السنن، کتاب الأضاحی، باب: إن البذء من سبعة: ۲۰۸، ۱، (دائرة القرآن کراچی)

(در کذا فی حاشیة الطحطاوی: ۱۹۲، ۳، کتاب الأضحية، دار المعرفۃ بیروت)



کمریں، یہی صورت کریں؟ نیز انکی سے تقسیم کرنے کا کتاب و ہوا یا انھیں پائے والوں کو اور یہ کس کس طرح سونے، مکنا ہے تو یہ وغیرہ یا دہائی لکھ یہ دینا چاہئے؟

الجواب حامداً و مصلحاً:

اس صورت میں قرآنی صحیح ہوئی بقرآن کریم نہ کرنے سے، کتاب و یا کی جہ سے، و عمر کا جو اس تقسیم سے رہنمی تھے عبادہ ہوئے (۱) اگر تقسیم میں کسی کی طرف سے برقی پائے اور حال بھی لگا دی مثلاً، پہلو گوشت اور پانچو صدر پائے کا ایک حصہ میں اور پانچو گوشت اور پائے یا سرین یا فعال ایکہ کے حصہ میں آئی تو چونکہ یہ ایک کے حصہ میں جو چیز آئی ہے، وہ غیر جنس کے مقابل قرار دی جاسکتی ہے نہ لکے اس صورت میں نہ نہیں (۲)۔ لفظ والذکر کا نہ قرآن الیٰطرح

حرۃ، اعبر کون، شگونی، مظلوم، معنی، منقح، در، مظلوم، طومر، رپیور، انڈیا، اور  
صحیح، سعید، حر، فخر۔ الجواب صحیح، فقہ، لفظ، الاذکر، جلد ۱، ص ۱۰۰

۱ : "و یقسم للحجہ و زما لآلہ موزون، لا حوزا لا حوزا، البراء" والذکر المنقح مع مجمع لا تفرق، کتب الاصلیہ " ۱۶۸، مکملہ غفرہ، مکتوبہ

والنسیبہ لی صاحب الشرح، مسحوقہ بالتحقیق، "مجمع الاطهر، باب البراء، ص ۱۰۰، مکتوبہ غفرہ، مکتوبہ

الذکر و تقسیم، اگرچہ بکلام، بہت ہی، دوسرے، لیکن اس میں شبہ بھی دیتا ہے، اور جب یہ بات بھی ضرور ہے

"عن النعمان بن بشیر: سیر امہ تعدی عن قال، قال رسول اللہ علی، اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، "لحلال ہیں، والحرم ہیں، و بینہما منسختات لا یعلمہن کثیر من الناس، فعن النقی، لمیقات، مکتوبہ، نسیبہ و عرصہ، ومن وقع فی منسختات وقع فی الحرام، "منکوحہ، النصاب، کتاب، البیوع، باب، نکاح، وکتاب، الحلال، الفصل الأول، ص ۱۰۱، قدیمی

۲ : "و یقسم للحجہ و زما لا حوزا، لا، حوزہ، من الاکارع، أو العبد، فالحجۃ لایحلف حوزہ، بالشہر، المحترم، و قال اس عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ "اقر لہ لا حوزا، لان الخسبہ جب معنی البدلہ، و کو حللہ، معنی، حق فی تدانج، امر، عدم، حوزہ، النسبۃ، مجاورہ، لہذا، فیہ، معنی، التماثل، و کلہما =





## مسب قرہا بنوں کے گوشت کو کھانے سے منع کرنا

سوال: ۱۰۴۱: اگر کسی بھتی نے قرہا مسنونہ اتفاق کا غور رکھنے کی غرض سے قرہا کے گوشت کو  
مہینہ مسکھانے سے منع کیا تو جس حد تک اسے ایک حصہ اور فویش و اقارب کا ہے ایک چار چھ یا نو مگر چند خواتین نے  
اقارب میں سے ہر ایک کو فویش و اقارب کا حصہ بخش دیا تو اس نے غریب و مسکین کا حصہ بھی لے لیا تو اس  
طرح میں گوشت میں نصف صرف غریب و مسکین کا حق رہا، نصف اور فویش و اقارب کا حق ہے اس میں  
بھی غریب و مسکین کا حق ہے چھٹے غریب و فویش و اقارب کا حصہ ہے، لہذا بیع شدہ گوشت کے چار بھائی و خواتین  
جو اس حصہ غریب و مسکین کا حصہ ہے (۱)۔

قرہا و اقارب کے لئے اس کی تقسیم اس طرح کی: تمام گوشت و ایک ہی رتھہ شامل اس کے بھتی کے  
تمام مسکین میں پہلے بڑے بھائی کو اس میں امیر غریب اعلیٰ اصحاب میں شامل ہیں۔ یہاں تک کہ  
قرہا و اقارب بھی مل کر تمام بھائیوں کے حصے میں آجائے، اگر کسی نے صرف غریب و مسکین کا حصہ لے لیا تو  
قرہا و اقارب میں سے بھائیوں کو بطریقہ اقارب سے دیا جائے گا۔

## اجواب حدیث و مصلیٰ

قرہا کے گوشت کو کھانے سے منع کرنا ایک حدیث ہے کہ مسکین و فویش و اقارب کے لئے ایک غریب  
و مسکین کے لئے، یہ مختصر حدیث ہے (۱)۔ اگر کسی نے قرہا و اقارب کا حصہ لے لیا تو اس میں

۱۔ "مسکین و اقارب" حدیث ہے، اگر کسی نے قرہا و اقارب کا حصہ لے لیا تو اس میں

۲۔ "مسکین و اقارب" حدیث ہے، اگر کسی نے قرہا و اقارب کا حصہ لے لیا تو اس میں  
۳۔ "مسکین و اقارب" حدیث ہے، اگر کسی نے قرہا و اقارب کا حصہ لے لیا تو اس میں  
۴۔ "مسکین و اقارب" حدیث ہے، اگر کسی نے قرہا و اقارب کا حصہ لے لیا تو اس میں  
۵۔ "مسکین و اقارب" حدیث ہے، اگر کسی نے قرہا و اقارب کا حصہ لے لیا تو اس میں

۶۔ "مسکین و اقارب" حدیث ہے، اگر کسی نے قرہا و اقارب کا حصہ لے لیا تو اس میں  
۷۔ "مسکین و اقارب" حدیث ہے، اگر کسی نے قرہا و اقارب کا حصہ لے لیا تو اس میں  
۸۔ "مسکین و اقارب" حدیث ہے، اگر کسی نے قرہا و اقارب کا حصہ لے لیا تو اس میں

۹۔ "مسکین و اقارب" حدیث ہے، اگر کسی نے قرہا و اقارب کا حصہ لے لیا تو اس میں  
۱۰۔ "مسکین و اقارب" حدیث ہے، اگر کسی نے قرہا و اقارب کا حصہ لے لیا تو اس میں

۱۱۔ "مسکین و اقارب" حدیث ہے، اگر کسی نے قرہا و اقارب کا حصہ لے لیا تو اس میں  
۱۲۔ "مسکین و اقارب" حدیث ہے، اگر کسی نے قرہا و اقارب کا حصہ لے لیا تو اس میں

دوست ہے۔) اس چاہے تو، یہ غم، اوسا نہیں پتھیر کر لینا بھی درست ہے۔ اس اخلاق کی پوشیدہ صورت چٹا آئی کہ سب دوست ایک جگہ جمع کر کے تجزیہ کیا جائے، اگر ہر شخص اپنی مرضی سے عاقب اپنی فوجی کارکردگی اس طرح بیان کرے اور حکمائے اس میں اپنا اخلاقی اور فنی خاتمہ شہ ہے، تو بہت چیزیں اس کو برائے نفس و مال اور حکماء پر سب سے زیادہ چینی شریعت نے پابندی نہیں کی تھی طرف سے اس کی پابندی نہیں جائے (۲)۔

عن كل لحوم الاضحية فكروا بها: الحروا: ومنى حان اكلمه وهو عيسى. حروا: ما قيل عسا  
ويصح: ان لا تقص الصدقة عن لئس. قال النجاشي: لا الاكل والاداء: ما ياربنا. والاصحاح: لحمله  
للعاني. فواظروا بالتمنع والسعي في تقصيرها عليه. الاضاحا: الضحية. كتاب الاضحية ١٠٦، ١٠٧، ١٠٨، ١٠٩، ١١٠، ١١١، ١١٢، ١١٣، ١١٤، ١١٥، ١١٦، ١١٧، ١١٨، ١١٩، ١٢٠، ١٢١، ١٢٢، ١٢٣، ١٢٤، ١٢٥، ١٢٦، ١٢٧، ١٢٨، ١٢٩، ١٣٠، ١٣١، ١٣٢، ١٣٣، ١٣٤، ١٣٥، ١٣٦، ١٣٧، ١٣٨، ١٣٩، ١٤٠، ١٤١، ١٤٢، ١٤٣، ١٤٤، ١٤٥، ١٤٦، ١٤٧، ١٤٨، ١٤٩، ١٥٠، ١٥١، ١٥٢، ١٥٣، ١٥٤، ١٥٥، ١٥٦، ١٥٧، ١٥٨، ١٥٩، ١٦٠، ١٦١، ١٦٢، ١٦٣، ١٦٤، ١٦٥، ١٦٦، ١٦٧، ١٦٨، ١٦٩، ١٧٠، ١٧١، ١٧٢، ١٧٣، ١٧٤، ١٧٥، ١٧٦، ١٧٧، ١٧٨، ١٧٩، ١٨٠، ١٨١، ١٨٢، ١٨٣، ١٨٤، ١٨٥، ١٨٦، ١٨٧، ١٨٨، ١٨٩، ١٩٠، ١٩١، ١٩٢، ١٩٣، ١٩٤، ١٩٥، ١٩٦، ١٩٧، ١٩٨، ١٩٩، ٢٠٠، ٢٠١، ٢٠٢، ٢٠٣، ٢٠٤، ٢٠٥، ٢٠٦، ٢٠٧، ٢٠٨، ٢٠٩، ٢١٠، ٢١١، ٢١٢، ٢١٣، ٢١٤، ٢١٥، ٢١٦، ٢١٧، ٢١٨، ٢١٩، ٢٢٠، ٢٢١، ٢٢٢، ٢٢٣، ٢٢٤، ٢٢٥، ٢٢٦، ٢٢٧، ٢٢٨، ٢٢٩، ٢٣٠، ٢٣١، ٢٣٢، ٢٣٣، ٢٣٤، ٢٣٥، ٢٣٦، ٢٣٧، ٢٣٨، ٢٣٩، ٢٤٠، ٢٤١، ٢٤٢، ٢٤٣، ٢٤٤، ٢٤٥، ٢٤٦، ٢٤٧، ٢٤٨، ٢٤٩، ٢٥٠، ٢٥١، ٢٥٢، ٢٥٣، ٢٥٤، ٢٥٥، ٢٥٦، ٢٥٧، ٢٥٨، ٢٥٩، ٢٦٠، ٢٦١، ٢٦٢، ٢٦٣، ٢٦٤، ٢٦٥، ٢٦٦، ٢٦٧، ٢٦٨، ٢٦٩، ٢٧٠، ٢٧١، ٢٧٢، ٢٧٣، ٢٧٤، ٢٧٥، ٢٧٦، ٢٧٧، ٢٧٨، ٢٧٩، ٢٨٠، ٢٨١، ٢٨٢، ٢٨٣، ٢٨٤، ٢٨٥، ٢٨٦، ٢٨٧، ٢٨٨، ٢٨٩، ٢٩٠، ٢٩١، ٢٩٢، ٢٩٣، ٢٩٤، ٢٩٥، ٢٩٦، ٢٩٧، ٢٩٨، ٢٩٩، ٣٠٠، ٣٠١، ٣٠٢، ٣٠٣، ٣٠٤، ٣٠٥، ٣٠٦، ٣٠٧، ٣٠٨، ٣٠٩، ٣١٠، ٣١١، ٣١٢، ٣١٣، ٣١٤، ٣١٥، ٣١٦، ٣١٧، ٣١٨، ٣١٩، ٣٢٠، ٣٢١، ٣٢٢، ٣٢٣، ٣٢٤، ٣٢٥، ٣٢٦، ٣٢٧، ٣٢٨، ٣٢٩، ٣٣٠، ٣٣١، ٣٣٢، ٣٣٣، ٣٣٤، ٣٣٥، ٣٣٦، ٣٣٧، ٣٣٨، ٣٣٩، ٣٤٠، ٣٤١، ٣٤٢، ٣٤٣، ٣٤٤، ٣٤٥، ٣٤٦، ٣٤٧، ٣٤٨، ٣٤٩، ٣٥٠، ٣٥١، ٣٥٢، ٣٥٣، ٣٥٤، ٣٥٥، ٣٥٦، ٣٥٧، ٣٥٨، ٣٥٩، ٣٦٠، ٣٦١، ٣٦٢، ٣٦٣، ٣٦٤، ٣٦٥، ٣٦٦، ٣٦٧، ٣٦٨، ٣٦٩، ٣٧٠، ٣٧١، ٣٧٢، ٣٧٣، ٣٧٤، ٣٧٥، ٣٧٦، ٣٧٧، ٣٧٨، ٣٧٩، ٣٨٠، ٣٨١، ٣٨٢، ٣٨٣، ٣٨٤، ٣٨٥، ٣٨٦، ٣٨٧، ٣٨٨، ٣٨٩، ٣٩٠، ٣٩١، ٣٩٢، ٣٩٣، ٣٩٤، ٣٩٥، ٣٩٦، ٣٩٧، ٣٩٨، ٣٩٩، ٤٠٠، ٤٠١، ٤٠٢، ٤٠٣، ٤٠٤، ٤٠٥، ٤٠٦، ٤٠٧، ٤٠٨، ٤٠٩، ٤١٠، ٤١١، ٤١٢، ٤١٣، ٤١٤، ٤١٥، ٤١٦، ٤١٧، ٤١٨، ٤١٩، ٤٢٠، ٤٢١، ٤٢٢، ٤٢٣، ٤٢٤، ٤٢٥، ٤٢٦، ٤٢٧، ٤٢٨، ٤٢٩، ٤٣٠، ٤٣١، ٤٣٢، ٤٣٣، ٤٣٤، ٤٣٥، ٤٣٦، ٤٣٧، ٤٣٨، ٤٣٩، ٤٤٠، ٤٤١، ٤٤٢، ٤٤٣، ٤٤٤، ٤٤٥، ٤٤٦، ٤٤٧، ٤٤٨، ٤٤٩، ٤٥٠، ٤٥١، ٤٥٢، ٤٥٣، ٤٥٤، ٤٥٥، ٤٥٦، ٤٥٧، ٤٥٨، ٤٥٩، ٤٦٠، ٤٦١، ٤٦٢، ٤٦٣، ٤٦٤، ٤٦٥، ٤٦٦، ٤٦٧، ٤٦٨، ٤٦٩، ٤٧٠، ٤٧١، ٤٧٢، ٤٧٣، ٤٧٤، ٤٧٥، ٤٧٦، ٤٧٧، ٤٧٨، ٤٧٩، ٤٨٠، ٤٨١، ٤٨٢، ٤٨٣، ٤٨٤، ٤٨٥، ٤٨٦، ٤٨٧، ٤٨٨، ٤٨٩، ٤٩٠، ٤٩١، ٤٩٢، ٤٩٣، ٤٩٤، ٤٩٥، ٤٩٦، ٤٩٧، ٤٩٨، ٤٩٩، ٥٠٠، ٥٠١، ٥٠٢، ٥٠٣، ٥٠٤، ٥٠٥، ٥٠٦، ٥٠٧، ٥٠٨، ٥٠٩، ٥١٠، ٥١١، ٥١٢، ٥١٣، ٥١٤، ٥١٥، ٥١٦، ٥١٧، ٥١٨، ٥١٩، ٥٢٠، ٥٢١، ٥٢٢، ٥٢٣، ٥٢٤، ٥٢٥، ٥٢٦، ٥٢٧، ٥٢٨، ٥٢٩، ٥٣٠، ٥٣١، ٥٣٢، ٥٣٣، ٥٣٤، ٥٣٥، ٥٣٦، ٥٣٧، ٥٣٨، ٥٣٩، ٥٤٠، ٥٤١، ٥٤٢، ٥٤٣، ٥٤٤، ٥٤٥، ٥٤٦، ٥٤٧، ٥٤٨، ٥٤٩، ٥٥٠، ٥٥١، ٥٥٢، ٥٥٣، ٥٥٤، ٥٥٥، ٥٥٦، ٥٥٧، ٥٥٨، ٥٥٩، ٥٦٠، ٥٦١، ٥٦٢، ٥٦٣، ٥٦٤، ٥٦٥، ٥٦٦، ٥٦٧، ٥٦٨، ٥٦٩، ٥٧٠، ٥٧١، ٥٧٢، ٥٧٣، ٥٧٤، ٥٧٥، ٥٧٦، ٥٧٧، ٥٧٨، ٥٧٩، ٥٨٠، ٥٨١، ٥٨٢، ٥٨٣، ٥٨٤، ٥٨٥، ٥٨٦، ٥٨٧، ٥٨٨، ٥٨٩، ٥٩٠، ٥٩١، ٥٩٢، ٥٩٣، ٥٩٤، ٥٩٥، ٥٩٦، ٥٩٧، ٥٩٨، ٥٩٩، ٦٠٠، ٦٠١، ٦٠٢، ٦٠٣

١ "وإذ يتركه لدى ميقاتي ثم بعد عديده" : المار: كحضر، كتاب الأحكام: ١، ٣٤٩، ص ٥٥٥.

“وَمَنْ تَرَ كُفْرًا مِنْ عِبَادِي فِي قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ فَزَعِمُ لَهُ نَارُ جَهَنَّمَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ نَارٍ كُفَرٍ” : انکار ائمہ : کفر یا لا ضعیف ؟ \*

ملفها بكم له.

وَأَمَّا فِي مَثَلِهِمْ ثَلَاثَةٌ سَأَلُوهَ رَبَّهُمْ بِخِيَابِ الْعَذَابِ أَنْ تُخْرِجَهُمْ مِنْهَا فَيُضِلُّهُمْ فِي سَعْيِهِمْ فَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

[illegible]

جس قربانی کا گوشت صدقہ کرنا واجب ہے اس کا گوشت قربانی کرنے والا خود کھائے نہ اپنے بڑے بچوں کو کھائے، نہ کسی صاحب نصاب خوش و غریب کو دے، بلکہ تمام صدقہ کر دے، مثلاً: کسی شخص سے وصیت کی کہ میری طرف سے قربانی کی جائے اور میں کا انتقال ہو گیا اور ورثہ نے اس کی طرف سے قربانی کی تو اس کا تمام گوشت صدقہ کیا جائے (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

الماء الاحمر بماء غفرلہ، اور العیون و بولہ، ۲۷، ۳، ۶، ۱۳۰ھ۔

بڑے گھرانے کا قربانی کے گوشت کو صدقہ کرنا

سوال (۲۸۲) : میں نے گھر میں کھانے والے زیادہ بھائی تو کیا اس کے بڑے بھی قربانی کا نیت

تہائی گوشت صدقہ کرنا ضروری ہے؟

(۱) "تسرع بالاضحية عن ميت جز له الاكل منها، والهدية، والصدقة، لان الاجر للميت، والملک للصحی هو المختار، بخلاف دلو کور بامر الميت حيث لا یأکل"، وفتح المعین، کتاب الاضحية: ۳۸۶/۳، سعید

"من صحی عن الميت یصح کم یصح فی اضحیة نفسه من التصدیق والاکل، والاجر للميت، والملک للذابح والمختار انه یأمر الميت لا یأکل منها، ولا یأکل"، (والمختار، کتاب الاضحية: ۳۸۶/۳، سعید)

وکندھلی الفتاویٰ التزایة علی هامش الفتاویٰ العالمکبریة، کتاب الاضحية، اسابع فی التصبیع عن الغیر: ۴۹۵/۶، رشیدیہ

وکندھلی اعلام السنن، کتاب الاضاحی، باب التصحية عن الميت، ۴۷۳/۱، (ادارۃ القرآن کراچی) ضوٹ، نیکین یاں صورت میں کہ مرگا، نہ کہ ٹکٹ سے قربانی کریں اور اگر مرگا اپنے مال سے میت کے لئے قربانی کرے تو اس پر غم نہ پڑے، اُن کا بے اثر چریت ہے وصیت کی ہو

"وینبغي نقد الامر بما إذا أمره بالتضحية عنه من تركه في الثلث، ولو أمره بها من عند نفسه كما أمره صلى الله تعالى عليه وسلم علياً رضي الله تعالى عنه، فحكمه حكم لم يصح عنه بلا أمره، لكونه نظم عما عنه في نحو جهنم"، (اعلاء السنن، باب اذ حار لحم الامت حي لوقی ثلاثة أيام: ۷، ۱۳۰، ۴، ۱۵۱) و القرآن کراچی



ہا کر ہے (۱)۔ نظام النہایم۔

حررہ العبد محمد بن خفر، دار العلوم، پندرہ ۵/۱۲/۸۸ھ۔

الجواب صحیح: پندرہ ۵/۱۲/۸۸ھ، دار العلوم، پندرہ ۵/۱۲/۸۸ھ۔

قربانی کا گوشت پکا کر دینا

سوال [۸۳۸۶]۔ عموماً قربانی کا گوشت خوش ذائقہ رہا، مگر مساکین کے درمیان بیکار دیا جاتا ہے، اگر کسی کو گوشت دینا درست ہے، تو کیا اسے پکا کر دینا جائز ہے یا نہیں؟ ایسی دعوت کا قبول کرنا کیسا ہے؟ اگر کوئی شخص اس دعوت کو قبول نہ کرے، مگر مایوس نہ ہو، تو اسے شرعاً ترک مستحب ہے یا نہیں؟  
الجواب حامداً ومصلحاً:

قربانی کا گوشت اگر خیر غریب سب کو دینا درست ہے، عزیز، اقارب کو بھی دیا جاسکتا ہے، پکا کر کھانا اور دعوت کرنا بھی درست ہے (۲)۔ جو شخص ایسی دعوت کو مانا جائز سمجھتا ہے، اس سے دیکر طلب کی جائے۔ نہ قربانی کا گوشت محدود کرنا واجب ہے، اگرچہ پکا کر دینا، ممانعہ کرنا درست نہیں (۳)۔ فقط واللہ اعلم۔  
حررہ العبد محمد بن خفر۔

۱۲۱۰ھ، لو حسن الكل نفعه حاز، لأن القرية في الإزقة، والنص في الأصل بطريق. ارد المحتار، كتاب الاضحية: ۳۲۹/۴، سعید.

۲۰ کذا فی الفتنای العالما کبریہ، کتاب الاضحية، باب الخامس فی بیان محل اقامة الذبح: ۳۰۰/۵، وشہید.

۳۰ "و یأکل من لحم أضحيته، ویطعم من دماء من شئ وفقر". وجمع الأیو، کتاب الاضحية: ۳۲۱، مشکہ طحارۃ کونہ.

۴۰ "والفضل أن یصدق بالثلث، ویخذ ثلث صیاقه لأقربائه وأصدقائه". ارد المحتار، کتاب الاضحية: ۳۲۸/۶، سعید.

۵۰ "والفضل أن یصدق بالثلث، ویخذ الثلث صیاقه لأقربائه وأصدقائه". بدائع الصنائع، کتاب الطحیة، باب حب فی الاضحية: ۳۲۰/۶، دار الکتب العلمیة بیروت.

۶۰ "و العاقل أن الشئ لا یؤکل منه، ہی المنذورۃ، ابتداءً، والتي وجب التصدیق بعینها بعد آیام الذبح".



قربانی کا گوشت ہندو یا خاگروپ کو دینا

سوال ۱۸۸۵: قربانی کا گوشت آیا نہ کوڑے بکت میں یا نہیں؟ اس میں خاگروپ بھی شامل ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً و مصلیاً:

اگر کوڑیا پڑے نہ ہے و بناگروپ ہو یا کوئی اور (:) لیکن خدمت و خیرہ کے عوض میں زیادہ تر نہیں (۲)۔ فتاویٰ اسلامیہ

حررہ العبد محمد انیسوی رحمہ اللہ عنہ، مبین مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار بنیور، ۲۸/۴/۱۴۰۵ھ۔

لجوب صحیح: سید احمد غفرلہ، صحیح، عبد العلیف، یکم، جمادی الاول ۱۴۰۵ھ۔

قربانی کا گوشت بہترائی کو دینا

سوال ۱۸۸۶: میرا معمول ہے کہ ہر عید الاشیق پر ایک کمرے کی قربانی قرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کیا کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں دریافت طلب یہ ہے کہ کیا اس کا گوشت چنے یہاں کی بہترائی کو دیا جاسکتا ہے (۳)؟ ملا وادیس اس قربانی کے گوشت کے تعین حصے کرنے جانتے ہیں، ان کی تقسیم

(رواد المحتار، کتاب الاضاحۃ، ۲/۴۲۷، معید)

(رواد الفتاویٰ نسیم العرفیق، کتاب الاضاحۃ، ۲/۸۹۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(۱): "و یحب سباعاً ما شاء لعسی و الفقیر و المسلم و الذمی"، (فتاویٰ النعمان المکرمۃ، الباب الخامس فی بیان محل إقامة الواجب، ۲/۳۰، رشید)

"و لیسصحی ان یحب کل ذنک او تصدیق او یحبہ لعسی او قسم مسلم او کافر"، (اعلاء

السنن، باب بیع جلد الاضاحۃ، ۲/۵۸۷، (دارہ الفکر ان کوراجی)

او یطعم العسی و الفقیر، و یحب سباعاً ما شاء لعسی و الفقیر و المسلم و الذمی، (و یصدق بان کل

جاء، و لیسحب کل الذنک، حار، (حاشیۃ الطحطاوی علی الترمذی المحتار، ۲/۱۶۶، کتاب الاضاحۃ، معید)

(۲): "ولا عطی ائمر المجرور منها؛ لأنه کعب"، (اندر المحتار، کتاب الاضاحۃ، ۲/۲۸۱، معید)

(۳): "مہترائی: ملائی، وادیس، ہمارے، ہمارے"، (فیروز المصنفات، ص. ۲۲۲، فیروز سنز لاہور)

ایسے ہوتی ہے کہ ایک حسا اپنے لئے، دوسرا عزیزوں اور احبابوں کے لئے، تیسرا قصہ خربا، مساکین کے لئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں کسی کسی موقع پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے صدقہ کا ٹکرا کرنا ہوں اور انی طرح ایک بزرگ ہیں، ان کی طرف سے بھی صدقہ کا ٹکرا آیا کرتا ہوں۔ کیا صدقہ کا گوشت اپنے یہاں ہی بہتر لگتی تو بھی دیا جاسکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

دونوں قسم کی قربانی کا گوشت بہتر لگتی تو بھی دین درست ہے (۱)۔ مگر معاوضہ خدمت میں نہ ہو (۲)۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جو قربانی کی جائے اس کے تین حصے کر لینا درست ہے (۳)۔ فقط واللہ اعلم۔

ترجمہ العبد المذنب محمد رفیع رحمہ اللہ ۱۳/۴/۱۴۲۸ھ۔

غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دینا

سوال [۹۲۸۷]: قربانی کا گوشت غیر مسلم بھتی وغیرہ کو دینا یہ سہا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جواب ہے (۱)۔ مگر معاوضہ خدمت میں نہ ہو (۲)۔ فقط واللہ اعلم۔

ترجمہ العبد المذنب محمد رفیع رحمہ اللہ عن۔

(۱) (راجع: ص ۳۳۳، رقم الحاشیہ: ۱)

(۲) (راجع: ص ۳۳۳، رقم الحاشیہ: ۲)

(۳) "تسرع بالأضحية عن ميت، جاز له الأكل منها والهدية والصدقة؛ لأن الأجر للميت، والملک للميتحي" (فتح المعبر، کتاب الأضحية: ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶)

"من فتح عن الميت يصنع كما يصنع في أضحية نفسه من الصدق والأكل، والأجر للميت، والملک للميتحي" (ورد المختار، کتاب الأضحية: ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳)

"وذهب أن لا تنقص الصدقة من الميت" (فتح المعبر، کتاب الأضحية: ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴)

(۴) "ويجب منها ما شاء لفقير والعقير والمذمى" (الفتاوى المالكية، الزب الخامس في ۵)

قربانی اور عقیدہ کا گوشت غیر مسلم کو دینا

سوال (۸۶۸۸): قربانی اور عقیدہ کا گوشت غیر مسلمان کو دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جس قربانی کا گوشت صدق کرنا واجب ہے جیسے نذرانہ اس کا گوشت غیر مسلم کو نہ دیا جائے (۱) اور عام

قربانی کا گوشت جیسے عقیدہ کا گوشت غیر مسلم پر بھی دینا درست ہے (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد مفتی عمرہ دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح: نذرانہ المذین مفتی عمرہ دارالعلوم دیوبند۔

۱۔ بہان محل: فاعلم الواجب، ۳۰۰/۵، (مشہدہ)

”وللمصالحی ان یبیب کل ذلک أو یتصدق أو یهدی لغنی أو لفقیر مسلم أو کافر“ (بغداد،

الحسن، باب بیع جلد: الاضحیۃ، ۲۵۸، (إدارة القرآن کراچی)

”و یطعمه الفقی (الفقیر، ویبب منها ما شاء لغنی و لفقیر و لاسلم و لغنی، و لو یتصدق بالکل۔

جزاء، و لو حسن الكل نفسه، جزء“ (حدیث المطحطاوی علی نذر المخیر، ۱۶۶، کتاب

الاضحیۃ، معبد)

(۵) ”و لا یعطی اجر الحرار منها، لأنه کسب“ (الدراستخار، کتاب الاضحیۃ، ۳۴۸، معبد)

(۱) ”و جاز دفع غیرها و غیر العشر، و الحراج (لہ): ای اذمی و لو وجب کفر و کفارة و فطرہ

علا ل لسانی، و یقول یعنی: حلو، القدسی، و اما الحوی و لو مسأنا فجميع الصدقات لا تحور له

استصاف“ (الدراستخار)، ”فوله: خلافاً لما فی“ حیث قال: ان دفع سائر الصدقات مواجبة لہ، لا یجوز

اعتباراً بالوکاة، و صرح فی المہدیۃ و غیرہا بان ہذا روایۃ عن الذہبی، و ظاہرہ ان قولہ المشہور کقولہما

امر لہ (و یقول یعنی) الذی فی حاشیۃ البحر الرمنی عن النحوی، و قوله ناخذ، قلت، لکن کلام المہدیۃ

و غیرہا یفید ترجیح قولہما، و علی السور“ (رد المحتار، کتاب الزکوۃ، باب المصروف، ۳۵۰/۲،

معبد)

و کذا فی فتح القدیر: کتاب الزکوۃ، باب المصروف، ۲۶۶، ۲۶۷، مصطفیٰ النبی افغانی (نصر)

(۲) ”لکن کس لام فی اجرت میں دینا صحیح نہیں، کہ کھدیم دھریجہ نہعت المسئلہ المتقدمة آنفاً۔



## میت کی طرف سے کی گئی قربانی کا گوشت

سوال ۱۸۴۹۰: میت کی طرف سے جو قربانی کی جائے تو اس کا گوشت قربانی کرنے والا خود بھی کھا سکتا ہے یا کھانا عمدتہ کر ضروری ہے؟

الجواب حامداً و مصلياً:

اگر میت نے ہیئت کی تعمیل کی میری طرف سے قربانی نہ چاہے تب تو اس کا تمام گوشت صدقہ یا جوئے، اگر میت نہیں کی تو قربانی کرنے والا خود بھی کھا سکتا ہے، بلکہ اس تمام گوشت کا، لک ہے جس طرح اپنی قربانی کے گوشت کا لک ہے، مناسبتاً: ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔

## قربانی کے گوشت سے ایصالِ ثواب اور مریدِ فاتح

سوال ۱۸۴۹۱: ہندوستان میں بعض اشخاص کے یہاں یہ دستور ہے کہ قربانی اور ان کو ایصالِ ثواب یعنی فاتح کے لئے قربانی کے گوشت سے مریدوں کی خدمت میں داتے، بلکہ کہتے ہیں کہ جس شخص کے نام سے قربانی ہوئی ہے اس کو ثواب ملے گا اس گوشت کا، اس سے چند گوشت منگوا کر بعد پکانے کے مریدوں کی خدمت میں داتے ہیں۔ ہندوستان کی یہ جو مثل رسم قائم ترک بہرعت ہے یا نہیں؟ عوام کا یہ کہنا کہ قربانی کا

(۱) "تسرع بالأضحية عن مباح، حار نہ الأكل منها والهدية والصدقة؛ لأن الأجر للميت والمالك للمصطفى، وهو المختار، بخلاف ما لو كان بامر الميت، حيث لا يأكل"، (فتح المعين، کتاب الأضحية: ۳۸۲/۳، سعید)

"تمن ضحی عن المباح، يصع كمد يضع في أضحية نفسه من الصدقة والأكل، والأجر للميت، والمالك للمصطفى، والمختار بامر الميت لا يأكل منها، ولا يأكل"، (رد المحتار، کتاب الأضحية: ۳۸۲/۳، سعید)

وکنڈا فی الذی البرازیة علی هامش الفناوی العالمکبریة، کتاب الأضحية، المسابع فی النضحية عن النغیر ۲۴۵/۶، رشیدیہ

وکنڈا فی إعلاء السنن، کتاب الأضحية، باب النضحية عن الميت: ۲۷۰/۲، دار الفکر ان کراچی

ثواب جس کے نام کیل میا، سب اراں کوئیں ملے گا اور اسے گوشت سے ثواب ملے گا، کیونکہ قربانی والا گوشت تو وہی ہے، اس لئے سمجھ خریدتے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

غرام کا یہ عقیدہ اور خیال غلط اور باطل ہے۔ جس نے قربانی کی اس کو ثواب نہیں قربانی کا ملے ہے، گوشت کو خدا واسطہ دینے کا ثواب مستحق ہے قربانی کی جیسے اس میں کی نہیں۔ (۱)۔

مترجمہ عربیہ پر لکھی کھانا سامنے رکھ کر اس پر فاتحہ پڑھا یا بھی شرعاً ہے اسلئے اور یہ عت ہے (۲)۔

(۱) "تشریح بالاضحیٰ عن الميت۔ جائز له الاکل منها، والهدیۃ، والصدقة، لأن الأجر للمیت، والملک للمیت، وحی هو المختار، بحلال مالو کان یأمر المیت حیث لا یأکل" (فتح المعین، کتاب لأضحیۃ: ۳۸۲/۳، متحد)

"عن ضحی عن الميت یمنع کما یمنع فی أضحیۃ نفسه من الصدقة والاکل، والأجر للمیت، والملک للذبح، والمختار أنه إن یأمر المیت، لا یأکل منها، ولا یأکل" (ودائع الجنان، کتاب الأضحیۃ: ۳۸۶/۲، متحد)

روکدہ فی الفتاویٰ المنزلیۃ علی هامش الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الأضحیۃ، السامع فی الضحیۃ عن العرب: ۲۹۵/۶، (شعبہ)

روکدہ فی إعلاء السنن، کتاب الأضحی، بابہ الضحیۃ عن الميت، ۳۷۱/۲، (ادارۃ الفقہ آن کراچی)۔  
نوٹ: لیکن یہ اس صورت میں کہ وہ ذکر کے کث سے قربان کریں اور کہ وہ اپنے دل سے میت کے لئے قربانی کریں اس کا حکم شریعتاً قربانی کا ہے، اگرچہ میت کے میت کی ہو

"وبعضی تقدیر الأمر بعد الأمر بالضحیۃ عند من لم تکن فی الفتن، ولو أمر بهما من عند نفسه کأمره صلى الله تعالى علیه وسلم عند رضى الله تعالى عنه، فحکمه حکمہ مالو ضحی عند بلا أمره، بكونه تطوعاً عنه فی الوجهین" (إعلاء السنن، باب اذکار لعموم الأضحی فوق ثلاثة أوج، ۳۸۱/۳، (ادارۃ القرآن کراچی)

(۳) "قوله الضاحیة والإخلاص والكفارون علی الطعام بدعة"، (الذہب: الأهل المستف، ص ۱۵۵، بحوالہ (۹) مست، ص ۷۵: ۲)

روکدہ فی مجموعۃ الفتاویٰ العلامة اللکھنوی، کتاب الجنائز: ۳۳۱، متحد

اس کا ترک ضروری ہے۔ بلکہ اگر امام، شیخ، میت وغیرہ کے جب توفیق ہوگا، اٹھائا، کھڑا، اٹھ، بوجہ وغیرہ کے کر، یا تو زہر آں، دوا پڑھ کر، یا دوا دے، مگر کڑواں پچھائیہ، جانے، ماں میں کوئی مقناقتیں (۱)۔ جس شخص کو جس چیز

— (وفادای رضیہ، کتاب المدائح، ص ۲۲۶، فارغیت عن کمرابی)

”عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”إذا خطب إمام من عبائنا وعلمائنا وشد غلبه حتى كأنه منار جیش، يقول: ”أصحبكم ربناكم“ ويقول: ”هبت أنا والناس معي فلبسوا“ ويلقون بين أصابعهم البساء“ والوسطی يقول: ”أما بعد! فإن حشرنا حديث كتب الله، وجبر الهمدي هدى محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وشر الأمور محدثاتها، وكل مدعة هلاله“ والصحيح نعلم، كتاب تجميع: ۲۸۵، قدیمی،

ومنكرو المصباح، كتاب الإيمان، باب الاعتقاد بالكتاب والسنة، الفصل الأول، ص ۲۰، قدیمی،  
”ولم لا صور بالانصب، وقيل: لا ترفع (محدثاتها)“، يفتح اثنان — يعني البدع الاعتقادية والفوقية والعقلية، وكل مدعة، ما ترفع بالصب، اضلاله، قال في الأزهري: أي كل مدعة مبتدعة ضلالة، نقوله عليه العلوية واللام: ”من من في الإسلام حقة، فله أجرها، وأجر من عمل بها“، وجميع كبريكر وعمر (صلى الله تعالى عليهم القرآن) وكه ويد (صلى الله تعالى) عنه في المصنف، وجد في عهد عثمان (صلى الله تعالى) قال النووي رحمه الله تعالى: البدع كل شيء، عن عني غير مثال — وفي الشرح: أحداث منهم يكن في عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، ”مرقاة المفاتيح“، كتاب الإيمان، باب الاعتقاد بالكتاب والسنة، الفصل الأول، ۳۶۸، ۳۶۹، وتبديده

”لأن ذكر الله تعالى: إذ قصده التحصيل يوجب ثواباً، أو بشي دون من لم يكن متروفاً حيث لم يرد به الشرح لأنها خلاف الشرح“، والبحر الرائق، كتاب الصلوة، باب العبادة، ص ۲۷۶، عظیم،  
”لو قرأ في بيته وأهدى نواحيها إليهم، بأن قال بلسانه بعد فراغه من قرائته، اللهم احمل لوائها قرآنه لأهل القصور، نزول إليهم، لأن هذا دعاء يوصل الثواب إليهم، والمدعى يصل بالاسلام“، (مسائل الإيمان، ص ۸۵، مسئلة ۲۵)

”الأصل أن كل من أتى عبادة لله، به جعل نواحيه تغير، وإقرانه بعدد ما: أي سواء كانت صلاة أو صوماً أو صدقة أو قرآن أو ذكراً أو طوافاً أو حجاً أو عمرة أو غير ذلك من زيادة قبور الأنبياء عليهم الصلوة والسلام والمسيحة، والأولاد، والنساء، وتكثي الموعود وجميع أنواع الخير“ (رد المحتار، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في إهداء ثواب لأعمال للغير: ۵۵۵، سعيد)

نہ زیادہ ضرورت ہو، دینے سے زیادہ واجب ہوگا ہے۔ فقہاء مذہب کا یہ حال امم۔  
حرمہ اللہ کہہ کر فرما۔

قریبانی کا گوشت کھانا کر دیر تک رکھنا

سہ ماہی [۱۸۶۹]۔ بعض آدمی قریبانی کا گوشت، غنوں کے سینوں تک ننگہ کر رکھتے ہیں اور کھانا  
رہتے ہیں۔ ایہ کرنے میں شرعاً کوئی بات نہیں؟  
الجواب حامداً ومصلیاً:  
کوئی قیمت نہیں (۱)۔ فقہاء مذہب امم۔  
حرمہ اللہ کہہ کر فرما۔

قریبانی میں دھشت فروخت کرنے کی نیت

سہ ماہی [۱۸۶۹]۔ سات آدمیوں نے کربک یا زریہ یا بچہ منہ یا عاۓہ کھانے کی نیت گوشت  
نروخت کرنے کے لیے قریبانی کی بیٹ نکلی۔ گوشت فروخت کرنے کا پیش کرتا ہے۔ اس سے دھروں کی قریبانی  
میں کوئی نقصان نہیں آئے گا؟

۱۔ ”عن سببان من مریڈہ عن ابیہ رسی: قد نعلی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
”کتبت بھیکم عن لحوم الأضاحی فوق ثلاث بیع أو تطول عسی من ذلك أن لا یفکروا ما لا لکم،  
وأطعموا وذبحوا“۔ سنن ابی داؤد، کتاب الذبائح، ۲۔ باب الذبائح، ۱۔ فکلمہ ما لا لکم، سعید۔

”عن حماد بن عیسیٰ عن عمار بن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما یبھی عن أکل لحوم  
الضحایہ بعد ثلاث، ثم قال بعد: ”کلوا ویزودوا“۔ ذکر ۱۱۔ ”والضحیح نصب، ما یبھی عن أکل ما کان من  
البھی عن أکل لحوم الأضاحی بعد ثلاث فی ذلک الإسلام، ویبھی عن أکل ما یباح بہ فی ذلک“۔  
۵۸۶۔ قدیمی

(۱) سنن ابی داؤد، ص ۲۸۰۔ باب الذبائح، ۱۔ فکلمہ ما لا لکم، سعید۔

(۲) علاء الدین، باب الذبائح، ۱۔ فکلمہ ما لا لکم، ۲۔ ذیل الشرائع، کراچی۔

(۳) کما فی رد المحتار، کتاب الذبائح، ۱۔ فکلمہ ما لا لکم، سعید۔





قربانی کا گوشت تقسیم کے لئے دیا تھا اس کو فروخت کر دیا

سوالی (۱۴۹۵): حافظ محمد یاسین، مؤرخ رجولی ضلع انبالہ نے ایک بھجری قربانی کی اور مسجد اجماعیہ مؤرخ رجولی میں آیا اور امام مسجد حافظ محمد یاسین نے قربانی کا گوشت تقسیم کرنے کو دیا کہ اس کو اجماعیہ میں تقسیم کر دو، کیونکہ اجماعیہ میں مدت دراز سے قربانی بند ہے۔ امام مسجد نے گوشت ایک دو تیر بیچ دو لوگوں میں چھپا ہوا کہ یہ گوشت چھپا جائے نہیں۔ امام مسجد دعوہ دے کر دیا کہ جائز ہے۔ آپ مندرجہ میں اسود کو مد نظر رکھتے ہوئے شریعت کا حکم تو فرمائیں، کیونکہ چلک کو خطہ ہے کہ قربانی کے گوشت فروخت کرنے کا عام رواج نہ ہو جائے۔ مدہ سے کہ ہر بھی ہوئی یا نہ ہوئی تاکہ لوگوں کو اعتبار ہو جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

قربانی کا گوشت چھپا جائے نہیں ہے (۱)۔ امام نے غلامتہ بتایا۔ امام کے مدہ جب ہے کہ گوشت کی تمام قیمت کو واپس کر دے، جس سے تحقیق قیمت ملی ہے ہر ایک کی قیمت واپس کر دے (۲)۔ کیونکہ حافظ محمد یاسین

= المعانی، (سورة التحريم: ۸) - ۱۵۸/۲۸، دار احیاء التراث العربی بیروت

"ثم إن كان المحق لا يبيع ولا يله بطريقه"، (ومن كثير، (سورة التحريم: ۸) - ۵۳/۳، مکتبہ

دار الفیحاء)

(۱) "بأن يبيع اللحم أو الجلد به"، أي بمستهلك؛ أو بدرهم، تصديق بقضه، ومفاده صحة البيع مع

الكراهة. وعن الثاني باطل، لأنه كالتوقف. (اندر المعنای، قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ

"فأوله فإن يبيع اللحم أو الجلد به، الخ) "أوداه ليس به بيعهما بمستهلك وإن لم يبيع الجلد بما

يبقى عنه، وسكت عن بيع الذبح به للخلاف فيه. والمصحيح كما في الهداية وشروحهما أنهما

سواء في جزاء بيعهما بما ينفع به دون ما يستهلك، وأبده في الكفاية بما روى ابن سنان عن

محمد رحمهما اللہ تعالیٰ: "لو استوى باللحم ثوباء، فلا بأس بمسسه"، (رد المحتار، كتاب الأضحية،

۳۲۸/۲، معید)

(وكذا في البحر الرائق، كتاب الأضحية: ۳۲۷/۸، وحیدہ)

(۲) خرید و فروش سے گوشت واپس کر کے لیکن اگر خریدار نے گوشت کھا لیا ہے تو حافظ محمد یاسین امام یا خریدار سے

گوشت کی بازاری قیمت بھرنا، صدق کرے۔

سے گوشت تقسیم کرنے کے لئے ایسا کہ بیچنے کے لئے نہیں دیا تھا۔ اگر مام سجد قیمت دانی نہیں کرنے کا تو بھٹ  
نوبار دھوکہ دے کر اس مام سے بچہ کوئی دوسرا شخص موجود ہوا تو دوسرے کو اسے بیایا جانے اور اس بیچنے والے مام کو  
ملکہ و کردیا جائے اس کو مام نہ نہا کر، اگر نیکی ہے (اللہ تعالیٰ اعلم)۔

حررہ مولانا محمد رفیع عثمانی رحمہ اللہ، درمختار غلام مبارک، ۱۲/۲/۱۳۹۰ھ۔

ابن ابی شیبہ: (سعیہ الحدیث) ص ۲۰۲، مختار غلام مبارک، ۱۲/۲/۱۳۹۰ھ۔

صحیح: (حدیث) ص ۲۲، ۱۲/۲/۱۳۹۰ھ۔

### قربانی کا گوشت فروخت کرنا

سوال ۱۵۹: قربانی کرنے والا اپنی قربانی کے گوشت بکروقت کر سکتا ہے یا نہیں؟ اگر اس نے

خود قربانی کر لی، اور اس کے بھائی سے گوشت "یا حنیہ" کیا ختم ہے؟

اجواب حامد ومصطفیٰ:

جی قربانی کا گوشت بکروقت کرنا حرم و ہے، اگر فروخت کر دیا تو قیمت محدود کرنا واجب ہے (۲)۔ جو

- "باب من عمل من غیر عبدہ، یوقف الشیعی اجازۃ امناک" ولو ھذاک المبع

فی بد العنصری، فللمالک ان یضمیٰ قیداً شاماً، الفتاویٰ العدلیہ ص ۵۲۳، (منہج)

"سبع العنصری: ۱۰۱، اجاز صاحب المال" ھذا ولا یتسرع" شرح المسئلۃ ۱۳۱،

رقم المسئلۃ: ۱۳۷، (مکہ حنفیہ کون)

۱: "و یکر و یدع عبد و غیر اسی و فامی و انعمی" الدر المنہج: مع رد المحتار، کتاب الصلوٰۃ، باب

الإمامۃ: ۵۵۹، (منہج)

۲: (کذا فی الھدایۃ، کتاب الصلوٰۃ، باب الإمامۃ: ۱۲۴، (شرح جامعہ،

۱) (کذا فی اشعر الرائق، کتاب الصلوٰۃ، باب الإمامۃ: ۱۰۱، (منہج،

۲) (کذا فی تبیین الحقائق، کتاب الصلوٰۃ، الاوّلی، الإمامۃ، ص ۱۳، (بہار اکبیری لاھور)

۳) (کذا فی حاشیۃ الصحیح، ص ۱۰۱، (شرح نور الابحاح، کتاب الصلوٰۃ، فصل فی بیان

الایمق بالإمامۃ، ص ۳۰۳، (منہج)

(۴) "قال مدنی المحرم: (تجدید، تصدیق، بد، منقذی الامم)؛ "وقوله عليه السلام: "من باع حله -

”لو شئت کسی اس سے ششیں کے قربانی کا، تو اس کو فروخت کرنا درست ہے“ (رد مظاہر المفہم۔  
 حررہ وادیہ محمد وغفرلہ، دارالعلوم دیوبند)۔

www.ahlehaq.org

”أصحیۃ، فلا أصحیۃ لہ“ بعد کراهۃ البیع“ (مجمع الأنهر، کتاب الأصحیۃ ۱/۳۱۶، غفرلہ  
 کوئٹہ)

”ولو باعها بالدرہم لیتصدق بیہ، جاز“ لأنہ قریۃ کانتصدق بالجلد والمحم، ولو لہ عنہ  
 السلام“ (مس باع أصحیۃ، فلا أصحیۃ لہ“ بعد کراهۃ البیع“ (البحر الرائق، کتاب الأصحیۃ  
 ۲/۲۸، رشیدیہ)

او کذا فی الدر المنقذ، کتاب الأصحیۃ: ۳/۱۳۱، غفرلہ کوئٹہ)

(و کذا فی تیسرے المعانی، کتاب الأصحیۃ: ۶/۴۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

۱۔ ”و لیس فی ان یشترى المصدقۃ المراحۃ من الفقیر ما تلذذ، و کذا لو وهبها لہ، لہذا غلہ ان تبذل  
 الممک کتبدل العین“ (البحر الرائق، کتاب الزکوۃ، باب المصروف: ۲/۴۲، رشیدیہ)

(و کذا فی الدر المنقذ، باب موت المکاتب و عجزہ: ۴/۱۹، معین)



شعر پر: (۱) ۵۶۶۔

"ایام الشعر ثلاثة: يوم الشنقى وهو يوم العاشر من ذي الحجة والعاشر عشر، والعاشر عشر، وفلانا، بعد صلح الحبر من يوم الأول إلى غروب الشمس من الثاني عشر، وفلان الشنقى رحمة الله تعالى: أيام شعر أربعة: أيام العاشر من ذي الحجة، وثلثه، أي عشرة، والعاشر عشر، وثلثه عشر، وصالح فلانا، لہ روای من مکتب حبر اوسید، علی موانع حسن موانع حبر، وأسر من مکتب دہلی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فلان: أيام الشعر ثلثة: ثوب الفضل، وعشائر أسود معون فلان من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، لأن أوقات العداوة والخبرات لا تعرف إلا بالشمس والحدود، مطبع ۱۳۰۵ھ (۲)۔

روایت مسکولہ لفظی میں موجود ہے اس میں ایک ہزنی ہے "یومعید" ان کے تعلق کچھ ہے "یہ نہیں"

ہزار نے لکھی اس گروہیت کیا ہے اس میں "یومعید بن عبدالمعز بن" ہیں اور منقر ہیں "وہب یسیر بالحدود، لا یستخیر، یا، امروہ۔"

تکئی نے لکھی روایت کیا ہے، اس کی تفسیر "طہران بن موی بن جبرین" مطبع "حسن" "یومعید بن" وسمیع بن موی بن موی بن جبرین بن مطبع "۳۰"۔

انہی نے نام میں "اسی" کی کتاب، "اسی" تہ میں "اموی بن یحییٰ" ہیں، ان کی کتاب

(۱) "الطبرانی الکبریٰ الشعریۃ، ماہ الاصحہ والعقیدۃ" ۲، ۱۶۶، دارالکتب العلمیۃ بیروت

(۲) "مذہب الصالح کتبات النسخۃ، فصل فی وقت اوجوب" ۲، ۶۵۵-۶۶۵، دارالکتب العلمیۃ بیروت،

(۳) "أخبارنا أم حاتم حدادی طہران بن موی بن جبرین مطبع دہلی الدہلی علی لہی حدادی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلان: کل عرلاب موفد وکل نام المنوی دہلی فلان شہیدی رقعہ "ہذا شعر الصحیح دہلی" نسخ الکبریٰ، تلبیغی، کتاب الصحاح، ماہ من قال الاصحی حبر یوم الشعر ۳، ۶۶۹، دارالکتب العلمیۃ بیروت

”مدینہ یمن میں اس مریض نے تصدیق کی ہے (۱)۔ ابن ابی حاتم بھی ان مصنفین کے ساتھ موافق ہیں۔ بلکہ یہیں تک کہ:

”ووفیہ۔“ وبقولہ ”وأسیر حلف من كتب بعدی“ من أسیر حلف من وصی عیہ  
 ”وأسیر حلف“ حلف من بعدی۔“ یہ فقط ولفظہ ولفظہا۔  
 حروف المعجمہ ولفظہا۔

کیا قرآنی چاروں ہے؟

سید علی (۹۳۹۸) : مثنیٰ۔ جو ثبوت ہے بزرگ شریف کی (۹۳۹۸) پر ہے۔  
 ”طریقت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ قرآن ہے کہ قرآنی کے تین دن ہیں۔  
 ہمارا مانی رسول اللہ تعالیٰ نے سند دہر فرمایا ہے۔“

اب یہ کثرت سے دن ہیں مثنیٰ اللہ تعالیٰ عنہما کہ قول مجاہد میں نہیں ملتا، یہ قول ہمارے ہی رسول اللہ تعالیٰ  
 کی کوئی کتاب ہے، اس کتاب سے چار دن سند قرار دیا گیا ہے۔ یہ بڑا بڑا دستہ اشکال ہے۔  
 سید صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ اس سے جنت میں آئے ہیں اس لیے مثنیٰ اللہ تعالیٰ عنہما کہ قول سے بقول ہمارے  
 چار دن کی قربانی ثابت کر رہے ہیں اور کتاب محمدی میں دو دن قول نہیں ملتا، مگر یہی قرآن کا قیاسی وقت اس  
 بات پر غرض نہیں اور مولانا جو فرمایا ہے کہ ”قرآن رسولی نبی ہاتھ ہے“ مثنیٰ کی ”ان میں سے“ مثنیٰ اللہ تعالیٰ عنہما کہ  
 دو دن قول کی سند اہلبیت ہے، درجہ اب اس حدیث فرمائی۔

ماہی مہدائے حبیب بن بلال، (۹۳۹۸) مثنیٰ عن ابن ابی شیبہ۔

۱) ”ابن محمد بن حلف ابو نعاس الغریبی قال: سمعت علی بن ابی طالب: معاویہ بن بحی القصبی  
 صحت من حدیث قولہ قال انس بن مالک: معاویہ بن بحی القصبی قال: سمعت علی بن ابی طالب: معاویہ بن بحی القصبی  
 القصبی معاویہ بن بحی القصبی صحت: الکامل فی صفتہ ابو حلف، من اسناد معاویہ بن بحی القصبی  
 ۹۳۹۸، معاویہ بن بحی القصبی ۲۱۹۱۰، دار الفکر بیروت،

۳) العبادۃ اللہ، کتب: فہم من اولیٰ الیٰ اسرارہا لمطالعہ، للراجح: انتساب لابیہ کتاب الاصل، ۲۱۳،  
 درمہ لیب، السکب:





"قد ذکر الطحطاوی فی کتابہ لفرق بین حدیث "عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: الاضحی یومان بعد یوم النحر" اور "کما فی الجوہر نفی: (۲/۲۶۲)۔

"وہیلتنا من حجة السنة الحدیث المتقدمہ انہ صی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنبی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلث" ومعنویہ انہ لما اُكل منها فی ایام الذبح، فلما کان الیوم الرابع منها، نکر نہ حرم عسی من ذبح فی ذلک الیوم ان یأکل منها اھ"۔ وحز المسائل شرح مؤلف الإمام حاکم: (۲/۲۶۳)۔

نام محمدی کا قول ودریج اختلاف فی کتب میں جو کچھ متوال و تواتر ہے، وہی کاملی اعتبار اور لاکھ اعتبار ہے، لہذا یہ البیت اذریٰ بما فیہ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

وصی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ، سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وبارئہ وسلم۔

حرر والہدیٰ محمد غفرلہ، دار العلوم دیوبند، سہارن پور، یو پی، ہند۔

- (الجوہر لفتح علی ہامش الس لکری، باب من لال الاضحی حازر یوم النحر وایام صی  
۲۹/۹، دارہ خلیفہات اشرافیہ لاہور)

(۱) (الجوہر نفی، المصدر السابق)

(۲) (أرجمت المسائل، اسی موطا الإمام مالک، کتاب الصحاباء، باب الذبحۃ عدا فی ذلک لمرآة  
۲/۲۶۳، دارہ خلیفہات اشرافیہ حاکم)

"عن نافع ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، قال: "الضحی یومان بعد یوم الاضحی"  
(موطا الإمام مالک، ص. ۴۹۷، میر محمد کتب خانہ)

"عن نافع ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، کان یقول: "الضحی یومان بعد یوم  
الاضحی"۔

"ابن علی بن انس طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یقول: "الضحی یومان بعد یوم الاضحی"۔

"عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ لال الذبح بعد النحر یومان"۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی، باب

من قال: الاضحی یوم النحر و یومین بعدہ: ۲۹۷۹، دارہ خلیفہات اشرافیہ لاہور)





نیک جگہ نماز عید سے پہلے کر لی گئی ہے اس کی قطعاً لازم ہوئی، جس کی صورت یہ ہے کہ قیمت صدقہ کر دیں (۱)۔  
لفظ: صدقہ فی اللہ۔

۷۔ رد المحتار محمود غفرلہ، دار المعرفۃ، بیروت، ۱/۲۷۸، ۵۸۹۔

## شہری کی گاؤں میں قربانی

سوال (۱۵۰۶): شہر کا رہنے والا آدمی اگر اپنی قربانی کا جانور دیہات میں بھیج دے جس کی وہاں قربانی کر دی جائے اور وہ خود شہر میں ہو تو اس کی قربانی درست ہوگی یا نہیں؟  
الجواب: حامداً ومصلحاً:

اس کی قربانی درست ہو جائے گی، اس کا قربانی کے جانور کے پاس ہونا ضروری نہیں، بلکہ دیہات میں نیچے ٹھکانے کی طرف سے اگر صورت ہی قربانی کر دی جائے کہ ابھی تک شہر میں نماز عید بھی نہ ہوئی ہو تب بھی درست ہے، مزید: ۱/۲۷۸ (۲)۔ لفظ: اللہ یو شہائی اللہ۔  
ترجمہ: العبد محمود غفرلہ۔

## نماز عید سے پہلے قربانی کی ایک صورت

سوال (۱۵۰۷): اگر دو روز قبل اگر کوئی بید سے نماز عید ادا کی جائے تو کیا اس روز قربانی بھی

۸۔ دو کتاب فی مجمع الأنہار، کتاب الاضحیۃ: ۴۰۲۳۔ غلقا وہ کوئٹہ:

(و کتبہ فی سابع الصالح۔ کتاب المنضحۃ، فصل فی شروط جواز إقامة الواجد۔ ۳۰۵/۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(۱) مکتوبات: اگر قربانی گزار دین میں وہ جس مرتبہ قربانی نہ کرے کہ صورت میں قربانی کی قیمت صدقہ کرے، واجب ہوتا ہے اس کی مرتبہ قربانی نہ کرے کہ صورت میں بھی صدقہ کرنا واجب ہے

اولو ترکبت الضحیۃ و مضت ایامہا، تصدیقاً بہا حیۃ دائر و فقیہ، و یقیناً علی شراہا  
اولاً: بتویر الأضاح مع الدر المختار، کتاب الاضحیۃ: ۳۰۲۰، معبد

(۲) والمعتبر فی ذلک مکان الاضحیۃ، حتی لو كانت فی البرد و لمصحی فی المصر، یجوز کما

اشی: المصر، و علی العکس لا یجوز إلا بعد الضلوع، (تبيين الحقائق، کتاب الاضحیۃ: ۳۰۷/۶،

دار الکتب العلمیۃ بیروت)

نق جانے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس روزہ نماز کے بعد قربانی کی جائے، یعنی ۱۰/۱۰/۱۴۳۰ھ تک، اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

۶۔ وہ اپنی عمر میں فخر فرمے۔

نور عید سے پہلے قربانی

سوال ۵۰۲: اگر قربانی کے جانور کی میل نماز سے پہلے قربانی کر دیں تو اس کی قربانی درست

ہے یا نہیں یا اس کی جگہ اور جانور کی قربانی کریں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

درست نہیں، وہ دوبارہ عید کے روزہ قربانی کرے (۲) کہ جہاں عید کی نماز رکعتوں کی جیسے جگہوں پر نماز

۱۔ "وَلَمْ يَصِلْ الْإِمَامُ الْعِيدَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ، أَخْرَجُوا النَّصِيحَةَ إِنِّي لَمُرُوْنَ بِهِ دَسْحَرٍ، وَلَا تَحْرِيحُهُ نَصِيحَةٌ مَا لَمْ يَصِلْ الْإِمَامُ الْعِيدَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ إِلَّا بَعْدَ الزَّوَالِ، فَحَبَسَهُ بِحُجْرٍ، أَخْرَجَ وَلَهُ: "نَبِيْنُ الْحَقِّ، كِتَابُ الْأَضْحَى" ۱۰/۱۰/۳۷، دُرُوكُ النَّكَبِ الْعَمِيَّةِ لِمُؤَلِّفِهِ:

"وَلَمْ يَصِلْ الْإِمَامُ صَلَاةَ عِيدِهِ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ، أَخْرَجُوا الْأَضْحَى إِنِّي لَمُرُوْنَ بِهِ دَسْحَرٍ وَلَا تَحْرِيحُهُ نَصِيحَةٌ مَا لَمْ يَصِلْ الْإِمَامُ إِلَّا بَعْدَ الزَّوَالِ، وَالْبَحْرُ الْمُنْتَظَرُ ۱۰/۱۰/۳۸، كِتَابُ الْأَضْحَى، رَشِيدِيَّة،

روکہ: فی ایام السننی عیسیٰ جامع الأجر، کتاب الاضحیہ ۱۰/۱۰/۳۷، مکتبہ غازیہ کونستہ

روکہ: فی ایام البحار، کتاب الاضحیہ ۱۰/۱۰/۳۸، سعید

روکہ: فی حاشیۃ الضحطوی عیسیٰ الدر المنجار، کتاب الاضحیہ ۱۰/۱۰/۳۸، دار المعرفۃ بیروت

(۴) "وَأَمَّا الَّذِي يَرْجِعُ فِي وَفْتِ النَّصِيحَةِ، فَهِيَ نَهْيٌ لَا تَحْوِزُ لِمَوْلَاةِ الْوَقْتِ، لِأَنَّ الْوَقْتَ كَمَا هُوَ شَرْطُ الْوُجُوبِ فَهُوَ شَرْطُ حَوَازِ الْقَامَةِ لِوُجُوبِ، كَوَقْتُ النَّصِيحَةِ، فَلَا يَحْوِزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَّصِفَ لِمَوْلَاةِ طَمَوعٍ تَتَعَبَّرُ الشَّاسِي مِنَ الْيَوْمِ الْأَوَّلِ مِنَ أَيَّامِ الْحَرِّ، وَيَحْوِزُ بَعْدَ طَمَوعِهِ، سَوَاءٌ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْمَصْرُورِ مِنْ أَهْلِ الْغُرَى، عَمَرَ أَنْ لَمْ يَحْوِزْ فِي حَرْفِ الْحَرِّ شَرْطاً رَافِعاً وَهُوَ أَنْ يَكُونَ هَذَا صَوفاً الْعَبْدَ لَا يَحْوِزُ تَقْدِيمَهَا عَلَيْهِ عَمَلُهُ وَالصَّحِيحُ قَوْلُهُ: لِمَا رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ دَبِحَ لِبَلِّ -

میں نہایت بے ہمتی و درست ہے (۱)۔ فقیر و التذکرۃ توفیق محمد۔

ترجمہ: توفیق علی اللہ عن: محسن مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار پور، ۱۴۱۲ھ، ۱۶۷۷ھ۔

۱ جواب صحیح: خیرات مرغل۔

تقریر حلوۃ نمبر کی صورت میں وقت اخیر

سہ ماہ (۱۸۵۰ء): آید شریعت میں نماز کی عین توفیق ہے، کی یہ ضروری ہے کہ جب سب جہات میں

ہو چکے تہ قرآن کی جائے، کی ایک نذر نماز عید ہو جائے تہ حدیثی درست ہے؟

= الصلوۃ ولبعد اقصیہ۔" روى عنه عنى الله تعالى عليه وسلم انه قال: "قولوا مسكنا في يومنا هذا

الصلوة، لم تدع" روى عنه عليه الصلوۃ والسلام انه قال في حديث البراء بن عازب رضى الله تعالى

عنه: "من كان سكره دبح قبل الصلوۃ، فابعد، هي غيرة اطعمه الله: لى [ما اتسح بعد الصلوۃ: [مذاهب

المصنف، كتاب النسخ، فصل فى شروط جواز إقامة الواجب ۳۰۸، ۳۰۹، دار الكتب العلمیۃ بیروت

(و كذا فى والمختار، كتاب الاضحية: ۳۱۸، ۳۱۹، سعید)

و كذا فى تبیین الحقائق، كتاب الاضحية: ۶۶، ۶۷، دار الكتب العلمیۃ بیروت

(۲) "ولم یكسب فى السواد والمضغى فى المنصور، جازت قبل الصلوۃ، وفى العكس لم تحز"

(والمختار، كتاب الاضحية: ۳۱۸، ۳۱۹، سعید)

"والمنصور فى ذلك مسكان الاضحية، حتى لو كانت فى السواد والمضغى فى المنصور،

بحرور كسا مثل المنصور، فى العكس لا بحرور: [ابعد الصلوۃ، البحر الرائق، كتاب الاضحية:

۳۱۸، ۳۱۹، رشیدیہ)

(و كذا فى تبیین الحقائق، كتاب الاضحية: ۶۶، ۶۷، دار الكتب العلمیۃ بیروت،

و كذا فى مجمع الأنهر، كتاب الاضحية: ۱۶۰، ۱۶۱، غلابہ كونسہ)

(و كذا فى مباحث المصنف، كتاب النسخ، فصل فى شروط جواز إقامة الواجب ۳۰۸، ۳۰۹، دار الكتب

العلمیۃ بیروت)



راست میں قریباً

سبب (۱۸۵۰ء): یہ قریباً کئے گئے باؤزوات میں بھی ایک یہ کہتا ہے:

انجواب حامداً ومصلیاً:

قرودہ تازیکی ہے۔۔۔ میں ۱۳۰۳ھ ۱۸۸۵ء لکھنؤ میں لکھی گئی۔

زرد اس پر محروم کنوئی ڈر۔۔۔

۴۔ "اللبس فی الامام علی بن ابي طالب، تعداد اعلیٰ درون النصیحة"۔ مجمع لأبهر کتابات الاصحیہ ۱۳۰۴ھ، مکتبہ عثمانیہ کونہ:

اوسم علی بن ابي طالب علی بن ابي طالب بعد لصلوة درون الاصحیہ "اسم لرائق" کتاب الاصحیہ ۱۳۲۶ھ، رشیدیہ:

۵۔ "وکتب فی تبیین الحقائق" کتاب الاصحیہ ۱۳۹۶ھ، دار لکھنؤ، تعلیمیہ بیروت:  
۶۔ "وکتب فی فتاویٰ حاشی حاشی علی ہامش الفتاویٰ لعالمگیریہ" کتاب الاصحیہ، فصل علی صنف للاحصیہ ووفت و جوابت و من تحب علیہ ۱۳۶۶ھ، رشیدیہ:  
۷۔ "وکتب فی الفتاویٰ لشیخ علی ہامش الفتاویٰ لعالمگیریہ" کتاب الاصحیہ، ثلاث فی وفت وفت و رشیدیہ:

۸۔ "وکتب فی تزیین المسح لیل، لاجل العطاء" وکتب لاصحیہ کتاب الاصحیہ ۱۳۰۹ھ، عید:  
۹۔ "وکتب فی تہذیب و تہذیب بعد ہامش الفتاویٰ لعالمگیریہ" کتاب الاصحیہ، ثلاث فی وفت وفت و رشیدیہ:  
۱۰۔ "وکتب فی تہذیب و تہذیب بعد ہامش الفتاویٰ لعالمگیریہ" کتاب الاصحیہ، ثلاث فی وفت وفت و رشیدیہ:

۱۱۔ "وکتب فی تہذیب و تہذیب بعد ہامش الفتاویٰ لعالمگیریہ" کتاب الاصحیہ، ثلاث فی وفت وفت و رشیدیہ:  
۱۲۔ "وکتب فی تہذیب و تہذیب بعد ہامش الفتاویٰ لعالمگیریہ" کتاب الاصحیہ، ثلاث فی وفت وفت و رشیدیہ:  
۱۳۔ "وکتب فی تہذیب و تہذیب بعد ہامش الفتاویٰ لعالمگیریہ" کتاب الاصحیہ، ثلاث فی وفت وفت و رشیدیہ:  
۱۴۔ "وکتب فی تہذیب و تہذیب بعد ہامش الفتاویٰ لعالمگیریہ" کتاب الاصحیہ، ثلاث فی وفت وفت و رشیدیہ:

۱۵۔ "وکتب فی تہذیب و تہذیب بعد ہامش الفتاویٰ لعالمگیریہ" کتاب الاصحیہ ۱۳۸۶ھ، دار لکھنؤ، تعلیمیہ بیروت:



## باب فی مصرف جلد الاضحیہ

(قرہائی کی کمال کے مصرف کا بیان)

چر م قرہائی کا وادیہ اولاد و دین

معنا (۸۵۰۸): قرہائی کی کمال ہے وادیہ اولاد و دین کیا ہے؟

الجواب حامداً و مصلياً:

جس طرح قرہائی کا دوست ان دوسرے پر بھی ہے، اسی طرح قرہائی کی کمال بھی ان پر دیا جاتا ہے۔

شامی، ۱۵۰۹: ۱۰۹۱۔ فقط وندہ سمانہ لسان العرب۔

حررہ اھم و غفرلہ

۱) وندہ کل من لحم الادمی، و یوکل علیہ و یذکر علیہ و ینقص الصدق عن الثلث و سب

تو کہ لہی علیہ توسعة علیہم۔ "رقونہ و ندب الخ: و ینقص ان باکل و یو جس اکل نفسہ

جہز" و رد المحتار، کتاب الاضحیہ: ۳۰۸، ۳۰۹، سفید:

"و ینقص بجلدہ، او یعمل منہ نحو غن و جراب و قریہ و سفرة و دنو، او یبدلہ بما یتفیع بہ

باقی" رد المحتار، المسحور السانی:

"و ینقص من لحم الاضحیہ، و یوکل علیہ و یذکر علیہ و ینقص حار لہ ان باکل منہ

و یوعلی، فأولی ان یجوز لہ اطلاق عبود و ان کذل علیہ" التیس العتائق، کتاب الاضحیہ ۳۰۸، ۳۰۹،

رد المحتار العنبر ہر و س:

"و للحم سفرة الجلد: مجمع البیور۔ کتاب الاضحیہ: ۳۰۸، ۳۰۹، حار لہ کو قند:

"و ذکرم سکر و حمہ اللہ تعالیٰ ان لعلہ کائناتہ لیس نہ بیعہ" الفتاویٰ البراریہ علی هامش

الفتاویٰ العنبر ہر و س: کتاب الاضحیہ، السور فی الاضاح: ۳۰۸، ۳۰۹، وندہ:

"و للحم سفرة الجلد: البحر الرائق، کتاب الاضحیہ ۳۰۸، ۳۰۹، وندہ:

قیمت چرم قریب والدیا والا کو دینا

سوال: ۱۸۵۰۹۔ چرم قرپائی کی قیمت اپنے والدیا والا کو دینا کیسے واجب کرو غریب: دس؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

جا کو نہیں اس کو ایسے شخص کو دے دینی جس کو کوڑا دے سکتے ہیں والدیا والا کو کوڑا دینا درست نہیں (۱)، چرم قرپائی کی قیمت کا بھی صدق کرنا واجب ہوتا ہے منب مسی: ۱۵، ۲۰، ۲۱، ۲۲۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

چرم قرپائی میں مسجد کو دینا

سوال: ۱۸۵۱۰۔ قرپائی کی حالتیں اکثر مساجد میں دینی جاتی ہیں اور خانہ لوگوں کا بھی یہ خیال ہوتا ہے کہ چونکہ اکثر مساجد سالانہ حرکت مسجد کی خدمت کرتے ہیں لہذا ان کے ساتھ ملوث کیا جائے یا دوسرے مفسدین میں سالانہ خدمت کا معاوضہ یا ہمارے۔ چونکہ اکثر حصہ قلیل مقدار اپنے اہل خانہ کی ہے جن کو کوڑا دینی

والا قل: ہ نعمی: ﴿لَا تَمْنُوا تِلْكَ الثَّمَنَاتِ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ﴾ (سورۃ النبیہ: ۱۹۰)

”ولا تصنع ابی فصله وان غلبه وقرعہ وان سفل“ (الفتاویٰ العالیہ المکریہ، کتاب: الزکوٰۃ، باب السابع فی التصرف: ۱۹، ۱۔ رشیدیہ)

”ولا تصنع ابی فصله وان غلبه وقرعہ وان سفل“ (منتقى الأثر مع مجمع الأنهر، کتاب الزکوٰۃ، باب فی بیان احکام مصرف: ۳۳۶، عفریہ کوئٹہ)

”ولا تصنع دفعیاً مکرراً وعنی بملک تصاد“ (اصل المکرکی وقرعہ: امرافی الفلاح، قولہ: ”واصل المکرکی وقرعہ“ لأن الواجب علیه الإخراج عن ملكه وقبضه، ولم يجر على الاصول والفروع ولا يخرج عن ملكه منفعه وان حذر قبضه، وحقق المصنف لاصح الزکوٰۃ، بل کلا صدقة واجبة کالتکفیرات، وصدقة التطوع والنذور لا يجوز دفعها لیهما“ حاشیہ مطبوعہ فتاویٰ عسی مرانی الفلاح شرح نور الإیضاح، کتاب الزکوٰۃ، باب التصرف، ص: ۲۱، قلمی)

”فان یسع التصدق أو التصدق فی ان یمسک لک أو یدفع الیہ تصدق بصدقة“ (المر السحر: قال العلامة ابن عساکر: رحمہ اللہ تعالیٰ ”فی سائلہ احمہ فیما لو أبدله یح“ (رد المحتار، کتاب الاصحیہ: ۲۲۵، معید)



قیمت چھ تیسر مسجد و مدرسہ میں دینا

سوال (۱۸۵۱): چرم قرآنی کی قیمت تیسر مدرسہ و مسجد میں دینا کیسا ہے؟

الجواب حامداً و معیلاً:

درست نہیں، بلکہ ان کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ شمس: ۹/۵۱-۶ (۱)۔ فقہ و فقہانہ فقہی علم۔  
رد المحتار مع رد المحتار فی الفقہ

قرآنی کی کھان تیسر مسجد میں دینا

سوال (۱۸۵۲): میں نے اپنے قرآنی کھان کو بیچ دیا ہے اور احباب کے قرآنی کھان  
جائزوں کی کھانیں ان کی اجازت سے بیکر تیسر مسجد کے واسطے دے دیں تو اس صورت میں کیا قرآنی کھان  
جائزوں کے کھانوں کی قیمت تیسر مسجد پر صرف ہونا جائز ہے یا نہیں؟ اگر ہاں تو مجھے یہ خبر دے کہ کھانوں کا  
امانت کی نسبت تخم شری کیا ہے، یعنی اگر ہم نے کھانیں، جائز طور پر دی ہیں تو آیا ان کھانوں کی قیمت ہم

(۱) "فإن بیع اللحد أو الجسد ای بمستهلك أو لیس هو، تصدق بینه" (المر المختار، کتاب  
الاضحیہ: ۳۳۸، معید)

"فإن بیع اللحد أو الجسد به، تصدق به" (مجمع الأنهر، کتاب الاضحیہ: ۳۳۸، معید)  
معارفہ کو کہہ

و کتاب فی الفقہ الملتقی علی مجمع الأنهر، کتاب الاضحیہ: ۳۳۸، معید غفرلہ کو کہہ  
"و تصدقہ کثیفه مدح الشیرع، و حبس لا تصح غیر مقصود" (المر المختار، کتاب الفقہ،  
معارفہ الرجوع فی الفقہ، فصل فی مسائل متفرقة: ۹۱۵، معید)

"مصرف البکوة والعشر" و هو مصرف ایضاً لصدقة الفطر، و لکفارة الذنوب و غیر  
ذلک من الصلوات الوجبة، (رد المحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب مصرف، ۳۳۹، معید)

"و مصرف البکوة ای بقاء تحو المسجد"، (المر المختار) قال العلامة الشیخ: "بکوة مع  
مسجد، کساء القنابر و السفایات و اصلاح العرفات و سقوی الانهار و ککل ولا تملک فیہ"،  
رد المحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب مصرف، ۳۳۹، معید







یہ ہے کہ وہ ایک دولت اور بقدر کرپٹے کے بعد قریحان کی زمین کے لئے دو ایک اور اس پر کسی قسم کا زور اور  
دور دور سے ہے تو وہ اس قدر قریحان کے لئے زمین خریدا ہے کہ صرف ایک کراہی اور ت ہے (۱)۔ (۲)۔ (۳)۔

[illegible]

فعلہ، اور تہ مرتبہ پائی کی رقم تسلیات کے بعد تنخواہ میں

مسئلہ ۱۲ :- یہ کہہ دینا کہ میں ایک مہاجرین پر کفری اسکول چھوڑ رہا ہوں جس میں خالص دینی تعلیم نہیں ہوتی ہے بلکہ مکاری تعلیم ہوتی ہے اس میں جو یہ نیک نیتوں کا علم ہے، اور انہی کا کس سے پیش اور پستہ ہیں، وہ مضمنا سب کو مضمنا کے مشابہ ہوتے ہیں اور پیش اور پستہ کا علم وہ ان کے لئے نہیں دیتے ہیں۔ جو یہ کہہ دینا کہ میں صاحب سے کہہ رہا ہوں کہ ان لوگوں کے لئے جو یہ نیک نیتوں کا علم ہے، وہ ان کے لئے نہیں دیتے ہیں۔

تو آپ صدقہ فقہ اور چاقو قرنی کی رقم کو اسی مذکورہ ٹاؤن کے اس شہر خیر و غریب سے شہر خیر کے اس  
 خوش اہم صاحب کو اس یحییٰ علیہ السلام سے وائس مشاہدہ دے رہا ہے۔ تو یہ صورت لازم نے شہر خیر جاننا  
 سے مانگیں!

٣٩١- يعقود

وكتبه في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٩٠ هـ بمكة المكرمة

وكانت الخي الخرافات التي لم تكن لها قيمة. فكانت "المحكمة" التي كانت في بيان ما يستحق من "الاصحاح".

١٠٠ وفي هذا الحديث ان يصفى على العنبر فهو بائس خصل هذه الخشب، وهذا في ما يخالف لغيره، والله اعلم بالصواب.

[illegible]



الحجاب حامد و مصلیٰ:

دینی تعلیم کا انتظام بہت ضروری ہے۔ اس واسطے اپنی اس کا احسن انتظام کرنا چاہیے۔ اس سے بھی  
بچوں کی تعلیم کا انتظام کیا جائے، جس طرح بچوں کے لئے کھانے پینے کا انتظام ضروری تصور کیا جاتا ہے۔ اسی  
طرح ان کے علم دین سمجھنے کا انتظام بھی ضروری ہے۔ اس لئے آپس میں چند دیکھا جائے، بچوں سے نہیں د  
جائے۔ اگر کوئی صورت ممکن نہ ہو تو مجبوراً ذوق و غیرہ کا پیر جمع کر کے بھی درس و تہذیب کے بعد دے سکتے  
ہیں (۱)۔ بلاشبہ یہ مجبوری کے یہ صورت قیارتی ہیں۔

مبالغہ سے تمسک کرنا خدا ہے، دینی سے درست ہے، مگر اس پر جو پیام و تہذیب دیا ہے۔ بہر صورت  
یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو دین سے کہہ دین کی تھوڑے کئے لئے اسے واسطے کی ضرورت ہے۔ تم دیکھو  
کہ کمال میر سے پاس نہیں ہے، شرفیہ دوسروں سے کہا جائے کہ اپنی ضروریات کے لئے بھی قرض چھوٹے  
کی قیمت آتی ہے، یہ دینی ضرورت کے لئے کسی طرح دیکھا نہ کرنا، اس حد تک کہ نہ تو قرض ادا کرنا پڑے وہ  
کسی سے قرض نہ کر دے، اس سے کچھ ادا کر دے جائے، پھر کسی وقت ذوق کا پیر سن کر دے دے، اس سے  
قرض و امانت، فطریہ کا پیر بھی اسی طرح دیا جاسکتا ہے۔

قریبانی کرنے والے اگر اپنی قربانی کی احوال دوسرے کے مستحق (زید) کو دیکھ کر ایک بڑھن اور دنیویات  
کو دے تو اس قیمت میں خرید کی تمسک کی جہت نہیں (۲)۔ ہاں اگر وہ لوگ جو قربانی کو فروخت کر کے اس کی

۱۔ اباۃ ابن ابی السخیة، قال سئل ان یسرق من مملوکی غنم الفداء یدفعہ الی المملوکی۔ ی المملوکی  
بصرف الی ذلک۔ (الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الوقف، باب التبی عشر فی التوبیخ و التنازع  
۳۰۳، ۳۰۴، رشیدیہ)

۲۔ ابن عسکر فی الفقہ، لا غیر ولو صرف الی المباحین، ثم اہم انفسہ فی عبادة الرباط،  
عشر، ویکون ذلک حسناً۔ (فتاویٰ قاضی خان علی حامش الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الوقف، فصل  
فی التنازع و التوطات، ۳۱۵، رشیدیہ)

۳۔ (۱) الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الوقف، ۳۰۳، ۳۰۴، رشیدیہ

(۲) راجع العشیۃ المتقدما





کو اپنے لئے تصرف میں لائے، یا کسی اور شخص صاحب نصاب کو دے تو جائز ہے، کیونکہ چہم قرہائی خیرات کرنا مستحب ہے۔ کیا اگر ماہ صاحب نصاب کو بغیر معاوضہ چہم قرہائی لینا جائز ہے اور لوگوں کی قرہائی میں نقص تو نہیں؟

الجواب حاملاً ومصلاً:

۱۔ مورد میں جس طرح قیمت ناجائز ہے چہم قرہائی بھی ناجائز ہے، اس کی وہی ضرورت ہے، قرہائی تو درست ہے مگر مقدار چہم کا اس حالت میں صدقہ کرنا ضروری ہوگا (۱)۔ یہ تو صحیح ہے کہ چہم قرہائی صاحب نصاب کو دینا درست ہے جس طرح کہ چہم قرہائی دینا درست ہے مگر معاوضہ اللہ ساجد پناہ حق سمجھتے ہیں، اگر ان کو نہ دیا جائے تو ہدف ہوتے ہیں حتیٰ کہ مسجد چھوڑ کر دوسری جگہ چھ جاتے ہیں اگرچہ ان سے کہتے ہیں کہ ہم معاوضہ نہیں لیتے بلکہ تم لوگوں کی خوشی پر موقوف ہے دو یا نہ دو، اس لئے ایسی حالت میں ان کو دینا منع ہے (۲)۔ اگر وہ دیا جائے تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

(۱) "ولا یعط الجوزہ منہا شیئاً لقولہ علیہ السلام: "علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: "صدق بجلالہا و صلتہا، ولا تعط اجر الجوزہ منہا شیئاً" (تبيين الحقائق، کتاب الاضاحیہ: ۶، ۳۸۶، دارالکتب العلمیہ بیروت)

"عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: أمرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اقوم علی بدعة، وان اصدق بمحمودہا و جلودہا واجلہا، وان لا اعطى الجوزہ منہا شیئاً" قال العثماني رحمه الله تعالى: "لأنه في معنى البيع" (إعلاء السنن: ۷، ۲۳۶، کتاب الاضاحی، باب التصديق بالمعوم الاضاحی، إدارة القرآن کراچی)

(وگذا فی تبیین الحقائق، کتاب الاضاحیہ: ۲، ۳۸۶، دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۲) "و لو دفعها المعلم لخلیفته ان كان بحيث يعمل له لو لم يعطه، صح، وإلا فلا" (الدر المختار، کتاب الزکوۃ، باب المصروف: ۳۵۶/۲، سعید)

"ولو نوى الزکوۃ مما يدفع المعلم إلى الخلیفۃ ولم يستأجره، ان كان الخلیفۃ بحال لو لم يدفعه المعلم الصبان أنما أجره، وإلا فلا" (الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الزکوۃ، الباب المبيع فی المصروف: ۱۹۰/۱، وشیدیہ)

"و لو دفعها المعلم لخلیفته ان يعمل له لو لم يعطه، صح، وإلا فلا" (امداد المختار، قال العثماني: "فرله: و لو دفعها المعلم لخلیفته: أي من هو نائب عنه، ونظيره إذا دفعها المولجر لمن =





میت کی طرف سے قربانی کر کے قیمت چرماپے بیٹے کو دینا

سوال (۱۵۰۰) ایک آدمی مرد کی جانب سے قربانی کرتا ہے اور قربانی کو چھوڑتا ہے اس کی قیمت پنے لڑکے کو دینا ہے جو وہ روز میں چھوڑتا ہے اس شخص کی قیمت سے کتنی قیمتیں فریہ لیں اور اس آدمی نے یہ بھی رقم دیتے ہیں۔ کیا یہ سورت جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومعلیاً:

اس قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ اصول و فقہ کو یہ حد قریب جائز نہیں، ہذا ایضاً کے ہ۔ دو کی نوزو ہے۔ اور دوسرے شرکاء اور انہوں نے ان کی قیمتوں کو لے کر صدقہ دے سکتے ہیں۔ اگر اس کے اصول فرج ہے تو وہ بھی نہیں لے سکتے۔ مصلیٰ کہ دو صدقہ نوزو ہے وہی اس صدقہ کا مصرف ہے۔ جس کو نوزو دینی جائز ہے اس کو یہ صدقہ لایا جائز ہے۔ جس کو نوزو دینا جائز نہیں اس کو یہ بھی دینا جائز نہیں (۱)۔ فقہ و امام

حرر: محمد محمود الشکری القا ندول، مصنف: مفتی محمد علی محمد طبرہ، پورہ ۱۳۰۲ھ

الجواب صحیح: عبد الرحمن، تصحیح: عبد الرحمن، القا ندول، ۱۳۰۲ھ، بقعدہ ۱۳۰۲ھ

چہ بہ صدقہ افضل ہے یا اس کی قیمت کا؟

سوال (۱۵۰۱) چہ قربانی کو صدقہ کرنا افضل ہے یا اس کی قیمت کر کے قیمت صدقہ کرنا افضل ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

چہ بہ قربانی کو صدقہ کرنا افضل ہے (۲)۔ آپ کا مہینہ لا، فقہ، مصلیٰ، مشک، فیہ، بیہ، بیہ

۱۔ مصرف الزکوٰۃ والعشر وهو مصرف ابداً لصدقة تقطر والكفارة والسنن وغير ذلك

من الصدقات الواجبة: زوال الحار، کتب الزکوٰۃ، باب مصرف، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴

"انما یطافہ" لا مصرف لہ، ساء، حل الصدقہ، وکی مال شنیک، ۳۴۴

۳۴۴، ۳۴۵

۲۔ "وخاصہ کر افع ببع المحرم والحد حصیاً مستحبک، وجواز جہد ساء، بفع بہ، باقاً مع"









قیمت چرم سے بڑھ کر اور غیر وہ ہوا

سوال [۱۵۶۲]۔ قربانی کی مثال اپنے پیرو کسی بڑے کے حوالہ سے دینا اپنے اعزہ کی بڑھ کر

بکریہ کے حوالہ میں نہ دیا کرتے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

قیمت چرم قربانی کی ذکوہ کی طرف، جب الصدق ب اور واجب تقویت ہے، کہ داد

نہر (سجده ۱۱) و مواقع (۲) میں تمہیک تحقیق نہ ہونے کی وجہ سے صرف آواز درست نہیں۔ چرم بڑھ کر اس پر

تمہید (۲) ہے (۲) انکا و اللہ سناہ تعالیٰ المر۔

مر، انکا و اللہ سناہ تعالیٰ المر۔

قیمت چرم قربانی اور ذکوہ میں فرق

سوال [۱۵۶۳]۔ قربانی کی مثال اگر تیرا ستموں کرے تو چاہتا ہے اور اگرچہ اسے تو اس رقم کو

صدقہ کرنا نہ دیتی ہے، اس کی کیا وجہ ہے کہ ذکوہ خود ستموں نہیں کر سکتا ہے اور حال اپنی نہ درست میں ستموں

کر سکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

قربانی میں مہرات و ذکاہ (یعنی تون بچانے) سے (۱) ہونی (۳) کہ کر، شرم، عظم، چرم و خوراجی

۱۔ اذکر و کذاہہ حوالی حکم، نو ذکاہ عد، لو کیں، فانا انھ ملا تعد و لا تعسر لا یقرہ الصالح

شرح المسجد، ۲۸۷، ۲، رقم الذکاہ، ۱۳، ۲، مکہ حلیہ کو نہ

(۱) "لای بیع النعمہ از العادہ، قد یستطیع ان یردہم، تصدی بچہ: انی مالہم و ہما و ہذا

مہا" (۲) الذکاہ، کتاب الاصحہ، ۲۱۵، ۲، صعد

(۳) "لا یشرک الی ما بحر السجود" و الذکاہ المعتمد، قال "العلمۃ الشافعی" رحمہ اللہ معانی الخو نہ

بحر المسجود، کتاب الفناطر و الفایات و اصلاح النظر قاب و کرہ لا ینظر و کل مالانیمیک

۲۔ الذکاہ، کتاب الخو نہ، باب الفشرک، ۳۷، ۲، صعد

(۴) "لا یرتفع فی الاصحہ فی اوقاف الذکاہ" و ذکاہ الفشرک، کتاب الفشرک، فصل فی شروط حوز





الحبيب حامد ومصطفى:

پرموخر جی کھڑ بانی کی طریت۔ یہ یعنی اسی کو اپنے کاجم میں لا اور مست ہے (۱) اور فیہ (۲) سید و فیہ (۳) کو اپنے بھی جائز ہے۔ لیکن اگر کسی شخص کو کتاب خانہ کو آئیگانا چاہا اور اس نے خود جرم سے اس کو فروخت کر کے قیمت سے جمدہ بھی کر دئی تو چار ہے۔ اگر اصل مالک نے فروخت کر دیا تو تو حریق و ادب سے اس نے مالک سے جمدہ بن دئی تو اس کا کرنا نہیں۔ البتہ اگر قیمت کسی مستحق کو مل گیا تو پائی جائے اور دینے جمدہ بن دئی کے لئے وہ مالک کو خود پھر بن دئی کرنا تو جائز ہے۔

“وَمَنْ يَتَّبِعْ أَهْلَ الْكِتَابِ يَتَّبِعْ سَبِيلَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ مِنْكَ مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْأُحْكَامِ”

الأشهر ١٩٩٩

”لا یسعی لہ ان یھرب ذلک الختم الی عمارہ فی الخلاء وبعث یموت الی الخلاء  
لا یخبر۔“ (ما صرف الی الصحاحین، انہ اھم الخلاء علی عمارہ فی الخلاء، ویکون ذلک حتمًا  
تحتہ فی الخلاء ویموت حیا۔“ (تفسیر ص ۱۷۲، ۱۷۳)

۱) «لا بأس بأن يمتنع بإحدى الإحصائيات أو يشتري بها الثمن» (التنظيم الأساسي، المادة ۳۴، رقم ۳).

(٢) والشمس في العالم كبرياء الأضحية. الباب السادس (٣٩١) ومطبعة  
(٣) ومجمع الأنهر شرح ملحق الأبحر. كتاب الأضحية ٢٠٠٠. مكة. غفرته كونه  
(٤) والشمس في العالم كبرياء. كتاب الأضحية. الباب الثاني عشر في الرياضات والمقامات والمغارات والمنازل  
والغرف: ٢٠٠٠. مكة.

”رَبِّهِ لَيْسَ بِمَعْبُودٍ وَإِلَهُهُ يَكُونُ مَعَهُ مَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ فَالْحَقُّ أَنَّهُ رَجِعَ إِلَى اللَّهِ فِي حَقِّ حُجَّتِهِ أَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ فَالْحَقُّ أَنَّهُ رَجِعَ إِلَى اللَّهِ فِي حَقِّ حُجَّتِهِ أَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ فَالْحَقُّ أَنَّهُ رَجِعَ إِلَى اللَّهِ فِي حَقِّ حُجَّتِهِ

وَمِنْهُمْ جَمِيعٌ بَرٌّ وَأَمَّا الَّذِي تَعْلَمُ عَيْنًا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْهَادِينَ فَلَا يُدْرِي مَا لَهُمْ مِنْ شَرِّ مَا يَفْعَلُونَ

لا تجعل لأن نفسك أي شيء: "المذبح المحترق، مكتبات، صناديق، من فوق إلى الجحافل ١: ١٩، ص ٤٠.

١٠٤٣ في العباد من نواحي مكة، كدسها بالفضة لئلا يفتشوها.

قلت: فی حکم العشر کفر ما یجب فیہ شحلیک منہ ثم بعدہ لأصحیاء و جلدہ  
یعنی حکم حدیثیہ کی لا حدیث وہ مال تجلید الکتاب۔ فقطہ اللہ بجانہ تعالیٰ علیہم۔

ترجمہ: اجماعیہ و قائلین مثلاً اللہ تعالیٰ علیہم منشی۔ مدرسہ مظاہر علوم بہار پور، ۱۳۶۰ھ۔

ترجمہ: عبدالمطلب۔ مدرسہ مظاہر علوم بہار پور، ۱۳۶۰ھ۔

### قربانی کے روحتہ انتفاع

سوال ۱۰۳۳: اگر قربانی کے لئے جانور فریہ اور اس کے قتل میں روزہ ہے تو اس کو روزہ کراپنے  
کا م میں انا شرعاً کیسا ہے؟

الجواب: حاملاً و مصلیٰ:

ترجمہ: اس کے اگر قربانی کے وقت میں روزہ ہو تو روزہ کو بھڑک کر چائے نہ۔ امی  
۱۰۳۳: فقطہ اللہ بجانہ تعالیٰ علیہم۔

ترجمہ: عبدالمطلب۔

### قربانی کی اول وقت سے پہلے اپنے استعمال میں لانا

سوال ۱۰۳۴: زید نے قربانی کے لئے شہ خرید جس پر دن کا فی مقدمہ ار میں ہے اور قیمتی ہے،

۱۔ "و یکبرہ لا تنفع بل یبطل کما فی المصرات" المصرات من "لأن کانت تضحیۃ قریبۃ، یضیع  
تضحیۃ عالماء لہذا۔ وإلا حلہ و نصفہ" رد المحتار۔ کتاب لأصحیاء: ۳۲۱/۲، سعید

"و یکبرہ حلہا أو حرصہا فی الذابح و یتبع بہ، فإن فعلہ یضیع بہ" والفتاویٰ الیرازیۃ علی  
ہامش الفتاویٰ العالمگیریہ۔ کتاب لأصحیاء، السادس فی الانتفاع: ۳۴۴/۱، رشیدیہ

"زکو حلیۃ لیس من لأضحیۃ قبل الذبح أو حرصہا، یا یضیع بہا ولا تنفع بہا" الفتاویٰ  
قاضی عیان علی ہامش الفتاویٰ العالمگیریہ۔ کتاب لأصحیاء، فصل الانتفاع بالأضحیۃ:  
۳۵۴/۳، رشیدیہ

روکھ: فی ذابح تضاعف، کتاب التضحیۃ، فصل فیما یستحب قبل لأصحیاء و عدھا و ما یکبرہ  
۳۴۰/۶، دارالکتب العلمیہ بیروت

روکھ: فی فتاویٰ العالمگیریہ، کتاب لأضحیۃ: ۳۴۰/۶، الثالث السادس، رشیدیہ

یہی بتائے کہ یہی ہمیں لانا ہے، دیکھ کر ہے تو شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً أو معصياً:

یہ جواب نہیں ہے، اگر من و مکن ہے تو اس کو صدق کہہ سکتے ہیں۔

انقرضت ذاتی فی الامر

قرہائی کی کون ذی بخ کے بعد اپنے کام میں لانا

سیر ال (۱۹۳۵ء) قرہائی کی کوئی بھی اس پر کلام کے تحتوں میں، وحدت میں اس کے چار پر ان ہے

تو اس کو دو زبانوں کو اپنے کام میں لانا درست ہے؟

الجواب حامداً أو معصياً:

درست ہے، علامہ گوری (۱۹۶۰ء) پر غلط و تقویٰ ذاتی الامر

ترو و اندر و سوتق حلالہ

۱۔ "تو انگریز شافعی الاصحیہ، پھر اس کا حلیہ او بجز صوفیہ جعفر بن، لاثہ عیہا للقرنہ، فلا یحل لہ الاضلاع سحر، من ابھر انھا قبل الحاقہ القرینہ بھا۔" و لو حلت لمن من الاصحیہ قبل اندح او حمر صوفیہ، متصاف بہ، و انقاروی تعالیکمیرہ، کتاب الاصحیہ، امام الدامس فی بیان من مستحب لی الاصحیہ و الانضاع بھا ۳۰۰۵، رشیدیہ

"تو انگریز شافعی الاصحیہ، پھر اس کا حلیہ او بجز صوفیہ، لاخضع بہ، لاثہ عیہا للقرنہ، فلا یحل لہ الانضاع سحر، من ابھر انھا قبل الحاقہ القرینہ بھا۔" و لو حلت لمن من الاصحیہ قبل اندح او حمر صوفیہ، متصاف بہ، و انقاروی تعالیکمیرہ، کتاب الاصحیہ، امام الدامس فی بیان من مستحب لی الاصحیہ و الانضاع بھا ۳۰۰۵، رشیدیہ

۲۔ "تو انگریز شافعی الاصحیہ، پھر اس کا حلیہ او بجز صوفیہ جعفر بن، لاثہ عیہا للقرنہ اقیمت، لا یبع، و الانضاع بعد ہاقہ القرینہ مثالی تمام کل"۔ انقاروی تعالیکمیرہ، کتاب الاصحیہ، امام الدامس فی



قربانی کا بہا ہو خون پینا

سوال (۱۵۳۳): بہت سے آدمی اس کے طور پر قربانی کا بہا: واٹھن پیتے ہیں۔ یہ کیسے ہے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

بہا بہاٹھن قربانی کا بہا نہی، ور طریق کا سب دہم ور ٹھیس ہے، بہاٹھن دہما مسیحو حاکمہ الا (۱۰۰)۔

ان شاء اللہ عظمیٰ

ترجمہ: اے نبی! تم کو خبردار، اسرا علوم و ریویز، مجاز عثمان، ۲۰۰۵ء۔

قربانی کے خون کا کیا کیا جائے؟

سوال (۱۵۳۴): قربانی کے خون کا کیا کیا جائے؟ یہی نہیں چھوڑ دیا جائے اس نے حاکمہ الا (۱۰۰)۔

شریعہ ہے!

قربانی کی ہڈیوں کا حکم

سوال (۱۵۳۵): قربانی کی ہڈیوں کا کیا کیا جائے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

۱۔ شریعت نے قربانی کے خون کے حاکمہ کرنے کا حکم نہیں کیا، اس طرف دوسرے ذریعوں کا خون

۲۔ بار مہینہ فی الاصحاح والاخراج، ج ۲، ۲۰۱۲ء (ترجمہ)

۳۔ ذکرہ جز مہولاً فی المذبح، بخلاف ما تعدد لحصول التقصود، بالذکر المختار، کتاب

الاضحیہ، ۳۲۵، ص ۶

۴۔ قال اللہ تعالیٰ: "وَلَقَدْ لَا أُحَدِّثُكَ أَنَّ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلٰی طَعْنِهِ بَطْنُهُ، إِلَّا أَن يَكُونَ مِثْلَهُ نَدَاً

مُسَوَّحاً، وَ لَحْمٌ خَيْرٌ، وَ يَدْرَجُ فِيهِ، (سورة الأعداء، ۲۰۱۲ء)

۵۔ وقال اللہ تعالیٰ: "وَلَقَدْ لَا أُحَدِّثُكُمْ الْمِثْلَةَ، وَ لَحْمٌ خَيْرٌ، وَ مَا هَلْ لِّغَيْرِ اللَّهِ بِهِ؟ (سورة

الاحقاف، ۲۰۱۲ء)





ذی الحجہ کے روزے، اور قربانی سے کھانے کی اجازت

سوال ۱۸۵۳: ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا ایک روز ہے یا دو، کتنے چاہئے؟ اور دن ۱۲ کا تو کیا یہ ضروری ہے کہ روز قربانی کے گوشت سے کھولا جائے؟ فقط واللہ اعلم۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

نیم ذی الحجہ سے ۵ ذی الحجہ تک روزے رکھنا بہت ثواب ہے (۱) اور نویں ذی الحجہ کا دن روزوں میں سب سے زیادہ بہت ہے (۲)۔ مستحب یہ ہے کہ ذی الحجہ کو اپنی قربانی سے ایذا نہ کرے اس سے پہلے نہ کھائے نہ پینے۔ اس سے پہلے کھانا بھی ضروری ہے (۳)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد المذنب محمد رفیع غفرلہ

الجواب صحیح، سعید احمد نقوی، صحیح، عبد الحلیم، ۱۲ ذی الحجہ

(۱) "عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "ما من أيام العمل الصالح اجزأ إلى الله من هذه الأيام العشر". فقالوا: يا رسول الله! ولا الجهاد في سبيل الله؟ فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "أولا الجهاد في سبيل الله، ألا رجل يخرجه نفسه وماله على يرجع من ذلك بشيء؟"

"عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه، عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال: "ما من أيام أحب إلى الله أن يتعبده فيها من عشر ذي الحجة، أفضل صيام كل يوم منها صيام سنة، وقيام كل ليلة منها بقيام ليلة القدر". (جامع الترمذی، ۱۵۹۰، باب ما جاء في العمل في أيام العشر، سعید)

دوسری داؤد: ۳۳۸/۱، باب صوم العشر، إمداد ملتان

(۲) "عن أبي قتادة رضى الله تعالى عنه أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال: "صيام يوم عرفة أجزأ عنك أن تكفر بالسنة التي بعده والسنة التي قبله". (جامع الترمذی، ۱۵۹۰، باب ما جاء في فضل صوم يوم عرفة، سعید)

(۳) إجماع العلماء، ككتاب الصوم، باب استحباب صيام سنة من طوائف وصوم عرفة وصوم عاشوراء (۱۵۳۰، إدارة القرآن، کراچی)

(۳) الاكتمال من أفضلية الطلوع والنواحيب غير المتبدل سنة. فها أنت عن النبي صلى الله تعالى عليه -

## قریبانی سے قتل کیونکہ :

سوال ۱۵۳۸: قربان سے قتل ہونے پر ان کی غیر ذمہ دار کیا ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کہہ نہ سکتا ہے۔ یہ تو صرف اس شخص کے لئے ہے جس کے دوسرے قربانی ہوئی ہے، باوجود کہ اسے بھی بڑی قسم ہے "نیدین میں راز و نیاز ہے۔" پھر غیر لائق بھی قتل ہو سکتے ہیں۔ یہی کی ممانعت لازم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس راز و نیاز کے معنی یہ تھے ہیں اس نے مستحب ہوئے کہ وہ اپنی شخصیت کی قربانی سے کھائے، پھر پتہ چلے کہ وہ لائق ہے۔ یہی قصہ راز و نیاز ہی کے معنی میں ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ قتل ہو جائے۔ یہ جو قربانی کرے، اس پر اس کی اپنی اور اس کی حالت میں بھی کوئی ممانعت لازم ہے۔

فیما لا یجوز قتل علیہ

ترجمہ: قتل نہ کرنا جو اس پر ہے۔

- واسطوی حدیث سربہ وخی ہ تعالیٰ عندہ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یخرج یم و العصر حتی یطعمہ وکان لا یأکل یم و العصر حتی یخرج، فیاکل من اصغره، وایلاء الحسن، کتاب الاصحی، باب الصلوۃ، لا یخرج من الصلوۃ الا کل من اصغره، ۲۶۷، ادارۃ الخوان کرباسی

نکستہ فی الاصحی یؤخر الاکل عن الصلوۃ، احسن، ۱۵۷، لا یخرج من الصلوۃ الا کل من اصغره، ۲۶۷، ادارۃ الخوان کرباسی

اسم فی الصلاۃ مع حاشیۃ النکستہ، کتاب الصلوۃ، باب احکام الصلوۃ، لا یخرج من الصلوۃ الا کل من اصغره، ۲۶۷، ادارۃ الخوان کرباسی

۱۰۔ نکستہ فی الاصحی یؤخر الاکل عن الصلوۃ، احسن، ۱۵۷، لا یخرج من الصلوۃ الا کل من اصغره، ۲۶۷، ادارۃ الخوان کرباسی

۱۱۔ اسم فی الصلاۃ مع حاشیۃ النکستہ، کتاب الصلوۃ، باب احکام الصلوۃ، لا یخرج من الصلوۃ الا کل من اصغره، ۲۶۷، ادارۃ الخوان کرباسی

۱۲۔ اسم فی الصلاۃ مع حاشیۃ النکستہ، کتاب الصلوۃ، باب احکام الصلوۃ، لا یخرج من الصلوۃ الا کل من اصغره، ۲۶۷، ادارۃ الخوان کرباسی

دورِ رحلتِ نفل اور بال وناخن نہ تر شونے سے قربانی کا ثواب

سوال (۱۹۵۴): زیچہ نے خطبے میں کہا کہ جس شخص میں قربانی کی استطاعت نہ ہو اور وہ میری طبیعت کی نذر آتے ہو، اگر وہ روزِ رحلت نماز پڑھے اور برائعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سو رکعتِ استغفار پڑھے تو اس قربانی کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح سر کے بال اور ناخن نہ تر شونے قربانی کے برابر ثواب ملتا ہے۔ یہ کہاں تک اہمیت رکھتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس طرح برائعت پڑھنے سے قربانی کا ثواب ملنا میں نے کسی کتاب میں نہیں دیکھا اور یہ ہے کہ درایت کیجئے۔ البتہ ان ارباب نے تحقیق بغیر ملامت اور مہذبہ اور حدیث میں قربانی والے کے لئے اس کو مستحب قرار دیا گیا ہے (۱)۔ فقہاء اللہ تعالیٰ رحمہم العالیہم وغفرلہم۔

قربانی ذبح کرنے کا ثواب

سوال (۱۹۵۵): ایک ٹیکہ آؤں ہے، مجھے کدو کھانا ہے۔ اس کے ٹیکے نہ کئے گئے۔ کیا اسے قربانی ذبح کرنے کا ثواب ملے گا؟

= "وَسَبَّ نَاحِرَ أَكْلِهِ عَجِزًا وَلَمْ يَصْغِ فِي الْأَمْعِ، وَإِنْ كَلَّ لَمْ يَكْرِهْ" (البدیع المعجز، کتاب المغلوۃ، باب العیدین، ۱: ۷۲۲، ج ۱)

(۱) اس حدیث مبارکہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف قربانی کرنے والے شخص کے لئے مستحب ہے کہ وہانی بھی کدو کھائے اور اسے قربانی کا ثواب ملے گا۔

"عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَرْفَعُهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ذُخِرَ الْعُسْرُ وَعُدَّه أَصْحَابُهُ يَرِيدُ أَنْ يَضْحَى، فَلَا يَأْخُذُ شَعْرًا وَلَا يَغْتَسِنُ ظَهْرًا."

"وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا رَأَيْتَ هَلَالًا ذِي الْحِجْدِ وَارَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْحَى، فَلْيَمْسِكْ عَنِ شَعْرِهِ وَأُظْفَارِهِ" (التصحیح نسلم، باب یومی من ذیل غلبہ حقو ذی الحجۃ وحریرہ التصحیح، ۱: ۱۰۲، قدیمی)

الحجاب حامد ومصطفیٰ:

ان میں سے کوئی ایک یہ ثابت کرنا ضروری تھا کہ

نور و اجہ نور و غیر نور، علم و غیر علم، ۱۰۹-۱۱۰

قریبانی کے وقت کی دعا

سوال: ۱۱۱: کیا قریبانی کی دعا میں یا نہ نہ کرنا واجب ہے یا نہیں۔

جواب: قریبانی کے لئے دعا بھی ہے اور قریبانی کی قبولیت کے لئے خاص دعا بھی ہے۔

براہ کرم یوں دیکھیں کہ اب محمد و محمد کو پڑھائیں۔ یہ دعا ہے۔

الحجاب حامد ومصطفیٰ:

۱۱۲: قریبانی کی دعا میں یا نہ نہ کرنا واجب ہے یا نہیں۔  
جواب: قریبانی کی دعا میں یا نہ نہ کرنا واجب ہے یا نہیں۔  
۱۱۳: قریبانی کی دعا میں یا نہ نہ کرنا واجب ہے یا نہیں۔  
جواب: قریبانی کی دعا میں یا نہ نہ کرنا واجب ہے یا نہیں۔

۱۱۴: قریبانی کی دعا میں یا نہ نہ کرنا واجب ہے یا نہیں۔

۱۱۵: قریبانی کی دعا میں یا نہ نہ کرنا واجب ہے یا نہیں۔  
جواب: قریبانی کی دعا میں یا نہ نہ کرنا واجب ہے یا نہیں۔  
۱۱۶: قریبانی کی دعا میں یا نہ نہ کرنا واجب ہے یا نہیں۔  
جواب: قریبانی کی دعا میں یا نہ نہ کرنا واجب ہے یا نہیں۔

۱۱۷: قریبانی کی دعا میں یا نہ نہ کرنا واجب ہے یا نہیں۔  
جواب: قریبانی کی دعا میں یا نہ نہ کرنا واجب ہے یا نہیں۔  
۱۱۸: قریبانی کی دعا میں یا نہ نہ کرنا واجب ہے یا نہیں۔  
جواب: قریبانی کی دعا میں یا نہ نہ کرنا واجب ہے یا نہیں۔

۲۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ہے:

انھیں تھپہ سی کہا لقبیت میں حبیبؑ محمدؑ و خلیفہٗ ابراہیم علیہم السلام۔

کس دعا کا ماخذ؟ حدیث ہے، جس کا کو بیرواؤ اور شریف نے روایت کیا ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں:

"لهم ثقل من محمد وآل محمد" (۱) - ثقل 'محمود' (۲) / (۳) - **ED** - والله تعالى اعلم -

تبرہ العبد المذنب المستوجب عفو اللہ عنہ، محض مفتی درود مقیم جو دس سال پر عمر ۱۹۰۵ء۔

الاجواب صحیح: سید احمد خورشید، صحیح: شہید اللہ خان۔

جہ نور کی رہتی کا صدقہ کھڑا

سوال (۱۳۶): قربانی کے چاروں وجہوں میں سے کسی میں ذبح کیجے جس کا اندھاانہ ہو تو بھی جائز ہے۔

اس کا قیمت، اگر دیکھو تو یہ تو بہت سے پائٹھیں؟ میں اتنا چروا۔

فصل فی اثبات وجود حق تعالیٰ

« حیاتاً و مالاً ما من المشرکین۔ ان خلواتی و نسختی و معبای و معانی تہرب العالمین، ولا شریک لہ،

وَبَدَّلَكَ أَعْرَافَ، وَأَنَا مِنَ السَّالِسِينَ، اللَّهُمَّ مِنْكَ رُتُوبٌ عَنْ مُحَمَّدٍ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، لَهُ طَبِيعٌ

لا ينبغي أن يترك الكتاب في أيدي العامة، بل يجب أن يكون في أيدي من يفهمه ويستوعب ما فيه من حقائق وأحكام.

فوت: اس شخص کے چرما، "عمر اللہ" سے ہے۔ یا پھر اس کے بعد چرما "عمر اللہ" سے ہے۔

خبر: ایسا ہیست کر رہے

وَيُمنَحِبُ أَنْ يَجْرِدَ التَّمْثِيلَ عَنِ الدِّعَاءِ، فَلَا يَخْلُطُ مَعَهَا دَعَاءً، وَإِنَّمَا يَدْعُو فِيهَا التَّمْثِيلَ أَوْ

لقد دعا، وبكبر وحالة التسمية<sup>١٢</sup> (بدايع الصنيع، كتاب الطهوية، فصل فيما ينبغي فعله في الاضحية

وعندها رجعها وعابها: ١- ٣٢٩، ذاب الكتب العلمية بمرور

۱) «عسى عاشقة رضى الله تعالى عنها ان رضى الله تعالى عليه ومله امر يكسر اقرب بظالم

سواد: وينظر الى سواد ويرك في سواد، قائم به فضح به، يقال: "بالعائشة هلكت الصديقه"، ثم قال:

أشعلنيها بحجر، ففعلت، فأخذها، وأخذ الكبح، فأضربه فذبحه، وقال: بسم الله المصلح لقبا.

الحمد لله الذي جعلنا من آل محمد ومن أئمة محمد، ثم هاجموا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، كذا في النسخة، والله ما يمتدح

من: نصحانی: ۲: ۳۰. مکتبه احمدیہ ملتان

<sup>2</sup> ومثل المجتهد: كتاب الفصول، باب من تصحب من المجتهد: ٢٠٠، ومبدأ الرجال: ١١١، ١١٢.















## قربانی کی نذر کی تفصیل

سوال [۹۵۳-۹۵۴]: ہر نذر شریعت مصطفویہ کے مستحبات عظامت: مثلاً یہ ہے کہ شاة سنڈ ورو یا قرۃ  
ساق میں قربانی کے لئے ضرور ہوگی یا نہیں؟ اگر ہو تو اسائی کتب و تصنیف صلیہ سے نقل عبارت جب شانی  
عزایت فرما کر عنوان فرمائیں۔

المستفتی: مولوی دوست محمد صاحب۔

الجواب حامداً و مؤصلاً:

شاة سنڈ: رہ کی صورت اگر صورت اضحیٰ ہے یعنی اس طرح نذر کی ہے "لذہ علی ان اضحی شاة"  
تو اس میں تمام شرطیں اسی طرح پائی جاتی ہیں، کیونکہ ایسی نذر میں تصحیہ شاة اس کے ذمہ واجب ہے، اور اگر  
میں ایسی شاة کی قربانی کرے جس کی اضحیٰ شرطاً درست ہے۔ اگر اس صورت میں نذر کی ہے تو اس کو حرم میں قربانی  
کرائے۔

اگر بدی و رخیہ کے طور پر نذر نہیں کی، بلکہ مغلطہ شاة کو تصدیق کرنے یا انکار کرنے میں کام صدق  
کرنے کی نذر کی ہے جب بھی اس کی ہر اتنی ہی ضروری ہے جس کی قربانی درست ہے، کیونکہ عرفاً شرط ایسی شاة  
کو "شاة" کہنا جائز ہے۔ اگر کسی شاة معینہ مثلاً الیبا کی نذر کی ہے تو اس میں یہ شرطیں نہیں، بلکہ وہ جس عمر کی بھی  
ہو اس سے نذر دینے کی ہو سکتی ہے اور ان پر در صورت میں ایام نذر یا حدود و حرم کی بھی قید نہیں۔

آخری صورت: بالکل ایسے ہی ہے جیسے شاة کے عادی کوئی شی نہیں کر کے اس کے تصدیق کی نذر کرے:

"الأضحیۃ اسم لما یذبح فی وقت محض من لہ یکن فیہا الخاء الوقت، عود منہا یزیم

- بعینہا جۃ" (بدائع العباسیۃ، کتاب النضیۃ، فصل فی کیفیۃ الوجوب: ۴۳/۲، دار الکتب

العلمیۃ بیروت)

(و کذا فی تیسرے الحفظی: کتاب لأضحیۃ: ۸/۶، ۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(و کذا فی فتح القدیر، کتاب لأضحیۃ: ۵۱۳/۹، مصطفیٰ البابا الحلبي مصر)

(و کذا فی مجمع لانہر، کتاب لأضحیۃ: ۷/۳، عفا ربہ کوئٹہ)

(و کذا فی حاشیۃ لطیفناوی عنی الدر المنجز، کتاب لأضحیۃ: ۱۶۳/۲، دار المعرفۃ بیروت)







وہی ہے جو عابد پر ہے انکار : اُنہی کے لئے ہے یہی پتھر اُتار۔

۱۰. اے حبیب! تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے نوازا ہے۔

www.ahlehaq.org

١٠- أوصى أن تكون النصحية شفوية وأنها يمكن بها حجة بغير القاضي عند الاستئناف.

[illegible]

اگرچه لم نسفان چون گدازد و آینه ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲

1. *Journal of Management Studies*, 1996, 33, 1, 1-14.





کے لئے کی غیبت جس میں (۱) شکیلا احد تولى ہمارے

مردہ اور مجبور و غفل اور العیون پر ہند۔

قربانی کا جانور خرید کر پھر فروخت کر کے اس کی قیمت سے دوسرا جانور خریدنا

سوان (۱۵۵۱): ایک ہندو عورت سے ہندو مسلموں نے گائے خرید لی اور اسے ہندوؤں کو معلوم

کرنے پر اس عورت کو ذرا دیا دھک کیا، اس عورت نے شور مچا کر دکانے "مسلموں کا بیورو کر کے" انہیں بن مسلمانوں

نے اس عورت کو گالے دیے کہ پانچ دن خوراک کا ایک روپیہ اور دس روپے منافع اور دس روپے اس

قیمت دیاں لے لی۔ اور یہ روپیہ منافع جو لیا تھا اس میں تین روپے اور ماہانہ روپیہ گائے خریدی۔ اب

منافع سے جو دس روپیہ گائے کی رقم ہوئی اس کی بجائے ۱۰ روپے یا جس کا تینہ اتوار چروا۔

قال العلامة فقہر الدین ابی ریحہ رحمہ اللہ تعالیٰ: "وذهب ابن مایح سادہ ان علمہ ذلک، لأن

الأولی علی القومۃ ان یؤاھلوا لاسان بفسخہ، وإن امر بہ غیرہ فلا یصر، لانه ضلہ الصلوۃ والسلام" تالی

مبادیہ مدنیہ فخر سہا مدیدہ بیاض و مست، ثم انقضی المدیۃ علیا وری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فخر الباقی: تبیین

للعقائد، کتاب الاضحیۃ: ۶، ۴۹۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت؛

"وان یسبح سادہ ان علمہ ذلک، والا یعلمہ، شہدنا بنفسہ و بامر غیرہ بانسبح حتی لا یحتملھا

سینۃ، الدر المنثور، کتاب الاضحیۃ: ۶، ۳۲۸، سعید

(۱) "لا ٔکل من أضحیۃ الصلوع والنواجب غیر المستلزم سنۃ"، اعلام السنۃ: ۷، ۶۱۱، کتاب

الأضحی، باب التصدیق لمعلوم الأضحی وغیرھا، الإدارة الفقہیۃ کراچی؛

قال العلامة فخر الدین ابی ریحہ رحمہ اللہ تعالیٰ: "وذهب ابن لایطس الصدقۃ من الفس، لأن

الجهات ثلاثۃ: الإضعام، والأکل، والأذکار لما رویا، ولقوله تعالیٰ: فذو اعلموا القانع والمعتر (حورۃ

الحجۃ: ۳۶) فی الناس والمعترض للسؤال، فانقسم علیہا ثلاثا، وهذا فی الأضحیۃ النواجب والنسۃ

سواء إذا لم تکن واجبة بالشر، بسبب الحقیقی، کتاب الاضحیۃ: ۶، ۴۹۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت؛

فان الصلۃ من عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ: "وقوله ویأکل من لحم الأضحیۃ (ح) هذا فی

الأضحیۃ النواجب والنسۃ سواء، فإلم تکن واجبة بالشر، ورد للمختار، کتاب الاضحیۃ:

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس کی قربانی درست ہوگی (اس کی قیمت کو اصل قرار دے کر مبالغہ کو معدوم کر دیا جائے) (۱)۔ فقہ  
وہابیہ نے اتفاقاً اہم۔

حررہ العبد محمد بن سبکی لفظاً عنہ عن معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۴۱۲ھ۔

الجواب صحیح معینہ حمہ غفرلہ صحیح: عبدالحفیظ، ۸، ۱۸، ذیقعدہ ۱۴۵۵ھ۔

قربانی کی اصلاح پولیس کو دینا

سوال (۱۵۵۳): ایک شخص بولی مسیان نمبر ۱۰۰ (جلاہر اشخاص کے نام میں لیکن اصل نمبر میں تصحیح  
کے ساتھ) سیاق و سباق سے کچھ اندازاً دیکھ کر، خرچ (موضع شہر) توجہ سے تھانہ ضلع مذکور المصدر کے ہیں، لیکن  
مسیان نمبر ۲۲۱ موضع توجہ کے رہنے والے جن کا پورا پورا مذکور ہے ان دونوں گاؤں کے درمیان قاضی ایک  
فرمان لکھ کا ہے۔ اس میں تقریباً مورخہ ۱۰ مارچ ۶۸ کو ہوئی مسیان نمبر ۱۰۰ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۷ مارچ ۶۸ کو  
قربانی کی۔

چونکہ بولی میں اشربت ترجمہ کے بندہوں کی ہے اس لئے وہاں کے مسلمانوں کو ضروری ہو گیا ہے کہ  
وہ مقامی بندہ و شہدوں سے مل جل کر رہیں، اپنی طرف سے مسلمان ایسی کوئی بات نہ کرے جس سے بندہوں  
کے دہن میں کسی قسم کا غیر فہرشی یا انتقامی جذبہ پیدا ہو، ایسی حالت میں کسی مسلمان کا گائے ذبح کرنا۔ خواہ اس کا  
مقصد دینی یعنی قربانی کیوں نہ ہو۔ اس گاؤں کے رہنے والے مسلمانوں پر اطراف میں رہنے والے مسلمانوں کو  
کس قدر جان و مال نقصان میں مبتلا کر سکتا ہے اس کے لئے کسی مثال کی ضرورت نہیں، کیونکہ خیانت و شہادتیں  
کہ صرف کاؤ ٹکڑے ہو کر باقیہ نہیں رہ سکتے، نوکریاں اور بیٹوں کا آپ، ان کی بے عزتی کی گئی اور دوسرے نقصان

(۱) "رجل اشترى شاة لأضحية وأوجعها بالسانه ثم اشترى أخرى، هذا له بيع الأولى في قول أبي  
حسيفة و محمد و رحمهما الله تعالى، وإن كانت الثانية، شر من الأولى و صح الثانية، فإنه يصدق بهما  
ما بين اثنين". الفتاوى العالمگیریہ، کتاب الأضحية، الباب الثاني في حرم الأضحية بالنذر  
ومعہ فی معناه ۲۹۳۰۵، (شعبہ)

(۲) "کذا فی فتاویٰ قاضی حان عسی ہامش الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الأضحية، فصل فی صفة  
الأضحية: ۳، ۴، ۵، (شعبہ)



تے ٹکس دی، ہاں، کاٹھالی پیر کی وجہ سے ہندوؤں نے اسے لٹا دیا۔ یہاں پر ایک اور واقعہ بھی یاد آ رہا ہے کہ آپ کے وہ سر پریش میں اندر چڑھا۔ یہ خفا، انور اور سے مسلمانوں کو بھی نقصان داندہ پڑھا، اس لیے آپ نے حکومت کی سے بھرا آپ کا یہ اندر پریش، امرتھی نہیں تھا۔ ۱۹۲۱ء میں آج کل کے اس طرح کی اصلاح ہی نہ ملتی تھی۔

یہ بھی ممکن تھا کہ اطوار کوئے پہ بھی ان کے چند ہات لٹک رہے ہوتے اور انہوں نے انہیں اپنے پاس لے کر آئے ہوتے۔

از جیب جیب مسکن و سوزا و غیره در قفسه نه تنها، چاقی اضافی به صورت واضح و قفسه در تپاج "یا، یا، یا،

فان الله يعلم ما لا تعلمون

١٠ ولا تتركوا أي نفس منكم من أن لا تقيم إليه أي قبل، والمعرفة بهم السفر كي كما  
روى ذلك ابن جرير، ومن حمله على أن غلب على عليه، وهو أصل يعلى القلب عليه  
بالمسجد، وقد يفسر به أنهم من ذلك كما يفسر بالذين ظلموا من وعده منسحق ظمأ  
مختلفاً، وبمثل التي حينئذ هم عنها، وترك الغفر عنهم من الغدة والبرن جنيهم وتعلم  
ذلك هم وإحسانهم من غير داع ترعى، وكذا الصواب به ونحو ذلك، وإلا كان حل  
العمل في الجملة أي من وعده منسحق، إلا أنه، أي من منسحق، إنما طبع من يعلى أي  
أمر أحسن في الظاهر كل العمل، وبذلك على تصاحبهم ما نسحق، وبعد ذلك، وإلا هي، أي حال  
المرور عنهم، وبمنتهى الروح والجسد في طلب الصالح إليهم، ويبتغي ما يرى من جنيهم والصداقة  
بهم في غيهم، وبعد عية إلى ما عوا به من زهر الدماء القاتل، أي روح المعنى، وبما عوا به ١٢

١٢١٢ : تاريخ الجهاد العربي في فلسطين



سب کچھ دیکھ کر ان کی ہمت ہار گئی۔ اس سے اب تک کی تاریخ دیکھتے بہت قلیل واقعات ایسے نہیں ملے جہاں یہ چیز بنیاد رکھتی ہو، اس قدر قلیل کہ نہ دوسرے کے درجہ میں ہے، اصل بنیاد تو اسلام ہے (۱)، بقول سب چیزیں تو نہیں ہیں۔

آپ کی نسبت کئی نئی نئی باتیں بھی نہ تھیں، یہ وہ چیزیں تھیں جو دوسرے کے خلاف اہم کی جگہ سے ایسا کیا، جب بھی قرآن نسا سے تحفظ کی خاطر ان افراد کو سختی اور قسبی حیثیت میں تو آپ نے برقرار کیا۔ آپ اپنا ان کی کو چیز نہیں دیکھا کئے، دوسرے تو یہی سمجھیں گے کہ آپ نے غیروں سے ان کراہوں کو چھوڑ دیا، اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوسروں کے چارہات ٹھنڈے ہو گئے اور انہوں نے کشتیوں کو بھٹکے۔

جس میں آپ کے ان پیاروں کو قتل کرنے پر جہاد و خوش تھے اور متاثر نہ کیے رہے تھے اور یہ سمجھ رہے تھے کہ آپ باطل ان کے ہونے کے لئے یہ بھی نہیں ان کی جہاد سے برقرار کیا، آپ نے ان کی طرف سے بھی خوش ہیں اور تماشہ دیکھ رہے ہیں کہ جن میں بھی نہ ہو، آپ نے برقرار کیا، آپ کے نہیں رہے اور آپ کی مخالفت کر رہے ہیں، اس سب کے لئے ان کے لئے لگتے رہے ہیں ان کو کچھ نہیں کرنا، دوسرے آپ سے رہے ہیں اور لڑنے کا شکر ہے، نہ دیگر ان ہی سے وہ نہ چاہیں سے، نہ ان حکومت سے خود کریں کہ آپ کی اس نیک نیتی کے نتیجے میں دور نہ رہیں۔

اور چونکہ اس قسم کے واقعات بھی پیش آتے رہتے ہیں کہ دوسروں سے سازش کر کے خواہ ان کو خوش

(۱) جس میں بنیادی عقائد اور اصولوں میں سے کسی کو بھی نہ نسا کی توجہ سے منع کیا گیا ہے، اس طرف قرآنی مسائل و بحثوں کی وجہ سے پھر ترک کرنا بھی یہ نہیں قابل اللہ تعالیٰ: جو میں قرصی علیک انہم دو لا النصری حتی تمنع علیہم (سورۃ البقرہ: ۱۲۰)

قال اعلامہ الا لہی (رحمہ اللہ تعالیٰ) لہی "وقد بطل علی الباطل" کما لکفر ملہ و اعداء، ولا تنفک ابیہ سعادہ، فلا یقال منہ اللہ ولا ہی احاد الامۃ، والذین یرتفعوا صیفا لکھ باعتبار قبول المؤمنین، لآلہ فی الاصل الطاعۃ والانضاد، واتحاد ماصدقہم، وقد بطل اللہ علی الفروع انجرا، واما الشریعۃ فی المورث فی الاصل، وجعلت اسناداً للاحکام والعزیزۃ المتعلقة بالمعاش والمعاد، وسواء کانت منصوصۃ من الشارع اولاً، لکنہا راجعۃ الیہ، ودوہ المعاش، سورۃ البقرہ



## كتاب العقيدة

(تفہیم کا حصہ)

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ

[illegible]

الحجاب حرام، واجب، مستحب، مكروه، مباح

شیراز، فروری ۱۹۳۰ء میں بھی زلزلہ ہوا۔ یہ زلزلہ انور علی شاہ کے زمانے کا ہے۔

[illegible][illegible]







مالک کا عقیدہ اور اس کے بالوں کا قسم

سفر ۱۸۵۹ء: ایک لڑکی کی عمر ست برس ہے اور اس لڑکی کا بچہ بھی ہے اور ان کا باپ اسی کا  
 نظریہ نگار ہے۔ تو ان کے ہاں کتنے ہوں گے یہ نہیں پتا صرف یہ کہ ان سے کوئی آواز نہ آئے چاندنی  
 صدقہ آواز اس کے ہر سے کیا حکم ہے؟

الحجاب حلالاً ومفصلاً:

انہی باتوں کی سبب سے حال دیکھو گے (۱) دسمبر کی تاریخ کر کے کچا گوشت یا پکا کر غریبوں کو دیا جاوے

[illegible][illegible]

'بصنع بالعقيقة منصف بالاضحية عـ عطاء قور'. رآكى أهل العيصه، وبهدونها' (٧٥)،  
اسم: كتب الحديث، باب الضحية دفع لها في العقيقة عـ ١٢٠: (في الرزق كرمي)

عن الحسن الصهری: إذا لم یغن عنک، فغنی عن مدک ویز کن رجلاً: تعلل اس۔  
کتاب اللغات، برص انصبة دہ: ۱۴۱۔ ۲۔ ادارۃ شمعان کراچی:

۱۰۱۔ کتاب العیفة، اب منی یعقوب، مدنی، ۱۰۱۔

ويعتبر حق رأي الموقوف هو سره، وإذ لا العن. كتاب الخ. باب فصله فيج  
لشأنه العطف على... (المراد بالمراد كـ)

نعم العبيد المصري إذا لم يعط عك فهو غن نفسه من كبه وجلده، إغلاء العبيد.











لکھ ہے:

”تکون النجم بين الشروايات ماہ ذیح عنہ می یوم الولادة کینا، وہی السابع کینا، و...

حاصل الجمع“ (۱)۔

ایک ذبیحہ یوم ولادت میں کیا اور یک ساتویں روز کیا۔ ہندو گزشتہ کے دن ساتواں روزت و اوریت عقیدہ کی کرنی تب بھی چنانچہ معلوم ہوتی ہے (۲)۔

شاہد، ”اللہ صاحب رحمتہ تعالیٰ نے جو صحت ساتویں روز کے بیان فرمائے ہیں ان کا متقنی بھی یہی ہے (۳)۔ فیض انباری سے بھی عموم معلوم ہوتا ہے (۴)۔ انشاء اللہ ہوتا توئی ہم حرر الدیو محمود عفا اللہ عنہ۔

فقیرہ دیر سے کرنے کی صورت میں بچہ کے بالوں کو اتارنے کا حکم

سوال [۸۵۱۰]: بچے کے سر کے بال بچہ اشک کے ساتویں دن ہی اتارنا ضروری ہے یا حقیقہ

کیا بچے نے جب اترا دیا جائے؟ حقیقہ سے قبل یا بعد بال اترا کر چھ دن ہم وزن کر کے نہ ات کی ج سکتی ہے، یا حقیقہ تک داخل کو رکھنا چاہیے؟ چونکہ تعقیقہ کرنے کی اب مستحکمات نہیں ہے، ایک سال یا دو سال ہد کرنے کا

(۱) (مرفاۃ لعقیقہ، کتاب الصید والحدیث، باب العقیقة، الفصل الثانی، رقم الحدیث: ۱۵۳)۔  
(۲) ۱۳۸ھ (۱۹۱۹ء)۔

(۳) ”قولہ (سحبہ بعد السابع، أو قبله، وبعد الولادة أجزاء)“، وإعلاء النفس، کتاب الدہالغ، باب الفصلیة  
ذیح الشاة فی العقیقة: ۸: ۱۰۰، إدارة القرآن کراچی،

(۴) ”أما تخصیص الیوم السابع، فلأنه لابد من فصل بین الولادة والعقیقة، فإن أهله مشغولون بإصلاح  
أشیء المدة، وأول الأمر، فلا یكفون حینئذ معايشة عن سفهم، وإیضا عروب انسان لا یجد شاة إلا  
سعی، فلو سنن كونه فی أول یوم، لم یأت الأمر عیبه، والسعة أيام مدة صاحبه للعقل المستعد به  
عبر الكثير“، (حجة الخیال، العقیقة ذیح فی الیوم السابع نلولة: ۸۳/۳، قدیمی)

(۵) ”ثم بنی لشمذی أحاز بعد یابی یوم أحد وعشرین، قلت: من يجوز یابی أن یموت، لما رأیت فی بعض  
الروایات أن النبی صلی الله علیه وسلم عفی عن نفسه بنفسه“ (فیض الیاری، ۳۳/۱۳، کتاب العقیقة،  
خضرة راه نك دیوبند)

ا. ا. دہستہ، "کئی سمورت میں کیا کیا جائے؟"

الجواب حامداً ومصلحاً:

فقید سرقین دین مستحب ہے انہیں وقت موقع نہ ہو تو پودھوں میں روز پھر گیسو یا روزہ پرتھنی شریف میں ہے (۱)۔ اس کے بعد ان کو زمانہ توبہ بھی پیدا نہیں ہوتا تو اس روز کی ریت کرنی چاہئے (۲)۔ فقید خود ادب نہیں بلکہ مستحب ہے (۳)۔ اس کے لئے ان کا انتہاء اور صبر اور بھی نہیں کہ گڑھ ضروری ہو، سال دو سال بعد فقید کرے، پودوں کے وقت تک، لوں کا سر پر رکھنا لازم نہیں (۴)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔  
حرر دارالمیہ محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۹۳ھ۔

عقیقہ کے بالوں کو دفن کیا جائے

سوال (۱۳۱)۔ بعد وزن ہاں فقید کے دفن کیا گئے ہاں یا پھینک دیئے جائیں؟

۱۔ "و لعمری علی حد عند اهل العلم یستحبون ان یدفع عن الغلام العقیقۃ یوم السابع، فان لم یتھای یوم السابع، فیوم الرابع عشر، فان لم یھای، عن عبد یوم احدی وعشرین"۔ جامع السنن فی الطب (۱)۔ کتاب احادیث فی العقیقہ، (معد)۔  
۲۔ "انھما یلہ تسخ فی السابع، فبحث فی الرابع عشر، ولا فی الخامس والاعشر"۔ لم یکن فی الاسابیح"۔ (۲)۔ اعلام السنن، کتاب الذبائح، باب الفضلۃ ذبح النسا فی العقیقہ، ۱: ۱۷۱، (۱)۔ (۲)۔ الفوائد کراچی،

(۱)۔ کتبہ فی ملامہ، ص ۱۶۵، مکتبہ سورتہ غصہ ممتاز)

۳۔ "وہی (۱)۔ العقیقہ: مستحبہ"۔ افسی المیزان، کتاب العقیقہ، ۳۳، خطبہ ۱، (۲)۔ بکنیو دیوبند، ۱۰۱، اس کے کہ، تو اس دن پہلے سے سر کے بال، (۲)۔ مستحب ہے اور سر سے ان کو گرنے کے بعد فقید نے لئے ہاں اور نہ کرتے نہیں

"عن الحسن بن سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "الغلام یموتین بعقیقۃ یدفع عنہ یوم السابع، ویسفی، ویحلق وأما"۔ (۱)۔ افسی المیزان، کتاب العقیقہ، باب عنی یمن، ۱: ۱۸۵، (۲)۔ (۳)۔

"و یستحب حلق رأس الغلام یوم السابع"۔ (۱)۔ اعلام السنن، کتاب الذبائح، باب الفضلۃ ذبح النسا فی العقیقہ، ۱: ۱۷۱، (۲)۔ الفوائد کراچی،











دونوں نے عقیقہ میں زنا کر دے تو درست سے انہیں کیا سے تھیں تھے اور تلاش کرنا چاہیں گے؟ اسی طرح اگر قربانی کے دنوں میں قربانی کے جانور میں عیوب کیسے ہو چکے تو، میں چار حصے لے لے اور تین حصے قربانی سے ہوس تو درست ہے یا نہیں؟

حافظ اسماعیل بن حجر ایب شلح کا پتہ۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

بڑے بڑے فاضل و پرجہن کا تحقیق کرنا درست ہے (۱)۔ اس کی ضرورت نہیں کہ اور بڑے اور بھی شریعہ کئے جائیں۔ ایسا قربانی میں اگر چار حصے عیوب کے واسطے لئے اور تین حصے قربانی کرنے والوں کے اس میں ہیں تو شرعاً قربانی درست ہو جائے گی اور حقیقہ بھی (۲)۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بڑے جانور میں عقیقہ کے سات حصے

سوال (۱۸/۸۵): قربانی کے علاوہ دیگر ایام میں گائے بڑے عقیقہ کھسکے سبب زنا ہو سکتی ہے یا نہیں؟ زید اپنے لڑکے اور لڑکیوں کا عقیقہ ان دنوں میں بچائے بکروں کے گائے میں کھسک کر کے عقیقہ کرنا چاہتا ہے۔ یہ بڑے بڑے نہیں؟

۱) "تولم كانت البقرة من خمس فضحها بها، احتف المذبح، فبه، والمختار، لا يجوز، ومصحح السبع، فلا يصح لحد"، والفتاویٰ العاتکریة، کتاب الاصححة، طبع الدار، ۳۰۵:۵۰، (رشید) "ولو لأحد من قبل من سبع، لم يجوز عن أحد، راجع إلى عمادون مسعة بالأول"، (المختار، کتاب الاصححة، ۳۱۶:۶، سعید)

۲) "ووضع مالك كتابه القرية واحدة على الكل أو البعض، نهى بيوتها أو لا، كمنحبة ويحتمل، وكذا لو أراد بعضهم العقیقة عن ولد له من قبل"، (رد المحتار، کتاب الاصححة، ۳۲۶:۶، سعید) "وكذا في بذایع الصنيع، كتاب النضحية، فصل في شروط جوار إقامة الواجب"، ۳۰۴:۶، (دار الكتب العلمية بيروت)

۳) كذا في حاشية النضحية على الدر المختار، كتاب الاصححة، ۱۲۶:۶، (دار البحوث بيروت)



## گائے بھینس میں عقیقہ

سوال [۹۵۶۹]: قربانی کے دنوں کے عا، بھینس یا گائے میں عقیقہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟ مثلاً: دوا لکھن اور تین لڑکیوں کی طرف سے ایک مٹر کر یا گائے یا ایک لڑکے کی طرف سے چار لکھن اور یا گائے و تین بھی سنت عقیقہ اور جو جائے گی یا نہیں؟ اس میں کسی بچہ کا مائتوں دن پر گائے کا کسی کا نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

ایک بھینس یا گائے میں دوا لکھن اور تین لڑکیوں کے عقیقہ کے جسے تجویز کر کے ذبح کرنا درست ہے (۱)، سالہ گائے بھی ایک کی طرف سے کرنا درست ہے۔ اگر ساتواں دن مٹر چکا ہے اور کوئی دن ہو جائے تب بھی درست ہے ساتویں دن کی قید بھی مستحب ہے (۲)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حرر والحدیث محمد غفرلہ، (اعلام سیدہ: ۲۳/۷/۱۴۲۷ھ)

## معدوم بچوں کا عقیقہ ایک بھینس میں

سوال [۸۵۷۰]: عقیقہ میں بکرا کھری ہو چاہیے یا لکھن اور بھینس بھی مطلقاً ہمارے یہاں ایک لڑکا اور دو لڑکی یا تین لڑکیوں کی طرف سے دو حصہ لڑکے کے نام سے ایک حصہ لڑکی کے نام سے پوری بھینس کر دی جائے تو درست ہو جائے گا یا نہیں؟

(۱) "ولو ذبح بدنة او مفرقة عن سبعة اولاد، او تفرک فیہا جماعة، حجاز، سواء ارادوا کلیم العقیقة، او ارادوا سبعة العقیقة، وعتیم اللحم کما فی الاصلحة" (اعلام السنن، کتاب الذبائح، باب الفضيلة ذبح الشدة فی العقیقة: ۱۱۵/۷، زاد المعاد القرآن کریم)

(۳) "من ولد له غلام، فبعی عنه من الإبل، او القرو، او الغنم، ذبل علی جواز العقیقة بفرقة كاملة او بدنة كذلك" (فتح الباری، باب العقیقة: ۵۹۳/۹، زاد المعاد بیروت)

(و کذا فی اعلام السنن، کتاب الذبائح، باب الفضيلة ذبح الشدة فی العقیقة: ۱۱۵/۷، زاد المعاد، نقر آن کریم)

"عن قتادة عن أنس بن مالك، رضى الله تعالى عنه انه كان يبيع عن مائة الجوزور"، (تحفة المودود، أحكام المولود، فصل السادس عشر، ص ۱۶۵، دار الكتب العلمية بيروت)

الجواب حامداً ومصلیاً:

دو باتوں پر ایک رائے کی طرف سے شریک بحثس یا کراؤ مارلہ حقیقت میں کرنا تب بھی اس کا عقیدہ درست نہ ہو گا، بلکہ درست ہے۔ (۱) اگر ان دونوں میں (۲)۔ فقہ دانہ بھانہ قیاسی احمد۔  
 تردد اور عدم تردد ہو۔ راہ علوم پر پندرہ، ۳۹، ۳۸، ۳۷۔

اضحیہ کے علاوہ گائے میں عقیدہ کا حصہ

سوال: ۸۵۷: حقیقت میں میرا لاشی میں تو ساتویں دن کی قید تو نہیں تو کیا دسویں سال میں بھی قید نہ رہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ساتویں دن کی قید مستحب ہے۔ لازمی نہیں (۳)۔ جب بھی موقع ہو حقیقت درست ہو جائے گا،

۱: تقدم تحرير هذه المسئلة المتبعة:

۱۰: "وامتدلال من حرم به على بطلان العقيدة بغير لغير ليس بمتعين، فان غاية ما فيه كون الشاة عيباً  
 افضل"، إعلام السنين، كتاب الادب، باب اهليلة ذبح الشاة في العقيدة: ۱۰۱، "ادارة القورآن  
 كواحي"

۳: "عن سيرة رضي الله تعالى عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "كل علام رحمة  
 لعليقتا، فذبح عنه يوم سبعة، ويسمى فيه، ويحلق رأسه" (حقيقة المودود بأحكام المولود، الفصل  
 الثالث في أفة الاستحباب، ص. ۴۲، دار الكتب العلمية بيروت)

"عن أم كرز: أتت كرز قال: "تدبرت امرأة من آل عبدالمحسن بن أبي بكر: إن ولدعت امرأة  
 عبدالمحسن، نحرنا حورو، فقلت عائشة رضي الله تعالى عنها: لا بل السنة أفضل"، قال العلامة طفر  
 أحمد عسلى رحمه الله تعالى في حديث عائشة رضي الله تعالى عنها الذي يؤيدها في السنن دلالة  
 على استحباب أن لا يكسر للعقيقة عظم، وأنه يستحب الأكل منها والإعطاء، انصت في كتاب في  
 الاصبحة: "إعلام السنين، كتاب الدبايح، باب اهليلة ذبح الشاة في العقيدة: ۱۰۱، ۱۰۲،  
 إدارة القورآن كواحي"

وحيكى عن الحسن وفتاده أنه مستحب، لما روى في حديث سيرة رضي الله تعالى عنه عن أبي-

بہر حقیقہ، چہ جسے بھی قرأت فی نیت سے: اول (۱)۔ حقیقہ ثانیہ بھی لازم نہیں، بخش مستحب ہے (۲)۔ نقطہ داندہ  
نہ تہائی ہو۔

۱۰۰۔ حیدر محمد، ۱۰۰۔ راجہ، ۱۰۰۔

۱۰۱۔ ابھی، ۱۰۱۔ ابھی، ۱۰۱۔ ابھی، ۱۰۱۔ ابھی، ۱۰۱۔ ابھی، ۱۰۱۔

حقیقہ فی بدایاں توڑنا

حکم ال (۱۰۱)۔ حادی، ۱۰۱۔ حادی، ۱۰۱۔ حادی، ۱۰۱۔ حادی، ۱۰۱۔ حادی، ۱۰۱۔  
نہ بڑیں کو تو۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔  
۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔

"وقد ذکر فی کتابہ الخراسانی: عن جعفر بن محمد عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ  
عندہ عن ابی ہشام عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما: "ان یسئلوا فی الثمانین سنہا برجن، وکفوا واضعوا، ولا تکرروا موا  
۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔

۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔  
۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔  
۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔  
۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔

۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔  
۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔  
۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔  
۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔

۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔  
۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔  
۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔  
۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔ ۱۰۱۔







عقیدہ کہاں کیا جائے، دادیاں میں دینا یاں میں؟

سوال (۱۹۵۱): بچہ عقیقہ کرنا، والد یا بیوی باپ، والدے سے کہاں بچہ پڑا ہوا اور عقیقہ کب کرنا؟  
 کہنا کہ انہی بیوی کے لئے تاکہ اسکا کمرہ ہے، اب کہ عقیقہ کے آخر جات کا کھیل بچہ کا باپ ہو، خواہ عقیقہ  
 نہیں ہو، چاہے وہ عقیقہ کرنا چاہیں؟ بچہ سینہ والدین کے یہاں ہو، عقیقہ پڑھنے کے یہاں ہو  
 بچہ کے بھائی، اب کے یہاں جو دوسرے وجہ میں ہوں، کمرہ انہی کرنا درست ہے، شریعت کوئی نقص تو نہیں کہ  
 بچہ یہاں اور باوجود عقیقہ نہیں کرتے، والد وہاں اس کے، وہ جو جو دوسرے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

میں جلد چہ سوچی، بہ فضل ہے کہ والد اترائے اور انہی کرنے کا وقت ایک ہو (۱)۔ نقطہ دیکھنا نہ  
 تو نہ ملے۔

حررہ لہ محمد قنوی علیہ الرحمۃ وعلیہ السلام، ۱۴۱۱ھ

عقیدہ کیسے چاہو، خیر یا، پھر بچہ مر گیا تو اس کو کیا کریں؟

سوال (۱۹۵۲): ایک شخص نے اپنے بچہ سے عقیقہ کے واسطے ایک تانے فریہ، تانہ قانچہ مر گیا  
 تو اس نے اور اولاد توئی کرے تانے کچھ بنی، وہ اس کی کل رقم ایک طالب علم کو بطور ادائیگی دی۔ یہ اس طالب علم  
 کے لئے اور رقم کیا چاہئے؟ نہیں؟ کیا اس شخص پر عقیقہ واجب رہے گا یا نہیں؟ کیا وہ رقم لینا ضروری ہے یا نہیں؟  
 الجواب حامداً ومصلیاً:

عقیدہ زیادہ سے زیادہ مستحب ہے، لازم نہیں

قال ابن عساکر: "استحب لمن ولد له ولد أن يسميه يوم أسره، ألحق ... ثم يعق  
 له الحلق عقیقۃ" حاشیہ علی حاشیہ الجامع للشمس، "أو يسميه ما عقی فی شرح الفتح والوری".

و "استحب الذبیح قبل الحلق، وصححه انوری فی شرح العہد"، (إعلاء السنن، کتاب الذابح،

باب أفصیذ ذبح الشاة فی العقیقہ: ۲۹۰، ۲۹۱، وادارۃ القرآن، ص ۱۰۱)





میں بچہ کا عقیقہ نہیں ہوا یا وہ ششہ عت کرے گا؟

— سوال (۹) — ا: بالقرینۃ کے تحت غرارہ لکھا کہ جب قیامت کے دن لوگوں کی شہادت کرے تو انہیں کہہ دے کہ ان کی شہادت میں میں نے ایسا کوئی صبرت نہیں کیا۔

— جواب سوال نمبر ۱۰ — ا: اگرچہ یہ کہہ دینا جائز ہے مگر یہ شہادت نہیں کرے گا۔ جس شخص کی شہادت میں میں نے ایسا کوئی صبرت نہیں کیا۔

— رد المحتار: کتاب الاموال: ۳۳۱، معجم

روکنا فی بعض فتاویٰ: کتاب العقیقہ: ۳۳۱، حشر زاد مک ذیہ دیوبند، مجدد

روکنا فی بعض فتاویٰ: کتاب العقیقہ: ۳۳۱، حشر زاد مک ذیہ دیوبند، مجدد

روکنا فی بعض فتاویٰ: کتاب العقیقہ: ۳۳۱، حشر زاد مک ذیہ دیوبند، مجدد

روکنا فی بعض فتاویٰ: کتاب العقیقہ: ۳۳۱، حشر زاد مک ذیہ دیوبند، مجدد

روکنا فی بعض فتاویٰ: کتاب العقیقہ: ۳۳۱، حشر زاد مک ذیہ دیوبند، مجدد

روکنا فی بعض فتاویٰ: کتاب العقیقہ: ۳۳۱، حشر زاد مک ذیہ دیوبند، مجدد

روکنا فی بعض فتاویٰ: کتاب العقیقہ: ۳۳۱، حشر زاد مک ذیہ دیوبند، مجدد

روکنا فی بعض فتاویٰ: کتاب العقیقہ: ۳۳۱، حشر زاد مک ذیہ دیوبند، مجدد

روکنا فی بعض فتاویٰ: کتاب العقیقہ: ۳۳۱، حشر زاد مک ذیہ دیوبند، مجدد

روکنا فی بعض فتاویٰ: کتاب العقیقہ: ۳۳۱، حشر زاد مک ذیہ دیوبند، مجدد

روکنا فی بعض فتاویٰ: کتاب العقیقہ: ۳۳۱، حشر زاد مک ذیہ دیوبند، مجدد

روکنا فی بعض فتاویٰ: کتاب العقیقہ: ۳۳۱، حشر زاد مک ذیہ دیوبند، مجدد

روکنا فی بعض فتاویٰ: کتاب العقیقہ: ۳۳۱، حشر زاد مک ذیہ دیوبند، مجدد

روکنا فی بعض فتاویٰ: کتاب العقیقہ: ۳۳۱، حشر زاد مک ذیہ دیوبند، مجدد

روکنا فی بعض فتاویٰ: کتاب العقیقہ: ۳۳۱، حشر زاد مک ذیہ دیوبند، مجدد

(ان تمام بچے جس کا اسطوطہ ہو جائے) بھی ترے کار (۱)۔ اکتھم اللہ سبحانہ تعالیٰ اعظم۔  
ترجمہ: اللہ مجھ کو بخشے۔



www.ahlehaq.org

(۱) انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "بِئْسَ الْمَقْطَبُ رَاغِبِيهِ إِذَا  
أَدْخَلَ أَبُوهُ النَّارَ، فَيَقَالُ لَهَا: لَسْتَ لِمِ رَاغِبِيهِ إِذْ دَخَلَ الْوَيْلُ لَكَ الْحَنَّةُ، فَيُحْرَمُ عَمَّا يَسْرُرُهُ حَتَّى يَدْخُلَ لَهَا  
الْحَنَّةُ." قَالَ أَبُو عَمْرٍو: "أَيُّ رَاغِبِيهِ" يَعْنِي: "يَعْنِي."

عن معاذ بن جبل، عن أبي صالح، عن عبد اللہ بن مسعود، عن عائشة، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "وَأَنزَلَ نَفْسِي بِدُونِ الْفَسْطَلِ لِيَجْزِيَ أُمُّ  
سُرُرَهُ إِلَى الْحَنَّةِ." (مَنْ أَيْسَ مَجِئَتْ أَبْوَابُ مَجِئَتْ فِي الْخَنَائِطِ، مَا مَجِئَتْ فِي مَنْ أَصِيبَتْ مَفْطَلُهُ، هِيَ).

